الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

درس نظامی کے نصاب میں داخل فن ادب کی مشہور کتاب
دیوان حماسہ کی جامع اور مفصل اردو شرح

اِتقانُ الفراسةِ فِي شرح دِيوان الحماسة

شارح

مولانا رسول بخش قادری
فاضل جامعہ نظامیہ لاہور

نظامیہ کتاب گھر
زبیدہ سنٹر 40-اردو بازار لاہور

درس نظامی کے نصاب میں داخل فن ادب کی مشہور کتاب دیوان حماسہ کی جامع اور مفصل اردو شرح

إتقان الفراسة
في شرح
ديوان الحماسة

نام کتاب .... انتقان الفراسة شرح ديوان الحماسة

شارح .... علامہ ابوالحسن رسول بخش قادری

پیش کش .... علامہ ابوالخیر غلام حیدر قادری

صفحات 209

باا ہتمام .... سلیم یوسف چترالی

ناشر .... نظامیہ کتاب گھر لاہور

ملنے کے پتے

مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ لاہور • زاویہ پبلشرز دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور • شبیر برادرز اردو بازار لاہور

مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور • مکتبہ اہل سنت جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

مکتبہ ابوحنیفہ جامعہ نعیمیہ لاہور • مکتبہ قادریہ آزاد کشمیر • مکتبہ غوثیہ کراچی

مکتبہ جمال کرم دربار مارکیٹ لاہور

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم" کے ۱۹ حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ۱۹ "نیّتیں"

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِه. یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾ جتنی اچھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوُّذ و ﴿۴﴾ تَسمیہ سے آغاز کروں گا۔(اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دوعَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔﴿۵﴾ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لیے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مطالعہ کروں گا۔﴿۶﴾ حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور ﴿۷﴾ قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿۸﴾ کتاب کو پڑھ کر کلام اللہ وکلام رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو صحیح معنوں میں سمجھ کر اوامر کا امتثال اور نواہی سے اجتناب کروں گا ﴿۹﴾ درجہ میں اس کتاب پر استاد کی بیان کردہ توضیح توجہ سے سنوں گا ﴿۱۰﴾ استاد کی توضیح کو لکھ کر "اِسْتَعِنْ بِيَمِيْنِكَ عَلٰى حِفْظِكَ" پر عمل کروں گا ﴿۱۱﴾ طلبہ کے ساتھ مل کر اس کتاب کے اسباق کی تکرار کروں گا ﴿۱۲﴾ اگر کسی طالب علم نے کوئی نا مناسب سوال کیا تو اس پر ہنس کر اس کی دل آزاری کا سبب نہیں بنوں گا ﴿۱۳﴾ درجہ میں کتاب، استاد اور درس کی تعظیم کی خاطر غسل کر کے، صاف مدنی لباس میں، خوشبو لگا کر حاضری دوں گا ﴿۱۴﴾ اگر کسی طالب علم کو عبارت یا مسئلہ سمجھنے میں دشواری ہوئی تو حتی الامکان سمجھانے کی کوشش کروں گا ﴿۱۵﴾ سبق سمجھ میں آجانے کی صورت میں حمدِ الٰہی عزوجل بجالاؤں گا ﴿۱۶﴾ اور سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں دعاء کروں گا اور بار بار سمجھنے کی کوشش کروں گا ﴿۱۷﴾ سبق سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں استاد پر بدگمانی کے بجائے اسے اپنا قصور تصور کروں گا ﴿۱۸﴾ کتابت وغیرہ میں شَرْعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطّلع کروں گا (مصنف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا) ﴿۱۹﴾ کتاب کی تعظیم کرتے ہوئے اس پر کوئی چیز قلم وغیرہ نہیں رکھوں گا۔ اس پر ٹیک نہیں لگاؤں گا۔

☆......☆......☆......☆

فہرست

انتساب

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب، سرکار والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روزشمار، دوعالم کے مالک ومختار، حبیب پروردگار، غیبوں پر خبردار باذن پروردگار

محمد المصطفیٰ أحمد المجتبیٰ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ

کے حضور

تقریظ

شیخ الحدیث علامہ محمد صدیق ہزاروی سعیدی ازہری

استاذ الحدیث جامعہ ہجویریہ دربار عالیہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

عربی ادب کو درس نظامی کے نصاب میں ایک اہم مقام حاصل ہے اگرچہ اب دیگر مضامین کی طرح بلکہ ان سے بھی بڑھ کر اس کی حیثیت محض ایک رسمی مضمون کی رہ گئی ہے اور عربی عبارات اور اشعار کے اردو ترجمہ کو ہی سب کچھ سمجھ لیا گیا ہے۔ اس کے باوجود اسے لازمی مضمون کے طور پر پڑھایا جاتا ہے کاش تنظیم المدارس کی نصابی کیمٹی میں بزرگوں اور درس نظامی کے اساتذہ کے علاوہ نصاب سازی کے کچھ ماہرین بھی شامل ہوتے جو تشکیل نصاب کے تمام تقاضوں اور عصری ضرورتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے لازمی اور اختیاری مضامین کا تعین کرتے اس وقت عربی ادب کے حوالے سے طلباء کا سب سے بڑا اور منفرد مسئلہ تنظیم المدارس کے امتحان میں کامیابی ہی رہ گیا ہے اسی طرح فاضل عربی کا امتحان پاس کرنے والے ساتھی بھی اسی نقطہ نظر سے اہم کتابوں دیوان متنبی اور دیوان حماسہ کے تراجم بلکہ خلاصہ جات کی تلاش میں رہتے ہیں اور اس سلسلے میں مارکیٹ ان کو مایوس نہیں کرتی۔

اسی سلسلے کی ایک اہم کاوش فاضل نوجوان حضرت علامہ ابوالحسن رسول بخش قادری زیدہ مجدہٗ کی محنت شاقہ کی صورت میں منظر عام پر آئی ہے جو "اتقان الفراسۃ فی شرح دیوان الحماسۃ" کے نام سے موسوم ہے۔

علامہ رسول بخش قادری سلمہ اللہ وطن عزیز کی عظیم علمی درسگاہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے ایک ہونہار فاضل ہیں، یہ خاموش طبع نوجوان طالب علمی دور میں تمام غیرضروری سرگرمیوں سے کنارہ کش رہتے ہوئے حصول علم کی منزل کی طرف رواں دواں رہا جس کے نتیجے میں آج وہ اس اہم علمی تالیف کا سہرا سجائے ہوئے ہیں۔ اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ اس میں عربی ادب پر مبسوط مقدمہ کے ساتھ ساتھ قصائد کا پس منظر، شاعر کا تعارف، الفاظ کی لغوی تحقیق، اشعار کا مفہوم، اس کے پس منظر میں موجود واقعہ اور پھر الفاظ کی قرانی آیات سے مثالیں پیش کی گئی ہیں۔

یقیناً ان خوبیوں کی جامع کتاب اس میدان میں گوئے سبقت لے جانے والی کتاب ہے بالخصوص قرآنی آیات کا ذکر نہایت اہم ہے عالم اسلام کی عظیم علمی یونیورسٹی الجامعۃ الازہر الشریف کی نصابی کتب چاہے وہ کسی فن سے متعلق ہوں ان میں امثال قرآن مجید سے دی گئی ہیں اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ طالب علم کو قرآن مجید کا ایک معتد بہ حصہ مفہوم کے ساتھ یاد ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت علامہ رسول بخش قادری مدظلہ کی اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور علوم عربیہ کے طلباء کو اس سے استفادہ کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

تقریظ

شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عبدالستار سعیدی

ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

درس نظامی ونصاب تنظیم المدارس میں شامل ادب عربی کی معروف درسی کتاب دیوان الحماسہ کی انتہائی خوبصورت اردو شرح اتقان الفراسۃ فی شرح دیوان الحماسۃ نظر نواز ہوئی جو کہ برادر عزیز القدر حضرت علامہ مفتی ابوالحسن رسول بخش قادری زیدہ مجدہٗ کے رشحاتِ قلم گوہر بار کا ثمرِ جمیل ہے۔ شرح مذکور متعدد خوبیوں کے حسن کا مظہر ہے۔ لغاتِ مشکلہ کا حل، ابواب صرفیہ کی نشاندہی، ماخذ ومادہ کا تعین، اعراب وتراکیب نحویہ کا بیان، قرآن وحدیث اور محاوراتِ عرب سے استشہاد نیز اشعار کا سلیس اور فصیح وبلیغ اردو میں ترجمہ اس شرح جلیل کے جمال میں زیادتی کا باعث ہیں۔

شروع میں انتہائی مفید ونافع فوائد ونکات پر مشتمل مقدمہ نے اس کی افادیت کو مزید بڑھادیا ہے۔ پیش نظر شرح زیور طباعت سے مزین ہونے والی درسی کتب کے سلسلۃ الذہب کی انتہائی خوبصورت کڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ نافعہ کو تا قیامت جاری رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

مُقَدِّمَة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْ عَلَّمَنَا طُرُقَ الْبَيَانِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ اَفْحَمَ مَنْ تَصَدّٰى لِمُعَارَضَتِهٖ مِنْ فُصَحَاءِ قَحْطَانَ وَبُلَغَاءِ عَدْنَانَ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ اضْمَحَلَّ بِهِمْ دُجَى الْبَاطِلِ وَلَمَعَ نُوْرُ الْاِيْقَانِ اَمَّا بَعْدُ.

عربی زبان کی اہمیت و فضیلت:

حضور اکرم نور مجسم رسول مکرم شاہ بنی آدم شافع امم شاہ جود و کرم ماحی کفر و ظلم (فِدَاهُ رُوْحِيْ وَجَسَدِيْ) صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ((اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ: فَاِنِّيْ عَرَبِيٌّ وَكَلَامُ اللّٰهِ عَرَبِيٌّ وَلِسَانُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ)) "عرب سے محبت کرو تین وجوہات کی بناء پر: (۱) میں عربی ہوں (۲) کلام اللہ عربی ہے (۳) جنت والوں کی زبان عربی ہے۔ (مجمع الزوائد ۱۰/۵۲)

عربی زبان اپنی جامعیت اور کثرت الفاظ کی بنیاد پر پوری دنیا کی زبانوں پر فائق ہے اور اس میں ایسی خوبیاں اور خصوصیات پائی جاتی ہیں جو اسے دیگر رائج زبانوں سے ممتاز کر دیتی ہیں۔ دنیا میں کوئی زبان ایسی نہیں جو اتنا طویل عرصہ گزرنے کے بعد بھی اپنی اصل حالت پر قائم رہی ہو یہ صرف "عربی زبان" کا اعجاز ہے کہ صدیاں گذر جانے کے بعد بھی یہ مِن وعَن اپنی حالت پر قائم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور اکرم، نور مجسم، رسول مکرم، شاہ بنی آدم، شافع امم، شاہ جود و کرم، ماحی کفر و ظلم (فِدَاهُ رُوْحِيْ وَجَسَدِيْ) صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ارشادات و فرمودات سمجھنے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ عالم کی دوسری زبانیں اس خصوصیت سے عاری ہیں۔

عربی زبان کی خصوصیات میں سے اس کے الفاظ کی کثرت، معانی کی جامعیت، فصاحت و بلاغت کا کمال، الفاظ کی خوبصورتی و جمال، دلکش اور متنوع ضرب الامثال، شعر و ادب کے دلربا اور دل نواز نمونے اور خطابت و تقریر کے عظیم شہ پارے اور محاورات و اصطلاحات کی بہتات ہے۔ اس میں دلکشی بھی ہے، چاشنی بھی، حسن بھی ہے جمال بھی، نور بھی ہے سرور بھی، مسکراہٹ کے نغمے بھی ہیں اور آنسوؤں کے سمندر بھی، نیز خداوند قدوس کی طرف سے اس لغت عربی کی حفاظت کا خاص اہتمام ہے۔

عربی زبان کے انہی خصائص و شمائل اور فضائل و کمالات کی وجہ سے آخری آسمانی کتاب کے لئے بھی اس زبان کا انتخاب کیا گیا اور اسے ﴿اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾ (۱۲/۲) کی سند عظیم عطا کی گئی؛ کیونکہ اس بے مثل کتاب کے لئے ایسی زبان ہی مناسب تھی جو نہایت شاندار اور بے مثال ہو اور جس طرح اس کتاب کے مضامین کا مقابلہ کوئی کلام نہیں کرسکتا اسی طرح اس کی زبان بھی ناقابل مقابلہ ہو۔ حق تعالیٰ نے اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جزیرۂ عرب میں پیدا فرمایا اور افصح العرب کا اعزاز بخشا اور انہیں ایسے زمانے میں مبعوث فرمایا جس میں زبان دانی کا زور و شور اور چرچا تھا، بڑے بڑے فصحاء

وبلغاء، خطباء و شعراء اور ماہر ادیب اپنے اپنے فن کے جوہر دکھاتے اور لوگوں سے دادِ تحسین وصول کرتے لیکن جب قرآن کا نزول شروع ہوا تو ان شاعروں کے کلام کا سحر ٹوٹ گیا اور دشمنوں کی زبانیں بھی بے ساختہ گویا ہوئیں "مَا هٰذَا بِكَلَامِ الْبَشَرِ" اور قرآن کریم عربی زبان کا ماہتاب ہدایت بن کر روشن ہوا اور آفاق عالم کو اپنے انوار و برکات کی روشنی سے روشن اور علوم و معارف کے نور سے منور کر دیا۔

عربی زبان چونکہ قرآن کی زبان ہے اور قرآن کی حفاظت حق تعالی نے ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ (۱۵/۱۲) کا اعلان فرما کر خود اپنے ذمہ لی ہے تو اس نسبت سے لغتِ قرآن کی حفاظت کا بھی اہتمام کیا گیا، قرآن کی حفاظت کے لئے ہر زمانے میں حفاظ، قراء اور علماء پیدا ہوئے جنہوں نے قرآن کی بقدرِ استطاعت خدمت کی اور زندہ و جاوید ہوئے اسی طرح لغت قرآن کی حفاظت کے لئے بھی اللہ تعالی نے ہر زمانے میں قابل قدر اہل لغت پیدا کئے اور نا صرف مسلمان بلکہ غیر مسلم سے بھی اس کی حفاظت کا کام لے کر ((إِنَّ اللهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ)) کا مصداق ٹھہرایا۔

عربی زبان کے فروغ و اشاعت اور حفاظت و ترقی کے لئے انتہائی جانفشانی کے ساتھ عرق ریزی کی گئی۔ اس کی اشاعت و ترقی کی خاطر لوگوں نے زندگیاں وقف کر دیں۔ علماء اسلاف نے عربی اسلوب اور طرز تکلم کی معرفت کے لئے دور دراز کے سفر کئے اور دیہاتی عرب بدوؤں کی صحبت میں رہ کر اس کو سیکھا۔

ادب کی لغوی تحقیق:

أَدَبَ (ض) أَدْبًا: دعوت کا کھانا تیار کرنا، کھانے پر مدعو کرنا، دعوت کرنا۔ فُلَانًا: اچھے اخلاق و عادات سکھانا۔ خوبیوں کی طرف بلانا۔ الْقَوْمَ عَلَى الأمرِ: کسی کام پر جمع کرنا، کسی کام کی دعوت دینا۔ أَدُبَ فُلَانٌ (ک) أَدَبًا: اچھی تربیت والا یا شائستہ ہونا، ادب حاصل کرنا۔ الأَدِيْبُ: علم ادب کا ماہر۔ اعلی اخلاق کا ماہر۔ سدھایا ہوا جانور۔ ج: أُدَبَاءُ۔ "هُوَ أَدَبُ نُظَرَائِهِ": وہ اپنے ہمسروں میں سب سے زیادہ ادیب یا ماہر ادب ہے۔ آدَبَ (افعال) إِيْدَابًا: دعوت کا انتظام کرنا، دعوت کرنا، کھانے پر مدعو کرنا۔ أَدَّبَهُ (تفعیل) تَأْدِيْبًا: ادب و اخلاق کی تعلیم دینا، اخلاق کی تربیت کرنا، مہذب بنانا۔ علوم ادب سکھانا۔ برے کام پر سزا دینا، فہمائش کرنا۔ الدَّابَّةَ: جانور کو سدھانا۔ الأَدَبُ: سلیقہ، تہذیب، شائستگی، اچھا طریقہ۔ کسی علم و فن یا صنعت و حرفت کے آداب، قواعد و ضوابط۔ ادبی کلام۔ عمدہ نظم یا نثر۔ ہر وہ علم و معرفت جو عقل انسانی کی تخلیق ہو۔ ج: آداب۔

ادب کی اصطلاحی تعریف:

عِلْمٌ يُحْتَرَزُ بِهِ مِنْ جَمِيْعِ أَنْوَاعِ الْخَطَاءِ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ لَفْظًا وَكِتَابَةً یعنی "ادب وہ علم ہے جس کے ذریعے کلام عرب میں ہر قسم کی لفظی و تحریری خطاء سے بچا جا سکے"۔

فائدہ:

ادب کی دو قسمیں: (۱)......ادب طبعی (۲)......ادب کسبی۔

ادب طبعی کی تعریف:

اس سے مراد وہ اخلاقِ حسنہ اور اخلاقِ محمودہ ہیں جن پر انسان کو پیدا کیا گیا ہو جیسے سخاوت، حلم، بردباری وغیرہ۔ اور یہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کی توفیق سے ہوتا ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اسے ''ادب نفسی'' بھی کہتے ہیں۔

ادب کسبی کی تعریف:

وہ ادب جسے انسان درس، حفظ اور غور وفکر سے حاصل کرتا ہے۔

ادب کا موضوع:

اَلْکَلَامُ الْمَنْظُوْمُ وَالْمَنْثُوْرُ مِنْ حَیْثُ فَصَاحَتِہٖ وَبَلَاغَتِہٖ یعنی ''اس کا موضوع فصاحت وبلاغت کے اعتبار سے نظم (شعر) ونثر ہے''۔

ادب کی غرض وغایت:

اَلاِجَادَۃُ فِی فَنِّی الْمَنْظُوْمِ وَالْمَنْثُوْرِ عَلٰی اَسَالِیْبِ الْعَرَبِ وَتَھْذِیْبُ الْعَقْلِ وَتَزْکِیَۃُ الْجَنَانِ ''فن نظم ونثر میں اسالیب عرب کے مطابق مہارت پیدا کرنا اور عقل کو شائستہ بنانا اور دل کو صاف ستھرا کرنا۔

ادب کافائدہ:

اِنَّہٗ یَعْصِمُ صَاحِبَہٗ مِنْ زَلَّۃِ الْجَھْلِ وَاِنَّہٗ یُرَوِّضُ الْاَخْلَاقَ وَیُلَیِّنُ الطَّبَائِعَ وَاِنَّہٗ یُعِیْنُ عَلَی الْمُرُوْءَ ۃِ وَیَنْھَضُ بِالْھِمَمِ اِلٰی طَلَبِ الْمَعَالِی وَالْاُمُوْرِ الشَّرِیْفَۃِ یعنی ''ادب کا فائدہ یہ ہے کہ یہ صاحب ادب کو جہالت کی خطاء سے بچاتا، اخلاق کو سنوارتا، طبیعتوں کو نرم بناتا، مروّت پر مددگار ثابت ہوتا اور اعلیٰ امور اور بلند مقام کی چاہت کی ہمتوں کو مستعد کرتا ہے۔

اقسامِ علومِ ادبیہ:

علامہ محمد عبد اللہ قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے علوم ادبیہ کی مندرجہ ذیل اقسام بیان کی ہیں:
(1)......علم لغت (2)......علم صرف (3)......علم اشتقاق (4)......علم نحو (5)......علم معانی (6)......علم بیان (7)......علم بدیع (8)......علم عروض (9)......علم قوافی (10)......علم الخط (11)......علم قرض الشعر (12)......علم الانشاء (13)......علم المحاضرات اور اس کی ایک قسم علم التاریخ بھی ہے۔ (التعریفات للعلوم الدرسیات)

شعر کا لغوی معنی:

الشعر فی اللغۃ: العلم یعنی ''شعر کا لغوی معنی ''علم'' ہے۔

شعر کا اصطلاحی معنی:

کَلَامٌ مُقَفّٰی مَوْزُوْنٌ عَلٰی سَبِیْلِ الْقَصْدِ یعنی ''وہ کلام جسے قصداً موزون ومقفّٰی بنایا گیا ہو۔

فائدہ:

قصداً کی قید سے اللہ تبارک وتعالی کا یہ فرمان عالی:﴿اَلَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾(۹۴/۳،۴) تعریف شعر سے خارج ہوگیا؛ کیونکہ اگر چہ یہ کلام موزون ومقفّٰی ہے مگر اس کا موزون لانا علی سبیل القصد نہیں ہے۔

(التعریفات للجرجانی، ص ۹۱،۹۲، دار المنار)

طبقات شعراء:

شعراءِ عرب کے چار طبقات بیان کئے جاتے ہیں:

❶......جاھلین: وہ شعراء جنہوں نے زمانۂ اسلام پایا ہی نہیں یا پایا مگر اسلام کے بارے میں کوئی قابل ذکر بات نہیں کی۔ جیسے امرؤ القیس، زھیر اور امیہ بن ابی الصلت۔

❷......مخضرمین: وہ شعراء جو اپنے اشعار کی وجہ سے زمانۂ اسلام اور زمانۂ جاہلیت دونوں میں مشہور ہوئے۔ جیسے حسان بن ثابت اور خنساء۔

❸......اسلامیین: وہ شعراء جو زمانۂ اسلام میں پیدا ہوئے۔ جیسے اموی دور کے شعراء۔

❹...... مولّدین: وہ شعراء جن کی زبان میں فطری طور پر شاعری کا ملکہ نہیں تھا لیکن محنت اور جستجو کے ذریعے حصول کی کوشش کی۔ (تاریخ الادب العربی)

ادب عربی کی شرعی حیثیت:

علامہ شامی علیہ الرحمۃ شعراء کے چھ طبقات:(۱)جاھلین (۲)مخضرمین (۳)اسلامیین (۴)مولدین (۵)محدثین (۶)متاخرین شمار کرکے فرماتے ہیں: والثلاثة الأُول هم ما هم فی البلاغة والجزالة، ومعرفة شعرهم رواية ودراية عند فقهاء الاسلام فرض كفاية الخ یعنی ''پہلے تین طبقے بلاغت وخوش بیانی میں اعلیٰ درجے پر فائز ہیں اور فقہاء اسلام کے نزدیک ان کے اشعار کا روایۃً اور درایۃً جاننا فرض کفایہ ہے؛ کیونکہ ان سے وہ عربی قواعد ثابت ہوتے ہیں جن سے اُس کتاب اور سنت کو جانا جاتا ہے جن پر اُن احکام کی معرفت موقوف ہے جن سے حلال کو حرام سے ممتاز کیا جاتا ہے، اِن شعراء کے کلام کے معانی میں اگر چہ خطا ممکن ہے لیکن الفاظ اور حروف کی ترکیب میں خطا ممکن نہیں ہے۔(ردالمحتار، المقدمه، ج ۱، ص ۱۳۶، دار الکتب العلمیة، بیروت)

عربی شاعری کے ادوار:

❶......زمانہ جاہلیت: ۵۰۰ء سے ۶۲۲ء تک کا زمانہ ''دورِ جاہلیت'' کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس دور کے مشہور شعراء یہ

ہیں: امرؤ القیس، ذبیانی، زہیر بن ابی سُلمیٰ، اعشیٰ، عنترۃ العبسی، طرفہ بن العبد، عمرو بن کلثوم، حارث بن حلزہ، امیہ بن ابی الصلت، تأبط شرا۔ اور شاعرات میں عاتکہ بنت عبد المطلب، ام الصریح الکندیہ، زینب بنت الطثریہ، عمرہ الخثعمیہ اور ربطہ بنت عاصم۔

2 ...... عہد رسالت و خلافت راشدہ: یہ دور ایک ہجری سے ۴۱ھ اور ۶۲۲ سے ۶۶۱ء تک ہے۔ اس دور کے مشہور شعراء یہ ہیں: حضرت علی، حضرت حسان بن ثابت اور کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

3 ...... عہد بنی امیہ: یہ دور ۴۱ ہجری سے شروع ہو کر ۱۳۲ھ ۶۶۱ء تا ۷۵۰ء پر ختم ہوتا ہے۔ اس دور میں بے شمار شعراء گذرے ہیں جن میں سے چند کے اسماء یہ ہیں: عمر بن ابی ربیعہ، عبد اللہ قیس الرقیات، جمیل بن عبد اللہ اخطل، فرزدق، جریر، کثیر، غیلان بن عقبہ، اعشٰی ہمدان، لیلیٰ الاخیلیہ، عبد اللہ بن المخارق، طرماح بن حکیم اور الکمیت بن زید۔

4 ...... عہد بنی عباس: یہ دور ۱۳۲ ہجری سے شروع ہو کر ۶۵۶ھ، ۷۵۰ تا ۱۲۵۸ء پر ختم ہوتا ہے۔ اس دور میں بھی بڑے بڑے شعراء پیدا ہوئے چند کے اسماء درج ذیل ہیں: بشار، عبد اللہ بن طاہر، سعید بن حمید، حسین بن ضحاک، بحتری، ابن المعتز، ابن خفاجہ، ابو العتاہیہ اور الطغرائی۔

5 ...... عہد ترکی: یہ دور ۶۵۶ ہجری سے شروع ہو کر ۱۲۲۰ھ، ۱۲۵۸ تا ۱۷۹۸ء پر ختم ہوتا ہے۔ اس دور میں بہت سے شعراء ظاہر ہوئے۔ چند مشہور شعراء یہ ہیں: امام بوصیری (صاحب قصیدہ بردہ شریف)، جمال الدین ابن نباتہ، شہاب الدین، الشاب الظریف، ابوبکر بن حجۃ، صفی الدین الحلّی، فخر الدین بن مکانس اور ابن معتوق الموسوی۔

6 ...... عہد جدید: یہ دور ۱۲۲۰ ہجری اور ۱۷۹۸ء سے اب تک جاری ہے۔ اس دور کے چند شعراء یہ ہیں: اسماعیل پاشا، محمود سامی پاشا البارودی، اسماعیل صبری، احمد شوقی شاعر نیل حافظ محمد ابراہیم، عباس محمود العقاد مازنی، محمد الاسمر، ناصیف الیازجی، ایلیاء ابو ماضی، جبران خلیل جبران، میخائیل نعیمہ، الیاس ابو شبکہ۔

چونکہ فصحاء بلغاء کے کلام اور خاص طور پر عرب کے اشعار میں استعارات کا بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے اس لیے استعارہ کی تعریف اور اس کی اقسام کا مختصر بیان پیش کیا جا رہا ہے جو نہ صرف عربی اشعار کی فصاحت و بلاغت سمجھنے میں مدد معاون ہوگا بلکہ تمام علوم میں کار آمد ہوگا اور طلبہ کو استعارات و کنایات سمجھنے میں آسانی ہوگی اور وہ عربی کتب سے کما حقہ مستفیض ہو کر علم کے موتی بکھیر سکیں گے۔

تحقیق الاستعارۃ

استعارہ کی تحقیق:

جاننا چاہیے کہ لفظ مستعمل کی دو قسمیں ہیں:

❶......حقیقت: وہ لفظ جو اصطلاح تخاطب کے اعتبار سے اپنے معنی موضوع لہٗ میں مستعمل ہو۔ مثلاً اگر بحث لغت میں ہے تو لغۃً اپنے معنی موضوع لہٗ میں مستعمل ہو۔ علی ھذا القیاس. جیسے: لفظ "صَلاۃ" کا استعمال عرف لغت میں دعا کے لیے۔

❷......مجاز: وہ لفظ جو اصطلاحِ تخاطب کے اعتبار سے ایسے معنی میں مستعمل ہو جس کے لیے اسے وضع نہیں کیا گیا۔ جیسے عرفِ لغت میں دُعَاء کا استعمال ارکان مخصوصہ کے لیے؛ کہ لغت میں اسے اس معنی کے لیے وضع نہیں کیا گیا۔ مگر اس کے لیے دو شرطیں ہیں:

❶......لفظ کے معنی حقیقی (موضوع لہٗ) اور اس کے معنی مجازی (جس میں اسے استعمال کیا گیا) کے درمیان کوئی علاقہ پایا جاتا ہو۔ جیسے: عرفِ لغت میں لفظِ صَلَاۃ کا استعمال ارکان مخصوصہ کے لیے مجاز ہے اور اس کے معنی حقیقی (دعا) اور معنی مجازی میں علاقہ "جزئیت" ہے؛ کہ دعا ارکان مخصوصہ کا جزء ہے لہٰذا یہ ذِکْرُ الْجُزْءِ وَاِرَادَۃُ الْکُلِّ کے قبیل سے ہوگا۔

❷......ایسا قرینہ پایا جاتا ہو جو لفظ سے اس کے معنی حقیقی کے مراد ہونے سے مانع ہو۔ جیسے: ﴿اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا﴾ (۱۰۳/۴) اس میں لفظ "موقوتاً" قرینہ ہے جو صلاۃ کے حقیقی معنی (دعا) کے مراد ہونے سے مانع ہے؛ کیونکہ دعا وقت باندھا ہوا فرض نہیں بلکہ ارکانِ مخصوصہ کی ادائیگی وقت باندھا ہوا فرض ہے۔

پھر مجاز کی دو قسمیں ہیں:

❶......مجاز مرسل: وہ مجاز جس کے معنی حقیقی (جس کے لیے اسے وضع کیا گیا ہے) اور معنی مجازی (جس میں اسے استعمال کیا جارہا ہے) کے درمیان علاقہ' مشابہت کے علاوہ کوئی اور ہو۔ جیسے: کلیت، جزئیت، سببت اور مسببیت وغیرہا۔ قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: ﴿یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَھُمْ فِیْٓ اٰذَانِھِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ﴾ (۱۹/۲) یہاں "اصابع" سے مراد "انامل" ہیں از قبیل ذِکْرُ الْکُلِّ وَاِرَادَۃُ الْجُزْءِ؛ اس لیے کہ پوری انگلیوں کے کانوں میں داخل کرنے کا تعذر معنی حقیقی کے ارادے سے مانع ہے۔

❷......استعارہ: وہ مجاز جس کے معنی حقیقی و معنی مجازی کے مابین علاقہ "مشابہت" ہو۔ جیسے: فُلَانٌ یَتَکَلَّمُ بِالدُّرَرِ اس میں لفظ "دُرَر" استعارہ ہے جس کا حقیقی معنی "لآلــــی" یعنی موتی ہے اور مجازی معنی جس میں یہاں اسے استعمال کیا گیا ہے "کلماتِ فصیحہ" ہے اور ان دونوں معانی کے مابین علاقہ مشابہت کا ہے کہ کلماتِ فصیحہ "حسن" میں موتیوں کی طرح ہیں۔

فائدہ ۱:

اس سے ظاہر ہوا کہ استعارے کی اصل ''تشبیہ'' ہوتی ہے کہ معنی مجازی کو معنی حقیقی سے تشبیہ دیکر مشبہ بہ کے لفظ کو مشبہ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

فائدہ ۲:

استعارے کے طور پر استعمال ہونے والے لفظ کو ''مستعار'' اور اس کے معنی حقیقی (جس کے لیے اسے وضع کیا گیا ہے) کو ''مستعار منہ'' اور معنی مجازی (جس میں وہ استعارۃ استعمال کیا جارہا ہے) کو ''مستعار لہ'' اور وجہ شبہ کو ''جامع'' کہتے ہیں۔ نیز مستعار منہ اور مستعار لہ کو ''طرفینِ استعارہ'' کہتے ہیں۔

اقسام استعارہ:

مختلف اعتبارات سے استعارے کی مختلف تقسیمات ہیں۔ چنانچہ:

(۱)......تقسیم استعارہ باعتبارِ اجتماع و عدمِ اجتماعِ طرفین:

اس اعتبار سے استعارہ کی دو قسمیں ہیں:

❶......اِستِعارہ وِفَاقِیّہ: وہ استعارہ جس کے طرفین کسی ایک شئ میں جمع ہو سکتے ہوں۔ جیسے اللہ عزوجل کے فرمان عالیشان: ﴿أَوَ مَن كَانَ مَيۡتًا فَأَحۡيَيۡنَاهُ﴾(۱۲۲/۶) میں ''احیاء'' کا استعارہ ''ھدایة'' کے لیے؛ کہ ہدایت (اَلدَّلَالَةُ عَلٰی طَرِيۡقٍ يُوۡصِلُ اِلَی الۡمَطۡلُوۡبِ) کو اِحۡيَاء کے حقیقی معنی (جَعۡلُ الشَّيۡءِ حَيًّا) سے تشبیہ دیکر لفظ اِحۡيَاء کو ہدایت کے لیے استعمال کیا گیا۔

چونکہ اس کے طرفین (احیاء اور ھدایة) شئ واحد میں جمع ہو سکتے ہیں اس لیے یہ ''استعارہ وفاقیہ'' ہے۔ اسے ''وفاقیہ'' اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں طرفین کے درمیان اتفاق ہوتا ہے۔

❷......اِستِعَارہ عِنَادِیّہ: وہ استعارہ جس کے طرفین شئ واحد میں مجتمع نہ ہو سکتے ہوں۔ جیسے: مذکورہ آیت کریمہ میں ''مَيۡتًا'' کا استعارہ ''ضَالّ'' کے لیے؛ کہ ''حَیّ جَاهِل'' کو معنی ''مَيۡت'' سے تشبیہ دیکر لفظ ''مَيۡت'' کو ''حَیّ جَاهِل'' کے لیے استعمال کیا گیا۔

چونکہ اس کے طرفین شئ واحد میں جمع نہیں ہو سکتے اس لیے یہ ''استعارہ عنادیہ'' ہے۔ اسے ''عنادیہ'' کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے طرفین میں ''عناد اور منافات'' ہوتا ہے۔

فائدہ:

اِستِعارہ تَہَکُّمِیّہ اور اِستِعارہ تَمۡلِيۡحِيّہ اسی استعارہ عنادیہ ہی کے قبیل سے ہیں، اگر کسی لفظ کو اس کے حقیقی معنی کی ضد اور نقیض کے لیے بطور تہکم واستہزاء استعمال کیا جائے تو اسے ''استعارہ تھکمیہ'' کہتے ہیں۔ جیسے قرآن کریم میں فرمایا: ﴿فَبَشِّرۡهُم

بِعَذَابٍ أَلِيمٍ﴾ (۲/۲۱) یعنی انذرھم الخ. اس میں انذار (ایسی خبر دینا جو غم واندوہ کا باعث ہو) کو تبشیر کے معنی حقیقی (ایسی خبر دینا جو باعث سرور وفرحت ہو) سے تشبیہ دیکر بطور استعارہ لفظ تبشیر کو انذار کے لیے استعمال کیا گیا جو اس کی ضد ہے۔ اور چونکہ یہ استعمال بطور تہکم ہے اس لیے یہ "استعارہ تھکمیہ" کہلائے گا۔

اور اگر یہاں تبشیر کا استعمال انذار کے لیے بطور تملیح (ظرافت وخوش طبعی) ہو تو یہ "استعارہ تملیحیہ" کہلائے گا۔

اسی طرح یوں کہا جائے "رَأَيْتُ أَسَدًا" اور اس سے مراد بزدل شخص ہو۔ اب اگر بطور تھکم واستہزاء بزدل کو اسد کہا ہے تو یہ استعارہ تھکمیہ ہے اور اگر بطور تلمیح وظرافت کہا ہے تو یہ استعارہ تملیحیہ ہے۔

(۲)......تقسیم استعارہ باعتبار ذکرِ لفظِ طرفین:

اس اعتبار سے بھی استعارہ کی دو قسمیں ہیں:

❶......اِستِعارہ مُصرَّحہ: وہ استعارہ جس میں مستعار منہ (مشبہ بہ) کے لفظ کی تصریح ہو۔ جیسے شاعر کا قول ہے:

فَأَمْطَرَتْ لُؤْلُؤًا مِنْ نَرْجِسٍ وَسَقَتْ   وَرْدًا وَعَضَّتْ عَلَى الْعُنَّابِ بِالْبَرَدِ

یعنی محبوبہ نے اپنی نرگسی خوبصورت آنکھوں سے موتی جیسے چمکدار آنسوں بہا کر اپنے گلابی گالوں کو سیراب کر دیا اور اولے کی طرح سفید دانتوں تلے اپنی انگلیوں کے عناب سے سرخ پوروں کو دبالیا۔

اس شعر میں شاعر نے محبوبہ کے آنسوں، آنکھوں، گالوں، انگلیوں کے پوروں اور دانتوں کو بالترتیب موتی، نرگس کے پھول، گلاب کے پھول، عناب اور اولے سے تشبیہ دیکر مشبہ بہا کو بطور استعارہ مشبہات کے لیے استعمال کیا ہے۔ چونکہ اس میں مستعار منہا کے الفاظ کی تصریح ہے اس لیے یہ سارے استعارے "استعارہ مصرحۃ" کے قبیل سے ہیں۔

❷......اِستِعارہ مَکْنِیَّہ: وہ استعارہ جس میں مستعار لہ کے لفظ کی تصریح ہو اور مستعار منہ کے لفظ کو حذف کر دیا گیا ہو اور اس کے لوازم میں سے کسی لازم کو ذکر کر کے اس کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہو۔ جیسے اللہ تبارک وتعالی کا فرمان عظمت نشان ہے: ﴿وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ﴾ (۱۷/۲۴) اس میں "طائر" مستعار منہ ہے ذُلّ کے لیے مگر مستعار منہ کے لفظ کی تصریح نہیں کی گئی صرف مستعار لہ کو ذکر کیا گیا ہے اور مستعار منہ کی طرف اس کے لوازم میں سے ایک لازم "جناح" یعنی بازو کو ذکر فرما کر اشارہ کر دیا گیا ہے۔

اسی طرح شاعر کے قول: "وَإِذَا الْمَنِيَّةُ نَشَبَتْ أَظْفَارَهَا" میں منیہ کو تشبیہ دی گئی درندے کے معنی (حیوان مفترس) سے لیکن ذکر صرف مشبہ اور مستعار لہ یعنی منیہ کا کیا گیا اور مشبہ بہ اور مستعار لہ کے لفظ (سبع) کو حذف کر دیا گیا اور اس کے لوازم میں سے ایک لازم "اظفار" کو ذکر کر کے اس کی طرف اشارہ کر دیا گیا۔

اس استعارے کو "اِستِعارہ بِالْكِنَايَة" بھی کہتے ہیں۔ اور مستعار منہ کے لوازم میں سے کسی لازم کو ذکر کرنا "اِستِعارہ تَخْيِيلِيَّه" کہلاتا ہے۔ جسے "اِستِعارہ مُخَيَّلَہ" اور "تَخْيِيل" بھی کہتے ہیں چنانچہ آیت کریمہ میں لفظ "جناح" اور شاعر

کے قول مذکور میں لفظ''اظفار'' کا ذکر استعارہ تخییلیہ کے طور پر ہے۔

نکتہ:

یہ لطائف بلاغت سے ہے کہ شیٔ مستعار کا صراحۃً ذکر تک نہ کیا جائے اور محض اس کے لازم سے اس کی طرف اشارہ کر دیا جائے۔

(۳)......تقسیم استعارہ باعتبار دخول جامع در مفہوم طرفین:

جامع جسے تشبیہ کے باب میں''وجہ شبہ'' اور استعارے کے باب میں''وجہ جامع'' کہتے ہیں یعنی وہ امر جس میں طرفین کے اشتراک کا قصد کیا گیا ہو اس کے مفہوم طرفین میں داخل ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے استعارہ کی دو قسمیں ہیں:

❶......وہ استعارہ جس کے طرفین کے مفہوم میں وجہ جامع داخل ہو۔ جیسے اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے:﴿وَقَطَّعْنَاهُمْ فِي الْأَرْضِ أُمَماً﴾(۷/۱۶۸)

اس فرمان عالیشان میں تقطیع کو تفریق کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا اور ان میں وجہ جامع''إِزَالَةُ الْإِجْتِمَاع'' ہے جو طرفین (تقطیع وتفریق) دونوں کے مفہوم میں داخل ہے؛ اس لیے کہ تقطیع کا معنی ہے:إِزَالَةُ الْإِتِّصَالِ بَيْنَ الْأَجْسَامِ الْمُتَّصِلَة اور تفریق کا معنی ہے:إِزَالَةُ اِتِّصَالِ الْأَجْسَامِ الْمُتَفَرِّقَةِ اس سے ظاہر ہوا کہ"إِزَالَةُ الْإِجْتِمَاع" دونوں کے مفہوم میں داخل ہے۔

اسی طرح حدیث شریف میں فرمایا:((خَيْرُ النَّاسِ رَجُلٌ يُمْسِكُ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً طَارَ إِلَيْهَا أَوْ رَجُلٌ فِي شَعْفَةٍ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ يَعْبُدُ اللّٰهَ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ)) یعنی''لوگوں میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے گھوڑے کی باگ تھامے اس طرح چوکس رہے کہ جہاد فی سبیل اللہ کی پکار سنتے ہی اس کی طرف دوڑ پڑے یا وہ شخص ہے جو کسی پہاڑی پر اپنی چند بکریوں کو لے کر اقامت اختیار کر لے (ان ہی سے اپنے معاش کی تدبیر کرے) اور اللہ عزوجل کی عبادت میں مشغول رہے یہاں تک کہ وہ واصل بحق ہو جائے''۔

اس حدیث پاک میں دوڑنے کو طَیَران سے تشبیہ دیکر لفظ''طَارَ'' کو دوڑنے کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا اور ان میں وجہ جامع''قَطْعُ الْمَسَافَةِ بِسُرْعَة'' ہے جو طرفین کے مفہوم میں داخل ہے اِلّا یہ کہ یہ مستعار منہ میں بنسبت مستعار لہٗ کے اقوی ہے اور ہونا بھی یہی چاہیے کہ وصف جامع' جانبِ مشبہ بہ میں اشد واقوی ہو۔

❷......وہ استعارہ جس کے طرفین کے مفہوم میں وجہ جامع داخل نہ ہو۔ جیسے:''رَأَيْتُ أَسَداً يَتَكَلَّمُ'' کہ اس میں لفظ اسد کو بطور استعارہ رجل شجاع کے لیے استعمال کیا گیا ہے اور ان میں وجہ جامع''شجاعت'' ہے جو مستعار لہٗ کے مفہوم میں تو داخل ہے مگر مستعار منہ کے مفہوم میں داخل نہیں؛ اس لیے کہ اس کا مفہوم''حیوان مفترس'' ہے۔

(٤)......تقسیم استعارہ باعتبار ظہور وعدم ظہور وجہ جامع:

وجہ جامع کے ظہور اور عدم ظہور کے اعتبار سے بھی استعارہ کی دو قسمیں ہیں:

❶......اِسْتِعَارَہ عَامِیَّہ: وہ استعارہ جس میں وجہ جامع ظاہر ہو۔ جیسے:''رَأَيْتُ أَسَداً يَرْمِيْ''(میں نے شیر کو تیراندازی

کرتے ہوئے دیکھا) اس میں لفظ اسد بطور استعارہ، رجلِ شجاع کے لیے مستعمل ہے اور ان میں جامع "شجاعت" ہے جو بالکل ظاہر ہے جسے ہر ایک سمجھ سکتا ہے۔

اس استعارہ کو استعارہ عامیہ اسی لیے کہتے ہیں کہ عام لوگ بھی اس کا ادراک کر لیتے ہیں۔ نیز اسے "اِستِعارَہ مُبْتَذَلَہ" بھی کہتے ہیں؛ کیونکہ اسے عوام وخواص سبھی استعمال کرتے ہیں۔

❷......اِستِعارَہ خَاصِیَّہ: وہ استعارہ جس میں وجہ جامع ظاہر نہیں ہوتی۔ جیسے:۔

وَاِذَا احْتَبَى قُرْبُوسَهُ بِعِنَانِهِ　　　عَلَكَ الشَّكِيْمَ اِلَى انْصِرَافِ الزَّائِرِ

شاعر اپنے گھوڑے کی تعریف کرتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ وہ اتنا مؤدب ہے کہ جب سوار (شاعر خود) اس سے اتر کر اس کی لگام کو زین پر ڈال کر چلا جاتا ہے تو اس کے لوٹنے تک وہ اپنے منہ کی کیل کو چباتا ہوا اپنی جگہ پر ٹھہرا رہتا ہے۔ شعر کا ترجمہ یہ ہے کہ جب وہ گھوڑا اپنی زین کے اگلے حصہ کا اپنی لگام سے احتباء کر لیتا ہے تو زائر (شاعر) کے لوٹنے تک وہ اپنے منہ میں پڑی کیل کو چباتا رہتا ہے۔

اس میں شاعر نے لگام کی اس ہیئت کو جو لگام کے زین کے اگلے حصہ سے گھوڑے کے منہ تک پڑی ہونے سے حاصل ہے کپڑے کی اس ہیئت سے تشبیہ دی ہے جو مُحتَبِی کے گھٹنوں سے اس کی پیٹھ تک پڑا ہوتا ہے پھر ہیئت مشبہ کے لیے لفظ احتباء کو بطور استعارہ استعمال کیا ہے۔

اسے "استعارہ خاصیہ" اس لیے کہتے ہیں کہ اسے صرف خواص جانتے ہیں۔ نیز اسے "استعارہ غَرِیْبَہ" بھی کہتے ہیں؛ کیونکہ یہ عوام سے بعید ہے۔

(۵)......تقسیم استعارہ باعتبار طرفین اور جامع کے حسی اور عقلی ہونے کے:

طرفین اور جامع کے حسی اور عقلی ہونے کے اعتبار سے استعارے کی چھ قسمیں ہیں:

❶......وہ استعارہ جس میں یہ تینوں حسی ہوں۔ جیسے فرمان رب العزت ہے: ﴿فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجلًا﴾ (۲۰/۸۸)

اس میں اس حیوان کو جسے اللہ تبارک وتعالی نے فرعونیوں کے زیورات سے پیدا فرمایا تھا گائے کے بچھڑے سے تشبیہ دی گئی اور بطور استعارہ لفظ "عجل" کو اس کے لیے استعمال کیا گیا۔

ان میں وجہ جامع "شکل وخوار" ہے۔ اور یہ تینوں چیزیں (مستعار لہ یعنی حیوان مخلوق، مستعار منہ یعنی بچھڑا، اور وجہ جامع یعنی شکل وخوار) حسی ہیں جن کا ادراک سمع وبصر سے ہو سکتا ہے۔

❷......وہ استعارہ جس میں طرفین حسی ہوں اور جامع عقلی ہو۔ جیسے قران کریم میں ہے: ﴿وَآيَةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ﴾ (۳۶/۳۷)

اس میں "مکان لیل سے ازالہ ضوء" کو "بکری وغیرہ کے گوشت سے کھال کو زائل کرنے" سے تشبیہ دے کر لفظ "نَسْلَخُ"

کو مشبہ کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا اور ان میں جامع ''ایک امر پر دوسرے امر کا ترتب'' ہے۔
اس کا بیان یہ ہے کہ ہر حادث میں اصل ظلمت ہے اور اس پر نور کی روشنی طاری ہو کر اس کی ظلمت کو چھپا لیتی ہے تو جب سورج غروب ہوتا ہے تو نہار کو ظلمت لیل کے مکان سے دور کر دیا گیا جیسا کہ بکری وغیرہ سے اس کے چمڑے کو جس نے اس کے گوشت کو چھپا رکھا ہوتا ہے دور کر دیا جائے اور جب وجود نہار کو زائل کر دیا جاتا ہے تو اس ظلمت لیل کا ظہور ہوتا ہے جسے اس نے چھپا رکھا ہوتا ہے جس طرح کھال کے دور کرنے سے گوشت کا ظہور ہوتا ہے۔ پس زوال ضوء نہار کے بعد جو ظلمت کا ظہور ہوا وہ ایسا ہے جیسے سلخ جلد کے بعد مسلوخ (گوشت) کا ظہور ہوتا ہے لہٰذا اس کے بعد اللہ عزوجل کا ارشاد: ﴿فَاِذَا هُم مُّظْلِمُون﴾ (پس اچانک وہ اندھیرے میں داخل ہو جاتے ہیں) بالکل بجا طور پر مترتب ہے۔
تو اس میں طرفین (مستعار لہٗ یعنی ازالہ ضوء نہار اور مستعار منہ یعنی ازالہ جلد) حسی ہیں اور وجہ جامع یعنی ترتب امر علی آخر عقلی ہے۔

3 ...... وہ استعارہ جس کے طرفین تو حسی ہوں لیکن جامع بعض حسی اور بعض عقلی ہوں۔ جیسے تو کہے: ''رَأَیْتُ شَمْساً عَلَی الْأَرْض'' (میں نے زمین پر سورج دیکھا) اس میں خوبصورت اور مشہور شخص کو شَمْس سے تشبیہ دے کر لفظ شَمْس کو مشبہ کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا۔

ان میں جامع ''حسن طلعت'' یعنی خوبصورتی اور نباہتِ شان یعنی شہرت و رفعت ہے۔ اس میں طرفین تو حسی ہیں مگر جامع بعض حسی ہے جیسے حسن طلعت اور بعض عقلی ہے جیسے نباہت شان۔

4 ...... وہ استعارہ جس میں تینوں عقلی ہوں۔ جیسے قرآن کریم میں ہے: ﴿مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا﴾ (۵۲/۳۶) اس میں موت کو مرقد (نوم) سے تشبیہ دیکر لفظ مرقد کو موت کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا۔ ان میں جامع ''بعث'' یعنی دوبارہ اٹھایا جانا ہے۔ اور یہاں یہ تینوں چیزیں عقلی ہیں۔

5 ...... وہ استعارہ جس میں مستعار منہ حسی اور مستعار لہٗ اور جامع دونوں عقلی ہوں۔ جیسے: ﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَر﴾ (۹۴/۱۵) اس میں تبلیغ کو تشبیہ دی گئی کسی سخت شی کو توڑنے کے ساتھ پھر لفظ (اصدع) کو بطور استعارہ مشبہ کے لیے استعمال کیا گیا۔
ان میں جامع (تاثیر) ہے۔ یعنی جس طرح شی مکسور میں کسر کے سبب یہ تاثیر ہوتی ہے کہ وہ پہلے کی طرح سالم نہیں رہتی اسی طرح امور تبلیغیہ میں تبلیغ سے یہ تاثیر ہوتی ہے کہ وہ تبلیغ کے بعد مخفی نہیں رہتے جیسے تبلیغ سے پہلے ہوتے ہیں۔ تو یہاں مستعار منہ (صدع بمعنی کسر) حسی ہے اور مستعار لہٗ اور وجہ جامع دونوں عقلی ہیں۔

6 ...... وہ استعارہ جس میں مستعار لہٗ حسی اور مستعار منہ اور جامع عقلی ہوں۔ جیسے اللہ رب العالمین کا فرمان عالی ہے: ﴿اِنَّا لَمَّا طَغَی الْمَاءُ حَمَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِيَةِ﴾ (۱۱/۶۹) اس میں کثرت آب کو (تکبر) سے تشبیہ دیکر لفظ (طغی) کو مشبہ کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا۔ ان میں جامع ''اِسْتِعْلَاءِ مُفْرِط'' یعنی حد سے زیادہ بلند ہونا ہے۔ لہٰذا یہاں مستعار لہٗ حسی اور مستعار منہ اور وجہ جامع عقلی ہیں۔

(٦)......تقسیم استعارہ باعتبار لفظِ مستعار:

لفظِ مستعار کے اعتبار سے استعارہ کی دو قسمیں ہیں:

❶......اِستِعارَہ اَصلِیّہ: وہ استعارہ جس میں لفظِ مستعار اسمِ جنس ہو۔ یعنی نہ فعل ہو نہ حرف ہو اور نہ ہی اسمِ مشتق ہو۔ خواہ اسمِ عین ہو۔ جیسے: ''رَأَیْتُ أَسَداً یَرْمِيْ'' میں کہ رجل شجاع کو اسد سے تشبیہ دیکر لفظ اسد کو اس کے لیے بطورِ استعارہ استعمال کیا گیا ہے، اس میں لفظِ مستعار (اسد) ہے جو اسمِ جنس اور اسمِ عین ہے۔ یا اسمِ معنی (مصدر) ہو۔ جیسے: ''لَقِیْتُ مَنْ قَرَّبَ بِمَوْتِهٖ قَتْلُکَ اِیَّاہُ'' (میں اس سے ملا جسے تیری ضرب شدید نے ادھ موا بنا دیا) اس میں ضرب شدید کو قتل سے تشبیہ دیکر لفظ ''قتل'' کو ضرب شدید کے لیے بطورِ استعارہ استعمال کیا گیا ہے۔ اس میں بھی لفظِ مستعار اسمِ جنس ہے اور مصدر ہے۔

❷......اِستِعارَہ تَبعِیّہ: وہ استعارہ جس میں لفظِ مستعار اسمِ جنس نہ ہو بلکہ اسمِ مشتق یا فعل یا حرف ہو۔

فعل اور اسمِ مشتق میں استعارہ تبعیہ کی صورت یہ ہوتی ہے کہ اوّلاً کسی معنی کو کسی مصدر سے تشبیہ دیکر مصدرِ مشبہ بہ سے فعل یا اسم مشتق کر کے مشبہ کے لیے بطورِ استعارہ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے: ''نَطَقَتِ الْحَالُ بِکَذَا'' (حال نے یہ بیان کر دیا)

اس میں اولاً دلالت حال کو مصدر ''نُطْق'' سے تشبیہ دی گئی وجہ شبہ ''ایضاح وایصال معنی'' ہے کہ جس طرح نطق سے معنی کی توضیح ہو جاتی ہے اور معنی مخاطب کے ذہن تک پہنچ جاتا ہے اسی طرح دلالت حال سے بھی ایضاح معنی ہو جاتا ہے، پھر لفظ ''نطق'' سے فعل مشتق کر کے دلالت حال کے لیے استعمال کیا گیا۔ اسی طرح ''اَلْحَالُ نَاطِقَةٌ بِکَذَا'' میں۔

اور حرف میں اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ کسی معنی کو معنی حرف کے متعلق سے تشبیہ دیکر جس حرف کے متعلق معنی سے تشبیہ دی گئی ہے اسے مشبہ کے لیے بطورِ استعارہ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے: ﴿فَالْتَقَطَهٗۤ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِیَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّ حَزَنًا﴾ (۸/۲۸)

اس فرمان میں ''لیکون'' کا لامِ تعلیل استعارہ تبعیہ کے طور پر معنی لامِ عاقبت کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ اس طرح کہ عداوت اور حزن کو جو التقاط کے بعد حاصل ہونے والا تھا اور لام عاقبت کا معنی ہے اسے التقاط کی علت غائیہ یعنی محبت اور تبنی جو آل فرعون کے ذہنوں میں قبل از التقاط ملحوظ تھی اور لام تعلیل کا معنی ہے، کیساتھ تشبیہ دی گئی اور وجہ شبہ ''ترتب علی الالتقاط'' ہے کہ دونوں ہی التقاط پر مرتب ہیں، پھر لام تعلیل کو جو ترتب علت غائیہ علی المعلول کے لیے موضوع ہے اور اس کا حق یہ تھا کہ علت غائیہ میں مستعمل ہو، استعارہ تبعیہ کے طور پر عاقبت کے لیے استعمال کیا گیا۔

اسی طرح ﴿وَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ﴾ (۷۱/۲۰) میں استعلاء مؤمنین کو ظرفیت شئ سے تشبیہ دیکر لفظ فی کو جو ظرفیت کے لیے موضوع تھا استعارہ تبعیہ کے طور پر مشبہ (اِسْتِعْلَاءُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی جُذُوْعِ النَّخْلِ) کے لیے استعمال کیا گیا۔

اسی طرح ﴿اُولٰٓىٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ﴾ (۵/۲) میں متقین کے تَمَکُّنْ مِنَ الْهِدَایَة کو اِسْتِعْلَاءُ رَاکِب کے ساتھ تشبیہ دیکر لفظ ''عَلٰی'' کو مشبہ کے لیے بطورِ استعارہ تبعیہ استعمال کیا گیا۔

(۷)……تقسیم استعارہ باعتبار ذکرِ مناسب احد الطرفین:

احد الطرفین کے مناسب کو ذکر کرنے یا نہ کرنے کے اعتبار استعارہ کی تین قسمیں ہیں:

❶……اِستِعارَہ مُطلَقہ: وہ استعارہ جس میں طرفین میں سے کسی کا بھی ملائم اور مناسب مذکور نہ ہو۔ جیسے: "عِندِی أَسَدٌ" اس میں رجل شجاع کو اسد سے تشبیہ دیکر لفظ اسد کو استعارہ کے طور پر مشبہ کے لیے استعمال کیا گیا ہے مگر ان میں سے کسی کے مناسب کو ذکر نہیں کیا گیا۔

❷……اِستِعارَہ مُجَرَّدَہ: وہ استعارہ جس میں مستعارلہٗ کے مناسب کو بھی ذکر کیا گیا ہو۔ جیسے: شاعر کا قول ہے:

غَمرُ الرِّدَاءِ إِذَا تَبَسَّمَ ضَاحِکاً　　غَلِقَتْ بِضِحْکَتِہٖ رِقَابُ الْمَالِ

یعنی وہ کثیر العطاء ہے کہ جب وہ مسکراتے ہوئے ہنس پڑتا ہے تو سائلوں کے ہاتھ کا مال نا قابل انفکاک ہو جاتا ہے۔ یعنی بغیر اجازت کے ممدوح کا مال لے جانے والے بہت سے سائلین کو جب پکڑ کر دربار شاہی میں پیش کیا جاتا ہے تو ممدوح انہیں دیکھ کر بجائے افروختہ ہونے کے مسکرا کر ہنس پڑتا ہے اور مال واپس نہیں لیتا گویا اس کا تبسم سائل کے ہاتھ میں مالِ ماخوذ کے متمکن ہونے کا ذریعہ ہوا کہ اب یہ مال ان سے جدا نہیں کیا جائے گا۔

اس شعر میں شاعر نے عطاء کو رداء سے تشبیہ دیکر لفظ رداء کو استعارہ کے طور پر عطاء کے لیے استعمال کیا ہے۔ وجہ شبہ یہ ہے کہ جس طرح چادر دھوپ، گرد وغبار وغیرہ سے بچاتی ہے اسی طرح عطاء بھی عزت مُعطی کو بچاتی ہے۔ اور مستعارلہٗ (عطاء) کے مناسب (غمر یعنی کثرت والا) کو بطور استعارہ مجرّدہ استعمال کیا ہے۔ اسے 'تجرید'' بھی کہتے ہیں۔

❸……اِستِعارَہ مُرَشَّحہ: وہ استعارہ جس میں مستعارمنہ کے مناسب کو ذکر کیا گیا ہو۔ جیسے قرآن کریم میں ارشاد ہے: ﴿أُولٰئِکَ الَّذِینَ اشتَرَوُا الضَّلَالَۃَ بِالْھُدٰی فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُھُمْ﴾(۱۶/۲)

اس فرمان عالی میں''اِستِبدَالُ الْحَقِّ بِالْبَاطِلِ ''کو'اِشتِرَاء'' سے تشبیہ دی گئی جو'اِستِبدَالُ الْمَالِ بِالْمَالِ '' سے عبارت ہے۔ پھر لفظ اشتراء کو بطور استعارہ استبدال کے لیے استعمال کیا گیا، اور مستعارمنہ کے مناسب (نَفیُ رِبحٍ فِی التِجَارَۃِ) کو بطور استعارہ مرشحہ ذکر کیا گیا۔ اسے'تَرشِیح'' بھی کہتے ہیں۔

یہ جو کچھ بیان کیا گیا ہے اِستِعَارَہ فِی الْمُفرَدِ کی بحث تھی اور استعارہ کی دوسری قسم اِستِعَارَہ فِی الْمُرَکَّب ہے یعنی وہ مرکب جو غیر معنی موضوع لہ میں مستعمل ہو اور اس کے معنی حقیقی (جس کے لیے اسے وضع کیا گیا ہے) اور معنی مجازی (جس میں وہ استعمال کیا جا رہا ہے) کے مابین علاقہ''مشابہت'' ہو۔ اسے''تَمثِیلٌ عَلٰی سَبِیلِ الِاستِعَارَہ'' یا''اِستِعَارَہ تَمثِیلِیَّہ'' یا صرف''تَمثِیل'' بھی کہتے ہیں۔

اگر اس کا استعمال بحیثیت استعارہ شائع وذائع ہو جائے تو اسی کو'مَثَل'' اور'مِثَال'' کہتے ہیں۔ جیسے: کسی متردد فی الامر سے کہا جائے:''أَرَاکَ تُقَدِّمُ رِجلاً وَتُؤَخِّرُ أُخرٰی''(میں تجھے دیکھ رہا ہوں کہ تو پس وپیش سے کام لے رہا ہے)

یہ پورا جملہ استعارہ تمثیلیہ کے طور پر مستعمل ہے اس طرح کے مخاطب کے تردد فی الامر کی صورت کو اس شخص کی صورت تردد کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جو کہیں جانے کے ارادے سے کھڑا ہو، اب وہ جانے ارادے سے ایک قدم بڑھاتا ہے پھر ارادہ ترک کر کے دوسرا قدم پیچھے ہٹالیتا ہے، پھر اس تشبیہ کی وجہ سے وہ کلام جو صورت مشبہ بہ پر دلالت کرتا ہے صورت مشبہ کے لیے تمثیل کے طور پر استعمال کیا گیا۔

تنبیہ:

خیال رہے کہ جب تمثیل بوجہ شائع الاستعمال ہونے کے "ضَرْبُ الْمِثْل" بن جائے تو تذکیر و تانیث اور افراد و تثنیہ و جمع وغیرہا سے اس میں تغیر و تبدل نہیں کیا جائے گا؛ فَاِنَّ الْاَمْثَالَ لَا تَتَغَيَّرُ. مختصر یہ کہ "امثال میں مضارب کا نہیں بلکہ موارد کا اعتبار کیا جاتا ہے" جیسے اگر کوئی شخص ایسی چیز طلب کرے جسے وہ خود ضائع کر چکا ہو تو اس سے کہتے ہیں: "بِالصَّيْفِ قَدْ ضَيَّعْتِ اللَّبَنَ".

یہ بعلامت تانیث ہی استعمال کیا جائے گا اگر چہ مرد سے خطاب ہو؛ کیونکہ اصل میں یہ ایک عورت کے لیے کہا گیا تھا جس کا نکاح ایک امیر سے ہوا مگر وہ اس کے لیے باعث اطمینان نہ ہو سکا اس سے طلاق لیکر ایک نوجوان سے نکاح کر لیا یہاں اطمینان تو تھا مگر وہ نوجوان نادار تھا جس کی وجہ سے اسے کافی تکالیف کا سامنا رہا، سردی کا موسم تھا، سخت قحط سالی تھی تنگ آ کر اپنے پہلے خاوند سے دودھ طلب کر لیا اس نے جواب دیا: "بِالصَّيْفِ قَدْ ضَيَّعْتِ اللَّبَنَ" یہ اتنا مشہور ہوا کہ ضرب المثل بن گیا۔

پھر مشبہ بہ کی تحقیق اور تقدیر کے اعتبار سے استعارہ تمثیلیہ کی دو قسمیں ہیں:

❶......تَمْثِيْل تَحْقِيْقِيّ: وہ استعارہ تمثیلیہ جس میں مشبہ بہ امر متحقق کثیر الوقوع ہو۔ جیسے: "سَالَ بِهِ الْوَادِيْ" (اسے وادی بہالے گئی یعنی وہ ہلاک ہو گیا)

اس میں ہلاک ہونے والے شخص کی حالت اور صورت کو ایسے شخص کی حالت سے تشبیہ دی گئی جسے وادی کا پانی بہالے گیا ہو اور وہ مر گیا ہو۔ پھر صورت مشبہ بہ پر مطابقۃ دلالت کرنے والے کلام کو استعارہ تمثیلیہ کے طور پر صورت مشبہ کے لیے استعمال کیا گیا۔ چونکہ اس میں مشبہ بہ یعنی "وادی کے بہالے جانے کی وجہ سے ہلاکت" ایک امر متحقق ہے اس لیے یہ "تمثیل تحقیقی" کہلائے گی۔

❷......تَمْثِيْل تَقْدِيْرِيّ: وہ استعارہ تمثیلیہ جس میں مشبہ بہ ایک امر مقدر اور مفروض الوقوع ہو۔ جیسے: "طَارَتْ بِهِ الْعَنْقَاءُ" (اسے عنقاء اڑالے گئی یعنی اس کی غیبت بہت طویل ہو گئی)

اس میں کسی غائب ہونے والے شخص کے طول غیبت کی حالت کو ایسے شخص کی حالت سے تشبیہ دی گئی ہے جسے عنقاء اڑالے گئی ہو اور وہ واپس نہ آیا ہو، پھر حالت مشبہ بہ پر مطابقۃ دلالت کرنے والے جملے کو استعارہ تمثیلیہ کے طور پر حالت مشبہ کے لیے استعمال کیا گیا۔ چونکہ اس میں مشبہ بہ یعنی "عنقاء کا کسی کو اڑالے جانا اور پھر اس کا واپس نہ لوٹنا" ایک امر مفروض الوقوع ہے اس لیے یہ استعارہ "تمثیل تقدیری" ہے۔

سوال:

عنقاء کا کسی کو اڑا کر لے جانا امر مفروض الوقوع کس طرح ہے؟ ہوسکتا ہے کبھی خارج میں ایسا ہوا بھی ہو!

جواب:

عنقاء خود ایک فرضی پرندہ ہے۔ جیسے بعض حضرات فرماتے ہیں: هُوَ طَائِرٌ فَرْضِيٌّ لَا وُجُوْدَ لَهُ فِي الْخَارِجِ. نیز قافیہ بندی کرتے ہوئے کہا جاتا ہے: اَلْعَنْقَاءُ اِسْمٌ لَا جِسْمٌ: یعنی عنقاء برائے نام اور کہنے کی شئ ہے خارج میں اس کا کوئی وجود نہیں۔

تنبیہ:

خیال رہے کہ جب کسی شئ کی تقسیم مختلف اعتبارات سے مختلف ہو تو تقسیمات مختلفہ کی اقسام ایک مادے میں مجتمع ہوسکتی ہیں۔ جیسے اسم کی تقسیم تعریف و تنکیر، تذکیر و تانیث، اعراب و بناء، وحدت تثنیہ و جمع، اور رفع و نصب و جر وغیرہا مختلف اعتبارات سے ہے ان مختلف تقسیمات کی اقسام ایک مادے میں متحقق ہوسکتی ہیں۔ مثلاً: "جَـاءَ زَيْـدٌ" اس میں لفظ "زَيْـدٌ" معرفہ بھی ہے مذکر بھی ہے، معرب بھی ہے واحد بھی ہے اور مرفوع بھی۔ البتہ ایک تقسیم کی اقسام باہم اکٹھی نہیں ہوسکتیں۔

بالکل اسی طرح استعارے کی ان مختلف تقسیمات کا حال ہے کہ تقسیمات مختلفہ کی اقسام مختلفہ مادۂ واحدہ میں جمع ہوسکتی ہیں۔ جیسے: ﴿ فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلاً جَسَداً لَه ﴾ (۸۸/۲۰) کہ اس میں لفظ "عجلا" استعارہ عنادیہ بھی ہے، استعارہ مصرحہ بھی ہے، استعارہ عامیہ بھی ہے اور استعارہ اصلیہ بھی۔ وَعَلَيْكَ بِالْقِيَاسِ فِيْ كُلِّ مَقَامٍ.

هٰـذَا مَا تَيَسَّرَ لِيْ وَالْعِلْمُ بِالْحَقِّ عِنْدَ رَبِّيْ وَهُوَ تَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ جَلَّ مَجْدُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ. وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَـمْـدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ وَنُوْرِ عَرْشِهِ وَقَاسِمِ رِزْقِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ بِهِمْ.

اس شرح کی خصوصیات

1 ...... شعراء کا تعارف۔

2 ...... اشعار کا پس منظر۔

3 ...... اشعار کا سلیس اور مفہوم خیز ترجمہ۔

4 ...... ضرورت کے مطابق اشعار کا مطلب۔

5 ...... حل لغات مع معانی مختلفہ باعتبار صلات مختلفہ۔

6 ...... مستند و معتبر اور کتب متداولہ سے الفاظ کی تحقیق۔

7 ...... موقع بموقع آیات قرآنیہ سے استشہاد۔

8 ...... چیدہ چیدہ مقامات پر احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام سے استشہاد۔

9 ...... جگہ بجگہ حکمت بھرے عربی مقولہ جات۔

10 ...... اردو اشعار۔

11 ...... اشعار اور عربی عبارات پر اعراب۔

رموز و اشارات

فا	//	اسم فاعل
مفع	//	اسم مفعول
ج	//	جمع
جج	//	جمع الجمع
مص	//	مصدر
ض	//	بابِ ضَرَبَ، یَضْرِبُ
ن	//	بابِ نَصَرَ، یَنْصُرُ
ف	//	بابِ فَتَحَ، یَفْتَحُ
س	//	بابِ سَمِعَ، یَسْمَعُ
ک	//	بابِ کَرُمَ، یَکْرُمُ
ح	//	بابِ حَسِبَ، یَحْسِبُ
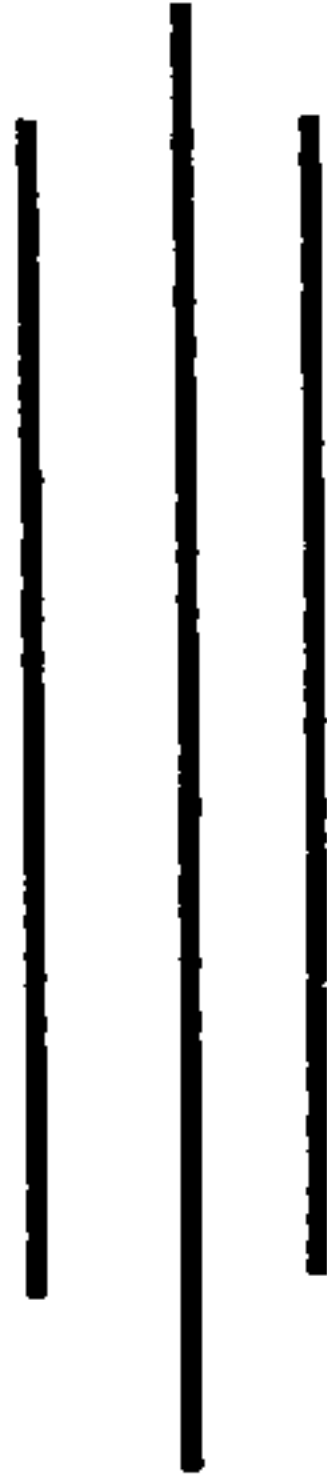
بسم الله الرحمن الرحيم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ الحَمَاسَةِ

قَالَ بَعْضُ شُعَرَاءِ بَلْعَنْبَرَ وَاسْمُهُ قُرَيْطُ بْنُ أُنَيْف

شاعر کا نام:

قریط بن اُنیف ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں اور شرح مرزوقی کے حاشیہ میں ہے "وھو شاعر جاھلی"۔(شرح دیوان الحماسة ج ا ص ۲۰ بیروت)

اشعار کا پس منظر:

بنوشیبان کے کچھ لوگوں نے شاعر پر حملہ کیا اور اس کے تیس اونٹ لوٹ کر چلے گئے، تو شاعر نے اپنی قوم سے مدد طلب کی لیکن انہوں نے اس کی مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ اب وہ مجبوراً بنو مازن کے پاس گیا اور انہیں لٹیروں کے ظلم وستم کی شکایت کرتے ہوئے اپنا حق واپس لینے کے لئے مدد کی اپیل کی، اس کی درخواست پر بنو مازن کے چند سوار اس کے ساتھ چل پڑے اور بنوشیبان پر حملہ کر کے سو اونٹ ہانک کر لے آئے اور اس کے حوالے کر دیئے اور بحفاظت اسے گھر پہنچا دیا۔ اس پر شاعر نے بنو مازن کی جرأت وبہادری کو بیان کرتے ہوئے اور تہہ دل سے ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ اشعار کہے؛ کیونکہ " اَلانسانُ عبدُ الاحسانِ"(انسان احسان کا غلام ہے)۔

لفظ" بَلْعَنْبَر"کی تحقیق:

یہ اصل میں بَنِیُ الْعنبر تھا، پھر اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدہ کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا، پھر نون کو لام کے مشابہ ہونے اور کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کیا گیا تو یہ "بلعنبر" ہو گیا۔ اور حذف نون پر دلیل یہ ہے: کہ "بلعنبر" کی راء پر تنوین (دوزیر) نہیں آتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ "بلعنبر" میں باحرف جر نہیں بلکہ لفظِ بنی کی ہے۔

❶ لَوْ كُنْتُ مِنْ مَازِنٍ لَمْ تَسْتَبِحْ إِبِلِيْ	بَنُو اللَّقِيْطَةِ مِنْ ذُهْلِ ابْنِ شَيْبَانَا

ترجمہ:

اگر میں قبیلہ مازن سے ہوتا تو مجہول النسب یعنی ذہل بن شیبان میرے اونٹوں کو مباح نہ سمجھتے۔

مطلب:

قبیلہ مازن بن مالک بن عمرو بن تمیم، یہ العنبر بن عمرو بن تمیم کے بھائی کی اولاد ہیں۔خود شاعر کا اپنا تعلق بھی قبیلہ بنو العنبر سے ہے اور شاعر کا نسب عمرو بن تمیم میں جا کر قبیلہ مازن سے مل جاتا ہے اور قبیلہ مازن میں شدید عصبیت پائی جاتی تھی جس کی بناء پر وہ لوگوں میں مشہور و معروف تھے اور لوگ ان کی تعریف کیا کرتے تھے، شاعر ان پر فخر کرتے ہوئے ان کی تعریف کر رہا ہے اور شاعر کا ان کی تعریف کرنا اپنے ہی قبیلے کی تعریف کرنا ہے؛ کیونکہ یہ آپس میں رشتہ دار ہیں اور ساتھ ہی وہ اپنے قبیلے کو انتقام پر بھی ابھار رہا ہے، ان کی ہجو نہیں کر رہا؛ کیونکہ اس طرح تو اس کی اپنی مذمت بھی ہوگی۔

حل لغات:

مَازِنٌ: چیونٹی کے انڈے، یہاں قبیلے کا نام ہے۔لَمْ تَسْتَبِحْ: (استفعال) اِسْتَبَاحَ الشيءَ: کسی چیز کو مباح بنانا ،کسی پر اِقدام کرنا، قوم کی بیخ کنی کرنا۔اور مجرد سے باحَ (ن) بَوْحاً: کسی چیز کا ظاہر ہونا۔اِبِلٌ: اونٹ۔یہ اسم جمع ہے۔

اسم جمع کی تعریف:

وہ لفظ جو جمع کے معنی دے اور اسی مادہ سے اس کے لئے کوئی مفرد نہ ہو، اسے اسم جمع کہتے ہیں۔ج: آبال، فی القرآن المجید: ﴿أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ﴾ [الغاشية: ١٧] ترجمہ کنز الایمان: ''تو کیا اونٹ کو نہیں دیکھتے کیسا بنایا گیا''۔عربی مقولہ ہے: اِبِلِیْ لَمْ اَبِعْ وَلَم اَهَبْ: میں نے اپنا اونٹ بیچا ہے نہ ہی بخشا ہے۔ بَنُو: مف: اِبْن: بیٹا۔ج: اَبْنَاءٌ و بَنُون. شعر میں اضافت کی وجہ سے نونِ جمع حذف ہو گیا۔﴿قَالَ آمَنتُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ [یونس: ٩٠] ترجمہ کنز الایمان: ''بولا میں ایمان لایا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمان ہوں''۔اَللَّقِيطَةُ: رذیل مرد یا عورت ۔ج: لَقَائِط. گویا کہ شاعر ذہل بن شیبان کو عار دلا رہا ہے کہ وہ مجہول النسب اور رذیل خاتون کی اولاد ہیں۔اور ایک روایت میں بنو ''الشقیقه'' ہے۔

❷ ...... اِذًا لَقَامَ بِنَصْرِيْ مَعْشَرٌ خُشُنٌ	عِنْدَ الْحَفِيْظَةِ اِنْ ذُوْ لُوْثَةٍ لَانَا

ترجمہ:

تب تو میری مدد کے لئے بہادروں کی ایک ایسی جماعت کھڑی ہوتی جو واجب الحفاظت چیز کی حفاظت کے وقت سخت ہے اگر کمزور لوگ نرمی کا مظاہرہ کرتے۔

حل لغات:

قَامَ: (ن) قَوْمًا: کھڑا ہونا، سیدھا ہونا۔فی القرآن المجید: ﴿وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ﴾ [الجن:

۱۹] ترجمۂ کنزالایمان: ''اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اس کی بندگی کرنے کھڑا ہوا''۔ چلتے ہوئے رک جانا۔ اَلامْرُ: اعتدال پر آنا، متوازن ہونا، سدھرنا، درست ہونا۔ اَلحَقُّ: حق واضح اور ثابت ہونا۔ اَلمَتَاعُ بِکَذا: سامان کی کوئی قیمت متعین ہوجانا۔ هٰذَا الشَّیءُ قَامَ بِثَمَنٍ کَذَا: یہ اتنی قیمت میں پڑا۔ اَلامْرُ: کوئی سلسلہ قائم ہونا، وجود میں آنا، ہونا۔ قَامَتِ الصَّلٰوةُ: نماز شروع ہونا، نماز کا وقت ہوجانا، نماز کے لئے جماعت کا کھڑا ہوجانا۔ الحَرَکَةُ: تحریک چلنا، شروع ہونا۔ اَلمُبَارَاةُ فِی کَذا: میچ ہونا، کھیل وغیرہ کا مقابلہ ہونا۔ اَلسَّاعَةُ: قیامت آنا۔

نَصْرٌ: مص: نَصَرَهُ عَلٰی عَدُوِّهٖ (ن) نَصْرًا: دشمن کے مقابلہ میں کسی کی حمایت و مدد کرنا۔ ﴿وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا مَعَهُ مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ أَلا إِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ﴾ [البقرة: ۲۱۴] ترجمۂ کنزالایمان: ''اور اس کے ساتھ ایمان والے کب آئے گی اللہ کی مدد سن لو بیشک اللہ کی مدد قریب ہے''۔ وَمِنْهُ: کسی سے نجات دلانا۔ عربی مقولہ ہے: اِذَا نُصِرَ الرَّأْیُ بَطَلَ الْهَوٰی: جب عقل کی امداد ہوتی ہے تو خواہش نفس ختم ہوجاتی ہے۔ نُصْرَةُ الْحَقِّ شَرَفٌ: حق کی مدد کرنا شرافت و بزرگی ہے۔ مَعْشَرٌ: (اس لفظ سے اس کا واحد نہیں) جماعت۔ خلیل نے کہا: ایک طرز کے لوگ، جماعت جس کے مشاغل و احوال ایک جیسے ہوں جیسے: مَعْشَرُ الطُّلَّابِ. ج: مَعَاشِر. ﴿یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ﴾ [الرحمن: ۳۳] ترجمۂ کنزالایمان: ''اے جن و انسان کے گروہ''۔ خُشْنٌ: مف: خَشِنٌ وَأَخْشَنُ. کھردرا اور ٹھوس ہونا۔ یہاں مراد ہے طاقتور بہادر۔ عِنْدَ: اسم ظرف: موجود، نزدیک۔ ﴿مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ﴾ [الجمعة: ۱۱] ترجمۂ کنزالایمان: ''وہ جو اللہ کے پاس ہے کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے''۔

فائدہ:

لَدٰی، لَدُنْ، لَدُنِ، لَدَنْ، لُدْنِ، لَدْ، لُدُ، لَدُ. یہ سب عند کے معنی میں ہیں۔ لیکن فرق یہ ہے کہ جو چیز اپنی ملک میں ہو چاہے پاس ہو یا غائب اس کے لئے ''عِنْد'' بولا جاتا ہے۔ جیسے: اَلْمَالُ عِنْدَ زَیْدٍ. چاہے مال زید کے پاس ہو یا کہیں دور مثلاً بینک وغیرہ میں، اور اَلْمَالُ لَدٰی زَیْدٍ. اس وقت بولا جائے گا جب مال زید کے پاس حاضر ہو۔

(شرح ملا جامی ص ۳۶، ۲۳۷ مکتبہ علوم اسلامیہ اردو بازار لاہور)

اَلْحَفِیْظَةُ: غصہ، ناراضگی، غیرت، تحفظ، احتیاط، تعویذ۔ ج: حَفَائِظ. اَهْلُ الْحَفَائِظِ: عزت و آبرو کے محافظ۔ ﴿قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْأَرْضِ إِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ﴾ [یوسف: ۵۵] ترجمۂ کنزالایمان: ''یوسف نے کہا مجھے زمین کے خزانوں پر کردے بیشک میں حفاظت والا علم والا ہوں''۔ عربی مقولہ ہے: حَافِظْ عَلَی الصَّدِیْقِ وَلَوْ فِی الْحَرِیْقِ: دوست کی حفاظت کر خواہ آگ میں کود کر ہی ہو۔

ذُوْ: یہ لفیف مقرون ہے یہ اصل میں ''ذَوَوٌ'' تھا پھر تخفیفاً ایک واو کو حذف کردیا اور یہ فقط اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوتا ہے؛ کیونکہ اس کا خاصہ یہ ہے کہ یہ ہمیشہ اسماء اجناس کی طرف مضاف ہوتا ہے اور اسماء اجناس اسماء ظاہرہ ہی ہوتے

ہیں ۔جیسے:﴿وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ﴾ [البقرة: ١٠٥] ترجمۂ کنزالایمان: ''اور اللہ بڑے فضل والا ہے''۔(حاشیہ شرح ملا جامی ص ۳۱ مکتبہ علوم اسلامیہ اردو بازار لاہور)

اسم جنس کی تعریف :

وہ اسم جوشئ اور اس کے مشابہ اشیاء پر دلالت کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہو جیسے: رَجُلٌ کیونکہ اس کا اطلاق بغیر تعیین کے ہر فرد خارج پر علی سبیل البدلیت ہوتا ہے۔

جنس اور اسم جنس میں فرق :

جنس کا اطلاق قلیل وکثیر پر ہوتا ہے۔جیسے: اَلْمَاء کیونکہ اس کا اطلاق پانی کے ایک قطرہ پر بھی ہوتا ہے اور سمندر پر بھی جبکہ اسم جنس کا اطلاق فقط واحد پر علی سبیل البدلیت ہوتا ہے۔ جیسے: رَجُلٌ تو اس سے معلوم ہوا کہ ان کے مابین نسبت عموم خصوص مطلق کی ہے۔

﴿الف﴾ لُوْثَةٌ: بضم اللام: ڈھیلا پن، تاخیر، سستی، بے وقوفی۔ رَجُلٌ ذُوْلُوْثَةٍ: سست، ضعیف اور ڈھیلا آدمی ۔ہم نے شعر کا ترجمہ اس کے مطابق کیا ہے۔شارح دیوانِ حماسہ ابوعلی احمد مرزوقی لکھتے ہیں: والرِّوايةُ الصحيحةُ هي ضَمُّ اللامِ من اللُّوثةِ: لوثۃ میں صحیح روایت ''لامِ مضموم'' ہے۔(شرح ديوان الحماسة ج ۱ ص ۲۳ تاليف ابو علی احمد بن محمد بن الحسين المرزوقی متوفی ۴۲۱ھ دار الكتب العلمية بيروت لبنان)

﴿ب﴾ لَوْثَةٌ: بفتح اللام: بے وقوفی، دیوانگی. اَللَّوْثُ: طاقت، برائی۔ اس صورت میں شعر کا ترجمہ ہوگا۔تب تو میری مدد کیلئے بہادروں کی ایک ایسی جماعت کھڑی ہوتی جو واجب الحفاظت چیز کی حفاظت کے وقت سخت ہے اگر طاقتور لوگ نرم پڑ جائیں۔ یہ ترجمہ زیادہ بلیغ ہے؛ کیونکہ اس صورت میں شاعر کے ممدوح قبیلہ یعنی بنو مازن کی زیادہ تعریف ہو تی ہے۔ کہ وہ ایسے سخت حالات میں کہ جہاں طاقتور لوگ بھی نرم پڑ جاتے ہیں وہاں بھی وہ اپنی عزت وناموس کی حفاظت کی خاطر ڈٹ جاتے ہیں۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

وہ مرد نہیں جو ڈر جائے حالات کے خونی منظر سے
جس حال میں جینا مشکل ہو اس حال میں جینا لازم ہے

لَانَ: الشیءُ (ض) لِيْنًا: نرم ہونا، نرم خو ہونا، تابع ہونا، لچکدار ہونا۔ لِقَومِه: اپنے لوگوں سے نرم برتاؤ کرنا، نرمی سے پیش آنا۔﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ﴾[آل عمران: ١٥٩] ترجمۂ کنزالایمان: ''تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب! تم ان کے لئے نرم دل ہوئے''۔عربی مقولہ ہے: لَيِّنُ الْكَلَامِ قَيْدُ الْقُلُوْبِ: یعنی میٹھے بول دلوں کو لوٹ لیتے ہیں۔

3 ...... | قَوْمٌ اِذَاالشَّرُّ اَبْدٰی نَاجِذَیْہِ لَھُمْ | طَارُوْا اِلَیْہِ زَرَافَاتٍ وَوُحْدَانَا |

ترجمہ:
وہ ایسی قوم ہے کہ جب جنگ اس کے سامنے اپنی داڑھیں ظاہر کرے تو وہ اس کی طرف (مقابلے کے لئے) جماعت در جماعت اور فرداً فرداً لپکتے ہیں۔

حل لغات:
قَوْمٌ: لوگوں کی جماعت جن میں باہمی کوئی تعلق، رشتہ ہو۔ فی القرآن المجید: ﴿اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ﴾ [الرعد: ۱۱] ترجمۂ کنزالایمان: ''بیشک اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں''۔ قَوْمُ الرَّجُلِ: رشتہ دار، نیم رشتہ دار، خاندانی لوگ۔ اَلشَّرُّ: برائی، خرابی، فساد، فتنہ، بداخلاقی. گناہ، غنڈہ گردی، شرارت۔ ج: شُرُوْرٌ۔ ﴿مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ﴾ [الناس: ٤] ترجمۂ کنزالایمان: ''اس کے شر سے جو دل میں برے خطرے ڈالے اور دبک رہے''۔ یہاں مراد جنگ ہے۔ عربی مقولہ ہے: شَرُّ اَیَّامِ الدِّیْکِ یَوْمٌ تُغْسَلُ رِجْلَاہُ: مرغ کے لئے بدترین دن وہ ہے جس دن اس کے پاؤں دھوئے جائیں۔ مرغ ذبح کرنے سے پہلے اس کے پاؤں دھوئے جاتے تھے۔ اَبْدٰی: (اِفْعال) اَبْدَی الشَّیْءَ وَبِہٖ: ظاہر کرنا۔ مجرد سے بَدَا (ن) بُدُوًّا: ظاہر ہونا، روشن ہونا۔ ﴿بَلْ بَدَا لَھُمْ مَّا کَانُوْا یُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ﴾ [الانعام: ۲۸] ترجمۂ کنزالایمان: ''بلکہ ان پر کھل گیا جو پہلے چھپاتے تھے''۔ نَاجِذَیْہِ: یہ ''نَاجِذٌ'' کا تثنیہ ہے اضافت کی وجہ سے نون تثنیہ حذف ہوگیا۔
اَلنَّاجِذُ: داڑھ۔ ج: نَوَاجِذ. فی الحدیث: ((عضوا علیہ بالنواجذ)). طَارُوا: طَارَ الطَّائِرُ وَنَحْوُہٗ (ض) طَیْرًا: حرکت سے بازوؤں کا ہوا میں اٹھنا، اڑنا، پرواز کرنا۔ نَفْسُہٗ شُعَاعًا: طبیعت کا بے چین و پریشان ہونا۔ فُلَانٌ اِلٰی کَذَا: کسی چیز کی طرف لپکنا، اڑ کر یا دوڑ کر جانا۔ زَرَافَات: مف: زَرَافَۃٌ: دس یا بیس افراد کی جماعت۔ وُحْدَانٌ وَاُحْدَانٌ: مف: وَاحِدٌ: اللہ تعالٰی کی صفت۔ ایک (حساب کا پہلا عدد) علم یا طاقت وغیرہ میں فائق و بے مثل، کسی چیز کا جز۔ ﴿وَاِلٰـھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ﴾ [البقرۃ: ۱٦۳] ترجمۂ کنزالایمان: ''اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان''۔

4 ...... | لَایَسْاَلُوْنَ اَخَاھُمْ حِیْنَ یَنْدُبُھُمْ | فِی النَّائِبَاتِ عَلٰی مَاقَالَ بُرْھَانَا |

ترجمہ:
وہ اپنے بھائی سے اس کے کہے پر دلیل نہیں پوچھتے جب وہ انہیں مصیبتوں میں پکارتا ہے۔

حل لغات:

يَسْأَلُوْنَ: سَأَلَهُ عَنْ كَذا و بِكذا (ف) سُؤَالًا: پوچھنا، معلوم کرنا۔ فلانا الشیءَ: کوئی چیز مانگنا۔ فی القرآن المجید: ﴿لَا يَسْأَلُوْنَ النَّاسَ إِلْحَافاً وَمَاتُنفِقُو مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّهَ بِهِ عَلِيْمٌ﴾ [البقرة: ۲۷۳] ترجمۂ کنز الایمان: ''لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑ گڑانا پڑے اور تم جو خیرات کرو اللہ اسے جانتا ہے''۔ عربی مقولہ ہے: سَائِلُ اللهِ لَا يَخِيْبُ: اللہ سے مانگنے والا محروم نہیں رہتا۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

تَسْأَلُنِيْ أُمُّ الْخِيَارِ جَمَلاً يَمْشِيْ رُوَيْدًا وَيَكُوْنُ أَوَّلًا

ترجمہ:

ام خیار مجھ سے ایسا اونٹ مانگتی ہے جو چلے آہستہ اور آئے پہلے نمبر پر۔ یعنی دشوار چیز مانگتی ہے۔

اَخٌ: بھائی، دوست، ساتھی، قوم کا ایک فرد۔ ﴿وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْباً﴾ [هود: ۸۴] ترجمۂ کنز الایمان: ''اور مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو''۔ عربی مقولہ ہے: رُبَّ أَخٍ لَمْ تَلِدْهُ وَالِدَةٌ: یعنی بہت سے بھائی ایسے ہوتے ہیں جو ماں جائے نہیں ہوتے۔ حِيْن: موقع، وقت (زمانہ کا ایک حصہ) کم ہو یا زیادہ۔ کہتے ہیں: حِيْنَئِذٍ: جس وقت، زمانہ۔ ج: اَحْيَان۔ ﴿وَلَكُمْ فِيْ الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَى حِيْنٍ﴾ [البقرة: ۳٦] ترجمۂ کنز الایمان: ''ایک وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور برتنا ہے''۔ اَلْحَيْنُ: موت، ہلاکت، آزمائش و مصیبت۔ عربی مقولہ ہے: إِذَا حَانَ الْحَيْنُ حَارَتِ الْعَيْنُ. جب ہلاکت قریب ہو جاتی ہے تو آنکھ دیکھنا بند کر دیتی ہے۔ يَنْدُبُ: نَدَبَ فُلَانٌ إِلَى أَمْرٍ (ن) نَدْبًا: کسی کام کی دعوت دینا، اس پر آمادہ کرنا، اس پر مامور کرنا، کسی کام کے لیے نمائندہ بنانا۔ المَيِّتَ: مردے کے محاسن بیان کر کے رونا۔ اَلنَّائِبَات: مف: نَائِبَةٌ: آفت، مصیبت، حوادث خواہ خیر ہوں یا شر۔ نَوَائِبُ الرَّعِيَّةِ: پلوں اور سڑکوں کی تعمیر کے لئے شاہی ٹیکس۔

قَالَ: (ن) قَوْلًا: کہنا، بولنا۔ مجازاً قول کو اظہار حال کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے اس صورت میں فاعل غیر متکلم شی ہوتی ہے جیسے: قَالَتْ لَهُ الْعَيْنَانِ: آنکھوں سے معلوم ہوا، آنکھوں کا حال ایسا بتا رہا تھا۔ بِرَأْسِهِ: سر سے اشارہ کرنا۔ لَهُ: کسی سے کچھ کہنا، بات کرنا۔ عَلَيْهِ: کسی کے خلاف بولنا، کسی پر بہتان باندھنا، الزام لگانا۔ عَنْهُ: کسی کے متعلق خبر دینا، کسی کی طرف سے کچھ کہنا۔ فِيْهِ: کسی چیز میں کوشش کرنا۔ کسی کے بارے میں کوئی بات کہنا۔ بِهِ: کسی بات کا قائل ہونا، اس کا نظریہ اور عقیدہ رکھنا، رائے رکھنا۔ قول کے بعد قائل کا جملہ بطور حکایۃ بلفظہ ذکر کیا جاتا ہے۔ جیسے: قَالَ إِنِّيْ عَبْدُ اللهِ اور معنی بھی ذکر کیا جاتا ہے۔ جیسے: قَالَ أَنَّهُ عَبْدُ اللهِ. دونوں صورتوں میں جملہ پر " قال " کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوگا۔ قول کبھی ''ظن'' کے معنی میں بھی آتا ہے اس وقت اپنے بعد مبتدا اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ جیسے: أَتَقُوْلُ الْمُسَافِرَ قَادِمًا الْيَوْمَ (کیا تمہارا خیال ہے مسافر آج آئے گا؟) ﴿وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّيْ جَاعِلٌ فِيْ الْأَرْضِ

خَلِيْفَةً﴾ [البقرة: ٣٠] ترجمۂ کنزالایمان: ''اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا، میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں''۔ عربی مقولہ ہے: اَلْقَولُ يَنْفُذُ ما لَاتَنْفُذُ الابرُ: بات اس چیز میں بھی سوراخ کردیتی ہے جس کو سوئی نہیں چیر سکتی۔ بُرْهَانٌ: ج: بَرَاهِين: قاطع اور واضح دلیل۔

5 ...... | لٰكِنَّ قَوْمِيْ وَاِنْ كَانُوْا ذَوِيْ عَدَدٍ | لَيْسُوْا مِنَ الشَّرِّ فِيْ شَيْءٍ وَاِنْ هَانَا |

ترجمہ:

میری قوم اگرچہ بڑی تعداد والی ہے لیکن جنگ میں کچھ بھی نہیں اگرچہ آسان ہو۔

مطلب:

اس شعر سے آخری شعر تک اپنے قبیلے کے اوصاف بیان کر رہا ہے، یعنی میرا قبیلہ جنگ پر امن وصلح کو ترجیح دے دیتا ہے اور ہر کسی کو معاف کر دیتا ہے۔

حل لغات:

لٰكِنَّ: حرف مشبہ بالفعل ہے اور استدراک کے معنی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، یعنی یہ اپنے ماقبل کے حکم کے خلاف ثابت کرتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس سے پہلے ایسا کلام ہو جو مابعد کے مخالف ہو یا اس کی ضد ہو، ایک قول کے مطابق یہ "اِنَّ" کی طرح تاکید کے لئے آتا ہے۔ اس لفظ کے بارے میں بعض نے کہا: کہ یہ بسیط ہے جب کہ امام فراء کے نزدیک یہ لٰكِنْ اور "اِنَّ" سے مرکب ہے اور "اِنَّ" کا ہمزہ تخفیفاً حذف کر دیا گیا ہے اور بسا اوقات یہ ''مُخَفَّفَةٌ مِنَ الْمُثَقَّلَةِ ہوتا ہے۔ اَلْعَدَدُ: شمار کئے ہوئے کی مقدار، جماعت۔ ج: اَعْدَادٌ. ﴿فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا﴾ [النساء: ٢٤] ترجمۂ کنزالایمان: ''کس کے مددگار کمزور اور کس کی گنتی کم''۔ لَيْسُوا: مف: لَيْسَ: یہ فعل غیر متصرف ہے۔ اس کا وزن فَعِلَ تھا پھر عین کلمہ کو تخفیفاً لزوماً ساکن کر دیا گیا۔ ایک قول کے مطابق اس کی اصل "لَا اَيْسَ" ہے، ہمزہ کو ساقط کر دیا گیا۔ ﴿لَيْسُوْا سَوَاءً مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ﴾ [آل عمران: ١١٣] ترجمۂ کنزالایمان: ''سب ایک سے نہیں کتابیوں میں''۔ شَيْءٌ: شَاءَهُ (ف) شَيْئًا: ارادہ کرنا، چاہنا۔ عَلَى الامرِ: کسی بات پر آمادہ کرنا، اکسانا۔

شَیْء کی تعریف کرتے ہوئے سید شریف جرجانی لکھتے ہیں: اَلشَّيْءُ فِي اللُّغَةِ: هُوَ مَايَصِحُّ اَنْ يُّعْلَمَ وَيُخْبَرَ عَنْهُ عِنْدَ سِيْبَوَيْهِ، وَقِيْلَ: اَلشَّيْءُ عِبَارَةٌ عَنِ الْوُجُوْدِ، وهو اسْمٌ لِجَمِيْعِ الْمُكَوَّنَاتِ، عرضا كان اوجوهرا وَيَصِحُّ اَنْ يُعْلَمَ وَيُخْبَرَ عَنْهُ. وَفِي الْاِصْطِلَاحِ: هُوَ الْمَوْجُوْدُ الثَّابِتُ الْمُتَحَقِّقُ فِي الْخَارِجِ. سیبویہ کے نزدیک لغوی اعتبار سے ''شَیْء'' اسے کہتے ہیں جس کے بارے میں جانا جا سکے اور اس کے بارے

میں خبر دی جا سکے اور ایک قول کے مطابق ہر موجود کو "شَیْء" کہا جا سکتا ہے خواہ وہ عرض ہو یا جوہر اور اصطلاح میں ہر موجو د ثابت اور متحقق فی الخارج کو شیء کہا جاتا ہے۔(التعریفات ص ۹۳ .تالیف السید الشریف علی بن محمد بن علی السید الزین أبی الحسن الحسینی الجرجانی الحنفی، دار المنار) ج: اَشْیَاءُ. جج: اَشاوِی، اَشَاوَاةٌ، اَشَایَا. ھان: الاَمرُ علی فلانٍ (ن) ھَونًا: نرم و آسان ہونا۔ وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا [الفرقان: ٦٣] ترجمۂ کنز الایمان: "اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں بس سلام"۔ ھان الرجلُ (ن) ھُوناً وھَوَاناً: ذلیل و حقیر ہونا، مسکین ہونا۔ عربی مقولہ ہے: ما اَھْوَنَ الحَرْبَ عَلَی النَّظَّارَةِ (تماشہ دیکھنے والوں کیلئے لڑائی کتنی آسان ہے)

❻ ...... | يَجْزُوْنَ مِنْ ظُلْمِ اَهْلِ الظُّلْمِ مَغْفِرَةً | وَمِنْ اِسَاءَةِ اَهْلِ السُّوْءِ اِحْسَانَا |

ترجمہ:

وہ ظالموں کے ظلم کا بدلہ بخشش کی صورت میں دیتے ہیں اور بروں کی برائی کا احسان کی صورت میں۔

حل لغات:

يَجْزُوْنَ: جَزَی الشَّیْءُ (ض) جَزَاءً: کافی ہونا، فائدہ پہنچانا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئًا﴾ [البقرۃ: ۱۲۳] ترجمۂ کنز الایمان: "اور ڈرو اس دن سے کہ کوئی جان دوسرے کا بدلہ نہ ہوگی"۔ الرَّجلَ بکذا وعلی کذا: بدلہ دینا، انعام دینا۔ فُلَانًا حَقَّهُ: کسی کا حق ادا کرنا۔ ﴿قَالَ اذْهَبْ فَمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاؤُكُمْ جَزَاءً مَّوْفُورًا﴾ [بنی اسرائیل: ٦٣] ترجمۂ کنز الایمان: "فرمایا، دور ہو تو ان میں جو تیری پیروی کرے گا تو بیشک سب کا بدلہ جہنم ہے بھرپور سزا"۔ اَلظُّلْم: ظلم (ض) ظُلْمًا: زیادتی کرنا، غلط روش اختیار کرنا، ناانصافی کرنا، حق تلفی کرنا، بدسلوکی کرنا، حد سے تجاوز کرنا۔ ﴿وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ﴾ [المؤمن: ۳۱] ترجمۂ کنز الایمان: "اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں چاہتا"۔

ظلم کی تعریف:

اَلظُّلْمُ: وَضْعُ الشَّیْءِ فِی غَیْرِ مَوْضِعِهٖ: چیز کو بے موقع رکھنا۔ وَفِی الشَّرِیْعَةِ: عِبَارَةٌ عَنِ التَّعَدِّیْ عَنِ الْحَقِّ اِلَی الْبَاطِلِ وَهُوَ الْجَوْرُ: اور شرع میں ظلم کہتے ہیں: حق سے باطل یعنی ظلم و جور کی طرف بڑھنا۔ (التعریفات، ص ۱۰۲، دار المنار) اھل: عزیز، رشتہ دار، کنبہ، بیوی۔ ﴿إِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِأَهْلِهِ إِنِّي آنَسْتُ نَارًا﴾ [النمل: ۷] ترجمۂ کنز الایمان: "جب کہ موسیٰ نے اپنی گھر والی سے کہا (ف) مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے"۔ مالکان۔ ھو اھل کذا: وہ اس کا اہل ہے۔ اھل الدّار: گھر والے۔ ج: اَھالٌ و اَھلاتٌ و اَھَلاتٌ. مغفرۃ: مص. غفر له الذنب

(ض) مَغْفِرَةً وَغُفْرَانًا: گناہ چھپانا، معاف کرنا۔ الشيءَ: چھپانا۔ إِسَاءَةً: مص (إفعال) أَسَاءَ الشَّيْءَ: خراب کرنا، بگاڑ دینا۔ إِلَيْهِ: کسی کے ساتھ برائی کرنا، گستاخی کرنا، نازیبا حرکت کرنا۔ بِهِ الظَّنَّ: بدگمانی کرنا۔ الْفَهْمَ: غلط سمجھنا۔ اَلسُّوْءُ: ہر ناگوار چیز یا بات، برائی، تکلیف واذیت۔ ﴿يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ﴾ [البقرة: ٤٩] ترجمۂ کنز الایمان: ''وہ تم پر برا عذاب کرتے تھے''۔ ہر آفت ومرض۔ ﴿وَأَدْخِلْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ﴾ [النمل: ٢٧ ٢] ترجمۂ کنز الایمان: ''اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال نکلے گا سفید چمکتا بے عیب''۔ سُوءُ الخُلُقِ: بدمزاجی۔ سُوءُ الظَّنِّ: بدگمانی۔ إِحْسَانٌ: مص: أَحْسَنَ (افعال) اچھا کرنا، اچھا کام کرنا، نیکی کرنا۔ ﴿هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ﴾ [الرحمن: ٦٠] ترجمۂ کنز الایمان: ''نیکی کا بدلہ کیا ہے مگر نیکی''۔ ختنہ کرنا۔ إِلَيْهِ وبِهِ: اچھا برتاؤ کرنا، کسی کے ساتھ حسن سلوک کرنا، احسان کرنا۔ عربی مقولہ ہے: اَلْإِحْسَانُ يَقْطَعُ اللِّسَانَ: احسان زبان کو بند کر دیتا ہے۔

❼ كَأَنَّ رَبَّكَ لَمْ يَخْلُقْ لِخَشْيَتِهِ	سِوَاهُمْ مِنْ جَمِيعِ النَّاسِ إِنْسَانًا

ترجمہ:

گویا کہ تیرے رب نے اپنے خوف وڈر کے لئے تمام لوگوں میں ان کے علاوہ کسی کو پیدا نہیں کیا۔

حل لغات:

رَبّ: اللہ تعالی کا نام۔ اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کے لئے لفظ رب اضافت کے بغیر استعمال نہیں ہوسکتا۔ کما فی القرآن المجید: ﴿ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ﴾ [يوسف: ٥٠] ترجمۂ کنز الایمان: ''اپنے رب (بادشاہ) کے پاس پلٹ جا پھر اس سے پوچھ کیا حال ہے اور عورتوں کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے''۔ مالک، آقا، مربی، نگران، منتظم، انعام دینے والا، اصلاح کرنے والا۔ ج: أَرْبَابٌ ورُبُوبٌ. لَمْ يَخْلُقْ: خلق (ن) خَلْقًا: پیدا کرنا، عدم سے وجود میں لانا۔ ﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا﴾ [البقرة: ٢٩] ترجمۂ کنز الایمان: ''وہی ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے''۔ اَلْقَوْلَ: بات گھڑنا، جھوٹ گھڑنا۔ ﴿إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا﴾ [التوبة: ١٧] ترجمۂ کنز الایمان: ''تم تو اللہ کے سوا بتوں کو پوجتے ہو اور نرا جھوٹ گڑھتے ہو''۔ خَلَقَ اللّٰهُ لِلْحَرْبِ رِجَالًا: اللہ تعالی نے لڑائی کے لئے اور ہی مرد پیدا کئے ہیں۔ خَشْيَةٌ: مص. خَشِيَ (س) خَشْيَةً: ڈرتے رہنا، ڈر ہونا، کھٹکا ہونا، اندیشہ ہونا۔ فلانًا ومِنْهُ. ڈرنا، دل میں تعظیم وہیبت رکھتے ہوئے ڈرنا۔ ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾ (فاطر: ٢٨) ترجمۂ کنز الایمان: ''اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں''۔ امید رکھنا۔ فی الحدیث: ((

لقد اکثرت من الدعاء بالموت حتی خشیت ان یکون ذلک اسهل لک عند نزوله)). ناپسند کرنا۔
عربی مقولہ ہے: مَنْ خَشِیَ الذِّئْبَ اَعَدَّ کَلْبًا: جسے بھیڑیے کا ڈر ہو اسے کتا تیار رکھنا چاہئے۔ سِوَا: یہ مستثنی مقدم ہے
اصل عبارت یوں ہے: لَمْ یَخْلُقْ لِخَشْیَتِهِ اِنْسَانًا سِوَاهُمْ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۲۶ بیروت) سِوَی
الشیء: غیر، علاوہ، بدل۔ جَاؤُوا سِوَی زید۔ یہ حروف اِسْتِثْنَاء میں سے ہے۔ اخفش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے
لفظ "سِوَی" جب غیر یا عدل کے معنی میں استعمال ہو تو اس کے تین لہجے ہیں "س" مضموم یا مکسور ہونیکی صورت میں آخر
میں یاء مقصور آئے گی اور اگر "س" مفتوح ہو تو آخر میں الف ممدود ہوگا چنانچہ کہیں گے: مَکَانٌ سُوًی و سِوًی و
سَوَاءٌ: یعنی دونوں فریقوں کے درمیان۔ میرا کہنا ہے کہ اسی سے قول خداوندی ہے: ﴿مَکَانًا سُوًی﴾ اور تمہارا یہ کہنا
کہ: مَرَرْتُ بِرَجُلٍ سُوَاکَ وسِوَاکَ وسِوَائِکَ: تمہارے علاوہ یا تمہارے بغیر۔ (مختار الصحاح) السَّوَاء:
برابری۔ ﴿فَانْبِذْ اِلَیْهِمْ عَلٰی سَوَاءٍ﴾ [الانفال: ۵۸] ترجمۂ کنز الایمان: "تو ان کا عہد ان کی طرف پھینک دو
برابری پر"۔ سَوَاءُ الشیءِ: چیز کا وسط۔ ﴿فِیْ سَوَاءِ الْجَحِیْمِ﴾ [الصافات: ۵۵] ترجمۂ کنز الایمان: "بیچ
بھڑکتی آگ"۔ جَمِیْعٌ: سب، کل، لشکر۔ ﴿وَاِنَّا لَجَمِیْعٌ حَاذِرُوْنَ﴾ [یس: ۵۶] ترجمۂ کنز الایمان: "اور بیشک ہم
سب چوکنے ہیں"۔ "مِنْ جَمِیْعٍ" بیروت کے نسخہ میں "فی جمیع" ہے۔ اَلنَّاسُ: اسم جمع برائے انسان۔ ﴿وَاِذَا
قِیْلَ لَهُمْ آمِنُوْا کَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوْا اَنُؤْمِنُ کَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ﴾ [البقرة: ۱۳] ترجمۂ کنز الایمان: "اور
جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے تو کہیں کیا ہم احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں"۔
اِنْسَانٌ: ج: اَنَاسِیُّ. یہ مذکر و مؤنث سب کے لئے آتا ہے۔ اَلْاِنْسَانُ الْمِثَالِی: ایسا انسان جو اپنی مخصوص کسی
صلاحیتوں کی بناء پر عام انسانوں سے فائق و برتر ہو۔

❽...... فَلَیْتَ لِیْ بِهِمْ قَوْمًا اِذَا رَکِبُوْا | شَدُّوا الْاِغَارَةَ فُرْسَانًا وَرُکْبَانًا

ترجمہ:

کاش میرے لئے ان کے بدلے ایسی قوم ہوتی جو اونٹوں اور گھوڑوں پر سوار ہو کر غارت گری کرتی۔

اگر جواں ہوں میری قوم کے جسور و غیور
قلندری میری کچھ کم سکندری سے نہیں

حل لغات:

رَکِبُوْا: رکب (س) رَکَبًا: بڑے زانوں والا ہونا۔ رکب الشیءَ و علیه و فیه (س) رُکُوْبًا: سوار ہونا۔ فی
القرآن المجید: ﴿فَاِذَا رَکِبُوْا فِی الْفُلْکِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ﴾ [عنکبوت: ۶۵] عربی

مقولہ ہے: مَنْ لَمْ يَرْكَبِ الْاَهْوَالَ لَمْ يَنَلِ الْآمَالَ: جوہولناکیوں پرسوار نہ ہوگا وہ امیدیں حاصل نہ کرسکے گا۔شدوا:شَدَّ عَلَى الْعَدُوِّ(ن،ض) شَدًّا، وشَدَّةً: دشمن پرحملہ کرنا۔فلانٌ شَدًّا: دوڑنا(ض) شِدَّةً: قوی ہونا۔ ﴿إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ﴾ (۱۲/۸۵) الاغارة: حملہ، یورش، یلغار۔"شَدُّوا الْإِغَارَةَ" بیروت کے نسخے میں"شَنُّوا الْإِغَارَةَ" ہے۔عربی مقولہ ہے: اَغَيْرَةً وَجُبْنًا: کیاغیرت بھی اور بزدلی بھی؟۔فُرْسَانٌ:مف: فَارِسٌ: گھوڑے سوار۔گھوڑوں کی سواری کاماہر۔رُكْبَان:مف:رَاكِبٌ: سوار۔

قَالَ الْفِنْدُ الزِّمَّانِيُّ فِيْ حَرْبِ الْبَسُوْسِ

شاعر کاتعارف:

شاعرکانام:شہل بن شیبان زمانی ہے(متوفی ۷۰ق،ھ/۵۵۵ء)اور یہ جاہلی شاعر ہے، یہ بنوبکر کاسردارتھا۔

اشعار کاپس منظر :

بسوس ایک عورت کانام ہے، جو جساس بن مرة شیبانی کی خالہ تھی اس کی سراب نامی ایک اونٹنی کلیب بن وائل کی چراگاہ میں چلی گئی اور اس نے پرندے کے انڈوں کوتوڑدیاجسے کلیب نے پناہ دی ہوئی تھی،تو کلیب نے طیش میں آکر اونٹنی کے تھن میں تیرماردیا،انتقامی کاروائی کرتے ہوئے جساس نے کلیب کوقتل کرڈالا،اس طرح بنوبکراور بنوتغلب(جو کہ وائل کی اولادتھے)کےدرمیان جنگ چھڑگئی۔اور چالیس سال جاری رہی اس طرح یہ بسوس کانام عرب میں نحوست کے لئے ضرب المثل بن گیا۔

1 ...... صَفَحْنَا عَنْ بَنِيْ ذُهْلٍ | وَقُلْنَا الْقَوْمُ إِخْوَانُ

ترجمہ:

ہم نے بنوذہل سے یہ کہتے ہوئے درگزرکیا کہ یہ لوگ بھی ہمارے بھائی ہیں۔

حل لغات:

صَفَحْنَا: صَفَحَ عَنْهُ (ف) صَفْحًا: اعراض کرنا،منہ پھیرنا۔عَنْ ذَنْبِهٖ: معاف کرنا،درگزرکرنا۔فی القرآن المجید:﴿ وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ﴾[الحجر: ۸۵]ترجمۂ کنزالایمان:"اوربیشک قیامت آنے والی ہے توتم اچھی طرح درگزرکرو"۔ فُلانًا عن حَاجَتِهٖ: کسی کی ضرورت پوری کرنا۔اَلقومَ:ایک ایک کرکے پیش کرنا۔"صَفَحْنَا" بیروت کے نسخہ میں"عَفَوْنَا" ہے۔إِخْوَانٌ، أُخْوَانٌ، آخُوْن، آخَاءٌ، إِخْوَةٌ اوراُخْوَةٌ۔ یہ سب مترادف ہیں۔مف: اَلْاَخُ: بھائی،ساتھی،دوست۔تثنیہ: اَخَوَانِ.﴿إِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا إِخْوَانَ

الشَّيَاطِيْن﴾ [بنی اسرائیل: ۲۷] ترجمۂ کنزالایمان: ''بیشک اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں''۔عربی مقولہ ہے: اخ الاکفاء و داھن الاعداء: یعنی دوستوں سے بھائی چارے سے پیش آؤ اور دشمنوں سے ظاہری اخلاق سے ملو۔

❷ ...... | عَسَى الْأَيَّامُ أَنْ يَّرْجِعْنَ | قَوْمًا كَالَّذِيْ كَانُوْا |

ترجمہ:

یہ امید کرتے ہوئے کہ زمانہ قوم کو ان کی سابقہ حالت پر لوٹا دے گا۔

حل لغات:

عسی: افعال مقاربہ سے جامد ہے۔محبوب چیز میں امید کے لئے اور مکروہ بات میں خوف کے لئے آتا ہے۔فی القرآن المجید: ﴿قَالَ عَسَى رَبُّكُمْ أَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ﴾ [الاعراف: ۱۲۹] ترجمۂ کنزالایمان: ''کہا قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کرے''۔ اَلْأَيَّامُ: مف یَوْمٌ: دن، موجودہ وقت۔﴿وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ﴾ [آل عمران: ۱۴۰] ترجمۂ کنزالایمان: ''اور یہ دن ہیں جن میں ہم نے لوگوں کے لیے باریاں رکھی ہیں''۔ یرجعن: رَجَعَ فلانًا عنِ الشَّیْءِ (ض) رُجُوْعًا ورَجْعًا: لوٹانا، واپس لانا۔ ﴿فَإِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ إِلَى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ﴾ [التوبة: ۸۳] ترجمۂ کنزالایمان: ''پھر اے محبوب اگر اللہ تمہیں ان میں سے کسی گروہ کی طرف واپس لے جائے''۔رَجع الشیءُ رُجُوْعًا: فائدہ پہنچا۔فُلانٌ مِنْ سَفَرِہٖ: لوٹنا، سفر سے واپس آنا۔﴿فَرَجَعَ مُوْسَى إِلَى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ أَسِفًا﴾ [طه: ۸۶] ترجمۂ کنزالایمان: ''تو موسیٰ اپنی قوم کی طرف پلٹا غصہ میں بھرا افسوس کرتا''۔اِلَيْهِ فِي اَمْرٍ: کسی معاملہ میں کسی سے مشورہ کرنا۔اِلَى الْأَمْرِ: کسی معاملہ پر توجہ دینا۔دوبارہ شروع کرنا، دوبارہ اختیار کرنا۔شعر میں متعدی استعمال ہوا ہے۔

❸ ...... | فَلَمَّا صَرَّحَ الشَّرُّ | وَأَمْسَى وَهُوَ عُرْيَانُ |

ترجمہ:

جب برائی ظاہر ہوگئی اور کھل کر سامنے آگئی۔

حل لغات:

لَمَّا: بمعنی ''جب''۔اس کی تین صورتیں ہیں۔(۱) یہ مضارع کے ساتھ خاص ہو اسے جزم دے اور لم کی طرح ماضی کے معنی میں کر دے۔(۲) یہ ماضی کے ساتھ خاص ہو اس صورت میں یہ دو جملوں پر داخل ہوگا جن میں سے دوسرے کا وجود پہلے کے وجود کی وجہ سے ہوگا۔جیسے: لما جاء نی اکرمته. (۳) یہ حرف استثناء بمعنی ''اِلَّا'' ہو اس صورت میں

جملہ اسمیہ پر داخل ہوگا۔ جیسے: ﴿إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ﴾ [الطارق: ٤] ترجمۂ کنزالایمان: "کوئی جان نہیں جس پر نگہبان نہ ہو"۔

فائدہ:

"لَمَّا" پانچ امور میں "لَمْ" سے مختلف ہے۔

1. ......لما حرف شرط کے ساتھ استعمال نہیں ہوتا بخلاف لم کے۔
2. ......لما کی نفی حال کے قریب ہوتی ہے جب کہ لم کی نفی میں یہ قید نہیں۔
3. ......لما کے منفی کا ثبوت متوقع ہوتا ہے بخلاف لم کے منفی کے۔
4. ......لما کے منفی کو حذف کرنا جائز ہے بخلاف لم کے منفی کے۔
5. ......لما کے ذریعے کی جانے والی نفی زمانہ حال تک لگاتار ہوتی ہے جبکہ لم کے ذریعے کی گئی نفی متصل بھی ہوتی ہے اور منقطع بھی۔ (المعجم الوسیط، ص۱۰۱۵، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور) صَرَّحَ: صَرَّحَ الشَّيْءُ: واضح ہونا، کھلنا۔ الْمُتَكَلِّمُ: متکلم کا صاف صاف کہنا۔ بِمَا فِيْ نَفْسِهِ: ظاہر کرنا۔ اَلْأَمْرَ: واضح کرنا۔ اَلْأَمْرُ: واضح ہونا، ظاہر ہونا۔ (لازم ومتعدی) " صَرَّحَ الشَّرُّ " بیروت کے نسخہ میں "اصبح الشَّرُّ" ہے۔ اَمْسٰی ومُمْسٰی: یہ اَلْإِصْبَاحُ کی ضد ہیں۔ اَمْسَى الْقَوْمُ: شام کے وقت میں داخل ہونا۔ ﴿فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ﴾ [الروم: ١٧] فلانًا: کسی کی کچھ مدد کرنا۔ بمعنی صار. شعر میں "صار" کے معنی میں ہے۔ عُرْيَانٌ: برہنہ، ننگا۔ عُرْيَانُ النَّجِيِّ: جو اپنے بھید کو نہ چھپائے۔ عورت کیلئے "عُرْيَانَةٌ" جو اسم فاعل "فُعْلَانٌ" کے وزن پر ہوتا ہے اس کی مؤنث "تاء" کے اضافہ کے ساتھ بنتی ہے۔ (مختار الصحاح)

4 ...... وَلَمْ يَبْقَ سِوَى الْعُدْوَا	نِ دِنَّاهُمْ كَمَا دَانُوْا

ترجمہ:

اور ظلم وزیادتی کے سوا کچھ باقی نہ رہا تو ہم نے انہیں ان کے کئے کا بدلہ دیا۔

مطلب:

دِنَّاهُمْ كَمَا دَانُوْا" مخالفین نے پہلے جو کچھ کیا وہ بدلہ نہیں، پھر بھی دونوں کیلئے ایک جیسے الفاظ لائے گئے، صرف مطابقت وموافقت کرتے ہوئے اور مخاطب کو یہ بتانے کیلئے کہ یہ تمہارے عمل کا بدلا ہے۔ جیسے قرآن میں ہے: ﴿إِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ يُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ﴾ [النساء: ١٤٢] ترجمۂ کنزالایمان: "بیشک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں (ف) اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا"۔ اور ﴿اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ﴾. [البقرة:

۱۵] ترجمۂ کنزالایمان: ''اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے (جیسا کہ اسکی شان کے لائق ہے)''۔

حل لغات:

لم يَبْقَ: بَقِي(س) بَقَاءً: دیر پا ہونا، باقی رہنا۔ مِنْ: بچ جانا۔ على: محفوظ رکھنا، رحم کرنا، شفقت کرنا۔ بقي (س) بَقَاءً، بَقِي(ض) بَقْيًا: ہمیشہ رہنا۔ ثابت رہنا۔ في القرآن المجيد: ﴿وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ (۵۵/۲۷) عربی مقولہ ہے: بَقِّ نَعْلَيْكَ وَابْذُلْ قَدَمَيْكَ: اپنے جوتے باقی رکھو اور پاؤں کام میں لاؤ۔ یعنی اپنے نفس پر تکلیف برداشت کرو اور مال بچاؤ تاکہ معاملات خراب نہ ہوں۔ اَلْعُدْوَانُ: خالص ظلم، دشمنی، زیادتی، جارحیت، حملہ، چڑھائی، گرفت، قابو۔ ﴿فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ﴾ (۲/۱۹۳) عَدَا(ن) عَدْوًا: دوڑنا۔ عُدْوَانًا فلانًا عن الامرِ: کسی کام سے ہٹانا، باز رکھنا۔ دِنًا: دانَ (ض) دِينًا: تابع و ذلیل ہونا، جھکنا۔ اطاعت کرنا۔ لَهُ و لَهُ مِنْهُ: انتقام لینا، قصاص لینا۔ بِكذا: مذہب بنانا۔ فُلَانٌ دَيْنًا: قرضہ لینا، قرضہ زیادہ ہونا، کسی خیر و شر کا عادی ہونا، ناپسندیدہ بات پر کسی کو مجبور کرنا، حساب کرنا، حساب لینا، قیادت و رہنمائی کرنا، انعام دینا، خدمت کرنا، اچھا سلوک کرنا، قرض دینا۔ الشيءَ: کسی چیز کا مالک بننا۔

5 ...... | مَشَيْنَا مِشْيَةَ اللَّيْثِ | غَدًا وَاللَّيْثُ غَضْبَانُ |

ترجمہ:

ہم (ان پر حملے کے لئے) غضب ناک شیر کے صبح کے وقت چلنے کی طرح چلے۔
ٹل نہ سکتے تھے اگر جنگ میں اڑ جاتے تھے
پاؤں شیروں کے بھی میداں سے اکھڑ جاتے تھے

حل لغات:

مَشَيْنَا: مَشَى(ض) مَشْيًا: چلنا، ارادے سے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا۔ بالنميمة: چغلی کھانا۔ مَشَاءً: بہت مویشی والا ہونا۔ في القرآن المجيد: ﴿وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا﴾ (۱۷/۳۷) مِشْيَةً: مفعول مطلق یہاں بیان نوع کے لئے ہے۔ اَللَّيْثُ: شیر، مکڑی، طاقت، سختی، خوش بیان، بلیغ، جھگڑالو، بہادر اور باتونی آدمی۔ ج: لُيُوثٌ. غدا: (ن) غُدُوًّا: صبح کو جانا، مطلقا جانا۔ ﴿وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (۳/۱۲۱) عربی مقولہ ہے: غَسَى غَدٌ لِغَيْرِكَ: ممکن ہے آئندہ کل کسی اور کیلئے ہو۔ غَضْبَانُ: صیغہ صفت و مص۔ بغض رکھنا، غضب ناک ہونا، ناراض ہونا اور انتقام کی ٹھاننا۔ ﴿وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا﴾ (۷/۱۵۰) عربی مقولہ ہے: غَضَبُ الْخَيلِ عَلَى اللُّجُمِ: گھوڑوں کا غصہ لگاموں پر ہوتا ہے۔ بے فائدہ غصہ کے لئے بولا جاتا ہے۔

❻...... | بِـضَـرْبٍ فِيْــهِ تَــوْهِيْــنٌ | وَتَــخْــضِيْــعٌ وَاقْــرَانٌ |
|---|---|

ترجمہ:

ہم ایسی شمشیرزنی کے ارادے سے چلے جس میں (دشمن کو) کمزور اور ذلیل کرنا اور تابع بنانا ہے۔

حل لغات:

ضَـرْب: مص: ضـرب بالسیف (ض) ضَرْبًا: تلوار کا وار کرنا۔ یہاں یہی معنی مراد ہے۔ الشیءُ: حرکت کرنا۔ اَلقلبُ: دل دھڑکنا۔ مثال بیان کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ﴾ (۱۸/۳۲) سفر کرنا۔ ﴿وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ﴾ (۴/۱۰۱) مارنا۔ ﴿فَقُلْنَا اضْرِب بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ﴾ (۲/۶۰) کسی پر کوئی چیز لازم کرنا۔ ﴿وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ﴾ (۲/۷۱) خیمہ گاڑنا۔ ﴿فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ﴾ (۵۷/۱۳) لغت میں اس کے اور بھی کئی معنی لکھے ہیں۔ عربی مقولہ ہے: ضَرْبُ الْحَبِيْبِ أَوْجَعُ: محبوب کی مار کا زیادہ دکھ ہوتا ہے۔ اِنَّکَ تَضْـرِبُ فِـي حَـدِيْـدٍ بـارِدٍ: تو ٹھنڈا لوہا پیٹتا ہے۔ یعنی بے فائدہ کوشش کر رہا ہے۔ تـوهين: مـص (تفعیل) کمزور کرنا۔ مجرد سے کمزور ہونا۔ ﴿وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴾ (۳/۱۳۹) "تَـوْهِيْنٌ" بیروت کے نسخہ میں "تـفـجـيـع" ہے۔ تـخـضـيـع: مـص (تـفـعـيل) عاجز و مطیع کرنا۔ اقران: اس لفظ کے اعتبار سے شعر کا معنی تین طرح سے ہو سکتا ہے: (الف) قابو پانا، تابع بنانا۔ ﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ﴾ (۴۳/۱۳) شعر کا ترجمہ اس معنی کے اعتبار سے کیا گیا ہے۔ اور باب تفعیل سے معنی ہے: قیدیوں کو رسیوں میں باندھنا۔ ﴿وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ﴾ (۳۸/۳۸) (ب) دو چیزوں کو جمع کرنا۔ اس معنی کے لحاظ سے شعر کا ترجمہ: ہم ایسی شمشیرزنی کے ارادے سے چلے جس میں (دشمن کی) توہین و تذلیل کو جمع کرنا ہے۔ (ج) سینگ والے مینڈھے کی قربانی کرنا۔ اور یہ کنایہ ہے سردار کو قتل کرنے سے۔ اس معنی کے لحاظ سے شعر کا ترجمہ یہ ہوگا: ہم ایسی شمشیرزنی کے ارادے سے چلے جس میں کمزور و ذلیل کرنا اور ان کے مسلح سردار کو قتل کرنا ہے۔

❼...... | وَطَـعْـنٍ كَـفَـمِ الـزِّقِ | غَـــذَا وَالـــزِّقُ مَلْآنُ |
|---|---|

ترجمہ:

اور ہم ایسی نیزہ زنی کے ارادہ سے چلے (جس کے نتیجے میں خون ایسے بہے) جیسے کہ بھرے ہوئے مشکیزے سے پانی بہتا ہے۔

حل لغات:

طـعن: مص، طَعَنَهُ (ن، ف) طَعْنًا: نیزہ مارنا، نیزہ چبھونا۔ فی الرجل وعلیہ: کسی میں عیب نکالنا، کسی بات پر

طعنہ مارنا۔ طَعَنَ فِی عِرْضِہٖ: اس کی عزت پر حملہ کیا۔ فِی الشَّیْءِ: داخل ہونا، شروع ہونا۔ فَمٌ: اصل میں "فَوْہٌ" تھا پھر "ہا" کو خلاف قیاس حذف کر دیا گیا پھر واؤ کو میم سے تبدیل کر دیا گیا تو فم ہو گیا اور واؤ کو میم سے اس لئے بدلا کہ اگر نہ بدلتے تو عین کلمہ یعنی واؤ پر اعراب آجاتا ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے واؤ الف سے بدل جاتا پھر اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کی وجہ سے الف گر جاتا اور ایک حرف یعنی "ف" کلمہ رہ جاتا۔ جہاں یہ علت نہیں ہوتی وہاں واؤ کو میم سے نہیں بدلا جاتا۔ جیسے: فُوْکَ (حاشیہ شرح ملا جامی، ص ۳۱) فی القرآن المجید: ﴿یَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ﴾ (۳/ ۱۶۷) عربی مقولہ ہے: فَمٌ تُسَبِّحُ وَيَدٌ تُذَبِّحُ: زبان تعریف کر رہی ہے اور ہاتھ قتل کر رہا ہے۔ فِيْ فَمِيْ مَاءٌ وَهَلْ يَنْطِقُ مَنْ فِيْ فِيْهِ مَاءٌ: میرے منہ میں پانی ہے اور کیا وہ شخص بولتا ہے جس کے منہ میں پانی ہو۔ یعنی مجھے تو کھلا پلا دیا گیا ہے۔ اَفْوَاهُهَا مَجَاسُّهَا: ان کے منہ ان کے امتحان کی جگہ ہے۔ یعنی گفتگو باطن کا پتہ دیتی ہے ۔ اَلزِّقُّ: مشک، ج: اَزْقَاقٌ وزِقَاقٌ. غَذَا(ن) الماءُ غَذْوًا: بہنا۔ الرجلُ غَذَوَانًا: دوڑنا، تیز چلنا، نشاط سے تیز چلنے والا گھوڑا۔ مَلْآنٌ: بھرا ہوا پر، کام والا، زکام میں مبتلا۔ ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِم مِّلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدَىٰ بِهِ﴾ (۳/۹۱)

❽ وَبَعْضُ الْحِلْمِ عِنْدَ الْجَهْلِ لِلذِّلَّةِ اِذْعَانُ

ترجمہ:

اور بسا اوقات جہالت کے وقت بردباری کا مظاہرہ کرنا ذلت کے لئے جھکنا ہے۔

حل لغات:

بعض الشیء: کچھ حصہ خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔ فی القرآن المجید: ﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ﴾ (۲/۲۵۳) اَلْحِلْمُ: بردباری، دوراندیشی، ضبط و تحمل، عقل و خرد۔ فی القرآن المجید: ﴿ام تامرهم احلامهم بهذا ام هم قوم طاغون﴾ (۳۲/) حَلُمَ (ک) حِلْمًا: درگزر کرنا، بردبار ہونا یعنی ناگواری اور غصہ کے اظہار پر قدرت کے باوجود نرمی سے کام لینا، دوراندیش ہونا۔ دانش مند ہونا۔ ﴿وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ﴾ (۲/۲۲۵) عربی مقولہ ہے: حِلْمِيْ اَصَمُّ وَاُذُنِي غيرُ صَمَّاءَ: میرا حلم بہرا ہے کان بہرے نہیں۔ اَلْجَهْلُ: نادانی، ناواقفیت، بے خبری، بے وقوفی۔ اَلْجَهْلُ الْبَسِيْطُ: ایسی شے سے ناواقف رہنا جس کا علم ہونا چاہئے۔ اَلْجَهْلُ الْمُرَكَّبُ: خلاف واقع کسی شے کا پختہ اعتقاد رکھنا۔ جَهِلَ فلانٌ علی غیرہٖ (س) جَهْلًا: بے وقوفی دکھانا۔ ﴿قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ﴾ (۲/ ۶۷) الرجُلُ: نہ جاننا، ان پڑھ ہونا۔ الشیءَ وبہ: ناواقف ہونا، لاعلم ہونا، ظلم کرنا، سخت کلامی کرنا۔ ﴿وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا﴾ (۲۵/۶۳) عربی مقولہ ہے: اَلْجَهْلُ مَطِيَّةٌ مَنْ

رَكِبَهَا ذَلَّ وَمَنْ صَحِبَهَا ضَلَّ: جہالت وہ سواری ہے کہ جو اس پر سوار ہوگا ذلیل ہوگا اور جو اسے ساتھی بنائے گا گمراہ ہوجائے گا۔ اَلذِّلَّةُ: مص: ذَلَّ (ض) ذِلَّةً: ذلیل ہونا، حقیر ہونا، بے وقعت ہونا، کمزور ہونا۔ ﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ﴾ (۱۲۳/۳) اِذْعَانُ: اذعن له: تابع و مطیع ہونا۔ بالحق: حق کا اقرار کرنا۔

9	وَفِي الشَّرِّ نَجَاةٌ حِيْنَ	لَا يُنْجِيْكَ إِحْسَانُ

ترجمہ:

اور لڑائی ہی میں نجات ہے جب حسن سلوک تجھے نجات نہ دے۔

حل لغات:

فِي الشَّرِّ نَجَاةٌ: یہاں مضاف محذوف ہے اصل عبارت ہے "فِي دفعِ الشَّرِّ نَجَاةٌ" اور یہ بھی مراد ہو سکتی ہے "فِي عملِ الشَّرِّ نَجَاةٌ" (برائی میں ہی نجات ہے) ترجمہ اسی کے مطابق کیا گیا ہے۔ "وَفي الشَّرِّ" بیروت کے نسخہ میں "فَلِلشَّرِّ" ہے۔ نَجَاةٌ: مص، نَجا منهُ (ن) کسی کی اذیت سے چھٹکارا پانا، خلاصی پانا، نجات پانا۔ يُنْجِي: (افعال) انجا فلانٌ: بلند جگہ پر آنا، پاخانہ کرنا۔ فلانا: رہائی دلانا۔ في القرآن المجيد: ﴿لَئِنْ أَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ﴾ (۱۲۲/۱۰)

قَالَ اَبُو الْغُوْلِ الطُّهَوِيُّ (الوافر)

شاعر کا نام:

ابو الغول طہوی ہے۔ طُهَيَّة (بروزن سُمیہ) ایک عورت کا نام ہے جس کی طرف یہ منسوب ہیں، یہ دور بنوامیہ کے اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کی ایک چراگاہ تھی، بنو بکر بن وائل اور بنو یربوع نے اس پر قبضہ کرنا چاہا، بنو مازن نے اس کا دفاع کیا تو شاعر نے بنو مازن کی تعریف کرتے ہوئے یہ اشعار کہے:

1	فَدَتْ نَفْسِي وَمَامَلَكَتْ يَمِيْنِيْ	فَوَارِسَ صَدَّقَتْ فِيْهِمْ ظُنُوْنِيْ

ترجمہ:

میری جان اور میرا سب کچھ قربان ان شہسواروں پر! جن کے بارے میں میرے خیالات سچے ہوگئے۔

"وَمَامَلَكَتْ يَمِيْنِيْ" اس میں "یمین" کی تخصیص اس کی فضیلت اور قوت تصرف کی وجہ سے ہے، اس سے مراد سب کچھ ہے؛ کیونکہ اہل عرب جزء بول کر کل مراد لیتے ہیں اور اس کی طرف واقعات وغیرہ منسوب کرتے ہیں، اسی مناسبت سے قرآن میں ہے: ﴿فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِيْنَ﴾ (۴/۲۶) ﴿أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ﴾ (۶/۲۳)

حل لغات:

فَدَتْ: فَدَاهُ (ض) فِدًى: فدیہ دینا، کسی کو مال کے بدلے قید وغیرہ سے چھڑانا، جان بچانا۔ بِمَالِهِ: اس پر اپنا مال قربان کرنا، قربان ہونا۔ کہتے ہیں: فداک ابی: تم پر میرا باپ قربان۔ فی القرآن المجید: ﴿وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا﴾ (۳۹/ ۴۷) نَفْسٌ: روح، جان۔ ﴿يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا﴾ (۱۹/۸۲) دل، ظرف، خون، بدن، نظر بد، شخص، کسی چیز کی ذات، عین۔ نفس الشیء، عین الشیء، نفس الامر: حقیقة الامر. اَلنَّفَسُ: عظمت، ہمت، عزت، ارادہ، رائے، خودداری، عادت، طبیعت، صبر وہمت، عقل، عیب، سزا، پانی ۔نفس سے مراد اگر روح لیں تو مؤنث ہوتا ہے۔ جیسے: خرجت نفسُه. اگر شخص مراد ہو تو مذکر ہوتا ہے۔ جیسے: خمسة عشر نفسًا. مَلَكَتْ: ملک الشیءَ (ض) مِلْكًا: مالک ہونا۔ علی القوم: غالب ہونا۔ نفسَه: اپنے اوپر قابو رکھنا۔ المرأةَ: عورت سے نکاح کرنا۔ ﴿إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ﴾ (۶/۲۳) الملک: بضم المیم وسکون اللام: بادشاہی۔ ﴿لمن الملک الیوم﴾ (۴۰/۱۶) بفتح المیم واللام: فرشتہ۔ ﴿قُلْ يَتَوَفَّاكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ﴾ (۳۲/۱۱) یمین: (ضد الیسار) داہنا ہاتھ، داہنی جانب۔ ﴿وَأَصْحَابُ الْيَمِيْنِ﴾ (۵۶/ ۲۷) برکت، طاقت، قوت، قسم۔ اَتَوْنَا عَنِ الْيَمِيْنِ: انہوں نے ہمیں اعتماد میں لیکر دھوکا دیا۔ فُلَانٌ عندنا بالیمینِ: فلاں کا ہمارے ہاں بڑا احترام ہے۔ ج: اَيْمَانٌ واَيْمُنٌ واَيَامِنُ. فوارس: مف: الفارس: گھوڑوں کی سواری کا ماہر، شہسوار، مرد میدان۔ "فوارس" سیبویہ کے نزدیک جموع میں شاذ ہے؛ کیونکہ ذوالعقول کی صفات میں "فاعلة" کی جمع "فَواعل" آتی ہے نہ کہ "فاعل" کی، ابوالعباس مُبَرِّد نے کہا: یہ جمع سب میں اصل ہے اور شعر میں بھی جائز ہے۔ (شرح مرزوقی ج ا ص ۳۲، ۳۳ بیروت) صدقت: صَدَّقَهُ وبه تصدیقا: سچا ماننا، سچا ٹھہرانا، تصدیق کرنا، سچا کر دکھانا۔ ﴿لَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيْسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوْهُ إِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (۳۴/۲۰) بروئے کار لانا۔ علی الامرِ: اقرار کرنا، مان لینا، منظور کرنا۔ "صَدَّقَتْ" مرزوقی کے نسخہ میں "صدَّقُوا" ہے۔ ظُنُوْنٌ: مف: اَلظَّنُّ: گمان، خیال، شک، اٹکل، اندازہ، ذہن کا کسی چیز کو ترجیح کے ساتھ قبول کرنا، یقین۔ الظُّنُوْنُ: ناقابل اعتبار۔ رجلٌ ظنونٌ: کمزور ذہن، سادہ طبیعت، جس کی عقل پر اطمینان نہ ہو، بدگمان آدمی۔ عربی مقولہ ہے: ظَنُّ الْعَاقِلِ خَيْرٌ مِنْ يَقِيْنِ الْجَاهِلِ: عاقل کا گمان، جاہل کے یقین سے بہتر ہے۔

❷ ...... | فَوَارِسَ لَايَمَلُّوْنَ الْمَنَايَا | إِذَا دَارَتْ رَحَى الْحَرْبِ الزَّبُوْنِ |

ترجمہ:

ایسے شہسوار جو موت سے نہیں گھبراتے جب دور کرنیوالی (شدید) جنگ کی چکی گھومے۔

حل لغات:

یَمَلُّوْنَ: مَلَّ فلانٌ الشیءَ وعنِ الشیءِ (س) مَلَلاً: کسی چیز سے اکتا جانا، تنگ آجانا، دل اچاٹ ہوجانا۔ المنایا: مف: اَلْمَنِيَّةُ: موت، فیصلہ۔ عربی مقولہ ہے: رُبَّ اُمْنِيَّةٍ جَلَبَتْ مَنِيَّةً: بہت سی تمنائیں موت کھینچ لاتی ہیں۔ دارت: دَارَ(ن) دَوْرًا: چکر لگانا، کسی چیز کے ارد گرد گھومنا، گھومنا، جہاں سے آیا وہاں واپس جانا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَائِرَ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ﴾ (۹/۹۸) رحی: چکی (آٹا پیسنے کی) دارت رَحَى الحربِ: لڑائی چھڑ گئی۔ ج: اَرْحٍ واَرْحَاءٌ. الحرب: لڑائی، جنگ، مؤنث سماعی کبھی بمعنی قتال مذکر بھی استعمال ہوتا ہے۔ ﴿كُلَّمَا اَوْقَدُوا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ﴾ (۵/۶۴) اَلزَّبُوْنُ: صفت. زَبَنَهُ وبه (ض) زَبْنًا: دھکیلنا، پھینکنا، ہٹانا۔ حَرْبٌ زَبُوْنٌ: سنگین جنگ۔ الحربُ تَزْبَنُ النَّاسَ: جنگ لوگوں کو ٹکراتی ہے۔

❸ ...... | وَلَا يَجْزُوْنَ مِنْ حَسَنٍ بِسِيءٍ | وَلَايَجْزُوْنَ مِنْ غِلَظٍ بِلِيْنِ |

ترجمہ:

اور وہ اچھائی کا بدلہ نہ تو برائی سے دیتے ہیں نہ سختی کا بدلہ نرمی سے۔

فائدہ:

اس شعر اور آئندہ اشعار میں "فوارس" کی صفات کا ذکر ہے۔

حل لغات:

حَسَنٌ: صفت، ج: حِسَانٌ (مذکر و مؤنث کے لئے) حَسُنَ (ن) حُسْنًا: حسین و خوب صورت ہونا۔ عربی مقولہ ہے: لَاتَعْدَمُ الْحَسْنَاءُ ذَامًّا: کوئی حسینہ عیب سے خالی نہیں۔ سِيءٌ: یہ "سَيِّءٌ" کا مخفف ہے: برا، قبیح۔ فی القرآن المجید: ﴿اِسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّءِ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّءُ اِلَّا بِاَهْلِهِ﴾ (۳۵/۴۳) عربی مقولہ ہے: سُوْءُ الظَّنِّ مِنْ شِدَّةِ الضِّنِّ: بدگمانی انتہائی دوستی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ غِلَظٌ: مص: غَلُظَ الشیءُ (ض) موٹا ہونا، گاڑھا ہونا، سخت ہونا۔ ﴿يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ﴾ (۹/۷۳) علیہ وله: کسی پر سخت ہونا، کسی کے ساتھ سختی برتنا۔ ج: غِلَاظٌ. ﴿عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ﴾. (۶۶/۶)

④ ...... | وَلَاتَبْلَى بَسَالَتُهُمْ وَإِنْ هُمْ | صَلُوْا بِالْحَرْبِ حِيْنًا بَعْدَ حِيْنِ |
|---|---|

ترجمہ:

اوران کی بہادری میں کوئی فرق نہیں پڑتا اگر چہ وہ بار بار جنگ میں شریک ہوں۔

حل لغات:

تَبْلَى: بَلِيَ الثوبُ(س) بِلًى، وبَلاءً: کپڑے کا پرانا و بوسیدہ ہونا، فنا ہو جانا۔ فی القرآن المجید: ﴿يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ﴾ (۹/۸۶) بلاہ(ن) بلی و بلاءً: کسی کو آزمانا، تجربہ کرنا، امتحان لینا، گرفتارِ مصیبت کرنا، برتنا، سفر کا کسی کو چکنا چور کرنا، پرانا کرنا۔ بَسَالَةً: مص، بَسُلَ(ک) بہادر ہونا، لڑائی میں تیوری چڑھانا۔ صَلُوا: صَلَى الشيء (ض) صَلْيًا: آگ میں ڈالنا۔ صَلاةُ النارَ وفيها، عليها: آگ میں داخل ہونا، آگ میں جلنا۔ صَلاةُ العَذَابَ أو الهَوَان أو الذلّة: آتش عذاب یا آتش ذلت میں جلانا۔ ﴿لا يَصْلاها إلا الأشقى﴾ (۹۲/د

⑤ ...... | هُمْ مَنَعُوْا حِمَى الْوَقْبَى بِضَرْبٍ | يُؤَلِّفُ بَيْنَ اشْتَاتِ الْمَنُوْنِ |
|---|---|

ترجمہ:

انہوں نے ہی وقبی چراگاہ کی حفاظت کی ایسی شمشیر زنی سے جس نے مختلف بلاکتیں اکٹھی کردیں۔

حل لغات:

منعوا: مَنَعَهُ الشيءَ ومنهُ(ف) مَنْعًا: کسی کو کسی چیز سے محروم رکھنا۔ الجارَ: پڑوسی کو پناہ دینا، حفاظت کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ﴾ (۱۲/ے) حِمَى: محفوظ جگہ، ممنوعہ علاقہ، وہ چراگاہ جس میں دوسرے لوگوں کو چرانے کی اجازت نہ ہو۔ فی الحدیث: ((ألا حمى الله محارمه)). الوَقْبَى: جگہ کا نام ہے۔ يؤلف: أَلَّفَ الشيءَ: جوڑنا، یکجا کرنا۔ الحیوان: سدھانا۔ ﴿وَلَكِنَّ اللّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ﴾ (۸/۶۳) أَشْتَات: مف: الشَّتُّ والشتيت: متفرق و منتشر۔ ﴿يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ﴾ (۹۹/۶) المَنُون: موت (مذکر و مؤنث) زمانہ۔ ﴿أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ﴾ (۵۲/۳۰) بڑا محسن، اپنے خاوند پر اپنے مال کا احسان جتانے والی بیوی، قسمت۔

⑥ ...... | فَنَكَّبَ عَنْهُمْ دَرْءَ الْأَعَادِيْ | وَدَاوَوْا بِالْجُنُوْنِ مِنَ الْجُنُوْنِ |
|---|---|

ترجمہ:

شمشیر زنی نے ان سے دشمنوں کا حملہ دور کیا اور انہوں نے جنون کا علاج جنون سے کیا۔

حل لغات:

نَـكَّـبَ عـنـهُ (تـفـعيـل) الگ ہونا، ہٹنا، ایک طرف ہونا۔ الشیءَ: ہٹانا، ایک طرف کرنا۔ عـنـهـم: الگ ہونا۔ دَرْءً: مص، دَرَءَ الشیءَ وبِهِ (ف) دَرْءً: دھکا دینا، رفع کرنا، زائل کرنا، چھوڑنا۔ فی الحدیث: ((اِدْرَؤُوا الْـحُـدودَ بالشبهاتِ)) اَلاَعَـادِیُ: جج، اَعْدَاءٌ وعِدًی: مف: عَدُوٌّ: دشمن۔ مذکر مؤنث واحد وجمع سب کے لئے۔ فی القرآن المجید ﴿إِنَّ الشَّيْـطَـانَ لَكُمْ عَدُوٌّ﴾ (۳۵/۶) داووا: (مـفـا علہ) علاج کرنا، دوا دینا۔ اَلْجُنُونُ: دماغی خلل، دیوانگی، بیوقوفی۔ ﴿مَا أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ﴾ (۶۸/۲) جوش، لگن۔

❼ وَلَا يَـرْعَـوْنَ اَكْـنَـافَ الْهُوَيْنَا	إِذَا حَـلُّـوْا وَلَا اَرْضَ الْهُـدُوْنِ

ترجمہ:

جب وہ پڑاؤ کرتے ہیں تو اپنے اونٹ نرم زمین کے اطراف اور صلح والی زمین میں نہیں چراتے۔

مطلب:

وہ اپنے اونٹوں کو سادہ زمین کا چارہ نہیں کھلاتے نیز معاہدہ کی پاسداری کرتے ہوئے صلح والی زمین میں جانور نہیں چھوڑتے۔ یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ وہ دانستہ طور پر دشمن کی زمین میں اپنے جانور چراتے ہیں، یعنی جنگ وجدال ان کی فطرت ثانیہ بن چکی ہے اور ان کی شجاعت و بہادری بے مثال ہے۔

حل لغات:

یـرعـون: رَعَى الْمَاشِيَةَ (ف) رَعْيًا: جانور کو چرانا۔ الحیوانَ: جانور کا چرنا۔ الشیءَ: خیال رکھنا، حفاظت کرنا۔ ﴿فَـمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا﴾ (۵۷/۲۷) نگرانی کرنا، ذمہ داری لینا، پرورش کرنا، انتظام کرنا۔ لہٗ: پاسداری کرنا، خیال رکھنا۔ ﴿وَالَّـذِيْنَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ﴾ (۲۳/۸) اَكْنَافَ: مف: اَلْكَنَفُ: کسی چیز کا کنارہ، سایہ، پہلو، حفاظت، گود۔ اَلْهُـوَيْنَا: یہ تصغیر ہے هُوْنیٰ کی اور هُوْنیٰ اَهْوَن کی مؤنث ہے: نرمی، آہستگی، ذلت، ورسوائی، وقار، تواضع۔ حـلـوا: حَلَّ العقدةَ (ن) حَلًّا: گرہ کھولنا۔ (ض، ن) حُلُولًا: کسی جگہ اترنا۔ ﴿أَوْ تَـحُلُّ قَرِيبًا مِّن دَارِهِمْ﴾ (۱۳/۳۱) (ض) حِلًّا: کسی چیز کا حلال ہونا۔ الدین: ادائیگی قرض کا وقت پہنچنا۔ (س) حَلَلاً: پاؤں یا ٹخنے میں ڈھیلا پن ہونا۔ عربی مقولہ ہے: اِذَا حَلَّـتِ الْـمَقَادِيْرُ بَطَلَتِ التَّدْبِيْرُ: جب تقدیر اتر آتی ہے تو تدبیریں باطل ہوجاتی ہیں۔ ارض: زمین، زمین کا ایک حصہ۔ ﴿قَـالَ اجْـعَـلْـنِـي عَـلَـى خَـزَآئِنِ الْأَرْضِ إِنِّـي حَفِيظٌ عَـلِيْمٌ﴾ (۱۲/۵۵) خشکی، فرش، ہر چیز کا نچلا حصہ۔ اَرْضُ الـنَّعْلِ: جوتے کا تلا۔ ج: اَرْضُون واَرَاضٍ واُرُوْضٌ۔

اَلْهُدُوْنُ: هَدَنَ فلانٌ (ض) ساکن ہونا، پرسکون ہونا، بے وقوف ہونا۔

وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عُلْبَةَ الْحَارِثِيُّ (الطويل)

شاعر کانام:

جعفر بن علبہ حارثی، یہ بنو عباس کے ایک اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کاپس منظر:

یہ شاعر اور بنو عقیل بن کعب کا ایک شخص دونوں ایک لونڈی کے پاس جاتے تھے پھر ان دونوں کی آپس میں رقابت شروع ہوگئی جس کی بناء پر جعفر نے اسے قتل کر دیا۔ دوسری روایت یہ ہے کہ جعفر، بنو عقیل کی عورتوں کو چھیڑا کرتا تھا انہوں نے اسے منع کیا لیکن یہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا تو انہوں نے اس سے لڑائی کی جس کے نتیجے میں اس نے ان کے ایک آدمی کو قتل کر دیا وہ بادشاہ کے پاس قصاص کے لئے گئے، بادشاہ نے اسے مکہ مکرمہ میں قید کر دیا تو اس پر جعفر بن علبہ نے یہ اشعار کہے:

❶ ...... اَلَهْفَى بِقُرَّى سَحْبَلٍ حِيْنَ اَجْلَبَتْ | عَلَيْنَا الْوَلَايَا وَالْعَدُوُّ الْمُبَاسِلُ

ترجمہ:

ہائے میری حسرت! وادی سحبل کے مقامِ قُرّٰی پر جس وقت ہمارے خلاف بچوں اور عورتوں نے مدد کی اور دشمن بہادر تھے۔

حل لغات:

اَلَهْفٰی: یہ اصل میں "اَلَهْفِیْ" تھا، ہمزہ ندا کیلئے ہے اور "لَهْفَ" مصدر "یاءِ متکلم" کی طرف مضاف ہے "یاءِ متکلم" کو تخفیفاً الف سے تبدیل کیا تو اَلَهْفٰی ہوگیا۔ لَهِفَ علی الفائِتِ (س) لَهَفًا: فوت شدہ چیز پر رنجیدہ ہونا، کف افسوس ملنا۔ لَهَفًا: کرب وکلفت میں مبتلا ہونا۔ قُرّٰی: جگہ کا نام ہے۔ اَجْلَبَتْ: (افعال) اَجْلَبَ القومُ: لوگوں کا جمع ہونا، ہجوم کرنا۔ الرَّجلَ: دھمکی دینا اور لوگوں کو اس کے خلاف اکٹھا کرنا، مدد دینا، لوگوں کو مدد کے لئے اکٹھا کرنا۔ بیروت کے نسخے میں "اَحْبَلَتْ" اور مرزوقی وتبریزی کی روایت میں "احلبت" ہے احلب فلانًا: دوہنے میں مدد کرنا، مدد کرنا۔ القومُ: ہر طرف سے آکر لڑائی وغیرہ کے لئے جمع ہونا۔ الولایا: مف: اَلْوَلِیَّۃُ یہ مؤنث ہے وَلِیٌّ کی: زاہد وبزرگ عورت، اونٹ کی کمر پر رکھا جانے والا گدا، وہ کھانا جو عورت آنے والے مہمان کے لئے محفوظ کرے۔ "وَالْعَدُوُّ" سے جنس عدو کی طرف اشارہ ہے اور لفظِ عدو کا اعتبار کرتے ہوئے اَلْمُبَاسِل مفرد لایا گیا ہے، معنی کا اعتبار نہیں لیا گیا، جس طرح قرآن کریم میں ہے: ﴿فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّیْ اِلَّا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ﴾ (۲۶/۷۷) یہاں بھی معنی کا اعتبار

کیا گیا ہے۔(شرح مرزوقی ج۱ص۳۷ بیروت، لبنان) المُباسِل : فا: دیکھئے: بسالة.

② ...... | فَقَالُوا لَنَا ثِنْتَانِ لَابُدَّ مِنْهُمَا | صُدُوْرُ رِمَاحٍ أُشْرِعَتْ أَوْ سَلَاسِلُ |

ترجمہ:

تو دشمنوں نے ہم سے کہا: ''دو باتیں ہیں، جن میں سے ایک ضروری ہے تیز دھار نیزوں کی نوکیں یا زنجیریں''۔

مطلب:

''أَوْ'' یہاں تخییر کیلئے ہے جس طرح کہتے ہیں: خُذِ الدِّينَارَ أَوِ الثَّوبَ وكُلِ السَّمَكَ أَوِ اشْرَبِ اللَّبَنَ: یعنی دشمن نے للکار کر کہا: خبردار! آج دو باتوں میں سے ایک تو ضرور ہوگی، سخت قتل وغارت گری ہوگی، اگر تم اس سے بچ گئے تو پھر تمہیں رسیوں میں جکڑ کر قید کر کے ذلیل ورسوا کیا جائے گا۔ (شرح مرزوقی ج۱ص۳۷ بیروت)

حل لغات:

لابد: البد: چارہ کار، حفاظت کی جگہ، بھاگنے کی جگہ۔ لا بد من هذا: یہ لازمی ہے، بدلہ، عوض۔ ج: اَبْدَاد. صدور: مف: الصدر: ہر چیز کا اگلا حصہ، حصہ، ٹکڑہ، سردار، انسان کا سینہ۔ عربی مقولہ ہے: صُدُوْرُ الْاَحْرَارِ قُبُوْرُ الْاَسْرَارِ: شریفوں کے سینے رازوں کی قبر ہوتے ہیں۔ رِمَاحٌ واَرْماح: مف: اَلرُّمْحُ: نیزہ (وہ ڈنڈا جس کے سرے پر نوک دار لوہا لگا ہوتا ہے۔) اَلرُّمْحُ: فقروفاقہ۔ اشرعت: اشرع الطريق: راستہ ظاہر کرنا، واضح کرنا۔ في القرآن المجيد: ﴿شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحاً﴾ (۱۳/۴۲) عليه الرمح: اس نے اس کی طرف نیزہ سیدھا کیا۔ سلاسل: مف: اَلسِّلْسِلَةُ: زنجیر، سلسلہ، رابطہ، کورس۔ ﴿إِذِ الْأَغْلَالُ فِيْ أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُوْنَ﴾ (۷۱/۴۰)

③ ...... | فَقُلْنَا لَهُمْ تِلْكُمْ إِذًا بَعْدَ كَرَّةٍ | تُغَادِرُ صَرْعَى نَوْءُهَا مُتَخَاذِلُ |

ترجمہ:

ہم نے ان سے کہا تمہاری یہ باتیں ایک ایسے حملے کے بعد ہوں گی جو ایسے پچھاڑے کہ اس کے بعد اٹھنا کمزور ہو۔

مطلب:

جب تک ہمارے بہادر زندہ ہیں اس وقت ایسا ممکن نہیں، ہاں سخت حملے میں جب دونوں فریق کے لوگ ایسے پچھاڑے جائیں کہ نہ وہ اٹھنے کے لائق ہوں نہ دفاع کے اہل، تو پھر تمہاری یہ بات ممکن ہے۔

(شرح مرزوقی ج۱ص۳۸ بیروت)

کب ڈرا سکتا ہے غم کا عارضی منظر مجھے
ہے بھروسہ اپنی ملت کے مقدر پر مجھے

حل لغات:

کَرَّةٌ: لڑائی میں حملہ، ایک بار پلٹنا۔ في القرآن المجيد: ﴿أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ﴾ (۳۹/۵۸) مولدین یا حساب دانوں کے نزدیک ایک لاکھ۔ ج: کَرَّاتٌ. الكرة: صبح وشام، ایک دفعہ یا باری۔ ﴿ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ﴾ (۶۷/۴) واپسی، فنا کے بعد دوبارہ پیدائش۔ تُغَادِرُ: چھوڑنا، باقی رکھنا، بچانا۔ صَرْعٰی: مف: الصريع: پچھاڑا ہوا، مجنون، نیم مردہ۔ نَوْءٌ: مص (ن) مشقت وتکلیف سے اٹھنا۔ اَلنَّوْءُ: فلانٌ نَوْءُهُ مُتَخَاذِلٌ: فلاں کا اٹھنا کمزور ہے، ڈوبنے کے قریب ستارہ، سخت بارش، عطیہ، بخشش۔ ج: اَنْوَاءٌ ونَوَاءٌ. مُتَخَاذِلٌ: فا (تفاعل) تَخَاذَلَ: بعض کا بعض کی مدد کو چھوڑ دینا، باہم امداد ترک کر دینا، پیچھے ہٹنا۔ ﴿وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنسَانِ خَذُولًا﴾ (۲۵/۲۹)

4 ...... | وَلَمْ نَدْرِ إِنْ جِضْنَا مِنَ الْمَوْتِ جَيْضَةً | كَمِ الْعُمْرُ بَاقٍ وَالْمَدٰى مُتَطَاوِلُ |

ترجمہ:

اگر ہم موت سے بچ گئے تو معلوم نہیں کتنی عمر باقی ہے اور کتنی زندگی طویل ہے۔

مطلب:

اگر ہم بزدلی کا مظاہر کرتے ہوئے میدانِ جنگ سے فرار ہو جائیں تو زندگی کا کوئی پتا نہیں، ایسا نہیں کہ ہم زندہ رہنا چاہیں تو زندگی ہم سے وفا کرے یعنی زندگی پر کوئی بھروسہ نہیں، اس لئے عقلمندی یہ ہے کہ مردانگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن کا مقابلہ کیا جائے؛ کیونکہ جو ہونا ہے وہ تو ہو کر رہے گا۔

کٹ مرے اپنے قبیلے کی حفاظت کیلئے
مقتلِ شہر میں ٹھہرے رہے جنبش نہیں کی

حل لغات:

لم ندر: دَرَى الشيءَ وبه (ض) دَرْيًا: جاننا، کسی تدبیر وحیلہ سے واقفیت حاصل کرنا۔ في القرآن المجيد: ﴿وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ﴾ (۶۹/۲۶) فلانًا: دھوکہ دینا، چال چلنا۔ الرأسَ بالمِدْرٰی: سر میں کنگھا کرنا۔ جضنا: جاضَ (ض) جَيْضًا: اکڑ کر چلنا، اترا کر چلنا۔ عن الشيْ: بچنا، الگ رہنا۔ في القتال: لڑائی سے بھاگنا۔

نوٹ:

ہمارے ہاں دیوان حماسہ کے جو نسخے پائے جاتے ہیں ان تمام میں "حضنا" حاء مهملة کے ساتھ لکھا ہوا ہے، یہ کتابت کی غلطی ہے صحیح لفظ جیم معجمة کے ساتھ یعنی "جضنا" ہے؛ کیونکہ "حیض" یا "حیضة" کے جو معانی کتب لغت میں لکھے ہوئے ہیں وہ اس شعر میں مراد نہیں ہو سکتے اور اس کی تائید بیروت سے شائع شدہ دیوان حماسہ کے نسخ سے بھی ہوتی ہے یعنی ان میں یہ لفظ جیم معجمة کے ساتھ ہے۔(دیوان الحماسه، ص ۱۳، شرح مرزوقی، ص ۳۸، دار الکتب العلمیه، بیروت، لبنان) الموت: مرنا، فنا، ہلاکت، زوال، خاتمہ، بے عقلی، بے حسی، عدمِ ایمان۔ فی القرآن المجید: ﴿اومن کان میتا فاحیینه﴾ طبیعت کمزور کرنے والی چیزیں جیسے خوف، رنج، غم۔ ﴿یاتیه الموت من کل مکان وماهو بمیت﴾ ماتَ الحيُّ (ن) مَوْتًا: مرنا۔ ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾ (۲۹/۵۷)

موت کی تعریف:

• اَلموت: صفة وجودية خلقت ضدا للحياة. موت وہ صفت وجودی ہے جو حیات کی ضد ہے۔ وباصطلاح اهل الحق: قمع هوى النفس فمن مات عن هواه فقد حيي بهداه. اور اصطلاح اہل تصوف میں خواہشات نفسانی کا قلع قمع کر دینے کو موت کہتے ہیں تو جس نے اپنی خواہشات کو مار دیا تحقیق وہ اللہ تبارک تعالی کی ہدایت سے بہرہ مند ہو گیا۔ والموت الأبيض: الجوع؛ لأنه ينوّر الباطن ويبيض وجه القلب فمن ماتت بطنته حييت فطنته: موت ابیض: بھوک کو کہتے ہیں؛ کیونکہ بھوک باطن کو نورانی اور روئے قلب کو روشن کر دیتی ہے اور جس کی حرص بطن ختم ہو گئی اس کی ذہانت زندہ ہو گئی۔(التعریفات، ص ۱۶۴، دار المنار) اَلعَمْرُ، العُمْرَ، العُمُر: زندگی۔ لیکن یمین (قسم) میں صرف اَلعَمْر (بفتح العین) ہی استعمال ہوتا ہے۔(شرح مرزوقی ج ۱ ص ۳۸ بیروت) ج: اَعْمَارٌ. فی القران المجید: ﴿يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ﴾ (۲/۹۶) اَلْمَدٰى والمَدٰى: غایت، حد، اصلہ، مسافت، دوری، عرصہ، میعاد۔ مُتَطَاوِلٌ: فا (تفاعل) تَطَاوَلَ: دراز ہونا۔ ﴿فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ﴾ (۲۸/۴۵) دور کی چیز کی طرف گردن بلند کر کے دیکھنا، تکبر کرنا، فخر کرنا، ظلم کرنا، لمبائی ظاہر کرنا۔

⑤ ...... إِذَا مَا ابْتَدَرْنَا مَأْزِقًا فَرَجَتْ لَنَا | بِأَيْمَانِنَا بِيضٌ جَلَتْهَا الصَّيَاقِلُ

ترجمہ:

جب ہم تنگ میدان جنگ میں جلدی کرتے ہیں تو (اسے) کشادہ کرتی ہیں ایسی تلواریں جو ہمارے دائیں ہاتھوں میں ہوتی ہیں جنہیں پالش کرنے والوں نے چمکایا ہوتا ہے۔

تیغوں کے سائے میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں
خنجر ہلال کا ہے قومی نشاں ہمارا

حل لغات:

ابتدرنا: ابتدر القومُ أمرًا: کسی کام کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے آگے بڑھنا۔ مأزقا: تنگ جگہ، پریشانی۔ ج: مآزِق. أزق (ض) أزقاً: تنگ ہونا۔ الشیءَ: تنگ کرنا۔ فرجت: (ض) فَرْجًا: کھولنا، کشادہ کرنا، پھاڑنا، ﴿واذا لسماء فرجت﴾ ایمان: مف: یمین. بیض: مف: أبْیَضُ: سفید، تلوار، چاندی۔ جلت: مص: جَلْوًا، امرَ: کسی امر کو واضح کرنا، ظاہر و آشکار کرنا۔ السَّیْفَ: صیقل کرنا، زنگ دور کرنا، پالش کرنا، چمکانا۔ اَلصَّیَاقِلُ: مف: اَلصَّیْقَلُ: پالش کا کام کرنے والا، تلواریں صاف کرنے والا۔

❻	
لَهُمْ صَدْرُ سَیْفِی یَوْمَ بَطْحَاءِ سَحْبَلِ	وَلِیَ مِنْهُ مَاضُمَّتْ عَلَیْهِ الْأَنَامِلُ

ترجمہ:

وادی سحبل میں بطحاء کی جنگ میں میری تلوار کی دھار دشمنوں کے لئے اور اس کا قبضہ میرے لئے تھا۔

حل لغات:

سیف: تلوار، تلوار کی شکل کی ایک مچھلی، سمندر کا کنارہ۔ ج: سُیُوْف و أَسْیَاف. عربی مقولہ ہے: اَلْوَقْتُ كَالسَّیْفِ اِقْطَعْهُ وَإِلَّا یَقْطَعُكَ: وقت تلوار کی طرح ہے اسے کاٹ ورنہ وہ تجھے کاٹ دیگا۔ بطحاء: کشادہ وادی، مؤنث ہے الأبطح کی۔ کشادہ جگہ جہاں سے سیلاب کا پانی گزرتا ہو۔ یوم بطحاء: بطحاء کی جنگ۔ ضمت: ضَمَّ الشیءَ الی الشیءِ (ن) ضَمًّا: جمع کرنا، ایک شی کو دوسری کے ساتھ جوڑنا۔ الیه: اپنی طرف کھینچنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَ اضْمُمْ یَدَكَ إِلَى جَنَاحِكَ﴾ (۲۰/۲۲) علی: قبضہ کرنا۔ الانامِلُ: مف: الأُنْمُلَةُ: انگلی کی گرہ، انگلی کا پورا، انگلی کی ہڈیاں، ناخن سے ملا ہوا انگلی کا جوڑ، انگلی۔ ﴿وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَیْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَیْظِ﴾ (۳/۱۱۹)

وَقَالَ اَیْضًا (الطویل)

❶	
لَا یَكْشِفُ الْغَمَّاءَ إِلَّا ابْنُ حُرَّةٍ	یَرٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ ثُمَّ یَزُوْرُهَا

ترجمہ:

سخت مصیبت کو آزاد ماں کا بیٹا ہی دور کر سکتا ہے جو دور سے موت کی سختیوں کو دیکھے پھر بھی ان میں گھس جائے۔

حل لغات:

لایکشف: کَشَفَ الشیءَ وعنہُ(ض) کَشْفًا: ظاہر کرنا، کھولنا، پردہ ہٹانا۔ فی القرآن المجید: ﴿بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُونَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِنْ شَاءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُونَ﴾ (۶/۴۱) الغماء: زمانہ کی آفت، مصیبت، پریشانی۔ حُرَّة: حُرٌّ کی مؤنث: آزاد عورت، شریف عورت، بیوہ۔ یہاں مراد صابرہ عورت ہے؛ کیونکہ عرب کا گمان تھا کہ آزاد عورت جو مصیبتیں اور تکالیف برداشت کر سکتی ہے وہ لونڈی نہیں کر سکتی۔ ج: حرائر۔ حُرَّات۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ﴾ (۲/۱۷۸) یری: رَأی(ف) رَأْیًا: آنکھ سے دیکھنا۔ ﴿كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا﴾ (۷۹/۴۶) ادراک کرنا، رائے رکھنا، اعتقاد و گمان کرنا، مناسب سمجھنا، تدبیر کرنا۔ غَمْرَةُ الشَّيْءِ: سختی۔ غمرات: یزور: زارَہُ(ن) زِیَارَۃً: کسی سے ملنے کے لئے آنا یا جانا، ملاقات کرنا۔

فائدہ:

زیارت اور رؤیت میں فرق یہ ہے کہ رؤیت عام ہے یعنی مطلقاً دیکھنے کے لئے آتا ہے چاہے قریب سے دیکھا جائے یا دور سے، جبکہ زیارت قریب سے دیکھنے کو کہتے ہیں۔

❷ ...... نُقَاسِمُهُمْ أَسْيَافَنَا شَرَّ قِسْمَةٍ ‖ فَفِينَا غَوَاشِيهَا وَفِيهِمْ صُدُورُهَا

ترجمہ:

ہم دشمنوں میں اپنی تلواریں بری طرح تقسیم کرتے ہیں، اس طرح کہ ہمارے پاس ان کے دستے اور دشمنوں میں ان کی دھاریں ہوتی ہیں۔

حل لغات:

نُقَاسِمُ: قَاسَمَ فلانٌ فلانًا: کسی سے اپنا حصہ لینا، دونوں میں سے ہر ایک کا اپنا اپنا حصہ لینا۔ فی الحدیث: ((واللہ یعطی وانا قاسم))۔ غواشیھا: مف: الغاشی: ڈھانکنے والا۔ الغاشیۃ: پردہ ڈھکنا، دل کا پردہ، قیامت۔ فی القرآن المجید: ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ (۸۸/۱) اچھی یا بری پیش آمدہ بات، تلوار کی میان (شعر میں یہی معنی مراد ہے)، بھکاری جو بھیک مانگنے کے لیے آئے، باری باری آنے والے دوست واحباب، پیٹ کی اندرونی بیماری، سخت ترین سزا۔

وَقَالَ أَيْضًا مَحْبُوسًا بِمَكَّةَ (الطويل)

❶ ...... هَوَايَ مَعَ الرَّكْبِ الْيَمَانِينَ مُصْعِدٌ ‖ جَنِيبٌ وَجُثْمَانِي بِمَكَّةَ مُوثَقُ

ترجمہ:

میری محبوبہ یمنی سواروں کے ساتھ بخوشی سفر پر جارہی ہے اور میرا جسم مکہ میں قید ہے۔

گرم فغاں ہے جرس اٹھ کے گیا قافلہ
وائے وہ رہ رو کہ ہے منتظر راحلہ

حل لغات:

ھـوا: الھوی: میلان، محبت، عشق، (خیر وشر دونوں میں) خواہش نفس، خواہش مند طبیعت۔ فـی الـقـرآن الـمجید: ﴿أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ﴾ (۲۵/۴۳) هَوَى الشيءُ (ض) هُوِيًّا: اوپر سے نیچے کی جانب گرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ﴾ (۵۳/۱) بلند ہونا، چڑھنا۔ هَوِيَ فلانٌ فلانًا (س) هَوًى: چاہنا، محبت کرنا۔ الـرکـب: دس یا زیادہ سواروں کا قافلہ، کارواں۔ ج: أَرْكُبٌ ورُكُبٌ. مُـصْـعِـدٌ: فا. (افعال) أَصْعَدَ: اوپر چڑھنا۔ فی الارض: اونچی زمین کی طرف سفر کرنا۔ فی العَدْوِ: تیز دوڑنا۔ ﴿إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَىٰ أَحَدٍ﴾ (۳/۱۵۳) جـنـیـب: وہ گھوڑا وغیرہ جو برابر لے جایا جائے، الگ رکھا جانے والا، مخلص دوست، فرمانبردار۔

نوٹ:

ہم نے آخری دو معانی کا اعتبار کرتے ہوئے "بخوشی" سے ترجمہ کیا ہے اور مصعد کا معنی "مسافر" کیا ہے۔
جُثمانٌ: جسم، بدن، ذات، شخص۔ مُوثَقٌ: مفع. أَوْثَقَ فلانًا: کسی کو پر اعتماد یا قابل اعتماد بنانا۔ الاسیر: قیدی کو رسی سے مضبوط باندھنا۔ ﴿فَشُدُّوا الْوَثَاقَ﴾ (۴۷/۴) العَهْدَ: عہد و پیمان کو پختہ کرنا۔

② ...... | عَجِبْتُ لِمَسْرَاهَا وَأَنَّى تَخَلَّصَتْ | إِلَيَّ وَبَابُ السِّجْنِ دُونِي مُغْلَقُ |

ترجمہ:

محبوبہ کے رات کے وقت آنے پر مجھے تعجب ہوا کہ وہ مجھ تک کیسے پہنچ گئی! حالانکہ جیل کا دروازہ تو میرے سامنے بند ہے۔

قفس میں روزن دیوار و زخم در نہیں لیکن
نوائے طائران آشیاں گم کردہ آتی ہے

حل لغات:

عـجـبـت: عَـجِبَ منه وله (س) عَجَبًا: تعجب کرنا، حیرت کرنا۔ فی القران المجید: ﴿وَإِن تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ﴾ (۱۳/۵) الیہ. پسند کرنا۔ مَسْرَى: مص، مَسْرًى (ض) سُرًى: راستہ میں چلنا۔ أَنَّى: کیف

کے معنی میں ہے۔ تخلصت: (تفعل) تخلص منه: نجات پانا، جدا ہونا۔ من کذا الی کذا: منتقل ہونا۔ یہاں یہی معنی مراد ہے۔ باب: دروازہ۔ من الکتاب: کتاب کا باب۔ ج: أَبْوَابٌ وبِيْبَانٌ. ﴿وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ﴾ (۲۳/۱۲) السجن: قید خانہ۔ ج: سُجُون. ﴿رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي﴾ (۳۳/۱۲)

دون: ظرف مکان منصوب۔ مضاف الیہ کے مطابق اس کے معنی مختلف ہیں۔

1 ...... نیچے: دونَ قدمِکَ بساطٌ: تمہارے پیر کے نیچے فرش ہے۔
2 ...... اوپر: اَلسَّماءُ دُونَکَ: آسمان تمہارے اوپر ہے۔
3 ...... پیچھے: جلس الوزیرُ دونَ الامیرِ: وزیر امیر کے پیچھے بیٹھا۔
4 ...... سامنے: سار الرائدُ دونَ الجماعةِ: رہبر جماعت کے آگے چلا۔
5 ...... غیر، سوا: ﴿مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ اس کے سوا وہ معاف کردیگا۔
6 ...... پہلے: دونَ قَتلِ الاسدِ أهوالٌ: شیر مارنے سے پہلے خطرات ہیں۔
7 ...... کم، درجہ: هذا الشیءُ دون کذا: یہ چیز اس سے کم درجہ ہے۔
8 ...... اسم فعل بمعنی خذ: (اس صورت میں اس کی اضافت کاف زائدہ کی طرف ہوتی ہے) دونکَ الدرهمَ: تم درہم لے لو۔
9 ...... ڈرانے کے لئے۔ خبردار۔ جیسے آقا اپنے خادم سے کہے: دونک عصیانی: خبردار میرے حکم کی خلاف ورزی نہ کرنا۔
10 ...... بغیر: مرّ دون أن ینظر الیه: وہ اس کی طرف دیکھے بغیر گذر گیا۔

الدون: گھٹیا، بے وقعت۔ مغلق: اغلقَ وغلّقَ البابَ: دروازہ بند کرنا۔ ﴿وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ﴾ (۲۳/۱۲)

3 ...... | أَلَمَّتْ فَحَيَّتْ ثُمَّ قَامَتْ فَوَدَّعَتْ | فَلَمَّا تَوَلَّتْ كَادَتِ النَّفْسُ تَزْهَقُ |

ترجمہ:

محبوبہ آئی سلام کیا پھر کھڑی ہوئی الوداع کہا جب پیٹھ پھیر کر جانے لگی تو قریب تھا کہ جان نکل جاتی۔

جب جدا ہو کے کوئی جان سے پیارا جائے
یوں لگے زندہ ہی جیسے کوئی مارا جائے

حل لغات:

أَلَمَّ: چھوٹے گناہوں کا ارتکاب کرنا۔ بالقوم وعلی القوم: آکر اتر پڑنا۔ حَيَّتْ: حَيَّا فلانٌ فلانًا: زندہ رہنے کی دعا دینا، سلام کرنا۔ فی القرآن المجید. ﴿وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ﴾ (۸۶/۴)۔ وَدَّعَتْ: (تفعیل) وَدَّعَ

حل لغات:

ذ کـر ت: ذَكَرَ الشيءَ(ن) ذِكْرًا. یاد کرنا، ذہن میں لانا، بھولنے کے بعد یاد آجانا، زبان پر لانا۔ علامہ مرزوقی کی تحقیق کے مطابق '' ذِكر '' اور '' ذُكر '' میں فرق ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں: ذکرت: کا مصدر '' ذُكر ''بضم الذال ہے؛ کیونکہ ذُکر کا معنی ہے دل سے یاد کرنا اور ''ذِکر ''بکسر الذال کا معنی ہے زبان سے یاد کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ ﴾۔ (۱۵۲/۲) (شرح مرزوقی ج۱ص۴۵ بیروت) یخطر: خَطَرَ (ض) خَطَرانًا: ہلنا، جھومنا، ڈانواڈول ہونا۔ خَطْرًا: ہاتھوں کو ہلا کر چلنا۔ نہلت: نَهِلَ(س) نَهَلًا: پہلی بار ہونا، پہلی بار پانی پینا۔ الشاربُ: سیر ہو کر پینا۔ '' مِنًّا'' بیروت کے نسخہ میں ''مِنِّيْ'' ہے۔ المثقفة: مفع، (تفعیل) ثَقَّفَ الشيءَ: نیزہ یا کسی چیز کے ٹیڑھے پن کو دور کرنا۔ السُّمرُ: مف: اَلْأَسْمَرُ: گندمی رنگ کا، سانولے رنگ کا، نیزہ، ہرنی کا دودھ۔

❷...... | فَوَاللهِ مَا أَدْرِيْ وَإِنِّيْ لَصَادِقٌ | أَدَاءٌ عَرَانِيْ مِنْ حِبَابِكِ أَمْ سِحْرُ |

ترجمہ:

اللہ کی قسم مجھے معلوم نہیں اور بے شک میں سچ بول رہا ہوں کہ تیری سخت محبت کی بیماری مجھے لاحق ہوئی ہے یا جادو ہے۔

حل لغات:

اللہ: (اسم جلالت) کی تحقیق:

لفظ جلالت کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے: کہ آیا یہ اسم مشتق ہے یا نہیں۔ امام رازی نے فرمایا: کثیر علماء یہ فرماتے ہیں کہ یہ لفظ ''الاِلٰـــہ'' بمعنی عبادت سے مشتق ہے تو یہ اس بات پر دلالت کریگا کہ اللہ تبارک وتعالی کمال عظمت اور جلالت سے متصف ہونے کی وجہ سے عبادت کا مستحق ہے۔

اور قرطبی نے نقل کیا کہ یہ ''وله'' بمعنی تحیر سے مشتق ہے۔ ولہٗ کی واؤ کو ہمزہ سے بدلا پھر یہ چونکہ ایسا اسم ہے جو اس ذات کی عظمت بیان کرتا ہے کہ جس کی مثل کوئی شے نہیں کما قال اللہ عزوجل: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾ (۱۱/۴۲) اس لئے ''الف لام ''داخل کر کے اس کی قدر ومنزلت کو ظاہر کیا گیا، تو لوگ اللہ تعالی کی صفات اور اس کی عظمت کے حقائق کے بارے میں غور وفکر کرنے میں حیران ہیں۔

رازی نے فرمایا: کہا گیا ہے کہ یہ الهت الی فلان بمعنی سکنت الیه سے مشتق ہے؛ کیونکہ عقول اسی کے ذکر ہی سے راحت محسوس کرتی ہیں اور ارواح اسی کی معرفت ہی سے خوش ہوتی ہیں؛ کیونکہ وہی علی الاطلاق کامل ہے، حق ہے، الوہیت کی صفات کا جامع ہے، ربوبیت کی صفت سے متصف ہے اور واجب الوجود ہونے میں متفرد ہے۔ اسی طرح

ابن کثیر نے امام رازی سے ان کا قول نقل کیا: کہ جان لو کہ مخلوق دو طرح کی ہوتی ہے ایک وہ جو معرفت کے ساحل سے ملے ہوئے ہیں دوسرے وہ جو پریشانی وتردد کے اندھیروں اور جہالت کی وادی میں پڑے ہوئے ہیں، گویا انہوں نے اپنی عقلوں اور روحوں کو گم کر دیا ہے۔ اور وہ جو پانے والے ہیں انہوں نے نور کے میدان اور جلال و کبریاء کی وسعتوں سے اپنا تعلق قائم کرلیا ہے تو صمدیت کے میدانوں میں پریشان پھرتے ہیں اور یکتائی میں فنا ہوگئے، تو ثابت ہوا کہ تمام مخلوق اس کی معرفت میں حیران وششدر ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ یہ "لاہ یلوہ" بمعنی احتجب، یا "الہ" بمعنی اولع یا "الولہ" یعنی محبت شدیدہ سے مشتق ہے، تو بندے اس سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں اور اس کے ذکر میں مگن اور مست ہوجاتے ہیں۔ یا یہ "تالہت" بمعنی تضرعت سے مشتق ہے تو "اَلْإِلٰہ" وہ ہے جس کے سامنے بندہ انکساری کرتا ہے۔ اور کہا گیا ہے: یہ "الہ الی فلان" بمعنی فزع الیہ من امر نزل بہ فالھہ ای اجارہ" سے مشتق ہے تو مخلوق مصیبتوں کے وقت اس کی پناہ لیتی ہے اور وہ انہیں ہر نقصان دہ چیز سے پناہ دیتا ہے، ﴿وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ﴾ (۸۸/۲۳) اور وہ ان پر کثیر نعمتوں کے ساتھ انعام فرمانے والا ہے اور ان نعمتوں میں سب سے زیادہ نمایاں وجود کی نعمت ہے ﴿وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ﴾ (۵۳/۱۶) اور ان نعمتوں میں کھانے کی نعمت بھی ہے ﴿وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ﴾ (۱۴/۶)

جمہور کا نظریہ:

امام رازی، خلیل، سیبویہ، اور اکثر اصولیین اور فقہاء کا مختار نیز مجدد اعظم الشاہ الامام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کا پسندیدہ قول یہ ہے کہ اسم جلالت مشتق نہیں ہے بلکہ وہ ذات باری تعالیٰ کا ابتداءً بغیر کسی صفت کا اعتبار کئے علم ہے اور اس میں مذکورہ معانی میں سے کسی معنی کا اعتبار نہیں ہے۔

اور جمہور کے دلائل میں سے یہ بھی ہے کہ اگر یہ مشتق ہوتا تو اس کے معنی میں اشتراک ہوتا۔ بعض عارفین نے فرمایا کہ یہ علی الاطلاق ذات الٰہی عزوجل (اس حیثیت سے کہ وہ ذات الٰہی ہے) کا اسم ہے نہ کہ ذات الٰہی عزوجل کے صفات کے ساتھ متصف ہونے کے اعتبار سے (اسم ہے)۔ اور "الف لام" اس میں لازمی ہے اگر یہ اصل کلمہ سے نہ ہوتا تو "الف لام" پر حرف ندا داخل کرنا جائز نہ ہوتا جیسے آپ کہتے ہیں: "یااللہ" لیکن یا الرحمن نہیں کہتے اور "الف لام" کا اصل میں تعریف کے لئے ہونا اور اس اسم سے "الف لام" کا ساقط نہ ہونا اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ ہمیشہ "معرفہ" ہی رہے گا اور یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کے کرم کے ثمرات کسی وقت بھی بندے سے جدا نہیں ہوتے۔

اور سیبویہ نے اس کے اشتقاق کا قول کیا ہے اس طرح کہ کلمہ جلالت کی اصل لاہ ہے پھر "الف لام" تعظیم کے لئے داخل کیا گیا اہل عربیہ میں سے کتّاب نے کہا: جب بسم اللہ کہا جائے تو پھر "الف" کے ساتھ اس کا لکھنا متعین ہوگا اور "الف" اسی وقت حذف ہوگا جب بسم اللہ الرحمن الرحیم پورا لکھا جائے۔ (عَوْنُ المُرِيدِ لشرح جوهرة

التوحيد في عقيدة أهل السنة والجماعة الجزء الأول الآلهيات، ص:٥٨، ٥٩، ٦٠.
تالیف:عبدالکریم تتان، محمد أریب الکیلانی، دارالبشائر.) وغیرہ.

صَادِق: فا: مخلص، وفادار، دیانت دار، سچا۔ فی القرآن المجید: ﴿إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَصَادِقٌ﴾ (۵/۵۱)۔ صَدَقَ في الحديث (ن) صِدْقًا: سچ بولنا۔ في القتالِ و نحوِه: بے جگری سے لڑنا۔ في الحديث: ((اَلصِّدْقُ يُنْجِي وَالْكِذْبُ يُهْلِكُ: سچ نجات دیتا ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔ دَاءٌ: ظاہری یا باطنی بیماری، ظاہری یا باطنی خرابی، عیب۔ ج: اَدْوَاءٌ و دَوْءٌ. حِبَاب: مص (مفاعلة) حابَّهٗ: باہم محبت والفت رکھنا، دوستی رکھنا۔ مرزوقی کی تحقیق کے مطابق حِبَاب "حُبّ" کی جمع بھی ہوسکتی ہے، جمع لانے میں حکمت یہ ہے کہ محبت کے احوال مختلف ہوتے ہیں۔ عربی مقولہ ہے: "لَيْسَ فِي الْحُبِّ مَشُوْرَةٌ": محبت میں مشورہ کی ضرورت نہیں۔ سِحْرٌ: جادو، ہر وہ چیز جس کا کوئی مخفی سبب ہو اور وہ اپنی حقیقت کے خلاف ظاہر ہو، ہر وہ چیز جس کے حصول میں شیطانی ذرائع سے مدد لی جائے۔ اَلسِّحْرُ كُلُّ مَا لَطُفَ وَدَقَّ: ہر وہ چیز جس کی گرفت لطیف اور باریک ہو یعنی جو چیز اپنی طرف پکڑ کرے اور متاثر کرے وہ سحر ہے۔ (مختار الصحاح ص۴۰۹ دارالاشاعت اردو بازار کراچی۔) حاشیہ تفسیر جلالین ص۱۶۔ ج: اَسْحَارٌ، سُحُورٌ. ﴿يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾ (۲/۱۰۲)

❸ فَإِنْ كَانَ سِحْرًا فَاعْذِرِينِيْ عَلَى الْهَوٰى | وَإِنْ كَانَ دَاءٌ غَيْرَهٗ فَلَكِ الْعُذْرُ

ترجمہ:

اگر جادو ہے تو تُو مجھے محبت پر مجبور سمجھ اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور بیماری ہے تو تیرے لئے عذر ہے۔

مطلب:

شاعر قسم کھا کر اپنی محبوبہ کو سابقہ بات کا یقین دلا رہا ہے اور اس کی دو وجہیں بیان کر رہا ہے۔ یا تو آپ نے جادو کر کے مجھے اپنی محبت میں قید کر لیا ہے اس صورت میں تو میں بے قصور و مجبور ہوں لیکن اگر تو نے کوئی جادو وغیرہ نہیں کیا بلکہ میں تیرے عشق کا مریض ہو چکا ہوں تو پھر تیرا کوئی قصور نہیں لیکن میں پھر بھی مجبور ہوں۔

حل لغات:

اِعْذِرِیْ: عَذَرَ (ض) عُذْرًا فلانًا في مَا صَنَعَ عُذْرًا: کسی کو اس کے فعل پر ملامت نہ کرنا اور اسے معذور سمجھنا، بری الذمہ قرار دینا، عذر قبول کرنا، معاف کرنا۔ في القرآن المجيد: ﴿لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُم﴾ (۹/۶۶)

وَقَالَ بَلْعَاءُ بْنُ قَيْسٍ الْكِنَانِيُّ (البسيط)

شاعر کانام:

بلعاء بن قیس کنانی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

1 ...... | وَفَارِسٍ فِيْ غِمَارِ الْمَوْتِ مُنْغَمِسٍ | إِذَا تَأَلّٰى عَلٰى مَكْرُوْهَةٍ صَدَقَا |

ترجمہ:

موت کی سختیوں میں گھسنے والے کتنے ہی ایسے شہسوار ہیں کہ جب وہ کسی ناگوار بات پر قسم کھاتے ہیں تو پوری کرتے ہیں۔

حل لغات:

مُنْغَمِس: اِنْغَمَسَ فی الماءِ: پانی میں غوطہ لگانا۔ فی الشیء: داخل ہونا۔ تَأَلّٰى: قسم کھانا۔ مَكْرُوْهَةٌ: كره (س) الشیءَ كُرْهًا: نفرت کرنا، ناپسند کرنا، برا سمجھنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَعَسٰى أَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ (۲/۲۱۶)

2 ...... | غَشَّيْتُهُ وَهُوَ فِيْ جَأْوَاءِ بَاسِلَةٍ | عَضْبًا أَصَابَ سَوَاءَ الرَّأْسِ فَانْفَلَقَا |

ترجمہ:

میں نے انہیں ڈھانپا اس حال میں کہ وہ بہادروں کے سرخ لباس میں ملبوس تھے ایسی کاٹنے والی تلوار کے ساتھ جو سر کے درمیان پہنچی تو وہ پھٹ گیا۔

حل لغات:

غَشَّيْتُ: (تفعیل) غشّی الشیءَ وعلیه: پردہ ڈالنا، ڈھانپنا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى﴾ (۵۳/۵۴) احاطہ میں لینا، کور کرنا۔ فُلانًا بِالسَّوْطِ اَوِ السَّيْفِ: زور شور سے کوڑا یا تلوار مارنا، اچھی طرح خبر لینا۔ جاواء: صفت، مؤنث ہے اَجْوٰی کی۔ جَئِيَ الفرسُ (س) جَأًى: گھوڑے کا سیاہی مائل سرخ ہونا، کتھئی رنگ کا ہونا۔ باسِلَة: اَلْبَاسِلُ: جری، بہادر۔ ج: بُسْلٌ و بَوَاسِل. بسل (ک) بَسَالَةً: بہادر ہونا، لڑائی میں تیوری چڑھائے ہوئے ہونا۔ عَضًّا: دانتوں سے پکڑنا، مضبوطی سے تھامنا۔ ﴿وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ﴾ (۲۵/ ۲۷) عربی مقولہ ہے: "ماعسی ان یبلغ غض النمل": امید ہے کہ چیونٹی کی کاٹ کے برابر بھی نہیں پہنچے گا۔ یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کسی کی دھمکی کی کوئی پرواہ نہ ہو۔ "عَضًّا" بیروت کے نسخہ میں " عَضْبًا" ہے۔ اَصَاب (افعال): تیر

کا ٹھیک نشانے پر پہنچنا، درست کرنا، کسی پر مصیبت نازل ہونا۔ ﴿مَا أَصَابَ مِن مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ﴾ (۲۲/۵۷) عربی مقولہ ہے: "مصائب قوم عند قوم فوائد": کسی قوم کی مصیبت میں کسی کے لئے فوائد ہوتے ہیں۔ اَلرَّأْس: سردار قوم، ہر چیز کا بالائی حصہ۔ رَأْسُ السنةِ اَوِالشهرِ: سال یا مہینہ کا پہلا دن۔ عربی مقولہ ہے: "رُبَّ رأس حَصِيدُ اللّسانِ": بہت سے سر زبان کے کاٹے ہوئے ہیں۔ ج: رُؤوس۔ ﴿وَامْسَحُوا بِرُؤُوسِكُمْ﴾ (٦/٥) اِنفَلَقَ (انفعال): پھٹنا۔ فلق الشيءَ (ض) فَلْقًا: پھاڑنا، دو ٹکڑے کرنا۔ ﴿إِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَى﴾ (٩٥/٦)۔

❸ ...... | بِضَرْبَةٍ لَمْ تَكُنْ مِنِّي مُخَالَسَةً | وَلَا تَعَجَّلْتُهَا جُبْنًا وَلَا فَرَقًا |

ترجمہ:

ایسی ضرب سے جو مجھ سے جلد بازی میں سرزد نہیں ہوئی تھی اور نہ ہی میں نے ضرب لگانے میں بزدلی اور ڈر کی وجہ سے جلد بازی کی۔

حل لغات:

مخالسة: مص (مفاعلة) مار کر چھین لینا، اچک لینا، دھوکے سے جھپٹا مار کر چھین لینا۔ تعجلت: (تفعّل) فی الامر: جلدی کرنا، تیزی دکھانا۔ فلانا: جلدی کرنے پر ابھارنا۔ الشيءَ: جلدی سے لے لینا۔ في القرآن المجيد: ﴿فَمَن تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ (۲۰۳/۲) جُبْنَ: مص، جَبُنَ (ک) جُبْنًا: بزدل ہونا، کمزور دل والا ہونا۔ عربی کا مقولہ ہے: "إِنَّ الجَبَانَ حَتْفُهُ مِن فَوْقِهِ": بزدل کی موت اوپر سے نازل ہوتی ہے۔ نامرد کے لئے بولا جاتا ہے۔

وَقَالَ رَبِيعَةُ بْنُ مَقْرُوْمٍ الضَّبِّيُّ (الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: ربیعہ بن مقروم ضبی ہے (متوفی ١٦ھ/٦٣٧ء) یہ مخضرمی شاعر ہیں یعنی انہوں نے زمانہ اسلام اور زمانہ جاہلیت دونوں پائے ہیں۔ اور جنگ قادسیہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔

❶ ...... | ولقد شَهِدْتُ الْخَيْلَ يَوْمَ طِرَادِهَا | بِسَلِيمِ أَوْظِفَةِ الْقَوَائِمِ هَيْكَلِ |

ترجمہ:

تحقیق میں شہسواروں میں موجود تھا ان کے حملے کے دن طاقتور گھوڑے کے ساتھ جس کے پاؤں کی پنڈلیاں صحیح سالم تھیں۔

حل لغات:

شهدت: شَهِدَ الْمَجْلِسَ (س) شُهُودًا: حاضر ہونا، مجلس میں شریک ہونا۔ الشيءَ: دیکھنا، معائنہ کرنا۔ في القرآن المجيد: ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ﴾ (۱۸۵/۲) على كذا: کسی بات کی یقینی خبر دینا۔ اَلْحَادِثُ: جائے واردات پر موجود ہونا۔ عربی مقولہ ہے: "شَهَادَةُ الْفِعَالِ خيرٌ مِنْ شهادةِ الرجالِ": اعمال کی گواہی لوگوں کی گواہی سے بہتر ہے۔ الخيل: بڑائی، خود پسندی، گھوڑے، (اس لفظ سے اس کا واحد نہیں آتا) گھوڑے سواروں کی جماعت۔ ج: اَخْيَالٌ وخُيُولٌ. عربی مقولہ ہے: "اَلْخَيْلُ اَعْلَمُ بِفُرْسَانِهَا": گھوڑے اپنے سواروں کو خوب جانتے ہیں یعنی معاملہ شناس آدمی کو تلاش کرو۔ طِرَادٌ: مص (مفاعلة) حملہ آور ہونا، پیچھا کرنا، تعاقب کرنا، حملہ کرنے میں مقابلہ کرنا، سبقت لے جانے کی کوشش کرنا۔ فُرْسَانُ الطِّرَادِ: ایک دوسرے پر حملہ آور گھڑ سوار۔ سَلِيْمٌ: سانپ گزیدہ، قریب الموت، زخمی، بے عیب، صحیح وسالم، تندرست، صاف ستھرا، آفتوں سے محفوظ۔ ج: سَلْمٰيو سُلَمَاءُ. ﴿إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ﴾ (۸۹/۲۶) عربی مقولہ ہے: "مَنْ سَلِمَتْ سَرِيْرَتُهُ سَلِمَتْ عَلَانِيَتُهُ": جس کی باطنی خصلت درست ہوگی اس کا ظاہر بھی سالم ہوگا۔ اَوْظِفَةٌ: مف: وَظِيْفَةٌ. اونٹ یا گھوڑے وغیرہ کی پنڈلی، ہاتھ کا پتلا حصہ، سنگلاخ زمین، چلنے والا طاقتور آدمی۔ ج: وُظُوفٌ. قوائم: مف: قائمة: تلوار کا دستہ، چوپائے کی ٹانگ، تخت یا میز کا پایا، عمارت کا ستون، بطور استعارہ انسان کی ٹانگ کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ﴿مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ﴾ (۱۱۳/۳) فہرست، فرد، لسٹ، انڈیکس، کیٹلاک، جدول۔ "اِذَا قَامَ بِكَ الشَّرُّ فَاقْعُدْ": جب شر تجھے کھڑا کرے تو تو بیٹھا رہ۔ یعنی ہر حال میں بردبار رہ۔ هَيْكَلٌ: ہر موٹی اور ضخیم چیز۔ جیسے: فَرَسٌ هَيْكَلٌ: لمبا چوڑا درخت یا پودا، بلند عمارت، بت خانہ، یہودیوں کا مقدس بڑا عبادت خانہ، گرجا کے سامنے بنی ہوئی قربان گاہ، قدیم مصریوں کا بڑا بھاری اور آراستہ عبادت خانہ، مجسمہ، انجن کا ڈھانچہ، موٹر وغیرہ کی باڈی، انسان یا حیوان کی ہڈیوں کا ڈھانچہ۔

❷ ...... فَدَعَوْا نَزَالِ فَكُنْتُ اَوَّلَ نَازِلٍ | وَعَلَامَ اَرْكَبُهُ اِذَا لَمْ اَنْزِلِ

ترجمہ:

انہوں نے مقابلہ کے لئے پکارا کہ اترو! تو میں سب سے پہلے اترنے والا تھا جب نہ اترتا تو گھوڑے پر سوار کیوں ہوا تھا۔

مطلب:

شاعر یہ بتا رہا ہے کہ لڑائی میں جب شہسوار اپنے جوہر دکھانے کے لیے جمع ہوئے تو میں بھی اپنا طاقتور گھوڑا لے کر پہنچ گیا، جب لڑائی میں دشمنوں نے للکار کر مقابل طلب کیا تو میں ہی مقابلہ کے لئے سب سے پہلے چلا گیا اگر میں ایسا نہ کرتا تو پھر میدان جنگ میں جانے کی کیا ضرورت تھی۔

حل لغات:

دعوا: دَعَا بِالشيءِ (ن) دَعْوًا: منگانا، طلب کرنا۔ الشيءُ الی کذا: محتاج ہونا۔ فلانا: پکارنا، آواز دینا، بلانا، مدد چاہنا، مدد کے لئے بلانا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَلاَ تَدْعُوا مَعَ اللّٰهِ أَحَداً﴾ (۱۸/۷۲) لِفلان: کسی کے حق میں خیر کی دعا کرنا، کسی کی طرف منسوب کرنا۔ علی فلان: کسی کے لئے بددعا کرنا۔ نَزَالِ: اسم فعل بمعنی اِنْزِلْ (برائے واحد وجمع مذکر ومؤنث) اتر آؤ، میدان جنگ میں لڑنے کی دعوت دینے کا ایک مخصوص لفظ۔ اَوّلٌ: پہلا، سبقت، لیجانے والا، بڑا اہم، آغاز۔ ج: اَوَئِل واَوَّلُون. ﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ﴾ (۵۷/۳) عربی مقولہ ہے "اَوَّلُ الْغَضَبِ جُنُوْنٌ وَآخِرُهُ نَدَمٌ": غضب کی ابتداء جنون اور انتہاء ندامت ہے۔ علام: یہ "علی" حرف جر اور "ما" استفہامیہ سے مرکب ہے۔ (فائدہ): جب حرف جر "ما" استفہامیہ پر داخل ہوتا ہے تو اس کا الف تخفیفاً حذف کر دیا جاتا ہے جیسے: فِیمَ، بِمَ، لِمَ. مگر جب "ما" "ذا" کے ساتھ ملا ہوا ہو تو اس وقت اس کا الف حذف نہیں کیا جائے گا۔ جیسے: لِمَاذا.

③ | وَاَلَدَّ ذِیْ حَنَقٍ عَلَیَّ کَاَنَّمَا | تَغْلِیْ عَدَاوَةُ صَدْرِهٖ فِیْ مِرْجَلٖ |

ترجمہ:

اور بہت سے سخت جھگڑالو مجھ پر سخت غصہ کرنے والے گویا کہ ان کے سینے کی عداوت ہانڈی کی طرح ابل رہی ہے۔

مطلب:

شاعر یہ بتانا چاہتا ہے کہ جنگ میں میرے ایسے دشمن بھی آئے ہوئے تھے کہ جن کا سینہ ہمہ وقت میرے بغض وعداوت سے بھرا رہتا ہے اور جوش انتقام اس طرح ابل رہا تھا جیسے ہانڈی آگ پر ہو تو اس کا پانی وغیرہ جوش مار کر ابل رہا ہوتا ہے۔

حل لغات:

اَلَدُّ: اسم تفضیل، لَدَّ فلانًا (ن) لَدًّا: کسی سے سخت جھگڑنا، سخت دشمنی رکھنا، کسی سے جھگڑے میں غالب ہوجانا۔ ج: لُدٌّ ولِدَادٌ. فی القرآن المجید: ﴿وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ﴾ (۲/۲۰۴) حَنَقٌ: مص، حَنِقَ علیہ (س): کسی پر انتہائی غضب ناک ہونا، دانت پیسنا، برہم ہونا۔ تغلی: غَلَی الرَّجُلُ (ض) غَلْیًا: غصہ سے کھول جانا، آگ بگولہ ہوجانا۔ غَلَتِ الْقِدْرُ: ہانڈی کا جوش مارنا، کھولنا، ابلنا۔ ﴿کَغَلْیِ الْحَمِیْمِ﴾ (۴۴/۴۶) مِرْجَلٌ: مٹی کی پختہ ہانڈی، پیتل وغیرہ کی دیگچی، کنّاھا۔ ج: مَرَاجِل.

④ | اَزْجَیْتُهٗ عَنِّیْ فَاَبْصَرَ قَصْدَهٗ | وَکَوَیْتُهٗ فَوْقَ النَّوَاظِرِ مِنْ عَلٍ |

ترجمہ:

میں نے اسے اپنے سے دور کیا تو اس نے اپنا راستہ دیکھا اور میں نے او پر سے اس کے سر کی رگوں کو داغا۔

مطلب:

یعنی ماقبل شعر میں مذکور صفات کے حامل متکبر دشمن پر جب میں نے حملہ کیا اور اس کے سر پر تلوار کا وار کیا تو اسے صحیح طور پر اپنی حیثیت معلوم ہوئی اور اس نے راہ فرار اختیار کر لی۔

حل لغات:

اَزْجَیْتُ(افعال)اَزْجَا الشیءَ: چلانا، گذارنا، ہانکنا، رائج کرنا۔ مؤخر کرنا۔ اَزْجَیْتُ اَیَّامِیْ: میں نے معمولی خوراک پروقت گذاری کی۔ قَصْدٌ: راہ یابی، ہدایت، راہ راست۔ فی القرآن المجید: ﴿وَعَلَی اللّٰہِ قَصْدُ السَّبِیْلِ﴾ (۹/۱۶) معتدل، سامنے، تھوڑا، خشک، گوشت، ارادہ، توجہ، رخ، میانہ روی، مقصد۔ کَوَیْتُ: کَوَاہ (ض) کَیًّا: لوہا تپا کر کھال کو داغ دینا، آگ یا لوہے سے جلانا۔ ﴿فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوبُھُمْ﴾ (۹/۳۵)۔ الثَّوبَ: کپڑے پر پریس کرنا، استری پھیر کر سلوٹیں دور کرنا۔ مِکْوَاۃٌ: استری۔ عربی مقولہ ہے۔ "لَوْکُوِیْتُ عَلٰی دَاءٍ لَمْ اَکْرَہْ": اگر مجھے بیماری کی بنا پر داغ دیا جاتا تو میں ناگوار نہ جانتا۔ بے قصور ستایا گیا۔ اَلنَّوَاظِرُ: مف: اَلنَّاظِرَۃُ: آنکھ، آنکھوں کی رگیں جو سر تک پہنچتی ہیں۔ مقولہ: "مَنْ نَظَرَ فِیْ الْعَوَاقِبِ سَلِمَ مِنَ النَّوَائِبِ: جو انجام پر نظر رکھے گا حادثوں سے محفوظ رہے گا۔ عَلٍ: او پر بمعنی فوق۔ اَتَیْتُہٗ مِنْ عَلٍ: میں اس کے پاس اوپر سے آیا۔

وَقَالَ سَعْدُ بْنُ نَاشِبٍ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: سعد بن ناشب بن مازن بن عمرو ہے (۱۱۰ھ/ ۷۲۸ء) اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کے پس منظر:

انہوں نے ایک شخص کو قتل کیا تو بلال بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قصاصاً اسے قتل کرنا چاہا تو یہ فرار ہو گئے، جب وہ قصاص لینے میں کامیاب نہ ہوئے تو بصرہ میں جوان کا مکان تھا اسے گرادیا، جب شاعر کو اپنے گھر کے منہدم ہونے کا علم ہوا تو یہ اشعار کہے۔

❶...... سَاَغْسِلُ عَنِّی الْعَارَ بِالسَّیْفِ جَالِبًا | عَلَیَّ قَضَاءُ اللہِ مَا کَانَ جَالِبَا

ترجمہ:

عنقریب میں عار کو اپنی تلوار کے ذریعے دور کروں گا اس حال میں کہ تقدیر الٰہی جو چاہے وہ کھینچ کر لائے۔

مطلب:

یعنی جنہوں نے میرے گھر کو گرادیا ہے حقیقت میں انہوں نے میری عزت سے کھیلا ہے لہٰذا میں ان سے انتقام ضرور لوں گا پھر چاہے جو بھی ہو جائے۔

حل لغات:

اَغسِلُ: غَسَلَ الشَّیْءَ (ض) غَسْلًا: دھونا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُم﴾ (٦/٥) اَلغُسْلُ: غسل کرنا، نہانا، پورے بدن کا دھونا، صابن وغیرہ۔ ج: اَغْسَالٌ، اَلْغِسْلُ، اَلْغَسُوْلُ. اَلْعَارُ: ہر باعث شرم، باعث عیب بات، ج: اَعْيَارٌ. جَالِبٌ: فا: جلب (ن، ض): ہانک کر لیجانا۔ قَضَاءُ: مص، قضی (ض): فیصلہ کرنا، طے کرنا، مقدمہ کا حکم سننا۔ لہ: کسی کے حق میں فیصلہ کرنا۔ علیہ: کسی کیخلاف فیصلہ کرنا۔ الشَّیْءَ: مضبوطی کے ساتھ بنانا، اندازہ کرنا۔ حَاجَتَهُ: ضرورت کو پورا کرنا اور اس سے فارغ ہونا۔ ﴿وَإِذَا قَضَى أَمْرًا﴾ (٢/١١٧) ﴿قَضَى عَلَيْهَا الْمَوْتَ﴾ (٣٩/٤٢)

❷ ...... | وَاَذْهَلُ عَنْ دَارِيْ وَاَجْعَلُ هَدْمَها | لِعِرْضِيْ مِنْ باقِي الْمَذَمَّةِ حَاجِبًا |
|---|---|

ترجمہ:

اور میں اپنے گھر کو بھول جاؤں گا نیز اس کے گرنے کو اپنی عزت کے لئے باقی مذمت سے ڈھال بناؤں گا۔

حل لغات:

اَذْهَلُ: ذَهَلَهُ وعنهُ (ف) ذَهْلًا: بھولنا، غافل ہو جانا، ذہن سے نکل جانا۔ ذَهِلَ (س) ذُهُولاً: ہکا بکا ہو جانا، حواس باختہ ہو جانا، ہوش اڑ جانا۔ الشیءَ عنه: بھول جانا اور غافل ہو جانا۔ الدار: صحن دار مکان، گھر، رہائشی مکان، شہر، قبیلہ۔ ج: اَدْوُرٌ و دِيَارٌ و دِيَارَةٌ و دُوْرٌ. دِيَارَةٌ کی جمع دِيَارَاتٌ ہے. فی القرآن المجید: ﴿وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ﴾ (٢٩/٦٤) هَدْمٌ: مص، هَدَمَ البِنَاءَ (ض): عمارت گرانا، توڑنا۔ اَلْهَدَمُ: ہر گر کر ٹوٹنے والی چیز، رائیگاں خون۔ عرض: بدن، جان، نفس، آبرو، نسبی شرافت، بڑا بادل، زبردست گھٹا، شاداب وادی، بو کسی قسم کی۔ ج: اَعْرَاضٌ. اَلْمَذَمَّةُ: برائی کرنا۔ عیب نکالنا۔ حق، عزت و حرمت۔ حاجبا: فا، حَجَبَ بينهما (ن) حَجْبًا: حائل ہونا، رکاوٹ بننا۔ الشیءَ: چھپانا۔ فلاناً: داخل ہونے یا میراث سے روکنا۔ ﴿حِجَابًا مَّسْتُورًا﴾ (١٧/٤٥)

❸ ...... | وَيَصْغُرُ فِي عَيْنِي تِلادِيْ إذَا انْثَنَتْ | يَمِيْنِي بِإدْراكِ الَّذِيْ كُنْتُ طَالِبَا |
|---|---|

ترجمہ:

اور میری نظر میں میرا موروثی مال حقیر ہے جب میرا دایاں ہاتھ مطلوب کو حاصل کرنے کے لئے پھرے۔

حل لغات:

یَصْغُرُ: صَغُرَ(ک)صِغَرًا: ذلیل وخوار ہونا، عمر میں کسی سے چھوٹا ہونا، (سائز میں) چھوٹا ہونا۔فی القرآن المجید:﴿وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا﴾ (۲۴/۱۷) عین: آنکھ۔﴿وَلِتُصْنَعَ عَلَى عَيْنِي﴾ (۳۹/۲۰) زمین سے جاری ہونے والا چشمہ آب۔﴿فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ﴾ (۵۰/۵۵) ج:اعین وعُیون. اہل شہر، اہل خانہ، جاسوس، مخبر، سپہ سالار، فوج کا ہراول دستہ، بڑا اور معزز آدمی، کسی چیز کی ذات، ڈھلا ہوا سکہ، ہر موجود چیز، ہر نوع کی عمدہ چیز، بد نظری، شعاع آفتاب، گھٹنا، قسم یا نوع۔عربی کا مقولہ ہے:"رُبَّ عَيْنٍ أَنَمُّ مِنْ لِسَانٍ": بہت سی آنکھیں زبان سے زیادہ چغل خور ہوتی ہیں۔تِلَادُ:مف، اَلتُّلْدُ: اصلی پرانا مال، موروثی جائیداد۔اِنْثَنَتْ: (انفعال)، اِنْثَنَى الشيءُ: مڑ جانا، لپٹ جانا۔" بِإدْراكِ" بیروت کے نسخہ میں یاء کے بغیر ہے، شعر میں اسی کے مطابق لکھا گیا ہے۔طالبا: فا، طَلَبَ الشيءَ (ن)طَلَبًا: ڈھونڈنا، تلاش کرنا۔الیہ: راغب ہونا۔﴿ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ﴾(۷۳/۲۲) عربی مقولہ ہے: "رُبَّ طَلَبٍ جَرَّ الى حَرْبٍ" بہت سی طلب لڑائی تک پہنچا دیتی ہیں۔عربی مقولہ ہے: "من طلب عظيما خاطر بعظيم": جو کوئی بڑی مہم طلب کرے گا وہ بڑے خطرے کا سامنا کرے گا۔

❹ ...... | فَإنْ تَهْدِمُوا بِالْغَدْرِ دارِيْ فَإنَّها | تُراثُ كَرِيْمٍ لايُبالِي الْعَوَاقِبَا |
|---|---|

ترجمہ:

اگر تم نے دھوکے سے میرا گھر گرا دیا تو (کوئی بات نہیں) وہ ایک ایسے کریم کی وراثت ہے جو انجام کی پرواہ نہیں کرتا۔

حل لغات:

اَلْغَدْرُ: دھوکا، بے وفائی، خیانت، عہد شکنی، بے ایمانی۔تُرَاثٌ: مال وراثت، ورثہ، ترکہ، موروثی سرمایہ۔اَلتُّرَاثُ الْعِلْمِيُّ: علمی سرمایہ۔اَلتُّرَاثُ الْإِسْلَامِيُّ: اسلامی علوم وفنون کا اسلاف سے ملا ہوا سرمایہ۔فی القرآن المجید.﴿وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ﴾ (۱۶/۲۷)۔کریم: اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات میں سے ایک، بڑا سخی وفیاض جس کی بخشش وعطا کا سلسلہ منقطع نہ ہو۔درگزر کرنے والا، وسیع الظرف، ہر اس چیز کی صفت جو اپنی ذات میں عمدہ اور قابل قدر ہو، شریف الطبع، معزز، عزت والا۔﴿إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ﴾ (۷۷/۵۶) مہمان نواز، قیمتی، بیش

قیمت،مہربان، کـریـم الأصل: شریف النسل،اعلیٰ ذات کا۔ج: کِـرَامٌ و کُـرَمَاءُ. ﴿إِنَّـهُ لَـقَـوْلُ رَسُـوْلٍ کَـرِیْمٍ﴾ (۸۱/۱۹) عربی کامقولہ ہے:"اَلْـکَـرِیْـمُ إِذَا وَعَـدَ وَفَـا": معزز (شریف النفس)جب وعدہ کرتا ہے تو پورا کرتا ہے۔"اَلْعُذْرُ عِنْدَ کِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ": معزز لوگ عذر قبول کرتے ہیں۔یعنی عفو درگذر معزز لوگوں کا زیور ہے۔ لایُبَالِي: بَالَی فلانا: توجہ دینا۔العَوَاقِبُ: مف: اَلعَاقِبَةُ: اولاد، جزائے خیر، ہر چیز کا خاتمہ،انجام،نتیجہ۔عربی مقولہ ہے: "اَلْـعُـقُوبَةُ اَلْأَمُ حَالَاتِ الْقُدْرَةِ": قدرت کی حالتوں میں سب سے گھٹیا حالت سزا دینا ہے۔یعنی معاف کرنا بہتر ہے۔

❺...... | اَخِيْ غَمَرَاتٍ لَایُرِیْدُ عَلَی الَّذِیْ | یَهُمُّ بِهِ مِنْ مُفْظِعِ الْاَمْرِ صَاحِبًا |

ترجمہ:

(وہ کریم)سخت مصیبتوں(کو برداشت کرنے)والا ہے جس اہم کام کا ارادہ کرتا ہے اس پر کوئی مددگار نہیں چاہتا۔

حل لغات:

لایـریـد:(افـعـال) أَرَادَ الشـیءَ: چاہنا،خواہش کرنا، پسند کرنا۔غیر ذی روح اگر فاعل ہو تو معنی ہوگا: تیار ہونا،قریب ہونا۔فـی الـقـرآن المجید:﴿فَـوَجَـدَا فِیْهَـا جِـدَاراً یُـرِیْدُ أَنْ یَنقَضَّ فَأَقَامَهُ﴾ (۱۸/ ۷۷) فلانا علی الأمر: کسی کو کسی بات پر آمادہ کرنا۔"اُرِیْدُ حِبَائَهُ وَیُرِیْدُ قَتْلِيْ": میں اسے عطیہ دینا چاہتا ہوں اور وہ مجھے قتل کرنا چاہتا ہے۔"مَـنْ لَـمْ یُـرِدْکَ فَـلا تُـرِدْهُ": جو تجھے نہیں چاہتا تو بھی اسے نہ چاہ۔ یَهُمُّ:هَـمَّ بِـا الْاَمْـرِ(ن)هَمًّا: کسی بات کا پختہ ارادہ کرنا۔لنفسه:اپنے لئے حیلہ اور جستجو کرنا۔الامـرُ فلانا: مغموم وفکر مند کرنا، بے چین کرنا۔﴿وَلَـقَـدْ هَـمَّـتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَن رَّأَی بُرْهَانَ رَبِّهِ﴾ (۱۲/۲۴) مُـفْـظِـعٌ:فا،(افعال) اَفْظَعَ الْاَمْرُ: بھیانک ہونا، ناگفتہ بہ ہونا، انتہائی برا ہونا،مشکل میں ڈالنا،امر قبیح میں مبتلا کرنا۔صـاحـبـا:ساتھی،ہمراہی،حاکم ومنتظم۔﴿وَمَـا جَـعَلْنَـا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِکَةً﴾ (۷۴/۳۱)،کسی مسلک کا متبع۔جیسے:صـاحـب ابی حنیفة. ج: اَصْحَابٌ. عربی مقولہ ہے:"صَاحِبُ الْحَاجَةِ اَعْمٰی": ضرورت مند اندھا ہوتا ہے۔"صَاحِبُ الدَّارِ اَدْرٰی بِمَا فِی الدَّارِ: گھر والا زیادہ جانتا ہے کہ گھر میں کیا ہے۔

❻...... | إِذَا هَـمَّ لَـمْ تُـرْدَعْ عَـزِیْـمَةُ هَـمِّـهِ | وَلَـمْ یَأْتِ مَا یَأْتِيْ مِنَ الْأَمْرِ هَائِبًا |

ترجمہ:

جب وہ ارادہ کرتا ہے تو اس کے پختہ ارادہ کو ٹالا نہیں جا سکتا اور وہ جو بھی کام کرتا ہے ڈر کر نہیں کرتا۔

حل لغات:

تُـرْدَعُ: رَدَعَـهُ(ف) رَدْعـاً: دھمکانا، ڈانٹنا، روکنا، رد کرنا۔ الشـیءَ: کوٹنا۔ عـزِيْمَةٌ: پختہ ارادہ، تعویذ۔ فـی القـرآن المجید: ﴿فَـإِذَا عَـزَمْـتَ فَـتَـوَكَّـلْ عَلَى اللّٰهِ﴾ (۳/۱۵۹)۔ يـات: أتـى(ض) أتْيًا: آنا، قریب ہونا۔ عـلـيـهِ كَذَا: گزرنا۔ ﴿هَلْ أَتَـى عَـلَـى الْـإِنْسَـانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْـرِ﴾ (۷۶/۱)۔ عـلـيـهِ: مکمل کرنا، ختم کرنا۔ اَلأمْرُ: حکم۔ ﴿قُـضِـيَ الْأَمْرُ الَّذِىْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيَانِ﴾ (۱۲/۴۱)، فرمان، آرڈر، وارنٹ، مطالبہ۔ ج: أوَامِرُ. کام۔ ﴿وَقُـضِـيَ الْأَمْـرُ وَإِلَـى اللّٰهِ تُرْجَعُ الأمُوْرُ﴾ (۲/۲۱۰) چیز، حالت اور شان۔ ﴿لَـيْـسَ لَـكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ (۳/۱۲۸) واقعہ، حادثہ، مطالبہ۔ ج: أُمُـوْرٌ. هـائـبـا: فا: هَابَهُ (س) هَيْبَةً: خوف کھانا، بچنا۔ هـا بَ الرجُلُ فلانًا: تعظیم وتوقیر کرنا۔ عربی کا مقولہ ہے: "مَنْ هَابَ خَابَ": جو ڈرا نا کام ہوا۔

❼...... فيـا لِـرَزَامٍ رَشِّحُوا بِىْ مُقَدِّمًا | إِلَى الْمَوْتِ خَوَّاضًا اِلَيهِ الْكَتَائِبَا

ترجمہ:

اے لوگو! بنورزام پر تعجب ہے کہ انہوں نے میری ایسی تربیت کی کہ میں موت کی طرف پیش قدمی کرنے والا اور لشکروں میں گھس جانے والا ہوں۔

مطلب:

یعنی شاعر اپنی قوم کی مذمت کر رہا ہے کہ انہوں نے مجھے تو بھرپور طریقے سے جنگی تربیت دی لیکن ان سے اتنا بھی نہ ہوسکا کہ میری عدم موجودگی میں میرے گھر کی حفاظت کریں۔

حل لغات:

رَشِّـحُـوا(تـفـعيل) رَشَّحَهُ: پرورش کرنا، نشو ونما دینا۔ لـلشـيءِ: تیار کرنا، اہل ولائق بنانا۔ حدیث خالد بن ولید رضـی الله تـعالیٰ عنه میں ہے۔ ((أنَّـهُ رَشَّـحَ وَلَـدَهُ لِـوَلَايَةِ الْعَهْدِ)). مُقَدِّمٌ: فا، (تفعيل) قَدَّمَ فلانًا: آگے کرنا، سامنے کرنا، پہلے بھیجنا۔ فـی الـقـرآن المجید: ﴿وَلْـتَـنْـظُـرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ﴾ (۵۹/۱۸) خَوَّاضٌ: بے دھڑک کودنے اور گھسنے والا۔ خَاضَ الماءَ(ن) خَوْضًا: پانی میں گھسنا، داخل ہونا۔ الأمْرَ وفِيه: کسی معاملہ میں گھس جانا، کود پڑنا، سرگرم ہونا۔ اَلْـغَـمَـرَاتِ: سختیوں میں گھس پڑنا۔ اَلـلَّـيْـلَ: رات کی تاریکی سے بے پرواہ ہوکر رات کو چلنا۔ اَلْكَتَائِبُ: مف: كَتِيْبَةٌ: لشکر کا ایک حصہ، گھوڑوں کا ریوڑ، فوج کا بڑا دستہ جس کے تحت کمپنیاں ہوتی ہیں۔

❾...... إِذَا هَمَّ أَلْقَى بَيْنَ عَيْنَيْهِ عَزْمَهُ | وَنَكَّبَ عَنْ ذِكْرِ الْعَوَاقِبِ جَانِبَا

ترجمہ:

جب وہ ارادہ کرتا ہے تو اپنے عزم کو پیش نظر رکھتا ہے اور انجام کے ذکر سے پہلو تہی کرتا ہے۔

حل لغات:

جَانِبٌ: پہلو۔فی القرآن المجید: ﴿وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ﴾ (۳٦/۴) سمت، گوشہ، گھر کا صحن ،محلہ کا چوک۔ج: جَوَانِبُ. پردیسی، مسافر، پرایا، حقیر جس سے گریز کیا جائے، سرکش، وہ گھوڑا جس کے پاؤں کے درمیان کا فاصلہ زیادہ ہو۔ج: جُنَاب. عمارت کا حصہ، مقدار، حیثیت۔عربی مقولہ ہے: "إنْ جَانِبٌ أعْيَاكَ فَالْحقْ بِجَانِب"، یعنی اگر کام کی کسی ایک جہت سے تم ناامید ہوگئے ہو تو چستی سے کام لو دوسری جہت میں مصروف عمل ہو جاؤ۔

9 ...... | ولم يَسْتَشِرْ فِيْ رَأْيِهِ غَيْرَ نَفْسِهِ | ولم يَرْضَ إلَّا قائِمَ السَّيْفِ صاحِبَا |

ترجمہ:

اور اپنی رائے میں کسی دوسرے سے مشورہ نہیں کرتا اور تلوار کے قبضہ کے علاوہ کسی کو ساتھی بنانے پر راضی نہیں ہوتا۔

مطلب:

یعنی انتہائی درجے کا خود اعتماد ہے کہ اپنے علاوہ کسی پر اعتماد نہیں کرتا اور عرب کے ہاں یہ خصلت قابل تعریف تھی۔

حل لغات:

لَم يَسْتَشِرْ (استفعال)، اِسْتَشَارَ فلانٌ فِي كَذَا اَو فِي الْاَمْرِ: مشورہ لینا، مشورہ کرنا۔فی القرآن المجید: ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأمْرِ﴾ (۱۵۹/۳) عربی مقولہ ہے: "إذَا شَاوَرْتَ الْعَاقِلَ صَارَ عَقْلُهُ لَكَ": جب تو عقلمند سے مشورہ کرے گا تو اس کی عقل تیرے لئے ہو جائے گی۔رَأيٌ: رائے، اعتقاد، نصیحت، تجویز، سوچ، مشورہ، تدبیر، عقل، غور و فکر۔ج: آرَاءٌ. "ولم يَسْتَشِرْ فِيْ رَأْيِهِ" ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخہ میں "ولم يَسْتَشِرْ فِيْ امْرِهِ" ہے۔ يَرْضَ: رَضِيَهُ وبه عنه وعليه (س) رِضْوَاناً: مان لینا، راضی ہونا، پسند کرنا، خوش ہونا، قبول کرنا۔﴿وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (۳/۵) عربی مقولہ ہے: "رِضَا النَّاسِ غَايَةٌ لا تُدْرَكُ": لوگوں کی رضامندی ایسا مقصد ہے جو کبھی حاصل نہیں ہو سکتا، اس لئے اصلاح کی کوشش کیے جائے اور لوگوں کی باتوں کی طرف توجہ نہ دے۔"مَنْ رَضِيَ عَنْ نَفْسِهِ كَثُرَ السَّاخِطِيْنَ عَلَيْهِ": جو اپنے نفس سے راضی ہو گیا اس نے اپنے پر ناراض ہونے والے زیادہ کر لئے۔

وَقَالَ تَأَبَّطَ شَرًّا وَهُوَ ثَابِتُ بْنُ جَابِرِ بْنِ سُفْيَان (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: ثابت بن جابر بن سفیان ہے (متوفی ۸۰ ق۔ھ/۵۴۰ء) اور یہ جاہلی شاعر ہے۔"تَأَبَّطَ شَرًّا" کی دو وجہ تسمیہ بیان کی گئی ہیں۔ پہلی یہ ہے کہ یہ شخص بغل میں تلوار چھپائے نکل گیا جب اس کی ماں سے پوچھا گیا کہ وہ (ثابت) کہاں ہے؟ تو اس نے کہا: لَا اَدْرِیْ! تَـأَبَّـطَ شَـرًّا وَخَـرَجَ: مجھے معلوم نہیں! وہ بغل میں برائی کو دبا کر چلا گیا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ ایک دن بغل میں چھری چھپا کر اپنی قوم کی محفل میں چلا گیا اور کسی کو چھری ماردی تو اس وقت کہا گیا:"تَأَبَّطَ شَرًّا".

اشعار کا پس منظر:

شاعر قبیلہ ہذیل کے غار سے ہر سال شہد چرایا کرتا تھا جب قبیلہ ہذیل کی شاخ بنولحیان کو علم ہوا تو وہ اسکی گھات میں بیٹھ گئے جب ثابت اپنے ساتھیوں کے ہمراہ غار میں داخل ہونے لگا تو بنولحیان نے ان پر حملہ کر دیا اس کے ساتھی تو بھاگنے میں کامیاب ہو گئے لیکن یہ غار میں داخل ہو گیا اور بنولحیان غار میں رسی ڈال کر ہلانے لگے اس نے باہر کی طرف جھانکا تو اسے اپنے دشمن نظر آئے، انہوں نے کہا: باہر آجاؤ! اس نے کہا: میں کس شرط پر باہر آؤں آزادی یا فدیہ؟ انہوں نے کہا: غیر مشروط طور پر باہر آجاؤ! اس نے سوچا میں قتل ہونے یا قید ہونے کیلئے باہر نہیں جاؤں گا، پھر اس نے غار کا جائزہ لیا تو اسے ایک خفیہ راستہ معلوم ہو گیا جو طویل چٹان کی صورت میں پہاڑ کی دوسری جانب نکل رہا تھا، اس نے اُس راستے کے پتھروں پر شہد بہایا اور مشکیزہ اپنے سینے سے باندھ کر اس چٹان پر پھسلنے لگا اور پھسلتے ہوئے پہاڑ کی دوسری جانب ہموار زمین تک پہنچ گیا اور جہاں یہ پہنچا اس مقام اور بنولحیان کے درمیان تین دن کا فاصلہ تھا۔ اس موقعہ پر اس نے یہ اشعار کہے:

❶...... اِذَا لْمَرْءُ لَمْ يَحْتَلْ وَقَدْ جَدَّ جِدُّهُ	اَضَاعَ وَقَاسَى اَمْرَهُ وَهُوَ مُدْبِرُ

ترجمہ:

جب انسان حیلہ نہ کرے حالانکہ اس کا معاملہ سخت ہو جائے تو وہ خود کو ضائع کر دیتا ہے اور اپنے معاملے کو سخت کر لیتا ہے پھر وہ شکست ہی کھاتا ہے۔

حل لغات:

لَـمْ يَـحْـتَـلْ: (افتعال) اِحْـتَـالَ فُـلَانٌ: کوئی چیز چال اور حیلہ سے لینا، چال چلنا، حیلہ سے کام لینا، تدبیر

کرنا۔ علیہ: دھوکہ دینا۔ عنہُ: پھر جانا، کسی کی طرف سے رخ پھیر کر دوسرے کی طرف کر لینا۔ جَدَّ: (ض) جدًّا: بلند رتبہ ہونا۔ فی القرآن المجید: وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا. (۷۲/۳) مرتبہ وعظمت۔ فی الحدیث: ((تبارک اسمک وتعالیٰ جدُّک)). بانصیب ہونا۔ جَدَّ فلانٌ جدًّا: سنجیدہ ہونا۔ فی الامرِ: محنت وکوشش کرنا، تحقیق وجستجو کرنا۔ الشیءُ جِدَّةً: وجود میں آنا، نیا ہونا۔ جَدَّ الشیءَ (ن): کاٹنا، کوشش کرنا۔ بہِ الامرُ: سخت ہونا۔ عربی مقولہ ہے: "من جدَّ وجدَ": جس نے کوشش کی اس نے پالیا۔ اَضَاعَ (افعال) اَضَاعَ الشیءَ: گم کرنا، ضائع کرنا، کھونا۔ ﴿وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (۳/۱۷۱) قَاسٰی (مفاعلۃ)، قاسی الالمَ: تکلیف اٹھانا، سختی برداشت کرنا۔ مُدْبِرٌ: فا، (افعال)، أَدْبَرَ الشیءُ: گزر جانا، مڑ جانا، پشت پھیرنا۔ ﴿فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَّلَّى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ﴾ (۲۷/۱۰)

❷ ...... وَلٰكِنْ اَخُو الْحَزْمِ الَّذِیْ لَيْسَ نَازِلاً | بِهِ الْخَطْبُ اِلَّا وَهُوَ لِلْقَصْدِ مُبْصِرُ

ترجمہ:

لیکن عقل مند وہ ہے کہ اس پر کوئی مصیبت نہیں اترتی مگر وہ اپنے مقصد کے لئے صحیح راستہ دیکھ رہا ہوتا ہے۔

حل لغات:

اَلْحَزْمُ: پختگی، عزم، احتیاط، دور اندیشی۔ اَلْخَطْبُ: حال، حالت۔ فی القرآن المجید: ﴿قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ﴾ (۵۱/۳۱) پریشانی، تکلیف، حادثہ، مصیبت۔ ج: خُطُوبٌ.

❸ ...... فَذَاکَ قَرِیْعُ الدَّهْرِ مَا عَاشَ حُوَّلٌ | اِذَا سُدَّ مِنْهُ مَنْخِرٌ جَاشَ مَنْخِرُ

ترجمہ:

ایسا عقل مند زمانے کا سردار ہے، جب تک زندہ رہتا ہے بہت حیلہ کرتا رہتا ہے جب اس کا ایک راستہ بند ہو جائے تو دوسرے راستے پر چل پڑتا ہے۔

حل لغات:

قَرِیْعٌ: غالب، اونٹ کا بچہ۔ ج: قُرْعٰی: لڑائی میں مقابلہ کرنے والا، سردار۔ اَلدَّهْرُ: زمانہ دراز، دنیاوی زندگی کا پورا زمانہ، ایک ہزار سال، ایک لاکھ سال، مصیبت وآفت، ہمت وارادہ، مقصد، عادت، غلبہ۔ ج: اَدْهُرٌ، دُهُورٌ. عربی مقولہ ہے: "مَا الدَّهْرُ اِلَّا هٰكَذَا فَاصْبِرْ لَهُ" زمانہ ایسا ہی ہے لہذا صبر کرو۔ زمانہ کی رفتار ہی ایسی ہے۔ عاش (ض) عَيْشًا: زندہ رہنا، زندگی گزارنا، جینا۔ شیئًا: کسی چیز کے ساتھ ہمیشہ رہنا، زندگی کا جزء بننا۔ سَدَّ: اَلْاِنَاءَ (ن) سَدًّا

: برتن بند کرنا۔ مَنْخِرٌ: نتھنا، ناک۔ ج: مَنَاخِرُ. یہاں راستہ مراد ہے۔ جَاشَ الماءُ: اُبل کر بہنا، زور سے نکل کر بہنا۔ نَفْسُ الجَبَانِ: بھاگنے کا ارادہ کرنا۔

وِطَابِیْ وَیَوْمِیْ ضَیِّقُ الْجُحْرِ مُعْوِرُ	اَقُوْلُ لِلِحْیانَ وقد صَفِرَتْ لَھُم

④......

ترجمہ:

میں نے بنولحیان سے کہا اس حال میں کہ میرے مشکیزے ان کی وجہ سے خالی ہو چکے تھے اور میرے لئے یہ دن تنگ سوراخ والا عیب دار تھا۔

حل لغات:

صَفِرَتْ: صَفِرَ (س) صَفْرًا: خالی ہونا۔ جیسے: صَفِرَ البَیْتُ مِنَ الْمَتَاعِ، الاناءُ من الشرابِ. بھوکا ہونا، پیٹ میں کیڑے یا صفراء جمع ہو جانا۔ وِطَابٌ: مف، الوَطْبُ: دودھ کی مشک، بڑے پستان، سخت دل والا مرد۔ شعر میں ''صَفِرَتْ لَھُمْ وِطَابِیْ'' سے مراد (الف) وِطَاب سے مراد: ظُرُوْفُ الْعَسَلِ: شہد کے مشکیزے۔ اس کے مطابق شعر کا ترجمہ ہو چکا۔ (ب) قد خَلٰی قَلْبِیْ مِنْ وُدِّھِم کأنَّہٗ یُرِیْدُ ''وِطَاب وُدِّیْ'': میرا دل ان کی محبت سے خالی ہو چکا تھا۔ یعنی انسان کے دل میں جو کسی کا لحاظ و پاس ہوتا ہے ان کی اس حرکت کے بعد وہ بھی نہیں رہا۔ اس کے مطابق شعر کا ترجمہ: میں نے بنولحیان سے کہا اس حال میں کہ میرا دل ان کی محبت سے خالی ہو چکا تھا اور میرے لئے یہ دن تنگ سوراخ والا عیب دار تھا۔ (ج) اَشْرَفَتْ نَفْسِیْ عَلَی الْھلاکِ بِسَبَبِھِمْ: میرا نفس ان کی وجہ سے ہلاکت کے قریب تھا۔ اس کے مطابق شعر کا ترجمہ: میں نے بنولحیان سے کہا اس حال میں کہ میرا نفس ان کی وجہ سے ہلاکت کے قریب تھا اور میرے لئے یہ دن تنگ سوراخ والا عیب دار تھا۔ (د) وِطَاب سے مراد ''اَلْجِسْمُ'': یعنی روح جسم سے نکلنے کے قریب تھی۔ اس کے مطابق شعر کا ترجمہ: میں نے بنولحیان سے کہا اس حال میں کہ ان کی وجہ سے میری روح جسم سے نکلنے کے قریب تھی اور میرے لئے یہ دن تنگ سوراخ والا عیب دار تھا۔

ضَیِّقٌ: تنگ، چھوٹا، محصور، پریشان۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّکَ یَضِیْقُ صَدْرُکَ بِمَا یَقُوْلُوْنَ﴾ (۱۵/ ۹۷) اَلْجُحْرُ: بل، کھوہ، چھوٹے جانوروں اور کیڑے مکوڑوں کے رہنے کا سوراخ، حشرات الارض کے رہنے کی جگہ۔ ج: جُحُوْرٌ، اَجْحَارٌ، جِحَرَۃٌ. مُعْوِرٌ: اَعْوَرَ الشیءُ: ظاہر ہونا، ممکن ہونا، سامنے آنا، اعضاء مستورہ کا کھل جانا۔ مَنْزِلُ فُلَانٍ: کسی کے مکان میں ایسا رخنا پڑنا جس سے دشمن کے اندر آنے کا ڈر ہو۔ الفارسُ: گھوڑے سوار کی کسی جگہ کا کھل کر تلوار یا نیزے کی زد میں ہو جانا۔

وَاِمَّا دَمٌ وَالْقَتْلُ بِالْحُرِّ اَجْدَرُ	ھُمَا خُطَّتَا اِمَّا اِسَارٌ وَمِنَّۃٌ

⑤......

ترجمہ:

یہاں دو صورتیں ہیں قید اور احسان (کر کے چھوڑ دینا) یا قتل ہونا اور قتل ہونا عالی نسب کی شان کے زیادہ لائق ہے۔

حل لغات:

خُطَّتَا: اصل میں "خُطَّتَانِ" تھا نون تثنیہ ضرورت شعری کی وجہ سے حذف کر دیا گیا۔ مف: خُطَّةٌ: خصلت، جہالت، مشکل معاملہ جس کا کوئی حل نہ ملے۔ ج: خُطَطٌ. اِسَارٌ: قید، بندش، تسمہ جس سے قیدی کو باندھا جائے۔ ج: اُسُرٌ. اَسِيْرٌ: قیدی۔ فی القرآن المجید: ﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِيناً وَيَتِيماً وَأَسِيراً﴾ (٧٦/٨) مَنَّةٌ: مص، مَنَّ (ن): احسان جتانا۔ علیہ بِكَذَا: بھلائی کرنا، انعام کرنا۔ ﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولاً﴾ (٣/١٦٤) تھکانا یا کمزور کرنا۔ دَمٌ: خون۔ ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ﴾. (٥/٣) ہر وہ چیز جو بطور طلاء کے استعمال کی جائے۔ ج: دِمَاءٌ، دُمِيٌّ. اَلْقَتْلُ: مص، قَتَلَهُ (ن): مار ڈالنا۔ اَجْدَرُ: اسم تفضیل، جَدُرَ بِكَذَا وَلَهُ (ک)، جَدَارَةً: لائق اور اہل ہونا۔

6 ...... | وَأُخْرَى أُصَادِيَ النَّفْسَ عَنْهَا وَإِنَّهَا | لَمَوْرِدُ حَزْمٍ إِنْ فَعَلْتُ وَمَصْدَرُ |

ترجمہ:

ایک اور صورت ہے جس سے میں پہلو تہی کر رہا ہوں (اس کے پر خطر ہونے کی وجہ سے) حالانکہ اگر میں اسے اختیار کروں تو وہ محتاط آدمی کا طریقہ ہے۔

حل لغات:

أُصَادِي (مفاعلة)، صاداہ: مقابلہ کرنا، مدارات کرنا، آڑے آنا، دل جوئی کرنا۔ یہاں پر "أُدَافِعُ" (پہلو تہی کرنا) کے معنی میں ہے۔ مَوْرِدٌ. وُرُوْداً: قریب آنا، پہنچنا، حاضر ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ﴾ (٢٨/٢٣) فَعَلْتُ: فَعَلَ الشَّيْءَ (ف) فَعْلاً: کرنا، بنانا۔ ﴿قَالَ فَعَلْتُهَا إِذاً وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ﴾. (٢٦/٢٠) مص (ض،ن) واپس کر دینا، واپس ہونا، متوجہ ہونا، ظاہر ہونا، حاصل ہونا، واقع ہونا، نتیجہ نکلنا۔

7 ...... | فَرَشْتُ لَهَا صَدْرِي فَزَلَّ عَنِ الصَّفَا | بِهِ جُؤْجُؤٌ عَبْلٌ وَمَتْنٌ مُخَصَّرُ |

ترجمہ:

تو (میں نے دوسری صورت کو اختیار کرتے ہوئے) اپنے سینے کو بچھا دیا تو وہ صاف شفاف چٹان سے پھسلا اس حال میں کہ اس کے ساتھ چوڑا سینہ اور مضبوط پتلی کمر تھی۔

حل لغات:

فَـرَشْـتُ فِـراشـاً(ن،ض): بچھانا، کشادہ کرنا، پھیلانا، ارادہ کرنا، تیار کرنا۔ زَلَّ: زَلالاً(س)، ہلکے سرین والا ہونا۔(ض) پھسل کر گرنا، پھر جانا، گذر جانا، جلدی گذرنا۔ عربی مقولہ ہے: اِذازَلَّ الْـعَـالِمُ زَلَّ بِزَلَّتِهِ عالَمٌ. جب عالم پھسل جائے تو اس کے پھسلنے کی وجہ سے ایک جہان پھسل جاتا ہے۔ الصفا: پتھر۔ ج: صفاة۔ جؤجؤ: سینہ کی ہڈیوں کے جمع ہونے کی جگہ، جہاز یا کشتی کا اگلا حصہ۔ ج: جَـآجـي. عَبْلٌ: ہر بڑی اور موٹی چیز۔ ج: عِـبـالٌ. مَتْنٌ: کمر، پیٹھ (مذکر و مؤنث)، دوستونوں کے درمیان کا حصہ ج: مُتُوْنٌ ومِتـانٌ. مُـخْـصَـرٌ: باریک کمر والا۔ کہا جاتا ہے: مُـخْـصَـرُ الْقَدَمَيْن. وہ ایسا شخص ہے جس کا تلوا زمین سے نہیں لگتا۔

8 ...... | فَخالَطَ سَهْلَ الْاَرْضِ لَمْ يَكْدَحِ الصَّفا | بِهٖ كَدْحَةً وَالْمَوْتُ خَزْيانُ يَنْظُرُ |

ترجمہ:

تو سینہ نرم وہموار زمین سے اس حال میں ملا کہ چٹان سے معمولی خراش بھی نہ آئی اور موت ذلیل و رسوا ہو کر دیکھتی رہ گئی۔

حل لغات:

خـالـط(مـفـاعلة)، خـالـطـةً: مل جل کر رہنا، میل ملاپ کرنا، ساتھ رہنا، صحبت رکھنا، راہ ورسم رکھنا، ربط وضبط رکھنا، مخلوط ہونا، مل جانا۔ الداءُ: بیماری لاحق ہونا۔ سَهْلٌ: نرم، ہموار، آسان، معمولی، کشادہ اور مسطح زمین۔ ج: سُهُولٌ. لَـمْ يَكْدَحْ: كَدَحَ في العمَلِ(ف) كَدْحًا: محنت کرنا، مشقت اٹھانا، کمائی کرنا، انتھک کوشش کرنا۔ وَجْهَ فلانٍ: کسی کا منہ نوچنا، خراش لگانا، بدنما داغ لگانا۔ خَـزْيـانُ: صیغہ صفت، مؤنث۔ خَـزْيـاءُ. ج: خَـزَايـا. خَزِيَ (ف) خَـزًى: گرفتار مصیبت ہونا، ذلیل وخوار ہونا، ہلاک ہونا۔ فـلانًـا ومِـنْـهُ: شرم کرنا۔ هـو خَـزْيـانُ. فـي الـحـديث: غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامىٰ. يـنـظر: نَظَرَ اِلَى الشَّيْءِ(ن) نَظْرًا: کسی چیز پر نگاہ ڈالنا، غور سے دیکھنا۔ فی الامرِ: سوچنا، فکر کرنا، اندازہ کرنا۔ الشيءَ: انتظار کرنا۔ بَيْنَ الناسِ: حکم کرنا، فیصلہ کرنا۔ لِلْقومِ: رحم کرنا، ترس کھا کر مدد کرنا۔ مدد دینا۔ فلانًا: متوجہ ہونا۔ فُلانًا الشيءَ: مہلت دینا۔

9 ...... | فَاُبْتُ اِلىٰ فَهْمٍ وَلَمْ اَكُ آئِبًا | وَكَمْ مِّثْلُهَا فَارَقْتُهَا وَهِيَ تَصْفِرُ |

ترجمہ:

اور میں قبیلہ فہم کی طرف لوٹ آیا حالانکہ میں لوٹنے والا نہیں تھا اور کتنی ہی اس جیسی مصیبتیں ہیں کہ میں ان سے جدا ہوا اور وہ سیٹیاں بجا رہی تھیں۔

حل لغات :

أُبْتُ: بَ اليه(ن) اَوْباً: لوٹنا۔ مِنَ السَّفَرِ: سفر سے واپس ہونا۔ الماءَ: رات کے وقت پانی پر اترنا۔ أُبْتُ بَنِي فُلَانٍ: میں ان کے پاس رات کے وقت آیا۔ اِلَى اللّٰهِ: توبہ کرنا، اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنا۔ فَارَقْتُ: (مفاعلة) فَارَقَهُ: علیحدگی وجدائی اختیار کرنا۔ تَصْفِرُ. صَفَرَ (ض) صَفِيْرًا: ہونٹوں سے سیٹی بجانا، ہونٹوں سے باریک آواز نکالنا۔ صَفَرَ بِهٖ: سیٹی بجا کر بلانا۔

وَقَالَ اَبُوْ كَبِيْرِ الْهُذَلِيُّ (الكامل)

شاعر کانام:

ابو کبیر عامر بن حلیس ہے، یہ مخضرمی شاعر ہیں، زمانہ اسلام پایا اور دولت اسلام سے سرفراز ہوئے۔ "شرح مرزوقی" کے حاشیہ میں ہے "أدرک الإسلام وأسلم" اور بیروت کے نسخے میں ہے: "قيل هو مخضرم أدرك الإسلام وأسلم" لیکن یہ مستبعد ہے کیونکہ یہ تابط شرا کے سوتیلے باپ ہیں اور تابط شرّاً کی تاریخ وفات ۸۰ ق۔ھ/۵۴۰ء ہے۔

اشعار کاپس منظر:

ابو کبیر ہذلی نے تابط شرا کی ماں سے شادی کی اس وقت تابط شرا چھوٹا بچہ تھا جب تابط شرا نے ابو کبیر کو اپنی ماں کے پاس کثرت سے آتے جاتے دیکھا تو یہ اسے ناگوار گزرا اور ابو کبیر کو بھی اس کے چہرے سے ناگواری کے آثار معلوم ہوگئے معاملہ یوں ہی رہا یہاں تک کہ بچہ جوان ہو گیا، تو ابو کبیر نے اس کی ماں سے کہا مجھے اس لڑکے سے خطرہ محسوس ہو رہا ہے لہذا میں تیرے قریب نہیں آؤں گا، اس نے کہا کسی حیلہ بہانے سے اسے قتل کر دو، پھر ایک دن ابو کبیر نے تابط شرا سے کہا کہ کیا تو لڑائی کے لئے چلے گا؟ اس نے کہا یہ تو میرا محبوب مشغلہ ہے، مجھے لے چلو۔ دونوں زادراہ لئے بغیر چل پڑے، ایک دن اور ایک رات سفر کرنے کے بعد ابو کبیر نے سوچا کہ لڑکے کو بھوک لگ گئی ہوگی، جب شام ہوئی تو ابو کبیر اپنی دشمن قوم کی طرف بڑھا، جب دور سے آگ دکھائی دینے لگی تو ابو کبیر نے کہا: مجھے بھوک لگی ہے، تم اس آگ کی طرف جاؤ اور ہمارے لئے کچھ لے کر آؤ۔ لڑکے نے کہا: "وَيحك" تیری ہلاکت ہو، یہ بھی کوئی بھوک کا وقت ہے! اس نے کہا مجھے تو بھوک لگ رہی ہے میرے لئے کچھ لاؤ، تو "تابط شرا" آگ کی طرف گیا اور دیکھا کہ عرب کے دو چور آگ تاپ رہے ہیں (جو رات کے وقت آگ کے پاس بیٹھا ہوتا ہے وہ دور سے آنے والے کو نہیں دیکھ سکتا جبکہ دور والا انہیں بآسانی دیکھ سکتا ہے) "تابط شرا" نے ان پر حملہ کیا اور فوراً پیچھے ہٹ گیا، اب وہ اس کی طرف لپکے، جو "تابط شرا" کے زیادہ قریب تھا پہلے اسے قتل کیا پھر دوسرے کی طرف جا کر اسے بھی قتل کر دیا پھر آگ کے پاس آیا

اور وہاں سے روٹی اٹھا کر ابو کبیر کے پاس لے کر آیا اور کہا'' کھا! اللہ تیرا پیٹ نہ بھرے'' ابو کبیر نے کھانا کھانے کے بجائے حیران ہو کر کہا: "ویحک" مجھے قصہ تو بتا!'' تابط شرا '' نے کہا: قصہ معلوم کر کے کیا کرے گا تو کھانا کھا اور اس کے بارے میں مت پوچھ، اس بات سے ابو کبیر پر دہشت طاری ہو گئی، کچھ دیر بعد تابط شرا نے جب واقعہ سنایا تو اس کی دہشت اور بڑھ گئی، پھر دونوں سفر کرتے رہے راستے میں کچھ اونٹ ان کے ہاتھ لگ گئے، اب رات کو اونٹوں کی حفاظت کے لئے سونے کی باریاں مقرر کیں کہ آدھی رات ایک سوئے گا اور دوسرا چوکیداری کرے گا۔ جب ابو کبیر سوتا تو تابط شرا پہرہ دیتا لیکن جب تابط شرا سوتا تو ابو کبیر بھی سو جاتا تین راتیں اس طرح گزر گئیں جب چوتھی رات ہوئی تو ابو کبیر سمجھا کہ آج لڑکے پر نیند کا خوب غلبہ ہے رات کا نصف اول ابو کبیر نے نیند کی جب نصف اخیر میں تابط شرا سویا اور ابو کبیر نے سمجھ لیا کہ اب اس پر خوب نیند کا نشہ طاری ہے اور قتل کا بہترین موقع ہے تو اس نے آزمانے کے لئے چھوٹی سی کنکری اٹھائی اور تابط شرا کی طرف پھینکی تو وہ بڑی چستی سے اٹھ گیا اور کہا یہ کیا ہے! ابو کبیر نے کہا مجھے نہیں معلوم اللہ کی قسم! یہ آواز اونٹوں کی طرف سے آئی ہے تو تابط شرا وہاں گیا چکر لگایا کوئی چیز نظر نہیں آئی تو واپس آ کر سو گیا پھر جب ابو کبیر نے سمجھا کہ اس پر نیند کا غلبہ ہے تو پہلی سے چھوٹی کنکری اٹھائی اور اس کی طرف پھینک دی تو وہ پہلے کی طرح فوراً اٹھ گیا اور کہا یہ میں کیا سن رہا ہوں تو ابو کبیر نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں، جس طرح تم نے سنا میں نے بھی اس طرح سنا ہے، شاید کسی اونٹ نے حرکت کی ہو تو وہ اونٹوں کی طرف گیا لیکن کوئی چیز نظر نہیں آئی تو واپس آ کر سو گیا پھر ابو کبیر نے اس سے بھی بہت چھوٹی کنکری اٹھا کر پھینکی تو وہ پہلے کی طرح فوراً اٹھ گیا اور اونٹوں کا جائزہ لیا لیکن کچھ نظر نہیں آیا تو ابو کبیر کی طرف واپس آ کر کہنے لگا، مجھے لگتا ہے کہ تیری نیت خراب ہے، اللہ کی قسم! اب اگر ایسا ہوا تو میں تجھے قتل کر دوں گا۔ راوی کا کہنا ہے کہ ابو کبیر نے کہا اللہ کی قسم! میں رات کا بقیہ حصہ چوکیداری کرتا رہا اس خوف سے کہ کہیں کوئی اونٹ حرکت کرے اور وہ مجھے قتل نہ کر دے۔ جب وہ واپس آئے تو ابو کبیر نے کہا: میں اس عورت کے قریب کبھی بھی نہیں جاؤں گا اور اس موقع پر لڑکے کی تعریف کرتے ہوئے اس نے یہ اشعار کہے:

❶ ...... وَلَقَدْ سَرَيْتُ عَلَى الظَّلَامِ بِمِغْشَمٍ | جَلْدٍ مِنَ الْفِتْيَانِ غَيْرِ مُثَقَّلِ

ترجمہ:

تحقیق میں نے رات کی تاریکی میں نوجوانوں میں سے ایک پختہ ارادے والے طاقتور ہلکے پھلکے نوجوان کے ساتھ سفر کیا۔

مطلب:

اس شعر میں اور آئندہ اشعار میں شاعر ممدوح کی خوبیاں بیان کر رہا ہے اس شعر میں تین خوبیاں بیان کی ہیں۔

حل لغات:

اَلظَّلَامُ: تاریکی، اندھیرا۔ مِغْشَمٌ: دلیر اور اپنی بات پر اٹل، بڑا ظالم، خودسر۔ جَلْدٌ: صفت، ج: اَجْلَادٌ وجِلَادٌ۔ جَلُدَ (ک) جَلَادَةً، مضبوط وقوی ہونا۔ ناپسند چیز کو برداشت کرنا۔ اَلْفِتْيَانُ مف: اَلْفَتٰی: نوجوان، سخی، بہادر، خادم۔ فی القرآن المجید: ﴿قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ﴾ (۲۱/۶۰) مُثْقَلٌ: مفع (تفعیل) زیر بار، لدا ہوا، بوجھ میں دبا ہوا، تھکا ہوا، کاہل، اونگھتا ہوا۔ ثَقَّلَهٗ: بوجھل کرنا، بھاری کرنا، زیر بار کرنا، تھکا دینا، پریشان کرنا، بوجھ تلے دبا دینا۔

❷ | مِمَّنْ حَمَلْنَ بِهٖ وَهُنَّ عَوَاقِدٌ | حُبُكَ النِّطَاقِ فَشَبَّ غَيْرَ مُهَبَّلٖ |
|---|---|

ترجمہ:

وہ ان جوانوں میں سے ہے جن کے ساتھ عورتیں اس حال میں حاملہ ہوئیں کہ وہ کمربند کی رسیوں کو گرہ لگانے والی تھیں اس لئے وہ اس حال میں جوان ہوا کہ محض پھولا ہوا نہیں تھا۔

مطلب:

ممدوح کی ماں جماع کے لئے ازخود راضی نہیں ہوئی تھی بلکہ جبراً اس سے جماع کیا گیا تھا جس سے یہ پیدا ہوا۔ عرب کا خیال تھا کہ جو عورت جماع کے لئے راضی نہ ہو اور زبردستی اس سے جماع کیا جائے تو اس کا بچہ طاقتور اور بہادر پیدا ہوتا ہے۔

حل لغات:

حَمَلْنَ: حَمَلَتِ الْمَرْاَةُ: حاملہ ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا﴾ (۳۱/۱۴) عَوَاقِدُ: مف، العاقِدَةُ: گرہ لگانے والی، جادوگرنی۔ عَقَدَ الْحَبْلَ (ض) عَقْدًا: گرہ لگانا۔ حُبُكٌ: مف: اَلْحُبْكَةُ۔ کمربند، پٹی، ازار باندھنے کی جگہ، پاجامے کا نیفہ جس میں ازار بند ہوتا ہے۔ اَلنِّطَاقُ: کمر پر باندھی جانے والی پٹی یا پٹکا، پٹکا یا پٹی جسے کام کرنے والی عورت کام کرتے وقت چستی کے لئے کمر پر باندھ لیتی ہے۔ کمربند، حدود، حلقہ، دائرہ، پیمانہ، علاقہ، شَبَّ۔ شَبَّ الْغُلَامُ (ض) شَبَابًا: لڑکے کا جوان ہونا۔ مُهَبَّلٌ: مفع (تفعیل)، "هَبَّلَ اللَّحْمُ فلانًا": کسی پر خوب گوشت پڑھنا، جسیم، شحیم ہونا۔

❶ | وَمُبَرَّءٍ مِنْ كُلِّ غُبَّرِ حَيْضَةٍ | وَفَسَادِ مُرْضِعَةٍ وَدَاءٍ مُغْيِلٖ |
|---|---|

ترجمہ:

اور وہ حیض کے ہر باقی ماندہ حصے اور دودھ پلانے والی کے فساد اور حالت حمل میں دودھ پلانے والی کی بیماری سے پاک ہے۔

مطلب:

اس شعر میں ممدوح کی تین خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔ایک یہ کہ وہ حیض کے بقیہ حصے سے پاک ہے یعنی اس کی ماں کے ساتھ حیض کے آخری ایام میں جماع نہیں کیا گیا بلکہ وہ طہر کی حالت میں حاملہ ہوئی ہے۔دوسری یہ کہ وہ فسادِ مُرضِعۃ سے پاک ہے یعنی جس عورت نے اسے دودھ پلایا ہے اس سے دودھ پلانے کی حالت میں جماع نہیں کیا گیا؛ کیونکہ عرب کا خیال تھا کہ مُرضِعَة سے جماع کیا جائے تو اس کا دودھ خراب ہو جاتا ہے۔تیسری یہ کہ حَامِلَہ عورت نے اسے دودھ نہیں پلایا،عرب کا خیال تھا کہ حَامِلَہ عورت اگر بچے کو دودھ پلائے گی تو وہ شہسوار نہیں ہوسکتا بلکہ گھوڑے سے گر پڑے گا۔

حل لغات:

مُبَرَّءٌ: مفع (تفعیل)، بَرَّءَ هُ مِنْ كَذَا: بری کرنا، بےقصور و بے گناہ ٹھہرانا، سبکدوش کرنا، بیمار کو صحت یاب بنانا۔فی القرآن المجید: ﴿كَمَا تَبَرَّؤُوا مِنَّا﴾ (۲/۱۶۷) غُبَّرٌ: ہر چیز کا آخری اور بقیہ،تھن میں باقی ماندہ دودھ اور بقیہ خون،حیض کے لئے اس کا زیادہ استعمال ہے، ج: غبرات. حَيْضَةٌ: الحِيضَةُ: حیض کا چیتھڑا،حیض کا خون۔حِيَضٌ. فَسَادٌ: بگاڑ،خرابی،تعفن،کرپشن،ابتری،قحط وخشک سالی۔﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ﴾ (۳۰/۴۱)" مَنْ فَسَدَتْ بِطَانَتُهُ كَانَ كَمَنْ غَصَّ بِالْمَاءِ": جس کے اہل وعیال ہی بگڑ جائیں وہ اس کی طرح ہے جس کو پانی سے اُچھو لگ جائے کہ اس کی کوئی تدبیر نہیں،کھانا حلق میں پھنس جائے تو پانی سے اتار لیا جاتا ہے،لیکن جب پانی ہی سے اچھو لگے تو کیا تدبیر کی جائے!؟

کشتی ہو طوفان میں تو کام آتی ہیں تدبیریں
اگر طوفان ہو کشتی میں تو کیا کام آئیں گی تدبیریں

مُرضِعَةٌ: فا، اَرْضَعَتِ الاُمُّ: دودھ پیتے بچے والی ہونا،الوَلَدَ: دودھ پلانا۔هِيَ مُرضِعٌ وَمُرْضِعَةٌ. ج: مَرَاضِعُ. ﴿وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِن قَبْلُ﴾ (۱۲/۸۲) مُغْيِلٌ: صفت، بچے کو حاملہ ہونے کی حالت میں دودھ پلانا۔

❹ ...... | حَمَلَتْ بِهِ فِي لَيْلَةٍ مَزْؤُودَةٍ | كَرْهًا وَعَقْدُ نِطَاقِهَا لَمْ يُحْلَلِ |

ترجمہ:

اس کی ماں ڈراونی رات میں جبراً اس کے ساتھ حاملہ ہوئی اور اس کے کمر بند کی گرہ نہیں کھولی گئی تھی۔

حل لغات:

مَزْؤُودَةٌ: مفع، زَأَدَهُ (ف)، زَأْدًا: ڈرانا،گھبرانا۔لَيْلَةٌ مَزْؤُودَةٌ: ڈراونی رات، كُرْهٌ، و كَرْهٌ: مص، جبرا

مجبوراً، بادلِ ناخواستہ، انکار، جبر یہ مشقت۔ بعض کے بقول بالضم وہ کام جس پر خود اپنے آپ کو مجبور کیا جائے اور بالفتح جو کام دوسروں سے زبردستی کیا جائے۔

5 ...... | فَاَتَتْ بِهٖ حُوْشَ الْفُؤَادِ مُبَطَّنًا | سُهُدًا اِذَا مَا نَامَ لَيْلُ الْهَوْجَلِ |

ترجمہ:

تو اس کی ماں نے اسے جنا تیز فہم باریک پیٹ والا کم سونے والا جب کہ ست آدمی کی رات سوتی ہے۔

فائدہ:

اس میں "نام" کی اسناد " لیل " کی طرف ہے جو اس کا غیر ما وضع لہ ہے؛ لہٰذا یہ اسناد مجاز عقلی ہے۔

حقیقت عقلیہ کی تعریف:

فعل یا شبہ فعل کی اسناد اس کی طرف کرنا جس کیلئے وہ مبنی (وضع کیا گیا) ہے، جیسے: فعل معروف، اسم فاعل، اسم تفضیل اور صفت مشبہ کی اسناد ان کے فاعل کی طرف، اسی طرح فعل مجہول اور اسم مفعول کی اسناد مفعول کی طرف۔

مجاز عقلی کی تعریف:

فعل یا شبہ فعل کی اسناد اس کی طرف کرنا جس کیلئے وہ مبنی نہ ہو جیسے فعل یا شبہ فعل کی اسناد زمان کی طرف یا مکان کی طرف یا فعل معروف کی اسناد مفعول کی طرف اور فعل مجہول کی اسناد فاعل کی طرف۔

حل لغات:

حُوْشُ الْفُؤَادِ: تیز فہم آدمی، مظبوط دل کا آدمی۔ اَلْفُؤَادُ: دل، بسا اوقات عقل پر بھی اس کا اطلاق ہوتا۔ فی القرآن المجید: ﴿اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا﴾. (۱۷/۳۶) ج: اَفْئِدَةٌ. مُبَطَّنٌ: پتلے اور چپکے ہوئے پیٹ والا، وہ گھوڑا جس کی پیٹھ اور کمر سفید ہو۔ سُهُدٌ: بہت جاگنے والا، بہت کم سونے والا۔ "فُلَانٌ سُهُدٌ" چوکنا اور محتاط آدمی۔ اَلْهَوْجَلُ: بے نشان دور کا بیابان، بے نشان راستہ، ایسی زمین جس میں کچھ پتہ نہ چلے، ست، بے وقوف، بدکار عورت، لمبی رات، اونگھ کا بقیہ، کشتی کا لنگر، ماہر رہبر، ست رفتاری۔

6 ...... | فَاِذَا نَبَذْتَ لَهُ الْحَصَاةَ رَاَيْتَهٗ | يَنْزُوْ لِوَقْعَتِهَا طُمُوْرَ الْاَخْيَلِ |

ترجمہ:

جب تو اس کی طرف کنکری پھینکے تو اسے دیکھے گا کنکری کے گرنے کے وقت شکرے کے کودنے کی طرح کودتا ہے۔

حل لغات:

نَبَذْتُ: نَبَذَ الشَّیءَ (ض) نَبْذًا: ڈالنا، پھینکنا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِیْ نَفْسِیْ﴾ (۹۶/۲۰) اَلْحَصَاةُ: پتھری، سنگریزہ، کنکری، پتھریاں۔ ج: حَصَیَاتٌ، حُصِیٌّ۔ یَنْزُو: نَزَا (ن) نَزْوًا: کودنا، اچھلنا۔ علیہ: کسی پر گر کر اس کو روندنا، حملہ کرنا، جست لگا کر پہنچنا۔ بہ الشَّرُّ: کسی کا شرارت پر آمادہ ہونا۔ طُمُوْرٌ مص، طمر (ض) طُمُوْرًا: نیچے کی طرف چھلانگ لگانا، نیچے کودنا، اچھلنا۔ اَلْاَخْیَلُ: ایک بدشگونی کا پرندہ، سبز رنگ کا ایک پرندہ جس کے بازؤں پر دوسرے رنگ کا دھبہ ہوتا ہے، شاہین، اکڑباز، متکبر۔

❼ ...... | وَاِذَا یَهُبُّ مِنَ الْمَنَامِ رَاَیْتَهٗ | كَرُتُوْبِ كَعْبِ السَّاقِ لَیْسَ بِزُمَّلٖ |

ترجمہ:

اور جب وہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو تو اسے پنڈلی کی ہڈی کی طرح سیدھا دیکھے گا نہ کہ کمزور۔

مطلب:

انسان جب نیند سے اٹھتا ہے تو سست اور ڈھیلا ہوتا ہے اور انگڑائیاں لیتا ہے لیکن ممدوح نیند سے اس طرح اٹھتا ہے کہ کسی قسم کی سستی و کاہلی کا مظاہرہ نہیں کرتا۔

حل لغات:

یَهُبُّ: هَبَّ مِنَ النَّوْمِ (ن) هُبُوْبًا۔ کسی کا نیند سے جاگنا۔ اَلْمَنَامُ: نیند، خواب۔ فی القرآن المجید: ﴿قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی﴾ (۱۰۲/۳۷) سونے کی جگہ۔ ج: مَنَامَاتٌ۔ رُتُوْبٌ: مص، رتب الشیءُ (ن) رُتُوْبًا: چیز کا اپنی جگہ بلا حرکت قائم و ثابت رہنا، سیدھا کھڑا رہنا، دشوار جگہ پر ٹھہر جانا۔ کَعْبٌ: ٹخنہ، پنڈلی اور سر کا جوڑ، ہر دو ہڈیوں کا جوڑ، بانس یا گنے کے دو پوروں کے درمیان کی گرہ۔ اَلسَّاقُ: پنڈلی، ٹانگ (مؤنث) درخت وغیرہ کا تنا جس پر شاخیں نکلتی ہیں، ج: سُوْقٌ، سِقَاقٌ، اَسْوُقٌ، ﴿فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ﴾ زُمَّلٌ: کمزور، بزدل و کمینہ۔

❽ ...... | مَا اِنْ یَمَسُّ الْاَرْضَ اِلَّا مَنْكِبٌ | مِنْهُ وَحَرْفُ السَّاقِ طَیَّ الْمِحْمَلِ |

ترجمہ:

(بحالت نیند) زمین سے تنفس اس کا کندھا اور اس کی پنڈلی کا کنارہ ہی چھوتا ہے، وہ تلوار کے پرتلے کی طرح

زمین سے لپٹا ہوا نہیں ہوتا۔

مطلب:

جب وہ سوتا ہے تو چیت لیٹ کر یا پھیل کر نہیں سوتا؛ کیونکہ اس طرح غفلت کی نیند طاری ہو جاتی ہے بلکہ پہلو کے بل لیٹتا ہے۔

حل لغات:

یَمَسُّ: مَسَّ الشیءَ (ن،س) مَسًّا: چھونا، ہاتھ لگانا۔ في القرآن المجید: ﴿لَا یَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ﴾ (۵۶۔۷۹) مَنْکِبٌ: کندھا، گوشہ، ہر چیز کا کنارہ، پہلو، زمین کا بلند حصہ، سردار قوم۔ ج: مَنَاکِبُ. ﴿فَامْشُوا فِي مَنَاکِبِهَا وَکُلُوا مِن رِّزْقِهِ وَإِلَیْهِ النُّشُورُ﴾ (۶۷/۱۵) طَیًّا: مص، طوی الشیءَ (ض) طَیًّا: موڑنا، طے کرنا، لپیٹنا۔ ﴿یَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ کَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْکُتُبِ﴾ (۲۱/۱۰۴) اَلْمِحْمَلُ: تلوار کا پرتلہ۔ ج: مَحَامِلُ۔

5 ...... وَإِذَا رَمَیْتَ بِهِ الْفِجَاجَ رَأَیْتَهُ | یَهْوِيْ مَخَارِمَهَا هُوِيَّ الْأَجْدَلِ

ترجمہ:

اور جب تو اسے پہاڑی کشادہ راستوں میں چھوڑ آئے تو دیکھے گا کہ وہ پہاڑ کی چوٹیوں پر شکرے کے جھپٹنے کی طرح چڑھ جائے گا۔

مطلب:

اس شعر میں شاعر نے ممدوح کے نیچے سے تیزی کے ساتھ اوپر چڑھنے کو باز کے تیزی کے ساتھ اپنے شکار پر بلندی سے جھپٹنے سے تشبیہ دی ہے، یعنی ممدوح کا تیزی سے اوپر چڑھنا مشبہ اور شکرے کا شکار کی طرف تیزی سے لپکنا مشبہ بہ اور سرعت رفتار وجہ تشبیہ ہے۔

جھپٹنا پلٹنا پلٹ کر جھپٹنا
لہو گرم رکھنے کا ہے اک بہانہ

حل لغات:

رَمَیْتَ: رَمَی الشیءُ (ض) رَمَاءً: بڑھنا، زیادہ ہونا۔ الشیءَ رَمْیًا: ہاتھ سے ڈالنا، پھینکنا۔ في القرآن المجید: ﴿وَمَا رَمَیْتَ إِذْ رَمَیْتَ وَلَٰکِنَّ اللَّهَ رَمَیٰ﴾ (۸/۱۷) عربی مقولہ ہے: "رُبَّ رَمْیَةٍ مِنْ غَیْرِ رَامٍ": کبھی تیر اندازی کا کام وہ بھی کر لیتا ہے جو تیر اندازی نہیں جانتا۔ اَلْفِجَاجُ: مف، الفَجُّ: طویل کشادہ راستہ۔

يَهْوِیْ: هَوَی الشَّیءُ (ض) هُوِیًّا: اوپر سے نیچے آنا۔ ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى﴾ (۱/۵۳) اَلْهَوٰی: میلان، محبت۔ "اِنَّ الْهَوٰی مِنَ النَّوٰی". محبت دوری سے پیدا ہوتی ہے۔ خواہش نفس، خواہشمند طبیعت۔ ﴿فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَى﴾ (۲۶/۳۸) محبوب و پسندیدہ شے۔ ج: اَهْوَاءُ.

فائدہ:

هَوٰی کا استعمال زیادہ تر غیر محمود چیزوں کے لئے ہوتا ہے، اسی لئے کہتے ہیں: "فلان من اهل الاهواء". مَخَارِمُ: مف، مَخْرِمٌ: پہاڑ یا ریت میں راستہ۔ مَخْرِمُ الْجَبَلِ: پہاڑ کی نکلی ہوئی نوک۔ اَلْاَجْدَلُ: شکرہ۔ ج: اَجَادِلُ.

⑩...... | وَاِذَا نَظَرْتَ اِلٰی اَسِرَّةِ وَجْهِهٖ | بَرَقَتْ كَبَرْقِ الْعَارِضِ الْمُتَهَلِّلِ |

ترجمہ:

اور جب تو اس کے چہرے کی خوبیوں کو دیکھے تو چمکنے والے بادل کی طرح چمک رہی ہیں۔

مطلب:

سابقہ اشعار میں شاعر نے کہا تھا کہ وہ پھولا ہوا نہیں ہے تو کہیں اس سے یہ گمان نہ ہو کہ بعض دبلے حضرات کی طرح اس کا چہرہ بھی مرجھایا ہوا اور جھریوں کی وجہ سے بدنما بنا ہوا ہے بلکہ اس کا چہرہ روشن و تاباں ہے۔

حل لغات:

نَظَرْتَ: نظر الی الشیءِ (ن) نَظَرًا: کسی چیز پر نگاہ ڈالنا، غور سے دیکھنا۔ فیہ: غور و فکر کرنا۔ عربی مقولہ ہے: "مَنْ نَظَرَ فِی الْعَوَاقِبِ سَلِمَ مِنَ النَّوَائِبِ" جو انجام پر نظر رکھے گا وہ حادثوں سے محفوظ رہے گا۔ اَسِرَّةٌ: مف، سِرَارٌ: ہتھیلی کے اندر کی لکیریں۔ پیشانی اور چہرہ کے خطوط۔ وَجْهٌ: سردار قوم، شریف و معزز آدمی۔ ج: وُجُوْهٌ. چہرہ، صورت، مظہر، ہر شے کا سامنے والا حصہ، نفس شے، ذات۔ فی القرآن المجید: ﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ﴾ (۸۸/۲۸) دل۔ فی الحدیث: ((لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفکم او لیُخالِفَنَّ اللّٰہ بین وُجوهِكم)) زمانہ کا ابتدائی حصہ، دن کا اول حصہ، صبح کی نماز، ستارے کا دکھائی دینے والا جز، کپڑے کا دکھائی دینے والا حصہ، کسی مسئلہ کا صاف دکھائی دینے والا مفہوم، گھر کا سامنے والا حصہ جس میں دروازہ ہوتا ہے، تھوڑا پانی، مرتبہ، قصد، سمت، گوشہ، پہلو، جانب، طرف، راستہ، ڈگر، صحت، کلام کا مقصود بالذات مفہوم و مطلب، صفت، سبب، بنیاد، مد، سارنگی کی نے کا کنارہ والا جز، سطح۔ بَرَقَتْ: برق (ن) بَرْقًا: بجلی کا چمکنا، جھلملانا، چمکنا۔ ﴿يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ﴾ (۲۰/۲) العارض: افق میں پھیلا ہوا بادل۔ ﴿هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا﴾. (۲۴/۴۶) پہاڑ، چہرے کا ایک حصہ، رخسار، گردن کا

ش، پیش آمدہ مصیبت، درپیش معاملہ، عارضی غیر دائمی، رکاوٹ مانع، دانتوں کی کچلی، واقعہ۔ ج: عوارِض. المُتَهَلِّلُ: تَهَلَّلَ السَّحابُ: بادل کا چمکنا۔

⑪ ...... | صَعْبُ الْكَرِيْهَةِ لايُرَامُ جنابُهُ | مَاضِي الْعَزِيْمَةِ كَالْحُسامِ الْمِقْصَلِ |

ترجمہ:

وہ کاٹنے والی تلوار کی طرح ارادے کو پورا کرنے والا، سخت جنگجو ہے اس کے گھر کے صحن کا ارادہ نہیں کیا جا سکتا۔

مطلب:

کسی کی جرأت نہیں کہ اس کے گھر کو میلی نظر سے دیکھے اور جس طرح تیز دھار تلوار کاٹ کر رکھ دیتی ہے اسی طرح یہ بھی اپنا ارادہ پورا کر کے ہی رہتا ہے۔

ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو
وہ تلاطم خیز موجوں سے گھبرایا نہیں کرتے

حل لغات:

صَعْب: دشوار، سخت، مشکل، خوددار آدمی، دشوار گذار۔ الْكَرِيْهَةُ: جنگ یا جنگ کی شدت، گھمسان کی لڑائی، آفت، مصیبت۔ يُرَام: رامَهُ (ن) رَوْماً. قصد کرنا، چاہنا۔ جَنَاب. محلّہ، گھر کا صحن، حفاظت، گوشہ، لقب تعظیمی۔ مَاضِيْ. گذشتہ زمانہ، وہ فعل جو گذشتہ زمانہ پر دلالت کرے، جاری، نافذ ہو کر رہنے والا، تیز، تیز تلوار۔ ج: مواضٍ. اَلْعَزِيْمَةُ: پختہ ارادہ، حوصلہ، وہ کہ جس کا پختہ ارادہ کیا گیا ہو۔ اَلْحُسَامُ: تیز تلوار۔ حسام السیف: تلوار کی دھار۔ المقصل: تیز تلوار، تیز طرار زبان۔

⑫ ...... | يَحْمِيْ الصِّحابَ اذا تَكُوْنُ عَظِيْمَةٌ | واذا هُمْ نَزَلُوْا فَمَأْوَى الْعُيَّلِ |

ترجمہ:

جب کوئی بڑا واقعہ پیش آئے تو دوستوں کی حفاظت کرتا ہے اور جب وہ اس کے ہاں مہمان بنیں تو فقراء کے لئے جائے پناہ ہے۔

مطلب:

وہ دوست و احباب کو مشکل وقت میں بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا اور دوست یا کوئی بھی خواہ فقیر ہی کیوں نہ ہو سب کی مہمان نوازی کرتا ہے۔

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم   رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

حل لغات:

يَحْمِيْ: حمى الشيءُ فلانًا (ض) حَمْياً. حفاظت کرنا، بچانا۔ عربی مقولہ ہے: "رُبَّ حَامٍ لِاَنْفِهٖ وَهُوَ جَادِعُهٗ". بہت سے اپنی ناک بچانے والے دراصل اسے کاٹنے والے ہوتے ہیں۔ عَظِيْمَةٌ: مصیبت، آفت، مشکل معاملہ۔ ج: عَظَائِمُ. نزلوا: نزل (ض) نُزُوْلاً: اترنا، اوپر سے نیچے آنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ﴾ (۱۰۵/۱۷) عن الامر و الحق: کسی معاملہ یا حق کو چھوڑنا، دست بردار ہونا۔ بالمکان و فیه: قیام کرنا۔ علی القوم: کسی قبیلہ یا جماعت کا مہمان بننا۔ عربی مقولہ ہے: "اِذَا نَزَلَ بِكَ الشَّرُّ فَاقْعُدْ": جب تجھ پر برائی آئے تو بیٹھ جا۔ مَأْوٰی: اسم ظرف، پناہ گاہ، ٹھکانہ۔ ج: مَآوٍ. ﴿قَالَ سَاٰوِیْۤ اِلٰى جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ﴾ (۴۳/۱۱) اَلْعَيْلُ: مف. عَائِلٌ: محتاج ہونا، کثیر العیال ہونا۔

وَقَالَ تَأَبَّطَ شَرًّا (الطويل)

اشعار کا پس منظر:

اس کے چچا کے بیٹے یعنی شمس بن مالک نے اسے عمدہ اونٹ تحفے میں پیش کیے، تو شاعر نے شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ اشعار کہے:

❶...... انی لَمُهْدٍ مِنْ ثَنَائِیْ فَقَاصِدٌ بِهٖ | لِابْنِ عَمِّ الصِّدْقِ شَمْسِ بْنِ مَالِكٍ

ترجمہ:

میں اپنی تعریف کا ہدیہ پیش کر رہا ہوں اس کے ساتھ ارادہ کرتا ہوں اپنے چچا کے سچے بیٹے شمس بن مالک۔

حل لغات:

مُهْدٍ: فا، (افعال) اهدى الهديّةَ الى فلانًا و لهٗ: اعزازاً کسی کو ہدیہ یا تحفہ دینا۔ ثَنَاءٌ: تعریف، مدح، شکریہ۔ ج: اَثْنِيَةٌ. اَلصِّدْقُ: سچ، فضیلت، سختی، مضبوطی، صلاح۔ شعر میں پہلے تینوں معانی مراد ہو سکتے ہیں۔ فی القرآن المجید: ﴿وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا﴾ (۸۰/۱۷) عربی مقولہ ہے: "الصِّدقُ يُنْبِئُ عنك لا الوعيدُ": عمل کی سچائی تمہاری خبر دے گی نہ کہ دھمکی، یعنی دشمن کا سچا مقابلہ شجاعت ظاہر کرے گا نہ کہ خالی دھمکی۔

❷...... اَهُزُّ بِهٖ فِیْ نَدْوَةِ الْحَیِّ عِطْفَهٗ | كَمَا هَزَّ عِطْفِیْ بِالْهِجَانِ الْاَوَارِكِ

ترجمہ:

میں قبیلہ کی محفل میں تعریف کر کے خوشی سے اس کی گردن جھماؤں گا جس طرح اس نے پیلو کے درخت چرنے والے سفید اونٹوں سے میری گردن جھمائی۔

مطلب:

جس طرح اس نے مجھے اونٹوں کا تحفہ دیکر خوش کیا ہے اسی طرح میں بھی اپنے خاندان کے سامنے اس کی ایسی تعریف کروں گا کہ وہ خوشی سے جھوم اٹھے گا۔

حل لغات:

اُهُزُّ: هَزَّ الشَّیْءَ (ن) هَزًّا: چیز کو حرکت دینا۔ فی القرآن المجید: ﴿ وَهُزِّیْ إِلَیْکِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَیْکِ رُطَباً جَنِیّا ﴾ (۱۹/۲۵) هَزَّ الرجلُ (ض) هِزَّةً: نشاط و فرحت محسوس کرنا، ہشاش بشاش ہونا، موڈ میں ہونا۔ اهتز: ہلنا، جھومنا۔ ﴿فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌ وَلّٰی مُدْبِراً وَلَمْ یُعَقِّبْ یَا مُوسٰی أَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ إِنَّکَ مِنَ الْآمِنِیْنَ﴾ (۲۸/۳۱) ندوة: اسم مرہ، ایک دفعہ کا اجتماع، جماعت، مجلس، سخاوت، مشورہ۔ دَارُ النَّدْوَةِ: زمانہ جاہلیت میں "مکہ مکرمہ" میں قریش کا دار المشورہ اسی نام سے موسوم تھا جسے قصی بن کلاب نے بنایا تھا بعد میں اس کے لڑکے سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خرید کر دَارُ الإِمَارَةِ (گورنر ہاؤس) بنادیا۔ اَلحَیُّ: زندہ، زندہ دل، باقی۔ فعال، متحرک، تازہ، محلّہ، قبائل میں سے چھوٹا قبیلہ۔ ج: اَحْیَاءٌ. عِطْفٌ: بغل، کنارہ، انسان کے سر سے کولہے تک کا حصہ۔ ﴿ثَانِیَ عِطْفِهِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ﴾ (۲۲/۹) الهجان: خالص عمدہ چیزیں، اعلیٰ نسل کے سفید اونٹ، مذکر، مؤنث اور مفرد و جمع کے لئے۔ الأوارک: مف، الْأَرَاک: پیلو کا درخت۔ أرک: (ن،ض) أُرُوْكًا، الجملُ: اونٹ کا پیلو کے درخت کے پتے کھانا۔

❸...... | قَلِیْلُ التَّشَكِّیْ لِلْمُهِمِّ یُصِیْبُهُ | كَثِیْرُ الْهَوٰی شَتَّی النَّوٰی وَالْمَسَالِکِ |

ترجمہ:

اپنے اوپر آنے والی بڑی بڑی مصیبتوں کی شکایت نہیں کرتا، زیادہ خواہشات، مختلف نیتوں اور راستوں والا ہے۔

مطلب:

انتہائی مستقل مزاج ہے کہ کسی مشکل کی شکایت نہیں کرتا اور ایسا باہمت ہے کہ اس کا فقط ایک مقصد نہیں، بلکہ اس کے مقاصد زیادہ ہیں اور ان کے حصول کے لئے بڑی کوشش کرتا ہے۔

حل لغات:

قَلِيْلٌ: تھوڑا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلاَ تَشْتَرُواْ بِآيَاتِي ثَمَناً قَلِيلاً وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ﴾ (۴۱/۲) کمیاب، دبلے جسم کا آدمی، معمولی۔ شعر میں 'عدم' کے معنی میں ہے۔ ج: اَقِلاء وقُلُل. اَلتَّشَكِّيْ: مص، (تفعل) تَشَكّي واِشتكي: بیمار ہونا۔ الیه: شکایت کرنا۔ ﴿وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ﴾ (۱/۵۸) اَلْمُهِمُّ: سخت وتشویش ناک معاملہ، قابل توجہ مسئلہ، اہم وضروری غور وفکر کا حامل معاملہ، مشغول کرنے والا معاملہ۔ ج: مَهَامّ. يُصِيْبُ: اَصاب: آدمی کا حق بجانب ہونا، قول وفعل میں صحیح وٹھیک ہونا۔ الشیءَ: پالینا۔ الخطبُ فلانا: کسی پر مصیبت آنا، الرجل: لاحق ہونا۔ ﴿قُل لَّن يُصِيبَنَا إِلاَّ مَا كَتَبَ اللّهُ لَنَا﴾ (۵۱/۹) كَثِيْرٌ: بہت، وافر، زیادہ۔ ﴿يضل به كثيرا ويهدى به كثيرا﴾ (۲۶/۲) اَلْهَوٰى: مصدر مبنی للمفعول، میلان، محبت، عشق، خیر وشر دونوں میں، خواہش نفس۔ ﴿مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ﴾ (۴۳/۲۵) ﴿فَلاَ تَتَّبِعُواْ الْهَوَى﴾ (۱۳۵/۵) خواہش مند طبعیت، محبوب وپسندیدہ چیز۔ ﴿وَلاَ تَتَّبِعُواْ أَهْوَاء قَوْمٍ﴾ (۷۷/۵) شَتّٰى: مف، اَلشَّتِيْتُ: منتشر ومتفرق، مختلف، بکھرا ہوا۔ ﴿إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّى﴾ (۴/۹۲) اَلنَّوٰى: مصدر مبنی للمفعول، نَوَى الامرَ (ض) نَوًى: ارادہ کرنا، نیت کرنا، فی الحدیث: ((انما الاعمال با لنيات)) اَلنَّوٰى: دوری، سفر، پردیس، منزلِ سفر، وہ جگہ جہاں کا مسافر ارادہ کرے قریب ہو یا دور، گھر، گٹھلیاں۔ اَلْمَسَالِكُ: مف: مَسْلَكٌ: راستہ، کسی جماعت کا مخصوص طریقہ، روش، پانی کا راستہ۔ سلک (ن) المكانَ و به وفيه: داخل ہونا اور پار ہونا، الشيءَ وفى الشيءِ وبه: ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنا۔ ﴿مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ﴾ (۴۲/۷۴)

⑤...... | يَظَلُّ بِمَوْمَاةٍ وَيُمْسِيْ بِغَيْرِهَا | جَحِيْشًا وَيَعْرَوْرِيْ ظُهُوْرَ الْمَهَالِكِ |

ترجمہ:

وہ صبح کو ایک بے آب وگیاہ جنگل میں ہوتا ہے تو شام کو کسی دوسرے میں، وہ پر عزم ہے اور ہلاکتوں کی ننگی پیٹھ پر سواری کرتا ہے۔

بجلی ہوں، نظر کوہ و بیاں پہ ہے میری
میرے لئے شایاں خس وخاشاک نہیں ہے

حل لغات:

مَوْمَاةٌ: وسیع بیابان یالق ودق صحراء، جنگل۔ ج: مَوَامِيْ. يمسى: امسى القومُ: شام کے وقت میں داخل ہونا۔ اصبح کی ضد ہے۔ فی القرآن المجید: ﴿فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ﴾

(۳۰/۱۷) جحيشا: رجل جحيش: مستقل رائے والا مرد۔ يعروري: (افعيعال)، اِعْرَوْرَى الفرسَ: ننگی پیٹھ پرسوار ہونا: الـرَّجُلُ: تنہا سفر کرنا۔ ظُهُوْرٌ: مف: الظَّهر: پیٹھ، اوپر کا بیرونی حصہ۔ اَلْـمَهَالِكُ: مف: اَلْمَهْلِكَةُ: لام پر تینوں حرکتیں درست ہیں، ہلاکت کی جگہ، ریگستان، بیابان۔

بِمُنْخَرِقٍ مِنْ شِدَّةِ الْمُتَدَارِكِ	وَيَسْبِقُ وَفْدَ الرِّيحِ مِنْ حَيْثُ يَنْتَحِيْ ...... ❺

ترجمہ:

جدھر بھی رخ کرتا ہے ہوا کے اگلے حصے سے سبقت لے جاتا ہے مسلسل چلنے کی وجہ سے پھٹے ہوئے لباس میں۔

مطلب:

ممدوح کی سبک رفتاری کو بیان کرنا مقصود ہے اور جو تیز چلتا ہے اس کا لباس (خصوصاً شلوار) ہوا یا دیگر اشیاء سے ٹکرانے اور کثرت سفر کی وجہ سے پھٹ جاتا ہے۔

حل لغات:

يسبق: سبق الى كذا (ض) سَبْقًا: کسی چیز کی طرف کسی سے آگے بڑھنا۔ على قومه: کرم وسخاوت میں سب سے بڑھ جانا۔ على كذا: غالب ہونا۔ سابق الى الشيء: کسی شیء کی طرف دوڑنا، جلدی سے آنا۔ في القرآن المجی: ﴿سَابِقُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ﴾ (۲۱/۵۷) استبقوا الى الشيء: کسی شیء کی طرف پہنچنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنا۔ ﴿وَاسْتَبَقَا الْبَابَ﴾ (۲۵/۱۲) عربی مقولہ ہے: "سَبَقَ سَيْلُهُ مَطَرَهُ". اس کا سیلاب اس کی بارش سے پہلے آ گیا، یعنی نفع سے پہلے نقصان ہوگیا۔ وَفْدٌ: آدمیوں کی جماعت جو مشترکہ کام کے لئے بھیجی جائے، وفد۔ ج: وُفُود. الريح: ہوا، ج: اَرْيَاح: بُو، اچھی چیز، رحمت، مدد، قوت، غلبہ۔ ينتحي انتحاءً الشيءَ: قصد وارادہ کرنا، لہٗ: کسی پر اعتماد کرنا اور اس کی طرف جھکنا۔ منخرق: فا (انفعال)، تیز رفتار۔ انخرق الشيءُ: پھٹنا۔ اَلْمُتَدَارِكُ: (تفاعل)، تَدَارَكَ القومُ: ایک کا دوسرے سے آملنا۔

لَهُ كَالِئٌ مِنْ قَلْبِ شَيْحَانَ فَاتِكِ	إِذَا خَاصَ عَيْنَيْهِ كَرَى النَّوْمِ لَمْ يَزَلْ ...... ❻

ترجمہ:

جب اونگھ اس کی آنکھیں بند کرتی ہے تو ہوشیار بہادر آدمی کا دل اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔

مطلب:

جب وہ سوتا ہے تو اس کا دل نہیں سوتا بلکہ جسم کی حفاظت کر رہا ہوتا ہے اگر معمولی خطرہ محسوس ہو تو فوراً بیدار

ہوجاتا ہے۔اس شعر میں نیند کی حالت کو بیان کیا ہے۔

حل لغات:

خاصَ: الثوبَ(ن) خَوْصًا: سلائی کرنا، دور دور ٹانکے لگانا۔ کَرٰی: نیند، اونگھ۔ ج: أکراء. یزل. ال(ن) زوالاً: جاتا رہنا، پھر جانا، الگ ہونا، ہلاک ہونا، سست پڑنا، ناپید ہونا، ختم ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿أولم تکونوا أقسمتم من قبل ما لکم من زوال﴾ (۱۴/۴۴) کالیء: فا، کلأ اللہ فلانا(ف) کَلأً: حفاظت کرنا۔ ﴿قل من یکلؤکم باللیل والنھار من الرحمٰن﴾ (۲۱/۴۲) الشَّیحان: لمبا، غیرت مند، ہوشیار، شاح علی حاجتہ (ض)، شَیْحًا: چوکنا رہنا، چوکس ہونا، کوشش کرنا، ڈرنا۔ فاتِکٌ: دلیر، بہادر، بے دھڑک، مہلک. ج: فُتّاکٌ.

❼ ویجعل عینیہ ربیئۃ قلبہ	إلی سلۃ من حد أخلق صائک

ترجمہ:

اور اپنی آنکھوں کو اپنے دل کا محافظ بناتا ہے بے نیام خون جمی ہوئی چکنی تلوار کی دھار کی طرف ۔

مطلب:

اس کی آنکھوں کی بیداری کو تشبیہ دی ہے مقدمۃ الجیش سے، جس طرح مقدمۃ الجیش آنے والے خطرے سے آگاہ کرتا ہے اسی طرح اس کی آنکھیں دل کو خطرے سے آگاہ کر دیتی ہیں اور خون آلود تلوار ہمہ وقت اس کے ساتھ رہتی ہے۔اس شعر میں حالت بیداری کو بیان کیا ہے۔

حل لغات:

رَبِیْئَۃٌ: فوج کا دیدبان، ہراول دستہ۔ ج: رَبَایَا. سَلَّۃٌ: اسم مرہ، ایک بار تلوار سونتنا، ایک جنبش، تلوار کی برآمدگی، حرکت، چوری، گھوڑے کی ایک دوڑ، ٹوکری، کنڈی۔ ج: سِلالٌ. حَدٌّ: سرحد، کسی چیز کی حدود، چار دیواری، انتہاء، آخری حصہ، کنارہ، دھار، تیزی، جوش، غضبی کیفیت، غصہ، تعریف، مجرم کیلئے شرعاً واجب ہونے والی مخصوص سزا۔ ج: حُدُوْدٌ. دو چیزوں کے درمیان کی نوک، چیز کی انتہا۔ فی القرآن المجی: ﴿ومن یتعد حدود اللہ فقد ظلم نفسہ﴾ (۱/۶۵) الحد من السیف: تلوار کی دھار۔ اخلق: خَلِقَ الشیءُ (س) خَلَقًا: چکنا و ملائم ہونا، نرم ہونا۔ الثوبُ: پرانا ہونا۔ یہاں یہ دونوں معانی مراد ہوسکتے ہیں، ہموار ہونا۔ صَائِکٌ: صاک بہ المسکُ ونحوہٗ (ن) صَوْکًا: مشک کا چپکنا، لگنا۔ صئِکَ الدمُ (ض) صَاْکًا: خون کا خشک ہونا، بہ: چپکنا۔

❽ ..... | اذا هـزه فـي عـظـم قِـرْن تهـللت | نـواجـذ افـواه المنايا الضواحک |
|---|---|

ترجمہ:

جب کسی ہمسر کی ہڈی میں تلوار کو ہلاتا ہے تو ہنسنے والی موتوں کے مونہوں کی آخری داڑھیں چمکنے لگتی ہیں۔

مطلب:

ایسا سخت وار کرتا ہے کہ تلوار گوشت کو کاٹتی ہوئی ہڈی تک پہنچ جاتی ہے اس کاری ضرب سے موت اپنی مراد کے حصول پر خوشی سے ایسے قہقہے لگاتی ہے کہ اس کی آخری داڑھیں نظر آتی ہیں۔

جب تیری شمشیر سے کتنے ہی سر اڑ جائیں گے
رنگ سب کے باعثِ خوف وخطر اڑ جائیں گے

حل لغات:

عَظْمٌ: ہڈی۔ ج: عِظَامٌ. فی القرآن المجید: ﴿قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ﴾ (۳۶/۷۸) کسی چیز کا بڑا حصہ، ہل میں لگا ہوا نوکدار لوہا۔ قَـــرْنٌ: سینگ، انسان اور شیطان کے سر کا کنارہ (جہاں جانور کا سینگ ہوتا ہے) قوم کا سردار، تلوار یا چھلکے کی دھار، سورج کی پہلی کرن، پہاڑ یا ٹیلے کی چوٹی، ٹڈی کے سر کا بال، لوبیا وغیرہ کا غلاف، پھلی (جس میں بیج یا دانے ہوتے ہیں) صاف چکنا پتھر جس پر کوئی نشان نہ ہو، دوڑ کا ایک پھیرا، سو سال کا عرصہ، صدی، زمانہ۔ فـي الـحـديـث: ((خيـر الـقـرون قـرنـي)) ایک صدی کے لوگ، نسل، عورت کی زلف۔ ج: قُرُونٌ. تَهَـلَّـلَتْ: (تفعل)، تهلل الوجهُ: چہرے کا چمکنا۔ نـواجـذ: مف: الناجذ: داڑھ۔ "عضوا عـلـيـه بـالـنـواجـذ". المنايا: مف: اَلْمَنِيَّةُ: موت۔ "المنية لا الدَّنِيَّةُ": یعنی ذلت کی زندگی سے موت بہتر ہے۔ اَلـضَّـوَاحِـکُ: مف: ضَـاحِكَةٌ: ہر وہ دانت جو ہنسنے میں ظاہر ہو۔ اگلے دانت کے قریب والی داڑھ۔ ﴿ضَـاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ﴾. (۸۰/۳۹)

❾ ..... | يَرَى الْوَحْشَةَ الْاُ نْسَ الْاَنِيْسَ وَيَهْتَدِىْ | بِحَيْثُ اهْتَدَتْ اُمُّ النُّجُوْمِ الشَّوَابِكِ |
|---|---|

ترجمہ:

وہ تنہائی کو مانوس دوست سمجھتا ہے اور وہاں راستہ پاتا ہے جہاں کہکشاں راستہ پاتی ہے۔

مطلب:

تنہائی سے مانوسیت کی دو وجہیں ہوسکتی ہیں ایک یہ کہ وہ جنگلات و بیابانات کے سفر کا عادی ہے جس کی وجہ سے

لوگوں سے کم میلاپ ہوتا ہے جس طرح کہکشاں اپنا راستہ جانتی ہے اسی طرح یہ بھی اپنے راستوں سے واقف ہے، دوسری یہ کہ وہ اکثر غارت گری اور لوٹ مار کرتا رہتا ہے جس کی وجہ سے اس کے دشمن زیادہ ہیں لہذا وہ تنہائی میں ہی عافیت سمجھتا ہے۔

حل لغات:

اَلْوَحْشَةُ: خلوت، خوف، یا تنہائی کی وجہ سے طبعیت کا انقباض، عدم انسیت، لوگوں سے بیزاری، دوری، قساوت قلبی۔ اَلْاُنْسُ: اُنسیت۔ انس به و الیه(س) اُنسًا: مانوس ہونا، سکون محسوس کرنا، محبت ہونا۔ یھتدی: ہدایت پانا، ہدایت چاہنا، ہدایت پر قائم رہنا۔ ام: ماں۔ فی القرآن المجید. ﴿قَالَ يَا ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَ لَا بِرَأْسِي﴾ (۲۰/۹۴) دادی، جڑ، اصل۔ ج: اُمّاتٌ و اُمّهاتٌ. ﴿وَأُمَّهَاتُ نِسَآئِكُمْ﴾ (۴/۲۳) ام النجوم: ستاروں کی کہکشاں۔ الشوابک: مف: شَابِک: پیچیدہ، پر پیچ۔

وقال قطری بن الفجاءة (الوافر)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: قطری بن فجاءۃ ہے (متوفی ۷۸ھ/۶۹۷ء) (اور بعض نے ۷۷ھ لکھا ہے) یہ سرداران خوارج سے ہے اور یہ خطیب، شہسوار اور شاعر تھا۔ قطری: اس میں ''ی'' نسبت کی ہے، شہر "قطر" کی طرف منسوب ہے جو "بحرین" اور "عمان" کے درمیان واقع ہے۔ شاعر کے والد کا نام ''فجاءۃ'' اس طرح پڑا کہ وہ "یمن" گئے تھے اور اچانک آ گئے تو لوگوں نے کہا'' فُجاءَة '' (اچانک) تو ان کا نام ہی '' فُجاءَة '' پڑ گیا۔

❶ ...... أَقُوْلُ لَهَا وَقَدْ طَارَتْ شَعَاعًا	مِنَ الْأَبْطَالِ وَيْحَكِ لَا تُرَاعِي

ترجمہ:

میرا نفس (دل) بہادروں کے ڈر سے ٹکڑے ٹکڑے ہونے لگا تو میں نے اس سے کہا: تجھ پر افسوس! مت ڈر۔

حل لغات:

طَارَتْ: طار الطائرُ و نحوُهُ (ض) طَيْرًا: اپنے پروں کو ہلا کر ہوا میں بلند ہونا۔ طارت نفسُهٗ شعاعاً: بے چین و پریشان ہونا۔ شَعَاعًا: شَعَاعٌ: متفرق و منتشر۔ کہتے ہیں: دمٌ شَعَاعٌ. ذَهَبَتْ نَفْسُهُ او قَلْبُهُ شَعَاعًا. اس کا دل پریشان اور ذہن منتشر ہو گیا۔ الابطال: مف: اَلْبَطَلُ: دلیر و بہادر ہونا، سورما، ہیرو، میر افسانہ، شہسوار، ممتاز کھلاڑی۔ وَيْحَ: رحم و ترس کھانے کا کلمہ۔ کبھی مدح اور تعجب کے موقع پر آتا ہے اور کبھی ویل کے معنی بھی دیتا ہے۔

وَيْحَکَ: تجھ پر ہلاکت ہو۔ وَيْحَ لهُ وَوَيْحًا لهُ: اس بیچارے کا کتنا برا حال ہے یا وہ کتنا بد بخت ہے، وہ بہت خوب ہے، اس کا ناس ہو، اس کا بیڑا غرق ہو۔ تُرَاعِي: رَاعَ منه(ن) رَوْعًا: کسی سے ڈرنا۔ راعهُ الامرُ: ڈرانا۔ گھبرا دینا، تعجب میں ڈال دینا۔

❷ ...... | فَإِنَّکِ لَوْ سَأَلْتِ بَقَاءَ يَوْمٍ | عَلَى الأَجَلِ الَّذِي لَکِ لَمْ تُطَاعِي |

ترجمہ:

کیونکہ اگر تو اس وقت مقررہ پر جو تیرے لئے ہے ایک دن کی بقاء کا بھی سوال کرے تو تیری بات نہیں مانی جائے گی۔

موت کو سمجھے ہیں غافل اختتام زندگی

ہے یہ شام زندگی ، صبح دوام زندگی

حل لغات:

بَقَاءٌ: وجود، بقاء۔ اَلاَجَلُ: مدت، وقت، موت۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَن يُؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْساً إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا﴾ (۱۱/۶۳) ج: آجالٌ. تُطَاعِي: طاع فلانٌ(ن) طَوْعًا : تابعدار ہونا، فرماں بردار ہونا، اشارے پر چلنا۔

❸ ...... | فَصَبْرًا فِي مَجَالِ الْمَوْتِ صَبْرًا | فَمَا نَيْلُ الْخُلُوْدِ بِمُسْتَطَاعِ |

ترجمہ:

تو موت کے میدان میں صبر ہی کر کیونکہ ہمیشہ کی زندگی کا حصول بس میں نہیں۔

کلبۂ افلاس میں دولت کے کاشانے میں موت

دشت ودر میں، شہر میں، گلشن میں، ویرانے میں موت

حل لغات:

صَبْــرٌ: قوت برداشت، تحمل، جفاکشی، ہمت و دلیری، تکلیف سہنے کا جذبہ یا طاقت، محبوب چیز سے رکے رہنے کی پابندی، قید، کہتے ہیں: "قَتَلَــهُ صَبْـرًا": اسے قید کر کے مار دیا، یعنی قید میں اتنا بھوکا پیاسا رکھا کہ وہ مرگیا۔ شَهْــرُ الصَّبْرِ: ماہ رمضان۔ يَمِيْنُ الصَّبْرِ: لازمی یا جبری قسم۔ مذکورہ معانی بفتح الصاد و سکون الباء کی حالت میں ہیں نیز اس کی حرکات وسکنات مختلف ہونے سے معانی بھی مختلف ہوجاتے ہیں۔ مَجَالٌ: چکر لگانے کی جگہ، میدان کار، گنجائش، دائرۂ عمل، سرگرمی کا مرکز، موقعہ۔ ج: مَجَالات. نَيْلٌ: حاصل ہونے والی چیز، حصول۔ "أَصَابَ من عدوِّهِ نَيْلاً": اس نے دشمن سے اپنا انتقام لے لیا۔ نَالَ الشيءَ (س) نَيْلاً: پانا، حاصل کرنا۔ ﴿لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى

تَـنفِقُواْ مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ (۳/۹۲) مِنْ عَدُوِّهِ وِتْرَهُ: دشمن سے انتقام لینا۔﴿وَلاَ يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلاً إِلاَّ كُتِبَ لَهُم بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ إِنَّ اللّهَ لاَ يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ﴾ (۹/۱۲۰) کسی تک کوئی چیز پہنچنا۔﴿لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا﴾ (۲۲/۳۷) اَلْخُلُوْدُ: دوام، ہمیشگی۔﴿ذَلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ﴾ (۵۰/۳۴) مُسْتَطاعٌ. مفع، (استفعال)، استطاع الامرَ: طاقت رکھنا، لائق ہونا۔

4 ...... | ولا ثَـوْبُ الْبَـقَـاءِ بِثَوْبِ عِـزٍّ | فَيُطْوٰى عَنْ اَخِي الْخَنَعِ الْيَرَاعِ |

ترجمہ:

اور بقاء کا لباس عزت کا لباس نہیں کہ ذلیل بزدل انسان سے اتار لیا جائے۔

مطلب:

گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے (شہید ٹیپو سلطان شاہِ ہندوستان علیہ رحمۃ المنان)

حل لغات:

ثَوْبٌ: کپڑا، زیور، کپڑوں کا تھان۔ عِزٌّ: عزت و آبرو، طاقت و غلبہ، شدت، سخت بارش۔ اَلْخَنَعُ: ذلت۔ اَلْيَرَاعُ: چرواہے کی بانسری، بے وقوف، بزدل۔ یہاں آخری دونوں معنیٰ مراد ہو سکتے ہیں۔ جھاڑی، شتر مرغ، نرسل کا قلم۔

5 ...... | سَبِيْلُ الْمَوْتِ غَايَةُ كُلِّ حَيٍّ | فَدَاعِيْهِ لِاَهْلِ الْاَرْضِ دَاعٍ |

ترجمہ:

موت کا راستہ ہر زندہ کی انتہاء ہے، لہذا موت کو بلانے والا تمام اہل زمین کو پکارنے والا ہے۔

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے مکیں ہوگئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے
کبھی غور سے بھی دیکھا ہے تو نے جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

حل لغات:

غَايَةٌ: انتہا، مدت، جھنڈا، مقصود و فائدہ، نتیجہ۔ ج: غَایَات.

❻ | وَمَنْ لَا يُـغْتَبَـطْ يَسْـأَمْ و يَهْـرَمْ | وتُسْـلِـمْـهُ الْـمَـنُـوْنُ اِلَى انْقِطَاعِ |
|---|---|

ترجمہ:

جو جوانی میں نہیں مرتا اکتا جاتا ہے اور بوڑھا ہو جاتا ہے پھر زمانہ اسے ہلاکت کے حوالے کر دیتا ہے۔

مطلب:

انسان میدان جنگ میں جواہر شجاعت دکھاتے ہوئے جوانی میں ہی مر جائے اس طرح نام تو زندہ رہے گا، ورنہ بوڑھا ہو جائے گا اور کوئی پوچھنے تک نہ آئے اور ذلیل و رسوا ہوتا رہے گا۔

حل لغات:

يُغْتَبَطْ: (افتعال)، اِغْتَبَطَ الموتُ: بحالت صحت و جوانی میں موت کا آنا۔ يَسْأَمْ: سَئِمَ الشيءَ و منه (س) سَامًا: اکتانا، دل اچاٹ ہونا، طبیعت گھبرانا۔ يَهْرَمْ: هرم الرجلُ (س) هَرَمًا: بڑھاپے کی آخری منزل کو پہنچنا، کمزور و بوڑھا ہونا۔ تُسْلِم: (افعال)، اسلم الشيءَ اليه: سپرد کرنا، حوالے کرنا۔ فلانًا: بے یار و مددگار چھوڑنا۔ في الحديث: ((المُسلم اخو المسلم لا يُسْلِمُه و لا يَظْلِمه)) مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے نہ ہی اس پر ظلم کرتا ہے۔ المَنُونُ: بڑا محسن، اپنے خاوند پر اپنے مال کا احسان جتانے والی بیوی، زمانہ۔ في القرآن المجيد: ﴿أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ﴾ (۳۰/۵۲) موت۔ (یہ مؤنث ہے بھی مذکر بھی ہوتا ہے) قسمت۔ انْقِطَاعْ: (انفعال)، انقطع الشيءُ: کٹنا، وقت گذر جانا، ختم ہو جانا۔ قطع الشيء (ف)، قَطْعًا: کاٹنا، جدا کرنا۔ ﴿وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ﴾ (۲/۲۷)

❼ | ومَا لِـلْـمَـرْءِ خَيْرٌ فِي حَيَاةٍ | اذا مَا عُـدَّ مِنْ سَقَطِ الْـمَتَاعِ |
|---|---|

ترجمہ:

اور آدمی کی ایسی زندگی میں کوئی بھلائی نہیں جس میں وہ ناکارہ سامان شمار کیا جانے لگے۔

حل لغات:

خَيْرٌ: اسم تفضیل خلاف قیاس، بمعنی زیادہ اچھا، زیادہ بہتر، زیادہ مفید، زیادہ نیک، خیر ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو حسن لذاتہ ہو، یعنی خوبی اور بہتری اس کی ذات میں ہو اور اس میں ذاتی لذت، ذاتی نفع اور ذاتی خوش بختی ہو۔ بھلائی

،خوبی، نیکی، خوش بختی، برکت، نفع، فائدہ، مال ودولت، بہت اور عمدہ مال۔فی القرآن المجید: ﴿إِن تَرَكَ خَيْراً الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالأقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوفِ حَقّاً عَلَى الْمُتَّقِيْنَ﴾ (۱۸۰/۲) صاحبِ خیر، فیض رساں، باعث برکت، بہت دولت مند، بہت نفع بخش، نیک۔ ج: خِيَارٌ و أَخْيَارٌ و خُيُوْرٌ. اَلْأخْيَارُ وَخِيَارُ النَّاسِ: نیک اور منتخب لوگ۔ حَيَاةٌ: زندگی، نشو ونما، بقاء، منفعت، جمادات کے مقابلہ میں حیوانات ونباتات میں پائی جانے والی تمام حرکات اور نشو ونما کی خصوصیات، جیسے: تَغْذِيَہ، نشو ونما اور تناسُل وغیرہ جوانسان اور حیوان دونوں میں ہیں، جمادات میں نہیں۔ ﴿وَمَا هَذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ﴾ (۶۴/۲۹) عُدَّ: عَدَّ الدَّرَاهِمَ (ن) عَدًّا: گننا، شمار کرنا، شمار میں لانا۔ فلانًا صادِقًا: کسی کو سچا سمجھنا۔ سَقَطٌ: ہر گری ہوئی چیز، ردی اور خراب چیز۔ اَلْمَتَاعُ: لطف، استفادہ، نفع، ہر قابل استفادہ چیز، سامان خانہ فرنیچر وغیرہ، سامان تفریح، سامان تجارت وغیرہ، اسباب زندگی مال وغیرہ، کھانے پینے کی چیزیں، کل پرزے، لہو ولعب، کلی میں تانیث (مادہ پن) کا عضو۔ ج: اَمْتِعَةٌ.

وقال بعض بني قيس بن ثعلبة (البسيطِ)

شاعر کانام:

بقول بعض یہ اشعار: بشامۃ بن جزء نہشلی کے ہیں۔ (شرح مرزوقی، ج۱، ص۷۵) اور بیروت کے نسخے (ص۲۰) اور "شرح مرزوقی" کے حاشیہ میں تبریزی کے حوالہ سے شاعر کا نام: بشامۃ بن حزن نہشلی ہے۔

❶ ...... إِنَّا مُحَيُّوكِ يَا سَلْمَى فَحَيِّينَا	وَإِنْ سَقَيْتِ كِرَامَ النَّاسِ فَاسْقِينَا

ترجمہ:

اے سلمی! ہم تجھے سلام کررہے ہیں لہذا تو بھی ہمیں سلام کر اور اگر تو معزز لوگوں کو پلائے تو ہمیں بھی پلا۔

اے ساقی اوروں کو پلاتا ہے جی بھر کے
دو گھونٹ ہمیں بھی پلادے جینے کیلئے

حل لغات:

مُحَيُّوْ: فا، (تفعیل)، "حَيَّاكَ الله": یعنی اللہ تعالی تمہاری عمر دراز کرے۔ سلام کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَإِذَا حُيِّيْتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّواْ بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا﴾ (۸۶/۴) سَقَيْتِ: سقی فلانًا (ض)، سَقْيًا: پانی پلانا۔ الحيوان: پانی سے سیراب کرنا۔ ﴿قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّى يُصْدِرَ الرِّعَاءُ﴾ (۲۳/۲۸)

❷ ...... وَإِنْ دَعَوْتِ إِلَى جُلَّى وَمَكْرُمَةٍ	يَوْمًا سَرَاةَ كِرَامِ النَّاسِ فَادْعِينَا

ترجمہ

اور اگر تو کسی دن معزز لوگوں کے سرداروں کو جنگ اور جود وسخاوت کیلئے بلائے تو ہمیں بھی بلا (کیونکہ ہم بھی سردار ہیں)

مطلب:

شاعر اپنی محبوبہ کو خطاب کرتا ہے کہ ہم تجھے چاہتے ہیں تو بھی ہمارا خیال رکھ جب دوسروں کو دعوت طعام یا جنگ کے لئے بلائے تو ہمیں بھی بلا؛ کیونکہ ہم بھی اس کے اہل ہیں، ہمیں فراموش کرنا اچھی بات نہیں۔

مانا کہ غم کے بعد مسرت ضرور ہے
لیکن جیئے گا کون تیری بے رخی کے بعد

حل لغات:

جُلّٰی: مؤنث الاجل کی: بڑا کام، امر عظیم، بڑی آفت، مصیبت۔ یہاں کنایہ ہے سخت جنگ سے، ج: جُلَلٌ. مَكْرُمَةٌ: کریمانہ فعل، قابل قدر کام، کارنامہ، سخاوت، بھلائی، فراخ دلانہ عطیہ، بلندیء کردار۔ ج: مَكَارِمُ. فی الحدیث: ((بعثت لاتمم مكارم الاخلاق)). سَرَاةٌ: ہر شے کا بلند حصہ، درمیانی حصہ، اکثر حصہ۔ سَرَوَاتُ القوم: سرداران قوم، معززین قوم، شرفاء قوم۔

③ ...... | إنَّا بَنِيْ نَهْشَلٍ لا نَدَّعِيْ لِأَبٍ | عَنْهُ ولا هُوَ بِالأَبْنَاءِ يَشْرِيْنَا |

ترجمہ:

بے شک ہم نہشل کی اولاد ہیں اسے چھوڑ کر کسی اور کی طرف اپنی نسبت نہیں کرتے اور نہ ہی وہ دوسروں کے بیٹوں کے بدلے ہمیں بیچتا ہے۔

مطلب:

ہمارا خاندان گھٹیا نہیں بلکہ اعلی وعمدہ ہے اور ہمیں اس پر فخر ہے اور ہم بھی ایسے لائق وفائق ہیں کہ ہمارا باپ ہم سے راضی ہے کسی اور کی تمنا نہیں کرتا۔

حل لغات:

یشری: شَرَى الشیء: بیچنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلا تَشْتَرُوْا بِآيَاتِيْ ثَمَناً قَلِيْلاً﴾ (۴۱/۲) خریدنا۔ ﴿إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ﴾ (۱۱۱/۹)

4 ...... اِن تُبْتَدَرْ غَايَةٌ يَوْماً لِمَكْرُمَةٍ | تَلْقَ السَّوَابِقَ مِنَّا وَالْمُصَلِّيْنَا

ترجمہ:

اگر کسی دن مقام ومرتبہ کے حصول کے لئے کسی ہدف تک سبقت کی جائے تو پہلے اور دوسرے نمبر پر آنے والوں کو ہم میں سے پائے گی۔

مطلب:

جنگ ہو یا جود وسخا ہو یا مہمان نوازی سب خوبیوں میں ہمارا سکہ بیٹھا ہوا ہے۔

حل لغات:

تُبْتَدَرْ: ابتدر القومُ امرًا: کسی کام کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے آگے بڑھنا۔ تلق: لَقِيَ فلانًا (س) لقاء: ملاقات کرنا، پانا، دیکھنا، استقبال کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَاباً يَلْقَاهُ مَنْشُوراً﴾ (۱۳/۱۷) کسی کو کچھ اتفاقا مل جانا، واسطہ پڑنا۔ عربی مقولہ ہے: "مَا يَلْقَى الشَّجِيُّ مِنَ الْخَلِيِّ"۔ غمگین بےغم سے کیا پائے گا، جس نے غم نہ اٹھایا ہو وہ غمگین کی تکلیف کیا سمجھے گا۔ اَلسَّوَابِقُ: مف: اَلسَّابِقُ: آگے رہنے والا، سبقت لے جانے والا۔ ﴿وَالسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ﴾ (۱۰/۵۶) دوڑ میں جیتنے والا گھوڑا، گھڑ دوڑ میں پہلے نمبر پر آنے والا گھوڑا۔ اَلْمُصَلِّيْنَ: مف: اَلْمُصَلِّيْ: گھڑ دوڑ میں دوسرے نمبر پر آنے والا گھوڑا۔ اس کے بعد ترتیب اس طرح ہے، اَلْمُسَلِّي. اَلتَّالِي. اَلْمُرْتَاحُ. اَلْعَاطِفُ. اَلْمُؤَمِّلُ. اَلْحَظِيُّ. اَللَّطِيْمُ. اَلسُّكَيْتُ.

5 ...... وَلَيْسَ يَهْلِكُ مِنَّا سَيِّدٌ اَبَداً | اِلَّا افْتَلَيْنَا غُلَاماً سَيِّداً فِيْنَا

ترجمہ:

جب بھی ہمارا کوئی سردار مرجائے تو ہم دودھ پیتے بچے کا دودھ چھڑاتے ہیں اس حال میں کہ وہ ہم میں سردار ہوتا ہے۔

مطلب:

ہمارے کسی سردار کی موت سے ہماری سرداری ختم نہیں ہوتی؛ کیونکہ ہمارا بچہ بچہ سردار بننے کا اہل ہے۔

حل لغات:

سَيِّدٌ: مالک، بادشاہ۔ فی القرآن المجید: ﴿وَاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ﴾ (۲۵/۱۲) آقا جس کے

پاس غلام اور نوکر چاکر ہوں، بڑی جماعت کا منتظم ومتولی۔ ﴿وَسَيِّداً وَحَصُوراً وَنَبِيّاً مِّنَ الصَّالِحِيْنَ﴾ (۳/۳۹) ہر واجب الاطاعت شخص، نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسل، یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے تعلق رکھنے والا ہر فرد۔ ہر چیز کا اعلی وارفع، جیسے کہا جائے: "القرآن سید الكلام" . ج: سَادَةٌ، سَيَائِدُ.
اِفْتَلَيْنَا: (افتعال)، اِفْتَلَى الْقَوْمُ: لوگوں کے درمیان آنا، الصبيُّ: دودھ چھڑانا، غلاما: نوجوان لڑکا جس کی مونچھیں نکل آئی ہوں، پیدائش سے جوان ہونے تک کی عمر کا لڑکا۔ ﴿قَالَ يَا بُشْرَى هَذَا غُلَامٌ وَأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً﴾ (۱۲/۱۹) مرد (مجازا) خادم، نوکر۔ ج: غِلْمَانٌ وغِلْمَةٌ.

❻ ...... | إِنَّا لَنُرْخِصُ يَوْمَ الرَّوْعِ أَنْفُسَنَا | وَلَوْ نُسَامُ بِهَا فِي الْأَمْنِ أُغْلِيْنَا |

ترجمہ:

بے شک جنگ کے دن ہم اپنی جانیں سستی کر دیتے ہیں اور اگر امن کے زمانے میں ہماری جانوں کا بھاؤ کیا جائے تو مہنگی کر دی جاتی ہیں۔

مطلب:

ہم لوگ انمول ہیں لیکن جنگ میں جان کی پرواہ کئے بغیر بڑی بے جگری سے لڑتے ہیں۔

حل لغات:

نُرْخِصُ: (افعال)، أَرْخَصَ السِّعْرَ: قیمت کم کرنا، سستا کرنا۔ الشيءَ: سستا پانا، سستا لگنا، سستا خریدنا۔ الروع: خوف، ڈر، لڑائی۔ نُسَامُ: سَامَ السِّلْعَةَ (ن) سَوْماً: سامان فروخت کرنے کے لئے پیش کرنا اور اس کی قیمت بتانا۔ اَلْأَمْنُ: مص، امن (س) اَمْنًا: مطمئن ہونا، بے خوف ہونا۔ في القرآن المجيد: ﴿أُولَئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ﴾ (۶/۸۲) البلدَ: ملک میں امن وامان ہونا۔ فلانًا على كذا: کسی پر اعتماد وبھروسہ کرنا، امانت میں دینا۔ ﴿قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنتُكُمْ﴾ (۱۲/۶۴) "مَنْ أَمِنَ الزَّمانَ خَانَهُ". جو شخص بھی زمانہ سے مامون ہوا زمانے نے اس سے خیانت کی، یعنی حوادثات زمانہ سے بے خوف نہیں ہونا چاہیے۔
أُغْلِيْنَا: (افعال)، أَغْلَى الشَّيْءَ: مہنگا پانا، مہنگا خریدنا۔ السِّعْرَ: بھاؤ گراں کرنا، قیمت بڑھانا۔

❼ ...... | بِيْضٌ مَفَارِقُنَا تَغْلِيْ مَرَاجِلُنَا | نَأْسُوْا بِأَمْوَالِنَا آثَارَ أَيْدِيْنَا |

ترجمہ:

ہمارے سر کی مانگیں سفید ہیں، ہماری ہانڈیاں ابل رہی ہیں، ہم اپنے ہاتھوں کے نشانات جرائم (زخم) کا مداوا اپنے

مال سے کرتے ہیں۔

مطلب:

ہم دیگر سرداروں اور بادشاہوں کی طرح اپنے سر میں خوشبو لگاتے ہیں جس کی وجہ سے ہمارے سر کے بال سفید ہو چکے ہیں یہ ہماری سرداری کی واضح دلیل ہے، ہم سخی لوگوں کی طرح مصیبتیں جھیلتے ہیں اور ہر وقت ہمارے ہاں مہمانوں کی آمد و رفت رہتی ہے اور ہم ایسے لوگ ہیں کہ اگر کسی کو قتل کر ڈالیں تو قصاص لینے کی کوئی جرأت نہیں کرتا بلکہ دیت لینے پر راضی ہو جاتا ہے۔

کوئی آتا ہے کوئی جاتا ہے محفل کا ہے رنگ وہی
ساقی کی نوازش جاری ہے مہمان بدلتے رہتے ہیں

حل لغات:

بِيْضٌ: مف: اَلْاَبْيَضُ: سفید، گورا چٹا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا﴾ (۳۵/۲۷) چاندی، تلوار۔ وَجْهٌ اَبْيَضُ: بے داغ صاف چہرہ۔ هُوَ رَجُلٌ اَبْيَضُ: باعزت آدمی۔ مَفَارِقُ: مف: اَلْمَفْرَقُ: جدائی کا مقام، نقطۂ انفصال، مرکزِ انفصال۔ اَلْمَفْرَقُ من الشَّعْرِ: بالوں کا وہ حصہ جہاں سے ان کو علیحدہ علیحدہ کر کے مانگ نکالی جاتی ہے، جدائی کی جگہ۔ تغلی: غلتِ القِدْرُ (ض) غَلْيًا: ہانڈی کا جوش مارنا، کھولنا، ابلنا۔ غلى الرجلُ: غصہ سے کھول جانا، آگ بگولا ہو جانا۔ ﴿كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ﴾ (۴۴/۴۶) مراجل: مف: مِرْجَل: مٹی کی پختہ ہانڈی، بائلر، بھاپ وغیرہ بنانے کی مشین۔ دیگچی، کنگھی۔ نأسوا: اَسَا الْجُرْحَ (ن) اَسْوًا: زخم کی دوا کرنا، مایوسیوں کا علاج کرنا۔ الرجلَ: کسی کو تسلی اور دلاسہ دینا۔ بینهم: لوگوں کے درمیان صلح کرانا۔ اموال: مف: مال: مال و دولت۔ ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ (۶۴/۱۵) مال ہر اس گھریلو یا تجارتی سامان یا زمین و جائداد، جانور یا نقد سرمایہ کو کہتے ہیں جو فرد یا جماعت کی ملکیت میں ہو، زمانہ جاہلیت میں اس کا اطلاق صرف اونٹوں پر ہوتا تھا۔ رَجُلٌ مَالٌ: مالدار آدمی۔ اَلْمَالُ الْاِحْتِيَاطِيُّ: محفوظ سرمایہ۔ مَالُ الْاَطْيَانِ: مال گذاری، زمین ٹیکس۔ آثار: مف: الاثر: نشان، اثر۔ ﴿سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُوْدِ﴾ (۴۸/۲۹) تلوار کی چمک، بقیہ، خبر منقول، سنتِ باقیہ، علم آثار قدیمہ، اثریات، پرانی یادگاریں یا عمارتیں۔ دار الآثار: میوزیم، عجائب گھر۔ ايدينا: مف: اليد: ہاتھ، اس کا اطلاق مونڈھے سے انگلیوں کے کناروں تک ہوتا ہے، مؤنث ہے۔ ہر چیز کو پکڑنے کا دستہ، کرتے وغیرہ کی آستین، احسان و انعام جو دوسروں پر کیا جائے، نعمت، اقتدار، طاقت و قدرت، بازو، جانور کی اگلی ٹانگ، پرندے کا بازو، اثر و رسوخ، اہلیت، مدد، فریاد رسی، ندامت، راستہ، ظلم سے رکاوٹ۔

❽ ...... | اِنِّیْ لَمِنْ مَعْشَرٍ اَفْنٰی اَوَائِلَهُمْ | قَوْلُ الْكُمَاةِ اَلَا اَیْنَ الْمُحَامُوْنَا |

ترجمہ:

بے شک میں ایسے خاندان سے ہوں جن کے اکابر کو بہادروں کے اس قول نے فنا کر دیا: خبردار! کہاں ہیں محافظ؟

مطلب:

میں ایسے معزز خاندان سے ہوں جن کے آباء واجداد کو جب بہادروں نے جنگ میں حفاظت کیلئے پکارا، تو انجام سے صرف نظر کرتے ہوئے فوراً مدد کیلئے پہنچ گئے دشمنوں کو ابدی نیند سلا دیا اور خود بھی دار البقاء کی طرف چلے گئے۔

حل لغات:

مَعْشَرٌ: ایک طرز کے لوگ، جماعت جس کے مشاغل واحوال ایک جیسے ہوں، جیسے: مَعْشَرُ الطُّلَّابِ، مَعْشَرُ التُّجَّارِ. فی القرآن المجید: ﴿یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ أَلَمْ یَأْتِکُمْ رُسُلٌ مِّنکُمْ یَقُصُّونَ عَلَیْکُمْ﴾ (۶/۱۳۰) اہل وعیال، رشتہ دار۔ ج: مَعَاشِرُ. اَفْنٰی: (افعال) اَفْنَی الشیءَ: فنا کرنا، ختم کرنا، گنوا دینا۔ عربی مقولہ ہے: " یُفْنِی ما فِی الْقُدُورِ ویَبْقٰی ما فِی الصُّدُورِ". یعنی مال فانی، علم باقی ہے۔ اَلْكُمَاةُ: مف: الكَمِیُّ: بہادر، ہتھیار بند، زرہ پوش، راز دان۔ اَلْمُحَامُوْنَ: فا. مف: مُحَامِیٌ (مفاعلة)، حامٰی عنه: دفاع کرنا، حمایت کرنا، وکالت کرنا، پیروی کرنا۔

❾ ...... | لَوْ كَانَ فِی الْاَلْفِ مِنَّا وَاحِدٌ فَدَعَوْا | مَنْ فَارِسٌ خَالَهُمْ اِیَّاهُ یَعْنُوْنَا |

ترجمہ:

اگر ہزاروں میں بھی ہمارا کوئی آدمی ہو پھر دشمن پکاریں: "کون ہے شہسوار"؟ تو وہ سمجھے گا کہ دشمنوں کی مراد میں ہی ہوں۔

حل لغات:

الالف: مکمل ہزار۔ ج: آلاف، اُلُوف. فی القرآن المجید: ﴿ کَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ﴾ (۲۲/۴۷) واحد: اللہ کی صفت، ﴿ وَإِلٰـهُکُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ﴾ (۲/۱۶۳) اپنی ذات وصفات میں تنہا، لاثانی، وہ ذات واحد جس کی ماہیت اور صفات کمال میں غیر کی شرکت ممتنع ہو اور جو بلا واسطہ اور بلا کوشش ایجاد وتدبیر عالم میں منفرد ہو اور کسی قسم کی تاثیر میں اس کے سوا کوئی مؤثر نہ ہو، ایک (حساب کا پہلا عدد) کبھی اس کا تثنیہ بھی آتا ہے جیسے شاعر کا قول ہے:

فَلَمَّا الْتَقَیْنَا وَاحِدَیْنِ عَلَوْتُه ٭ بِذِی الْکَفِّ اِنِّی لِلْکُمَاةِ ضَرُوبُ

اس کی جمع مذکر سالم بھی آتی ہے، جیسے شاعر کمیت نے کہا: "فـقـد رَجَـعُـوا کَـحَيِّ واجِدِينا". علم یا طاقت وغیرہ میں فائق و بے مثل، کسی چیز کا جزء۔ ج: وُحْـدَانٌ، اُحْـدَانٌ. خَـالَ: الشـیءَ (س) خَيْلًا: گمان کرنا، خیال کرنا، کچھ سمجھنا۔"مَن يَسمَعْ يَخل". جو لوگوں کی باتیں (عیوب وغیرہ) سنتا ہے وہ کچھ گمان ضرور کرتا ہے، یعنی اس کے دل میں ان کے متعلق برا خیال و جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ يَعْنُوْنَ: عَنٰی بالقولِ کذا (ض) عَنْيًا: کسی بات سے کسی چیز کا قصد و ارادہ کرنا۔ مطلب لینا، مراد لینا۔

⑩...... | إِذَا الْـكُـمَـاةُ تَـنَـحَّوْا اَنْ يُّصِيْبَهُمْ | حَـدُّ الـظُّبَـاةِ وَصَـلْـنَـاهَـا بِـاَيْـدِيْـنَـا |

ترجمہ:

جب بہادر (دشمنوں کے سامنے سے) ہٹ جاتے ہیں اس خوف سے کہ کہیں انہیں تلواروں کی دھار نہ لگ جائے تو ہم اپنے ہاتھوں سے تلواروں کو (دشمنوں میں) پہنچاتے ہیں۔

حل لغات:

تَـنَـحَّوْا: (تفعل)، تَنَحّي: ایک کنارہ یا ایک گوشہ میں ہو جانا، ایک طرف ہو جانا۔ عن مكانِهٖ: اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔ اَلظُّبَاةُ: مف: اَلظُّبَةُ: تلوار، بھالہ اور خنجر وغیرہ کی دھار۔ وَصَلْنَا: وَصَلَ الشيءَ بالشيءِ (ض) وَصْلاً: ایک شے کو دوسری سے ملانا، جوڑنا۔ في القرآن لمجيد: ﴿وَالَّـذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ أَن يُوصَلَ﴾ (۲۱/۱۳) جمع کرنا، فلانًا: تعلق رکھنا، کسی سے بھلائی کرنا، کسی کو مال دینا، وُصُـوْلًا الی المكان: پہنچنا۔ ﴿إِنَّا رُسُلُ رَبِّکَ لَـن يَـصِلُوْا إِلَيْکَ﴾ (۸۱/۱۱) الی بنـي فلان: کسی قبیلہ میں رشتہ داری قائم کرنا، اس کی طرف اپنا انتساب کرنا۔ ﴿إِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ إِلٰی قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيْثَاقٌ﴾ (۹۰/۴)

⑪...... | وَلَا تَـرَاهُـمْ وَإِنْ جَـلَّـتْ مُـصِيْبَتُهُمْ | مَـعَ الْبُـكَـاةِ عَلٰى مَنْ مَاتَ يَبْكُوْنَا |

ترجمہ:

اے محبوبہ تو بنو نہشل کو مردے پر رونے والوں کے ساتھ روتا ہوا نہیں دیکھے گی اگرچہ ان کی مصیبت بڑی ہو۔

حل لغات:

جَـلَّـتْ: جَلَّ (ض) جَلَالًا: بلند رتبہ ہونا، شاندار ہونا، بڑا ہونا۔ فـي الـقـرآن الـمـجـيد: ﴿تَبَـارَکَ اسْمُ رَبِّکَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ (۷۸/۵۵) اَلْبُكَاةُ: مف: بَاكٍ. بكى (ض) بُكَاءً: رونا۔ ﴿فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ (۸۲/۹)

⑫...... وَنَرْكَبُ الْكُرْهَ أَحْيَانًا فَيَفْرِجُهُ | عَنَّا الْحِفَاظُ وَأَسْيَافٌ تُوَاتِينَا

ترجمہ:

اور ہم بسااوقات جنگ پر سوار ہوتے ہیں تو حسب کی حفاظت کرنے والے لوگ اور موافقت کرنے والی تلواریں اسے ہم سے دور کردیتی ہیں۔

مطلب:

جنگ میں ہمارے سردار اور ہمارے ہتھیار ہم سے وفاداری کرتے ہیں اور ہمیں ان پر یقین کامل ہوتا ہے لہذا (ہم) بے خوف ہوکر بے جگری سے لڑتے ہیں اور کامیابی حاصل کرتے ہیں۔

حل لغات:

یَفْرِجُ: فرج الشیءَ (ض) فَرجاً: کھولنا، کشادہ کرنا، پھاڑنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَإِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ﴾ (۹/۷۷) اَلْحِفَاظُ: حفاظت، دفاع، وفاءِ عہد۔ اَلْحِفَاظ: مص (مفاعلة)، حافظ علی الشیءِ: حفاظت کرنا، خیال رکھنا، توجہ دینا، پابندی کرنا۔ ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ﴾ (۲/۲۳۸) تُوَاتِي: (مفاعلة) آتی فلانا علی الامرِ: کسی سے کسی بات پر اتفاق کرنا، کسی کو صلہ دینا۔

وَقَالَ السَّمَوْأَلُ بْنُ عَادِيَا (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام سَمَوْأل بن عادیاء ہے، یہ جاہلی شاعر ہے، اس کی وفاداری مشہور تھی۔

①...... إِذَا الْمَرْءُ لَمْ يَدْنَسْ مِنَ اللُّؤْمِ عِرْضُهُ | فَكُلُّ رِدَاءٍ يَرْتَدِيهِ جَمِيلُ

ترجمہ:

جب آدمی کنجوسی سے اپنی عزت کو میلا نہ کرے تو جو بھی چادر (لباس) پہنے اچھی ہے۔

لالچی انسان کو راحت نہیں ہوتی ہے نصیب
مال کی موجودگی میں بھی رہتا ہے غریب

مطلب:

شیخ الادباء نے کہا کہ اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جس شخص کا خیال ہو کہ جرائم کے ارتکاب سے عزت میں کوئی

فرق نہیں پڑتا تو ایسے شخص کے نزدیک ہر فعل خواہ اچھا ہو یا برا اچھا ہی ہے۔

حل لغات:

يَدْنَسُ: دَنِسَ عِرْضُه (س) دَنَسًا: عزت و اخلاق کا عیب دار ہونا۔ ثوبُه: کپڑے کا میلا ہونا۔ اَللُّؤْمُ: لَؤُمَ فلانٌ (ک) لُؤْمًا: کم ذات ہونا، خسیس و بخیل ہونا، کم ظرف ہونا۔ عربی مقولہ ہے: "رُبَّ لائمٍ مُليم". بہت سے ملامت کرنے والے خود قابل ملامت ہوتے ہیں۔" رُبَّ مَلُوْمٍ لا ذَنْبَ لَه". بہت سے ملامت کئے ہوئے لوگوں کا کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ يَرْتَدِيْ: (افتعال)، اِرْتَدَى الرِداءَ وبه: چادر اوڑھنا۔ جَمِيْلٌ: صفت. جَمُلَ (ک) جَمالاً: خوبصورت ہونا، بھلا ہونا، خوش اخلاق ہونا۔ ج: جُمَلاءُ. "مَن اَجْمَلَ قِيلاً سَمِع جَمِيلاً": جو اپنی گفتگو اچھی رکھے گا وہ اچھی ہی سنے گا۔

❷...... وَاِنْ هُوَ لَمْ يَحْمِلْ عَلَى النَّفْسِ ضَيْمَهَا | فَلَيْسَ اِلٰى حُسْنِ الثَّنَاءِ سَبِيْلُ

ترجمہ:

اور اگر وہ اپنے نفس پر ظلم برداشت نہ کرے تو اچھی تعریف کی طرف کوئی راستہ نہیں ہے۔

مطلب:

جو اپنی جان سے دوسروں کی مدد نہیں کرتا اور ان کے کام نہیں آتا اور نفس کی مخالفت کرتے ہوئے سخاوت نہیں کرتا تو وہ قابل تعریف نہیں ہوسکتا۔

اوروں کیلئے رکھتے ہیں جو پیار کا جذبہ
وہ لوگ کبھی ٹوٹ کر بکھرا نہیں کرتے

حل لغات:

ضَيْمٌ: ظلم و زیادتی۔ ج: ضُيُوْمٌ. حُسْنٌ: جمال، حسن، خوبی، کہنی سے متصل ہڈی۔

❸...... تُعَيِّرُنَا اَنَّا قَلِيْلٌ عَدِيْدُنَا | فَقُلْتُ لَهَا اِنَّ الْكِرَامَ قَلِيْلُ

ترجمہ:

وہ (بیوی) ہمیں عار دلاتی ہے کہ ہماری تعداد کم ہے تو میں نے اسے کہا: معزز لوگ کم ہی ہوتے ہیں۔

مطلب:

شاعر کی بیوی نے سمجھا کہ عزت تو کثرت سے ہوتی ہے تو شاعر نے اس کا رد کرتے ہوئے کہا کہ اچھے لوگ کم ہی

ہوتے ہیں۔

حل لغات:

تُعَيِّرُ: عَيَّرَهُ: کسی کو برے فعل سے شرم دلانا۔ طعنہ دینا، عیب لگانا۔ عَدِيْدٌ: مقابل، مثل، ہم پلہ، جوڑی دار، غیر قوم کا قوم میں شمار کیا جانے والا۔ ج: اَعْـدَادٌ وعَـدَائِدُ. بڑی تعداد۔ "مـا اكثـر عَـدِيـدَهـم". ان کی کتنی بڑی تعداد ہے۔ چند، متعدد، بہت، گنتی، شمار۔ في القرآن المجيد: ﴿وَقَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّاماً مَّعْدُودَةً﴾ (۲/۸۰)

❹ ...... | وَمَا قَلَّ مَنْ كَانَتْ بَقَايَاهُ مِثْلَنَا | شَبَابٌ تَسَامٰى لِلْعُلٰى وَكُهُوْلُ |

ترجمہ:

وہ تھوڑے نہیں ہوتے جن کی اولاد ہم جیسی ہو کہ جوان اور ادھیڑ عمر بلندی کی طرف ترقی کرتے ہیں۔

حل لغات:

بَقَايَا: مف: اَلْبَقْيُ، اَلْبُقْيُ، اَلْبَقِيَّةُ. باقی رہا ہوا، باقی ماندہ۔ یہاں مراد اولاد ہے۔ مِثْلٌ: مانند، مثل، نظیر۔ في القرآن المجيد: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾ [الشورى:۱۱] شَبَابٌ: مف: شَابٌّ: جوان، جوان لڑکا (جو بالغ ہو گیا ہو لیکن مکمل مرد نہ ہوا ہو)۔ "شبَّ على خُلُقٍ شابَ عليه". جس عادت پر کوئی جوان ہوا ہے اسی پر بوڑھا ہوگا۔ تَسَامٰي: القومُ (تفاعل)، لوگوں کا باہم فخر و مباہات کرنا، بلندی اور حسب و نسب میں ایک دوسرے پر فوقیت لے جانے کی کوشش کرنا، ایک دوسرے کا نام پکارنا۔ اَلْعُلٰي: عزت و سربلندی۔ عربی مقولہ ہے: "مَنْ عَلَتْ هِمَّتُهُ طَالَ هَمُّهُ": جس کی ہمت بلند ہوگی اس کا فکر بھی طویل ہوگا۔ كُهُوْلٌ: مف: اَلْكَهْلُ: ادھیڑ عمر کا، تیس سال سے پچاس سال تک کی عمر کا آدمی۔

❺ ...... | وَمَا ضَرَّنَا اِنَّا قَلِيْلٌ وَجَارُنَا | عَزِيْزٌ وَجَارُ الْاَكْثَرِيْنَ ذَلِيْلُ |

ترجمہ:

تھوڑی تعداد میں ہونا ہمارے لئے نقصان دہ نہیں کیونکہ ہمارے پڑوسی معزز ہیں اور اکثر لوگوں کے پڑوسی ذلیل ہیں۔

حل لغات:

ضَرَّ: هُ وبه (ن) ضَرًّا: تکلیف پہنچانا، نقصان دینا۔ في القران المجيد: ﴿إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا﴾ (۴۸/۱۱) عربی مقولہ ہے: "لا يَضُرُّ السحابَ نَبحُ الكلابِ". کتوں کا بھونکنا بادلوں کو نقصان نہیں

پہنچانا۔جارٌ: پڑوسی۔فی الحدیث :((اِلْتَمِسُو ا الْجارَ قَبْلَ شِرَاءِ الدَّارِ وَالرَّفِيْقَ قبلَ الطَّرِيْقِ)). گھرخرید نے سے پہلے پڑوسی تلاش کرواورسفر پر جانے سے پہلے دوست تلاش کرو۔شریک کار، جائداد یا تجارت میں ساجھی، پناہ دینے والا، پناہ چاہنے والا، حفاظت میں آنے والا، وہ شخص جو کسی کی پناہ میں ہو، پناہ یافتہ، خاوند، بیوی، حلیف، معاہد، مددگار۔ ج: جِيْـرَة و جِيْرا ن و أجْوَا ر. عزیز: اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک، غالب وطاقتور جو کسی سے مغلوب نہ ہو، طاقتور۔ ﴿إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (۲/۱۲۹) کمیاب، سخت۔ ﴿عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ﴾ (۹/۱۲۸) معزز، محبوب و پیارا، "مصر" کے حاکم کا قدیم لقب۔ ﴿قَالَتِ امْرَأَةُ الْعَزِيْزِ الآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ﴾. (۱۲/۵۱) عزیزُ النفس: خوددار، بلند حیثیت، عالی ظرف۔عزیز الجانب: طاقتور، بارسوخ وبااقتدار آدمی۔عزیزُ المنال: نا قابل گرفت، نا قابل حصول۔الاکثرین: مف: الا کثر: نصف سے زیادہ۔ وَكَانَ الْإِنسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلاً. (۱۸/۵۴) على الاكثر. زیادہ تر، ذلیل، بے وقعت، بے عزت، ذلیل وحقیر۔اَذَلُّ النـاس مُعْتَذِرُ الى لَئِيمٍ. سب سے زیادہ ذلیل وہ ہے جو کمینہ سے معذرت طلب کرے۔

6...... لَنَا جَبَلٌ يَحْتَلُّهُ مَنْ نُجِيْرُهُ | مُنِيْفٌ يَرُدُّ الطَّرْفَ وَهُوَ كَلِيْلُ

ترجمہ:

ہمارا ایک بلند قلعہ ہے جو نگاہ کو تھکا کر لوٹا تا ہے اس میں وہی آسکتا ہے جسے ہم پناہ دیں۔

حل لغات:

جَبَلٌ: پہاڑ۔ج: جِبالٌ واَجْبُلٌ واَجبا لٌ. ﴿وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ﴾ (۸۸.۱۹) الجبل. سردار قوم، عالم، ثابت قدم۔ يَحْتَلُّ: (افتعال) احتلَّ المكانَ وبالمكانِ: کسی جگہ اترنا۔نُجِيْرُ: (افعال) اَجارَةً: پناہ دینا، مددکرنا۔فی القران المجید: ﴿فَمَن يُجِيْرُ الْكَافِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيْمٍ﴾ (۶۷/۲۸) مُنِيْفٌ: فا (افعال) اَنافَ الشيءُ: بلند ہونا۔المُنِيف: کسی کے مقابلہ میں اونچا کرنا، پرشکوہ، بلند۔يَرُدُّ: رَدَّ (ن) رَدًّا: روکنا، ہٹانا، واپس کرنا۔ ﴿لَوْ يَرُدُّوْنَكُم مِّن بَعْدِ إِيْمَانِكُمْ كُفَّاراً﴾ (۲/۱۰۹) الطَّرْف: آنکھ، چیز کا کنارہ، نوک، ہر شے کی آخری حد۔ ﴿قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ﴾ (۲۷/۴۰) عربی مقولہ ہے: "رُبَّ طَرْفٍ أَفْصَحُ مِنْ لِسانٍ". بہت سی نگاہیں زبان سے زیادہ فصیح ہوتی ہیں۔ کليل: کمزور، تھکاماندہ۔

7...... رَسَا اَصْلُهُ تَحْتَ الثَّرٰى وَسَمَا بِهٖ | إِلَى النَّجْمِ فَرْعٌ لَا يُنَالُ طَوِيْلُ

ترجمہ:

اس کی جڑ تحت الثریٰ میں مضبوطی سے جمی ہوئی ہے اور ایسی بلند وبالا چوٹی نے اسے ثریا تک اونچا کیا ہے جس

پر چڑھا نہیں جاسکتا۔

مطلب:

ہمارا قلعہ انتہائی بلند و مضبوط ہے اسے فتح کرنا آسان بات نہیں۔

حل لغات:

رَسَا : الشیءُ (ن) رَسُوًا: جم جانا، مضبوطی سے قائم رہنا، الجبلُ: پہاڑ کا زمین میں دھنسا ہوا ہونا۔ اَصْلٌ: جڑ، بنیاد۔ فی القرآن المجید: ﴿ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ﴾ (۲۴/۱۴) نسب، عالی نسبی، اصل مسودہ کتاب۔ عربی مقولہ ہے: "اَلْاَصِيلُ يَعْمَلُ بِاَصْلِهِ". شریف اپنی شرافت کے مطابق عمل کرتا ہے۔ "اَلْاَصِيلُ يَجُوْدُ". شریف آدمی سخاوت کیا کرتا ہے۔ تَحْتُ: نیچے کی جانب، مضاف ہوکر استعمال ہوتا ہے۔ ج: تُحُوْتٌ. الثَّرٰى : خیر، زمین، تری، ترمٹی۔ ج: اَثْرَاءٌ. ﴿ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَى ﴾ (۶/۲۰) سَمَا: (ن) سُمُوًّا: اونچا ہونا، بلند ہمت ہونا، بلند رتبہ ہونا، بہ : بلند کرنا، اوپر اٹھانا۔ النَّجْمُ: ستارہ، ستارہ ثریا۔ ﴿ وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى ﴾ (۱/۵۳) فَرْعٌ: ہر چیز کا بلند حصہ۔ ﴿ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ﴾ (۲۴/۱۴) پورے بال، کسی چیز کی شاخ، جز، حصہ، سیکشن۔ ج: فُرُوع. طویل، لمبا۔

❽ ...... وَإِنَّا لَقَوْمٌ مَا نَرَى الْقَتْلَ سُبَّةً | إِذَا مَا رَأَتْهُ عَامِرٌ وَسَلُولُ

ترجمہ:

بے شک ہم ایسے لوگ ہیں جو قتل کو عیب نہیں سمجھتے جبکہ عامر و سلول اسے عیب سمجھتے ہیں

حل لغات:

سُبَّةٌ: عار، عیب، داغ، وہ شخص جو لوگوں کی گالیوں کا بہت نشانہ بنتا ہو۔ فی القرآن المجید: ﴿ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ ﴾ (۶/۱۰۸)

❾ ...... يُقَرِّبُ حُبُّ الْمَوْتِ آجَالَنَا لَنَا | وَتَكْرَهُهُ آجَالُهُمْ وَتَطُولُ

ترجمہ:

موت کی محبت ہمارے مقررہ اوقات کو ہمارے قریب کر دیتی ہے اور ان کے مقررہ اوقات موت کو ناپسند کرتے ہیں تو طویل ہو جاتے ہیں۔

مطلب:

"آجَالٌ" کی طرف کراہت کی نسبت اسنادِ مجازی ہے، مراد خود صاحبِ "آجَال" ہیں، یعنی جنگ میں شرکت ہمارا محبوب مشغلہ ہے، اس لئے ہماری عمریں چھوٹی ہوتی ہیں اور وہ جنگ میں نہیں جاتے اس لئے ان کی عمریں طویل ہوتی ہیں۔

حل لغات:

یُقَرِّبُ: (تفعیل) قَرَّبَهُ: کسی کو قریب کرنا۔ فی القران المجید: ﴿مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى﴾ (۳/۳۹) حُبٌّ: محبت، دوستی، عشق۔ فی الحدیث: ((مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهُ)). جس نے اللہ تعالیٰ کیلئے دوستی کی اور اللہ تعالیٰ کیلئے دشمنی کی اور اللہ تعالیٰ کیلئے دیا اور اللہ تعالیٰ ہی کیلئے منع کیا تو اس نے اپنا ایمان کامل بنادیا۔ (کتاب الایمان ص ۱۴ مشکوۃ المصابیح) بڑا مٹکا۔ ج: حِبَابٌ. ﴿وانه لحب الخير لشديد﴾ (۸/۱۰۰) "اَحَبُّ شيءٍ الى الانسانِ مامُنِعَ". انسان کو سب سے زیادہ محبوب چیز وہ معلوم ہوتی ہے جس سے اس کو منع کیا جائے۔

⑩...... | وَمَا مَاتَ مِنَّا سَيِّدٌ حَتْفَ اَنْفِهٖ | وَلَا طُلَّ مِنَّا حَيْثُ كَانَ قَتِيْلُ |

ترجمہ:

ہمارا کوئی بھی سردار طبعی موت نہیں مرتا اور ہمارے مقتول کا خون رائیگاں نہیں جاتا مقتول جہاں بھی ہو

مطلب:

ہمارے سردار صرف جنگ میں ہی مرتے ہیں اور ہمارا کوئی بھی آدمی یا سردار قتل ہو جائے تو انتقام ضرور لیتے ہیں دشمن کہیں بھی ہو۔ یہ دونوں باتیں ان کے ہاں باعث فخر تھیں۔

حل لغات:

حَتْفٌ: موت۔ ج: حُتُوفٌ. اَنْفٌ: ناک۔ فی القران المجید: ﴿وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ﴾ (۵/۴۵) اول حصہ، کنارہ۔ ج: اُنُوفٌ وآنَافٌ وآنُفٌ. حتف انفہ: کسی ضرب یا قتل وغیرہ کے بغیر طبعی موت مرنا۔ "اَنْفٌ فی الماءِ وَاَسْتٌ فی السماءِ". ناک پانی میں ڈوبی ہوئی ہے اور چوتڑ آسمان پر۔ کم رتبہ، متکبر شخص یا کم ہمت شخص کے لئے بولا جاتا ہے۔ طُلَّ: طَلَّ دمُ القَتِيلِ (ض) طَلًّا: مقتول کا خون رائیگاں جانا اور اس کی دیت نہ لیا جانا، بدلہ لئے بغیر چھوڑ دینا۔ اَلطَّلُّ: ہلکی بارش، شبنم۔ ﴿فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ﴾ (۲/۲۶۵)، نمی

⑪ ...... | تَسِيْلُ عَلٰى حَدِّ الظُّبَاتِ نُفُوْسُنَا | وَلَيْسَتْ عَلٰى غَيْرِ الظُّبَاتِ تَسِيْلُ |

ترجمہ:

ہمارا خون تلواروں کی دھاروں پر ہی بہتا ہے اور تلواروں کے علاوہ کسی اور چیز پر نہیں بہتا۔

حل لغات:

تَسِيْلُ: سال (ض) سَيْلاً: بہنا، امنڈ آنا، پگھلنا، ٹپکنا، سیلاب۔ فی القران المجید: ﴿فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَداً رَّابِيًا﴾ (۱۳/۱۷) "سِيلَ به وهو لا يَدرِي". اس کو بہا دیا گیا مگر اسے خبر بھی نہیں۔

⑫ ...... | صَفَوْنَا فَلَمْ نَكْدَرْ وَاَخْلَصَ سِرَّنَا | إِنَاثٌ اَطَابَتْ حَمْلَنَا وَفُحُوْلُ |

ترجمہ:

ہم صاف شفاف ہیں ہمارا (نسب) گدلا نہیں اور ہماری اصل کو خالص رکھا مردوں نے اور ایسی عورتوں نے جنہوں نے ہمارے حمل کو اچھا رکھا۔

حل لغات:

صَفَوْ: صَفَا (ن) صَفْوًا: صاف اور خالص ہونا، بے غبار ہونا۔ نَكْدَر: كدر الماءُ (س) كَدَرًا: گدلا ہونا، میلا ہونا۔ اَخْلَصَ: (افعال) الشیءَ: خالص بنانا، میل صاف کرنا، کھوٹ اور آمیزش سے پاک کرنا۔ سِرٌّ: راز، بھید، اصل، ہر شی کی حقیقت اس کا مغز، ہر شیء کا اعلیٰ و افضل حصہ، دل میں ٹھانی ہوئی بات۔ ج: اَسْرَارٌ و سِرَارٌ. السريرة: ج: سرائر. ﴿يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ﴾ (۸۶/۹) "سِرُّکَ مِنْ دَمِکَ". تیرا راز تیرے خون سے ہے۔ بسا اوقات افشاءِ راز موت کا سبب بن جاتا ہے۔ اِنَاثٌ: مف: اَلاُنْثٰى. مادہ۔ فی القران المجید: ﴿وَالْأُنْثٰى بِالْأُنْثٰى﴾ (۲/۱۷۸) اطابت: اَطَابَ: اچھا اور جائز کام کرنا، گندگی یا اذیت دور کرنا۔ الشیْ: عمدہ بنانا، عمدہ پانا۔ طاب (ض): مزے دار، میٹھا، عمدہ ہونا۔ ﴿فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلاَثَ وَرُبَاعَ﴾ (۴/۳) فحول: مف: اَلْفَحْلُ. ہر طاقتور نر جانور، سانڈ۔

⑬ ...... | عَلَوْنَا اِلٰى خَيْرِ الظُّهُوْرِ وَحَطَّنَا | لِوَقْتٍ اِلٰى خَيْرِ الْبُطُوْنِ نُزُوْلُ |

ترجمہ:

ہم بہترین پشتوں کی طرف بلند ہوئے اور نزول نے ہمیں مقررہ وقت پر بہترین پیٹوں میں اتارا۔

حل لغات:

حطٌّ: (ن) حَطًّا: گرنا، اترنا، کم ہونا۔ الشیءَ: رکھنا، گرانا، ڈالنا، نیچے اتارنا۔ وَقْتٌ: کسی امر کے لئے زمانے کی

ایک مفروضہ مقدار۔فی القران المجید:﴿ إِلَى يَومِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴾ (۱۵/۳۸) زمانہ،لمحہ،گھڑی، موسم۔ج:اَوْقَاتْ۔اَلْبُطُوْنُ:مف: اَلْبَطْنُ: پیٹ۔﴿فَمَالِؤُونَ مِنهَا الْبُطُونَ﴾ (۵۶/۵۳) ہر چیز کا اندرونی حصہ،ایک دفعہ کی اولاد یا پیداوار۔"اَلْبِطْنَةُ تَأْفِنُ الفِطْنَةَ". زیادہ کھانا ذہانت کو ختم کر دیتا ہے،یعنی مال و دولت نے عقل خراب کر دی ہے۔

⑭...... | فَنَحْنُ كَمَاءِ الْمُزْنِ مافِي نِصَابِنَا | كَهَامٌ ولا فِينَا يُعَدُّ بَخِيلُ |

ترجمہ:

اس لئیم بادل کے پانی کی طرح صاف شفاف ہیں ہمارے نسب میں کوئی بزدل نہیں اور نہ ہی ہم میں کوئی کنجوس شمار کیا جاتا ہے۔

مطلب:

جس طرح بارش کا پانی صاف شفاف ہوتا ہے اسی طرح ہمارا نسب بھی صاف شفاف ہے،یعنی ہمارے آباء واجداد نے خصوصی طور پر نسب کی حفاظت کی ہے اسی وجہ سے ہمارے خاندان میں نہ کوئی بزدل ہے اور نہ ہی کنجوس۔

حل لغات:

اَلْمُزْنُ: پانی سے بھرا ہوا بادل۔فی القران المجید:﴿أَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ﴾ (۵۶/۶۹) نِصَابٌ: اصل،مرجع،اصلی حالت،چھری یا چاقو کا دستہ،کسی کے پاس مال کی اتنی مقدار جس پر زکوۃ واجب ہو۔ج:نُصُبٌ. كَهَامٌ: کند(تلوار)، بند یا کلام سے عاجز،بزدل وکم ہمت،عمر رسیدہ،مفلس۔بَخِيلٌ: کنجوس ہونا۔ج:بُخَلاءُ.

⑮...... | ونُنْكِرُ إِنْ شِئْنَا عَلَى النَّاسِ قَوْلَهُمْ | ولايُنْكِرُوْنَ الْقَوْلَ حِيْنَ نَقُوْلُ |

ترجمہ:

اگر ہم چاہیں تو لوگوں کی بات کا انکار کر دیں لیکن جب ہم بات کریں تو وہ ہماری بات کا انکار نہیں کر سکتے۔

مطلب:

ہم معزز اور سردار ہیں لہذا ہماری بات یا فیصلہ کوئی رد نہیں کر سکتا اور یہ ان کے ہاں قابل فخر بات تھی۔

حل لغات:

نُنْكِرُ: (افعال) اَنْكَرَ الشيءَ: کسی چیز کو نہ پہچاننا،ناواقف ہونا۔فی القران المجید:﴿وَهُمْ لَهُ

مُنكِرُونَ﴾ (۱۲/۵۸) شِئنَا: شاءَهُ (ف) شَيئًا : ارادہ کرنا، چاہنا، علی الامرِ : کسی بات پر آمادہ کرنا، اکسانا۔

⑯ ..... | إذَا سَيِّدٌ مِنَّا خَلا قَامَ سَيِّدٌ | قَؤُولٌ لِمَا قَالَ الْكِرَامُ فَعُولٌ |

ترجمہ:

جب بھی ہمارا کوئی سردار مرتا ہے تو دوسرا سردار اس کا جانشین بن جاتا ہے، جس کا قول وفعل سرداروں جیسا ہوتا ہے۔

حل لغات:

خَلا:المكانُ (ن) خُلُوًّا: خالی ہونا،الشيءُ: گزر جانا۔"خلاءُ كَ اَقْنٰی لِحَيائِكَ". تنہائی تیری حیا کی زیادہ محافظ ہے، یعنی تنہائی میں دوسرے سے معاملہ ہی نہیں ہوتا جو بے شرمی کا سوال ہے۔

⑰ ..... | وما أُخمِدَتْ نَارٌ لَنَا دُونَ طَارِقٍ | ولا ذَمَّنَا فِي النَّازِلِينَ نَزِيلُ |

ترجمہ:

اور ہماری آگ رات کے وقت آنے والے مہمان سے پہلے نہیں بجھائی جاتی اور مہمانوں میں سے کوئی بھی مہمان ہماری مذمت نہیں کرتا۔

مطلب:

پہلے زمانے میں لوگ سفر کرتے تھے اور رات کو جہاں آگ دیکھتے وہاں چلے جاتے؛ کیونکہ آگ آبادی کی علامت تھی تو سخی لوگ اپنی آگ دیر تک روشن رکھتے تا کہ کوئی مسافر وغیرہ آئے اور ہم اس کی مہمان نوازی کر کے خوشی کی دولت اور سکون قلب حاصل کریں، لیکن کنجوس لوگ جلد ہی آگ بجھا دیتے تھے کہ کہیں کوئی مسافر نہ آجائے۔

حل لغات:

أُخمِدَتْ:(افعال) اَخمَدَ الرجلُ: خاموش و پرسکون ہونا، ٹھنڈا ہونا، کسی بات پر جم جانا، النارَ: آگ کی آنچ کم کرنا، ٹھنڈا کرنا، بجھانا۔في القران المجيد:﴿إن كَانَتْ إلَّا صَيحَةً وَاحِدَةً فَإذَا هُمْ خَامِدُونَ﴾ (۳۶/۲۹) طارِقٌ: رات کو آنے والا، دروازہ کھٹکھٹانے والا، کنکریوں سے منتر کرنے والا، روشن ستارہ، رات کو پیش آنے والا معاملہ یا حادثہ۔ ج: ذوی العقول کے لئے طُرّاقٌ، غیر ذوی العقول کے لئے طَوارِقُ. ذَمَّ:فلانًا (ن) ذَمًّا : برائی کرنا، عیب لگانا۔ نَزِيلٌ: مہمان، وطنی بھائی، مکان میں ساتھ رہنے والا۔ ج: نُزَلاءُ.

⑱ ..... | وأيَّامُنَا مَشهُورَةٌ فِي عَدُوِّنَا | لَهَا غُرَرٌ مَعلُومَةٌ وحُجُولُ |

ترجمہ:

ہماری جنگوں کے دن ہمارے دشمنوں میں مشہور ہیں ان کی پیشانیوں اور پاؤں کے سفید نشان معلوم ہیں

حل لغات:

مَشْهُوْرَةٌ: اعلان کردہ، مشہور۔ غُـرَرٌ: مف: اَلْغُرَّةُ: ہر چیز کا پہلا اور عمدہ حصہ، گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی، ہرشی کی روشنی، چمک، سفیدی۔ حُجُوْلٌ: مف:
اَلْحَجْلُ. عورت کے پاؤں کا زیور، بیڑی، گھوڑے کی ٹانگ کی سفیدی۔

⑲...... | وَاَسْيَافُنَا فِيْ كُلِّ غَرْبٍ وَّمَشْرِقٍ | بِهَا مِنْ قِرَاعِ الدَّارِعِيْنَ فُلُوْلٌ |
|---|---|

ترجمہ:

ہماری تلواریں مشرق و مغرب میں مشہور ہیں، زرہ پوشوں سے ٹکرانے کی وجہ سے ان میں دندانے پڑ گئے ہیں۔

حل لغات:

غَـرْبٌ: سورج غروب ہونے کی سمت، مغربی سمت میں واقع ممالک (یورپ، امریکہ)، ہر شے کا ابتدائی حصہ ،نوک، دھار، معاملات میں مستعدی اور بڑھا ہوا انہماک، تیزی۔ عربی مقولہ ہے: "فِی لِسَانِہٖ غَرْبٌ وَاَخَافُ عَلَیْہِ غَرْبَ الشَّبَابِ". مجھے اس کی پرزور جوانی کا ڈر ہے۔ فَرَسٌ غَرْبٌ: تیز رو گھوڑا، بیل کی کھال سے بنایا ہو بڑا ڈول، آنسو، آنسو بہنے کی جگہ، گوشۂ چشم اگلا اور پچھلا، رال (لعاب) کی کثرت، آنسو بہانے والی رگ، آنکھ کے اندرونی یا بیرونی گوشہ کا ورم، آنکھ کی پھنسی، دوری۔ ج: غُرُوْبٌ. مَشْرِقٌ: سورج نکلنے کی جگہ، جزیرۂ عرب کے مشرق میں واقع اسلامی ممالک۔ ج: مَشَارِقُ. قِرَاعٌ: مص (مفاعلۃ)، قَارَعَ الْقَوْمُ: قوم نے قرعہ اندازی کی۔ الابطالُ: لڑائی میں جان بازوں کا باہم شمشیر زنی کرنا، تلواروں سے مقابلہ کرنا۔ اَلدَّارِعِیْنَ: مف: اَلدَّارِعُ: زرہ پوش۔ فُلُوْلٌ: مف: الفَلُّ: تلوار کا دندانہ، کسی چیز کا الگ ہو جانے والا حصہ، کسی چیز کے بکھرنے والے ریزے جیسے دھاتوں کا برادہ، آگ کی چنگاریاں، شکست خوردہ (واحد و جمع کیلئے)، خالی۔

⑳...... | مُعَوَّدَةٌ اَلَّا تُسَلَّ نِصَالُهَا | فَتُغْمَدَ حَتّٰى يُسْتَبَاحَ قَبِيْلُ |
|---|---|

ترجمہ:

وہ اس بات کی عادی ہیں کہ بے نیام نہیں کی جاتیں کہ پھر نیام میں ڈال دی جائیں یہاں تک کہ ایک جماعت کو قتل کر دیں۔

حل لغات:

مُعَوَّدَةٌ :مفع، (تفعیل) عَوَّدَ الشيءَ: عادی بنانا۔ نِصَالٌ :مف : نَصْلٌ : نیزہ اور تیر کی انی (پیکان، پھل)۔ تُغمد :غَمْدًا.(ض) تلوار میان میں رکھنا۔قَبِیْلٌ :نسل، جماعت، پیروکار۔فی القران المجید:﴿ إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهُ مِنْ حَيْثُ لاَ تَرَوْنَهُمْ ﴾ (۷/۲۷)

21 ..... | سَلِيْ اِنْ جَهِلْتِ النَّاسَ عَنَّا وعَنْهُم | وَلَيْسَ سَوَاءٌ عَالِمٌ وجَهُوْلُ |

ترجمہ:

اگر تو بے خبر ہے تو لوگوں سے ہمارے اور ان کے بارے میں معلوم کر؛ کیونکہ عالم اور جاہل برابر نہیں ہوسکتے۔

22 ..... | فَاِنَّ بَنِي الدَّيَّان قُطْبٌ لِقَوْمِهِم | تَدُوْرُ رَحَاهُمْ حَوْلَهُمْ وتَجُوْلُ |

ترجمہ:

کیونکہ بنودیان اپنی قوم کا محور ہیں ان کی چکی ان کے اردگرد گھومتی اور چکر کاٹتی ہے۔

مطلب:

سابقہ خوبیاں اس لئے ہیں کہ بنودیان اپنی قوم (حارث بن کعب کی اولاد) کا محور و مرکز ہیں ان کی ساری صلاحیتیں اور کارنامے ہمارے دم سے ہیں۔

حل لغات:

قُطْبٌ: محور، مرکز، مدار، دھرا (جس پر پہیا گھومتا ہے) چکی کی کیل جس پر اوپر کا پاٹ گھومتا ہے، محور کا کنارہ، ہر شے کا قوام اور اس کے اجزاء ترکیبیہ جن پر اس کا مدار ہو، نیزہ کا پھل، ایک قسم کی گھاس، سربرآوردہ، چوٹی کا آدمی، محور قوم۔ ج: قُطُوبٌ واَقْطَابٌ وقِطَبَةٌ . زمین کے دو قطب ہیں ایک شمالی دوسرا جنوبی (اہل جغرافیہ کے نزدیک)
تَجُوْلُ: جال فی الارضِ(ن) جَولاً: گھومنا، پھرنا، چکر لگانا، گشت لگانا۔

قال الشَمَيْذَرُ الْحَارِثِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: شَمَيْذَر حارثی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کاپس منظر:

ان کی اپنے چچازاد بھائیوں سے لڑائی ہوئی، اس کو اشعار کی صورت میں بیان کیا۔

بَنِیْ عَمِّنَا لَا تَذْکُرُوْا الشِّعْرَ بَعْدَ مَا	دَفَنْتُمْ بِصَحْرَاءِ الْغُمَیْرِ الْقَوَافِیَا

❶ ......

ترجمہ:

اے ہمارے چچا کے بیٹو! اشعار کو صحراء غمیر میں دفن کر دینے کے بعد ان کا ذکر نہ کرو۔

مطلب:

تم تو شکست کھا کر میدان سے فرار ہوئے تھے اب کس منہ سے اشعار کہہ رہے ہو؛ کیونکہ اشعار تو کسی فخریہ کارنامے پر کہے جاتے ہیں۔

حل لغات:

تَذْکُرُوْا: ذکر الشیءَ (ن) ذِکْرًا: یاد کرنا (دل اور زبان سے) یاد رکھنا، اللہَ: اللہ کا ذکر کرنا، اس کی تعریف کرنا، نام لینا۔فی القرآن المجید: ﴿فَاذْکُرُوْنِیْ أَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ﴾ (۱۵۲/۲) ذہن میں لانا، بھولنے کے بعد یاد آ جانا یا زبان پر آنا، الناسَ: لوگوں کی غیبت کرنا، النعمةَ: نعمت پر شکر کرنا، فلانةَ: کسی عورت کو پیغام نکاح دینا۔فی الحدیث: ((اِنَّ عَلِیًّا یَذْکُرُ فَاطِمَةَ)). الشیءَ: عیب نکالنا۔ ﴿أَهٰذَا الَّذِیْ یَذْکُرُ آلِهَتَکُمْ وَهُمْ بِذِکْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ کَافِرُوْنَ﴾ (۳۶/۲۱) عربی مقولہ ہے: "اُذْکُرْ مع کُلِّ نعمةٍ زوالَها". ہر نعمت کے ساتھ اس کے زوال کو بھی یاد کر۔ دَفَنْتُمْ: دفن الشیءَ (ض) دَفْنًا: چھپانا، دفن کرنا، زمین میں گاڑنا۔

فَلَسْنَا کَمَنْ کُنْتُمْ تُصِیْبُوْنَ سَلَّةً	فَنَقْبَلَ ضَیْمًا اَوْ نُحَکِّمَ قَاضِیًا

❷ ......

ترجمہ:

ہم اس شخص کی طرح نہیں جسے تم خفیہ طور پر تکلیف پہنچاتے تھے کہ ہم ظلم قبول کر لیں یا قاضی کو حکم بنا لیں۔

حل لغات:

سَلَّةً: ایک جنبش، تلوار کی برآمدگی، حرکت، چوری۔عربی مقولہ ہے: "اَلْخَلَّةُ تَدْعُو اِلَی السَّلَّةِ". غربت یا ضرورت چوری کا سبب بنتی ہے۔ نَقْبَلُ: الشیئَ (س) قُبُولًا: خوش دلی سے لینا، قبول کرنا، کسی چیز کو لے لینا۔فی القرآن المجید: ﴿وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا﴾. (۴/۲۴) الکلامَ. کلام کی تصدیق کرنا۔نحکِّم: (تفعیل) حَکَّمَهُ: حاکم بنانا، حکم و ثالث بنانا۔﴿حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ﴾. (۶۵/۴) قاضی: فا، ج:

قُضَاةٌ. قضى (ض) قَضَاءً: فیصلہ کرنا، طے کرنا، مقدمہ کا حکم سنانا۔

❸ ...... | وَلٰكِنَّ حُكْمَ السَّيْفِ فِيكُمْ مُسَلَّطٌ | فَنَرْضَى إِذَا مَا أَصْبَحَ السَّيْفُ رَاضِيًا |

ترجمہ:

لیکن تلوار کا فیصلہ تم پر مسلط رہے گا ہم اسی وقت راضی ہوں گے جب تلوار راضی ہوگی۔

حل لغات:

مُسَلَّطٌ: مفع، (تفعیل)، سلَّطه: اختیار واقتدار دینا، حاکم بنانا، علیہ: مسلط کرنا، کسی پر قابو یافتہ بنانا، کسی کے بارے میں اختیارات دینا۔

❹ ...... | وَقَدْ سَاءَنِي مَا جَرَّتِ الْحَرْبُ بَيْنَنَا | بَنِي عَمِّنَا لَوْ كَانَ أَمْرًا مُدَانِيًا |

ترجمہ:

تحقیق مجھے وہ چیز بری لگی جس کو جنگ ہمارے درمیان کھینچ لائی اے بچازاد بھائیو! کاش معاملہ حد سے نہ بڑھا ہوتا۔

مطلب:

جنگ سے پہلے صلح صفائی ممکن تھی، لیکن جنگ کے بعد صلح صفائی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی، انتہائی قریبی رشتہ دار ہونے کے باوجود آپس میں دشمن بنے ہوئے ہیں، ہائے حسرت! وائے ناکامی!

حل لغات:

سَاءَ: الشيءَ (ن) سُوْءً: برا ہونا۔ في القرآن المجيد: ﴿يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ﴾ (۴۹/۲)، به: بدگمانی کرنا، شک کرنا۔ عربی مقولہ ہے: " سُوْءُ الظن من شدة الضِنّ". بدگمانی انتہائی دوستی کی وجہ سے ہوتی ہے ۔" انما ينشىء الظن السوء". جرَّ: به (ن) جَرًّا: کھینچنا، گھسیٹنا، ہانکنا، سبب بننا۔" كُلٌّ يَجُرُّ النَّارَ الى قُرصِهٖ". ہر شخص اپنی ٹکیہ کی طرف آگ کھینچتا ہے، یعنی ہر شخص اپنے نفس کے لئے خیر چاہتا ہے۔ اَلْحَرْبُ: لڑائی، جنگ (مؤنث سماعی کبھی بمعنی قتال مذکر بھی استعمال ہوتا ہے) "اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ". لڑائی دھوکہ ہے۔ مُدَانِي: فا، (مفاعلة) داناهُ. کسی سے قربت حاصل کرنا، نزدیک ہونا، بين الشيئين. دو چیزوں کو ملانا۔ ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى﴾ (۸/۵۳)

❺ ...... | فَإِنْ قُلْتُمْ إِنَّا ظَلَمْنَا فَلَمْ نَكُنْ | ظَلَمْنَا وَلٰكِنَّا أَسَأْنَا التَّقَاضِيَا |

ترجمہ:

اگر تم کہو کہ ہم نے ظلم کیا تو ہم نے ظلم نہیں کیا، لیکن ہم نے برا تقاضا کیا۔

حل لغات:

اَسَأْنَا: (افعال)، اَسَاءَ عَلَيْهِ: کسی کے ساتھ برائی کرنا۔ التَّقَاضِي: مص، (تفاعل) تقاضاه الدَّيْنَ: کسی سے اپنا دیا ہوا قرض مانگنا، کسی سے اپنا قرض وصول کر لینا۔

وقال وَدَّاکُ بْنُ ثُمَيْلِ الْمَازِنِيُّ (الطويل)

شاعر کا نام:

وداک بن ثمیل مازنی ہے۔ (بعض نسخوں میں شمیل "ش" سے ہے جبکہ بیروت کے نسخے میں "ث" سے ہے اور اسی کے مطابق یہاں لکھا گیا ہے، اور ابو علی احمد مرزوقی کے نسخے میں "نُمَيْل" ہے)

اشعار کا پس منظر:

بنو شیبان "سفوان" نامی کنویں سے بنو مازن کا قبضہ چھڑانا چاہتے تھے؛ کیونکہ ان کا دعوی تھا کہ یہ کنواں ہمارا ہے، اس وجہ سے انہوں نے بنو مازن کو دھمکیاں دینا شروع کیں ان دھمکیوں کے جواب میں شاعر نے یہ اشعار کہے:

❶	
رُوَيْدَ بَنِيْ شَيْبَانَ بَعْضَ وَعِيْدِكُمْ	تُلاقُوْا غَدًا خَيْلِيْ عَلٰى سَفَوَانِ

ترجمہ:

اے بنو شیبان! اپنی کچھ دھمکیاں روک لو، کل سفوان (کنویں) پر میرے شہسواروں سے ملوگے۔

حل لغات:

رُوَيْد: آہستہ۔ رُوَيْدَ خَالِدٍ، ورُوَيْدًا خالدًا، ورويدَكَ خالدًا. خالد کو مہلت دو۔ في القرآن المجيد: ﴿فَمَهِّلِ الْكَافِرِيْنَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا﴾ (۸۶/۱۷) رُوَيدًا: وہ آہستہ چلا۔ الرُّوَيْد: اِرْوَاد کی تصغیر (بر بناء ترخیم) تُلاقُوْا: (مفاعلة) لاقاه: ملاقات کرنا، اتفاق یا اچانک کسی سے ملنا، استقبال کرنا۔

❷	
تُلاقُوْا جِيَادًا لا تَحِيْدُ عَنِ الْوَغٰى	اذا مَا غَدَتْ فِي الْمَأْزِقِ الْمُتَدَانِيْ

ترجمہ:

تم ایسے عمدہ گھوڑوں سے ملاقات کروگے جو تنگ میدان جنگ میں آمنے سامنے ہوں تو جنگ سے نہیں بھاگتے۔

حل لغات:

جِیَادٌ: مف: اَلْجَوَادُ: عمدہ نسل کا گھوڑا۔ عربی مقولہ ہے: ''اِنَّ الْجَوَادَ قَدْ یَعْثُرُ''. اصیل گھوڑا بھی کبھی ٹھوکر کھا جاتا ہے، تجربہ کار آدمی سے لغزش کے موقع پر کہا جاتا ہے۔ لاتَحِیْدُ: حَیْدًا (ض) ہٹنا، کنارہ کش ہونا، غیر جانب دار ہونا۔ فی القرآن المجید: وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنتَ مِنْهُ تَحِیْدُ. (۵۰/۱۹)

اَلْوَغٰی: شور، لڑائی۔ اَلْمَأْزِقُ: تنگ جگہ، پریشانی۔ ج: مآزق. اَلْمُتَدَانِیْ: فا (تفاعل) تدانی القومُ: باہم قریب ہونا۔

❸ ...... | عَلَیْهَا الْكُمَاةُ الْغُرُّ مِنْ اٰلِ مَازِنٍ | لُیُوْثُ طِعَانٍ عِنْدَ كُلِّ طِعَانٍ |

ترجمہ:

ان پر آل مازن کے ایسے روشن پیشانی والے مسلح بہادر ہوں گے جو ہر قسم کی نیزہ زنی کے وقت نیزہ زنی کے شیر ہیں۔

❹ ...... | تُلَاقُوْهُمْ فَتَعْرِفُوْا كَیْفَ صَبْرُهُمْ | عَلٰی مَا جَنَتْ فِیْهِمْ یَدُ الْحَدَثَانِ |

ترجمہ:

تم ان سے ملو گے تو جان جاؤ گے کہ ان کا صبر ان مصائب پر جو حوادث زمانہ نے ان پر ڈھائے کیسا ہے۔

حل لغات:

فَتَعْرِفُوْا: عرف الشیءَ (ض) عِرْفَانًا: کسی حاسہ کے ذریعہ جاننا، پہچاننا، معلوم کرنا، واقف ہونا۔ فی القرآن المجید: وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَیُرِیْكُمْ آیَاتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْن. (۹۳/۲۷) بِذَنْبِهٖ: اقرار کرنا۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَه فقدعرف رَبَّهٗ: جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ جَنَتْ: جنی (ض) جِنَایَةً: جرم کرنا، گناہ کرنا۔ اَلْحَدَثَانُ: شب و روز۔ حَدَثَانُ الدهرِ: آفات و مصائب زمانہ۔

❺ ...... | مَقَادِیْمُ وَصَّالُوْنَ فِی الرَّوْعِ خَطْوَهُمْ | بِكُلِّ رَقِیْقِ الشَّفْرَتَیْنِ یَمَانٍ |

ترجمہ:

وہ پیش قدمی کرنے والے ہیں اور ہر باریک دودھاری یمنی تلوار کو اپنے قدموں کے ساتھ جنگ میں پہنچانے والے ہیں۔

حل لغات:

مَقَادِیْمُ: مف: المِقْدَامُ: بہادر۔ لڑائی میں سب سے آگے رہنے والا۔ وَصَّالُوْنَ: مف: وَصَّالٌ: مبالغہ: وصل الی المكان (ض) وُصُولاً: کہیں پہنچنا۔ خَطْوٌ: مف: اَلْخَطْوَةُ: ایک قدم، دو قدموں کا درمیانی فاصلہ، چھے

قدم۔فی القرآن المجید: يَـا أَيُّهَـا الَّـذِيْـنَ آمَـنُـوا ادْخُـلُـوا فِـيْ السِّلْمِ كَـآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ . (۲/۲۰۸) ج: خُطُوَاتٌ وخُطْوَاتٌ وخُطًى. رَقِيْقٌ: باریک، نازک ولطیف، غلام (واحد جمع سب کے لئے) ج: اَرِقَّاءُ۔اَلشَّفْرَتَين: تثنیہ ہے اَلشَّفْرَةُ کا: دھار، بلیڈ (یک رخا یا دو رخا استرا یا کاٹنے کا اوزار) بال صاف کرنے کا بلیڈ، موچی کی راپی (چمڑا کاٹنے کی کھرپی) چپٹی چھری، تلوار کی دھار، خفیہ تحریر یا باہمی طور پر متفق علیہ خفیہ رموز کے ذریعے پیغام رسانی۔ج: شِفَارٌ وشَفْرٌ۔

نوٹ:

وَصَّالُوْنَ خَطُوَهُمْ بِكُلِّ رَقِيْقِ الشَّفْرَتَيْنِ" اس عبارت میں قلب ہوا ہے، اصل عبارت یوں ہے "كُلَّ رَقِيْقِ الشَّفْرَتَيْنِ بِخَطُوِهِمْ "(شرح مرزوقی، ج ۱، ص ۹۷، بیروت)

❻...... | إِذَا اسْتُنْجِدُوْا لَمْ يَسْأَلُوْا مَنْ دَعَاهُمْ | لِأَيَّةِ حَـرْبٍ أَمْ بِـأَيِّ مَـكَـانِ |

ترجمہ:

جب ان سے مدد طلب کی جائے تو بلانے والے سے نہیں پوچھتے کہ کس جنگ کے لئے یا کس مقام پر۔

حل لغات:

اُسْتُنْجِدُوْا: (استفعال) اِسْتَنْجَدَ: طاقت حاصل کرنا، طاقتور ہو جانا، بہادر ہو جانا، باہمت ہو جانا، علی فلانٍ: کسی کے سامنے ڈٹ جانا، فلانًا وبہ: کسی سے مدد چاہنا، فریاد کرنا۔

وقال سَوَّارُبْنُ الْمُضَرَّبِ السَّعْدِی (الوافر)

شاعر کا نام:

سوار بن مضرب سعدی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

❶...... | فَلَوْ سَأَلَتْ سَرَاةَ الْحَيِّ سَلْمٰى | عَلٰى اَنْ قَدْ تَلَوَّنَ بِيْ زَمَانِيْ |

ترجمہ:

اگر سلمیٰ قوم کے سرداروں سے پوچھے اسکے باوجود کہ زمانہ نے میری حالت تبدیل کر دی

حل لغات:

تَلَوَّنَ: (تفعل) رنگین ہونا، رنگین بننا، فلانٌ: ایک عادت پر قائم نہ رہنا، رنگ بدلتے رہنا۔زَمَانٌ: وقت، عرصہ

زمانہ، دنیا کی پوری مدت۔ ج: اَزْمِنَة، اَزْمُنٌ۔ عربی مقولہ ہے: لِکُلِّ زَمانٍ رِجالٌ۔ ہر زمانے کیلئے کچھ لوگ ہوتے ہیں
۔

❷ ...... | لَـخَبَّـرَهَـا ذَوُوْ اَحْسَـابِ قَـوْمِـيْ | وَاَعْـدَائِـيْ فَـكُـلٌّ قَـدْ بَـلانِـيْ |
|---|---|

ترجمہ:

تو ضرور اسے بتائیں گے میری قوم کے معزز لوگ اور میرے دشمن کیونکہ ہر ایک نے مجھے آزمایا ہے۔

باطل سے ڈرنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

حل لغات:

خَبَّرَ: (تفعیل) خَبَّرَهُ بکذا: خبر دینا، علم میں لانا۔ عربی مقولہ ہے: لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ: خبر آنکھوں دیکھے کی طرح نہیں ہوتی۔ اَحْسَابٌ: مف: اَلْحَسَبُ: کسی چیز کی مقدار یا تعداد، خاندانی شرافت۔ حَسْبُكَ مِنْ غِنىً شَبْعٌ وَرِيٌّ۔ شکم سیری اور سیرابی تیرے لیئے کافی مالداری ہے۔ یہ امرأ القیس کا مقولہ ہے مطلب یہ ہے: اتنے مال پر قناعت کرلو جو پیٹ بھرنے اور پیاس بجھانے کیلئے کافی ہو اور باقی کی سخاوت کرلو۔ بَلا: هُ (ن) بَلْوًا: آزمانا، گرفتار مصیبت کرنا۔ فی القرآن المجید: إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْن. (۶۸/۱۷) برتنا، سفر کا کسی کو چکنا چور کرنا، پرانا کرنا۔ اِنَّ البلاءَ مُوَكَّلٌ بِالْمَنْطِقِ: مصیبت بولنے کے سپرد ہے۔ سچ ہے: خاموشی ہر بلا سے بچاتی ہے۔

❸ ...... | بِـذَبِّـي الـذَّمَّ عَـنْ حَسَبِـيْ بِمَالِيْ | وَزَبُّـوْنَـاتِ اَشْـوَسَ تَـيَّـحَـانِ |
|---|---|

ترجمہ:

(اسے بتائیں گے) کہ میں اپنے حسب سے مذمت کو اپنے مال اور متکبر ہوشیار آدمی کی مدافعتوں کے ذریعہ دور کرتا ہوں۔

مطلب:

سخاوت کرکے اپنے خاندان کی عزت محفوظ رکھتا ہوں اور جنگ وجدال کا بھی ماہر ہوں۔

حل لغات:

ذَبِّيْ: مصدر مضاف بیاءِ متکلم، ذَبَّ عَنْهُ (ض): دفع کرنا، روکنا، ہٹانا، بچاؤ کرنا، نقصان رفع کرنا۔ اَشْوَسُ: صفت۔ ج: شُوْسٌ، اَشَاوِسُ. شَوِسَ (س) شَوَسًا: دلیر وجری ہونا، لمبا ہونا، مغرور ومتکبر ہونا۔ شاس فلان

شَـوْسَــا: ترچھی نگاہ سے دیکھنا، بڑائی اور غصہ کے باعث کن انکھیوں سے دیکھنا، آنکھ کو چھوٹا کر کے پلکیں ملا کر دیکھنا۔ تَیَحَانٌ: (بکسر الیاء وفتحھا) فضول کاموں میں مشغول رہنے والا، مصائب کا شکار رہنے والا، تیز دوڑنے والا گھوڑا، وہ گھوڑا جو چلنے میں چست اور دونوں طرف جھکتا ہو۔

4 ...... | وانِّـــیْ لا اَزَالُ اَخَــا حُـــرُوْب | اذا لــم اَجْـنِ كُـنْـتُ مِـجَـنَّ جَـان |

ترجمہ:

اور (اسے یہ بھی بتائیں گے) کہ میں ہمیشہ جنگجو رہا ہوں جب خود جرم نہیں کرتا تو مجرم کی ڈھال بن جاتا ہوں۔

حل لغات:

اَجْنِ: جنی (ض) جِنایَةً: جرم کرنا، گناہ کرنا۔ مِجَنٌّ: ڈھال، کمان، ج: مَجَانٌّ۔ جَانٍ: فا۔

وقَالَ بَعْضُ بَنِیْ تَیْمِ اللهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ (الکامل)

یہ اشعار علقمہ بن شیبان کے ہیں اور یہ شاعر جاہلی اور منذر کا ہم عصر ہے۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر نے مقام "اوارہ" میں متمطر (جو منذر کا بھائی نعمان کا دادا تھا) پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا، شاعر نے مقتول کو "منذر" سمجھ کر حملہ کیا تھا کیونکہ وہ خود پہنے ہوئے تھا۔ شاعر اسی واقعہ کو اشعار میں بیان کر رہا ہے۔

1 ...... | ولـقد شَهِدْتُ الْخَيْلَ يَوْمَ طِرَادِهَا | وَطَـعَـنْـتُ تَـحْـتَ كِـنَـا نَةِ الْمُتَمَطِّرِ |

ترجمہ:

تحقیق میں شہسواروں میں حاضر ہوا انکے حملے کے دن اور میں نے متمطر کے ترکش کے نیچے سے نیزہ مارا۔

حل لغات:

طِرَادٌ: مص (مفاعلة) طارَدَ: حملہ آور ہونا، پیچھا کرنا، حملہ کرنے میں مقابلہ کرنا، سبقت لے جانے کی کوشش کرنا۔ کِنَانَةٌ: تیر رکھنے کا چمڑے کا تھیلہ، ترکش۔ کَنَائِنُ. سرزمین مصر (مجازا)

2 ...... | نُـطَـاعِـنُ الْاَبْـطَـالَ عَـنْ اَبْـنَـا ئِـنَـا | وعَـلـى بَـصَـائِـرِنَـا وانْ لَّمْ نُبْصِرِ |

ترجمہ:

اور ہم بہادروں سے نیزہ زنی کرتے ہیں اپنے بچوں کی حفاظت کیلئے اس حال میں کہ ہمارے ہوش وحواس قائم

ہوتے ہیں اگر چہ ہم انجام پر نظر نہیں رکھتے۔

حل لغات:

بَصَائِرُ: مف: اَلْبَصِيْرَةُ: ذکاوت، فہم وفراست، علم، نورقلب، دلیل، محافظ، عبرت، پردہ، ڈھال، تھوڑا سا خون۔

3 ...... | وَلَقَدْ رَأَيْتُ الْخَيْلَ شُلْنَ عَلَيْكُمْ | شَوْلَ الْمَخَاضِ اَبَتْ عَلَى الْمُتَغَبَّرِ |

ترجمہ:

اللہ کی قسم میں نے گھوڑوں کو تمہارے پیچھے دم اٹھا کر تیز دوڑتے ہوئے دیکھا جس طرح حاملہ اونٹنیاں دم اٹھا کر باقی ماندہ دودھ دوہنے والے پر انکار کردیتی ہیں۔

مطلب:

شاعر دشمن کے میدانِ جنگ سے فرار ہونے کا نقشہ کھینچ رہا ہے۔

حل لغات:

شُلْنَ: شال الشيءُ(ن) شَوْلًا: اوپر اٹھنا، کنایہ ہے تیز دوڑنے سے کیونکہ جانور جب تیز دوڑتا ہے تو دم اٹھاتا ہے۔ الـمخاض: دردزہ۔فی القرآن المجید فَاَجَاءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ. (۲۳/۱۹) دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں۔ اَبَتْ: (ف) اِباءً: نافرمانی کرنا، بغاوت کرنا۔ الشيءَ: ناپسند کرنا، نہ ماننا، حقارت سے رد کرنا۔ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يُتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ. (۳۲/۹) اَلْمُتَغَبَّرُ: فا، (تفعل) گرد آلود ہونا، الناقةَ: اونٹنی کا بچا ہوا دودھ نکالنا۔

وَقَالَ قَطَرِيُّ بْنُ الْفُجَاءَةِ (الكامل)

شاعر کا نام:

قطری بن فجاءۃ ہے (متوفی ۷۸ھ/۶۹۷ء اور بعض نے ۷۷ھ لکھا ہے) یہ سرداران خوارج سے ہیں اور یہ خطیب، شہسوار اور شاعر تھے۔ قطری: اس میں "ی" نسبت کی ہے، شہر قطر کی طرف منسوب ہے جو بحرین اور عمان کے درمیان واقع ہے۔ شاعر کے والد کا نام "فجاءۃ" اس طرح پڑا کہ وہ یمن گئے تھے اور اچانک آگئے تو لوگوں نے کہا "فُجاءَۃ" (اچانک) تو ان کا نام ہی "فُجاءَۃ" پڑ گیا۔

1 ...... | لَايَرْكَنَنْ اَحَدٌ اِلَى الْاِحْجَامِ | يَوْمَ الْوَغٰى مُتَخَوِّفًا لِحِمَامِ |

ترجمہ:

جنگ کے دن موت کے خوف سے کوئی بھی ہرگز پیچھے ہٹنے کی کوشش نہ کرے۔

مطلب:

جنگ میں ثابت قدمی پر ابھارنا مقصود ہے، کہ انجام کی پرواہ کئے بغیر دشمن کا مقابلہ کرو، کیونکہ ڈرنے سے تقدیر نہیں ٹلتی اور نہ ہی سوچنے سے موت مؤخر ہوسکتی ہے۔

جسے زندگی ہو پیاری، وہ یہیں سے لوٹ جائے
اس قافلے میں شامل کوئی کم ظرف نہیں ہے

حل لغات:

یَرْکَنَنْ: رکن الیه (ف) رَکْنًا: کسی کی طرف مائل ہونا اور مطمئن ہونا، دل سے لگاؤ ہونا، کسی پر بھروسہ کرنا، کسی کا سہارا لینا۔ فی القرآن المجید: وَلاَ تَرْکَنُواْ إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُواْ فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللّهِ مِنْ أَوْلِيَاء ثُمَّ لاَ تُنصَرُونَ. (۱۱/۱۱۳) اَلْإِحْجَامُ: مص (افعال) اَحْجَمَ فلان عن الشیء: باز رہنا، ڈر کر [illegible] ہٹنا، رکنا۔ مُتَخَوِّق: فا (تفعل) خوف زدہ۔ الحِمامُ: فیصلۂ موت، قسمت، موت۔ اَلْحَمامُ: مف۔ حَمامَةٌ: کبوتر، کہا گیا ہے کہ "حَمامَةٌ" مذکر و مؤنث دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے کیونکہ اس میں "تا" تانیث کی نہیں بلکہ وحدت کی ہے اور بہت دفعہ "حَمامٌ" کا اطلاق مفرد پر بھی ہوتا ہے، کبوتر۔ ج: حَمَائِمُ. الحُمَامُ: تمام جانوروں کا بخار خصوصًا گھوڑوں کا۔

2 ...... | فَلَقَدْ اَرَانِیْ لِلرِّمَاحِ دَرِیَّةً | مِنْ عَنْ یَمِیْنِیْ مَرَّةً وَاَمَامِیْ |

ترجمہ:

تحقیق میں نے اپنے آپ کو نیزوں کا نشانہ بنتے ہوئے دیکھا کبھی دائیں جانب سے تو کبھی آگے سے۔

مطلب:

جنگ میں ثابت قدمی پر ابھارنے کیلئے جنگ میں اپنی حالت بیان کر رہا ہے، دائیں اور سامنے کی جانب کے ذکر پر اقتصار اس لئے کیا کہ جس طرح دائیں طرف سے حملہ ہوتا ہے اسی طرح بائیں طرف سے بھی ہوسکتا ہے اور پیٹھ میں نیزوں کا لگنا فرار ہونے کی علامت ہے، اور یہ بہادر شہسوار کے شایانِ شان نہیں۔

حل لغات:

اَلرِّمَاحُ: مف: الرُّمْحُ: نیزہ۔ فی القرآن المجید: یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُواْ لَیَبْلُوَنَّكُمُ اللّهُ بِشَیْءٍ مِّنَ

الصَّيدِ تَنالُهُ أَيدِيكُم ورِمَاحُكُم لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَن يَخافُهُ بِالْغَيبِ .(۵/۹۴) ذَرِيَّةٌ: وہ دائرہ جس پر نیزہ زنی کی مشق کی جائے، وہ چوپایا جس کی آڑ میں شکاری شکار کرتا ہے۔ اَمَامٌ: سامنے اور موجودگی میں۔ بَلْ يُرِيْدُ الْإِنسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَه . (۵/۷۵)

❸ ...... حَتّى خَضَبْتُ بِمَا تَحَدَّرَ مِنْ دَمِي	أَكْنَافَ سَرْجِي أَوْعِنَانَ لِجَامِي

ترجمہ:

یہاں تک کہ میں نے اپنے بہتے ہوئے خون سے اپنی زین کے کناروں یا اپنی لگام کی رسی کو رنگ دیا۔

حل لغات:

خَضَبْتُ: خضب الشيءَ (ض) خَضْبًا: رنگنا، خضاب کرنا۔ تَحَدَّرَ: (تفعل) بھر جانا، موٹا ہو جانا، ڈھلکنا، نیچے اترنا، آنسو ڈھلکنا۔ دَمٌ: خون۔ ج: دِماءٌ، دُمِيٌّ. سَرْجٌ: زین۔ ج: سُرُوْجٌ. عِنَانٌ: لگام کی ڈوری جسکے ذریعے جانور کو پکڑا جاتا ہے اور دو برابر کے طاق ہوتے ہیں۔ اَعِنَّةٌ. لِجَامٌ: لگام (اصل میں وہ لوہا جو گھوڑے کے منہ میں رہتا ہے پھر اس پورے مجموعہ پر بولا جانے لگا جو تسموں وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے) ج: اَلْجِمَةٌ، لُجُوْمٌ، لُجُمٌ.

❹ ...... ثُمَّ انْصَرَفْتُ وقد اَصَبْتُ ولم اُصَبْ	جَذَعَ الْبَصِيْرَةِ قَارِحَ الْإِقْدَامِ

ترجمہ:

پھر میں واپس ہوا تحقیق میں نے قتل کیا اور میں زخمی بھی نہیں ہوا اس حال میں کہ میری بصیرت گھوڑے کے دو سالہ بچے جیسی (اور) حملہ تجربہ کار گھوڑے جیسا تھا۔

مطلب:

سابقہ اشعار میں مذکور حالت کے باوجود میں اس طرح واپس لوٹا کہ میں تو دشمنوں سے اپنا مقصود حاصل کر چکا تھا لیکن وہ مجھ سے اپنا مقصد حاصل نہ کر سکے، یہ اس لئے ہوا کہ میں انتہائی تجربہ کار جنگجو ہوں۔

حل لغات:

جَذَعٌ: من الخيل: گھوڑے کا وہ بچہ جس کی عمر کا تیسرا سال شروع ہو گیا ہو۔ ج: جِذاعٌ وجِذْعانٌ. قارِحٌ: ہر اس جانور جس کے رباعیہ سے متصل دانت کے ٹوٹنے کے بعد اس کی جگہ کچلی نکل آئی ہو۔ ج: قَوارِحُ وقُرَّحٌ . ہر سم والے جانور کے اوپر نیچے کے اگلے آٹھ دانتوں سے متصل چار کچلیوں میں سے ایک، پورے قد کا اونٹ، حاملہ اونٹنی، تجربہ کار۔

وقال الحُرَيْشُ بنُ هلالٍ القُرَيْعِيُّ (الوافر)

شاعر کاتعارف:

شاعر کانام: نام حریش بن ہلال قریعی ہے، یہ اسلامی شاعر اور صحابی ہیں، غزوہ حنین و فتح مکہ میں شریک ہوئے تھے۔ ان اشعار میں اپنی بہادری بیان کر رہے ہیں۔

فائدہ:

حنین ایک وادی ہے اور یہ مکہ مکرمہ سے چند میل کے فاصلے پر طائف کے قریب واقع ہے، یہاں فتح مکہ کے تھوڑے ہی روز بعد قبیلہ ہوازن وثقیف سے جنگ ہوئی اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد بہت کثیر بارہ ہزار یا اس سے زائد تھی اور مشرکین چار ہزار تھے اور یہ غزوہ شوال ۸ھ میں واقع ہوا، فتح مکہ مکرمۃ کیلئے ۱۰ رمضان سن ۸ھ جنوری ۶۳۰ء کو رسول اللہ (فداہ روحی وجسدی) صل اللہ تعالی علیہ و آلہ وصحبہ وسلم مدینہ سے دس ہزار بہادروں کا لشکر ساتھ لے کر مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے

شَهِدْنَ مَعَ النَّبِيِّ مُسَوَّمَاتٍ	حُنَيْنًا وَهْيَ دَامِيَةُ الْحَوَامِي

❶

ترجمہ:

غزوہ حنین میں ایسے نشان زدہ گھوڑے نبی (صل اللہ تعالی علیہ و آلہ وصحبہ وسلم) کے ساتھ حاضر ہوئے جن کے سم خون آلود تھے۔

مطلب:

شاعر جنگ میں شریک ہوئے اور تیز رفتاری، تھکاوٹ اور تیر لگنے کی وجہ سے گھوڑوں کے سم خون آلود ہو چکے تھے۔

حل لغات:

مُسَوَّماتٌ: مفعٌ، سوَّم الشيءَ: خاص نشانہ لگانا، عمدہ گھوڑوں کو بطور علامت خاص نشان لگاتے تھے جس سے وہ دور سے پہچان لیئے جاتے تھے فی القرآن المجید: وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَلِكَ. (۱۴/۳) اَلنَّبِيُّ: اللہ تعالی کی طرف سے خبر دینے والا پیغمبر یعنی خدا تعالی کا وہ مخصوص و معصوم بندہ جو انسانوں کی ہدایت کیلئے مامور ہو اور خدا کے احکام ان تک پہنچائے۔ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ. (۹/۶۲) ہمزہ کو یا سے بدل کر ادغام کے ساتھ "نَبِيٌّ" بھی کہا جاتا ہے ج: أَنْبِيَاءُ و أَنْبَاءٌ و نُبَاءٌ. اونچی اور محدب: (بیچ میں سے اٹھی ہوئی) جگہ، واضح نشانات والا راستہ۔ دَامِيَةٌ: خون آلود،

خون چکاں۔مَعْرِ کَۃٌدَامِیَۃٌ: خونی لڑائی،زبردست خون خرابہ۔اَلْحَوَامِیْ:مف:الحامِیَۃ: محافظ دستہ جو جنگ میں اپنے لوگوں یا شہر کی حفاظت پر معمور ہو، پہرے دار جو جنگ میں اپنے لوگوں کی حفاظت کرے، یہاں مراد وہ لوہا ہے جو گھوڑے کے سم کی حفاظت کے لئے لگایا جاتا ہے۔ حمی مِنَ الناسِ (ص) حِمَایَۃً: لوگوں سے کوئی چیز روکنا یا بچانا. حمی ارُ(س) حَمْیًا: آگ کا بہت زیادہ گرم ہونا۔نَارٌ حَامِیَۃٌ.(۱۰۱/۱۱)

❷ ......

وَوَقْعَۃَ خَالِدٍ شَهِدَتْ وَحَکَّتْ	سَنَابِکُهَا عَلَى الْبَلَدِ الْحَرَامِ

ترجمہ:

اور خالد بن ولید کے واقعہ میں حاضر ہوئے اور ان کے سموں نے مکہ مکرمہ (کی زمین) کو روندھا

مطلب:

وہ گھوڑے فتح مکہ میں شریک ہوئے اور مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کی،اس واقعہ کو خالد بن ولید بن مغیرہ سے اس لئے منسوب کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے حضرت خالد رضی اللہ تعالی عنہ کو گھڑ سواروں کا امیر مقرر فرمایا تھا،کوہ خندمۃ پر حضرت خالد رضی اللہ تعالی عنہ کا قریش سے آمنا سامنا ہوا،ان سے جہاد کرا نہیں بھگا دیا۔شاعر کا مقصد یہ ہے کہ میں نے کثرت سے جنگوں میں شرکت کی ہے اور مصائب وآلام جھیلنے کا خوگر ہوں۔

حل لغات:

وَقْعَۃٌ : قیامت،آفت زمانہ،تصادم،پے در پے حملہ،لگاتار لڑائی،رجُلٌ واقِعَۃٌ: بہادر آدمی،ہر رونما ہونے والی چیز ،حادثہ،واقعہ۔حَکَّتْ:حکَّ الشیءَ بالشيءِ و على الشيءِ(ن) حَکًّا: رگڑنا،گھسنا،کھرچنا۔عربی مقولہ ہے:ماحکَّ جِلْدَکَ مِثْلُ ظُفْرِکَ: تیری کھال کو تیرے اپنے ناخن کی طرح کوئی چیز نہیں کھجلائے گی یعنی تم اپنی ضرورت کو آپ اچھی طرح پوری کر سکتے ہو۔سَنَابِکُ:مف:اَلسُّنْبُکُ: چوپائے کے پیر کا کنارہ،کھر،ہرشی کا اول حصہ آخری حصہ۔

❸ ......

نُعَرِّضُ لِلسُّيُوفِ اِذَا الْتَقَيْنَا	وُجُوْهًا لَا تُعَرَّضُ لِلّطَامِ

ترجمہ:

جب ہم لڑائی کرتے ہیں تو تلواروں کے لئے ایسے چہرے پیش کرتے ہیں جو طمانچوں کیلئے پیش نہیں کئے جاتے۔

حل لغات:

نُعَرِّضُ:(تفعیل)عَرَّضَ: پیش کرنا۔عربی مقولہ ہے:عَرِّضْ للکریمِ ولا تُبَاحِثْ: شریف سے اشارہ،کنایہ

سے کھوصاف مت کہو۔ "اِذَاالْتَقَيْنَـاوُجُوْهًا لَا" ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخہ میں "بِكُلِ ثَغْرٍ خُدُوْدًا" ہے۔
اَللِّطَامُ:مص: ایک دوسرے کوتھپڑمارنا۔

4 ...... | وَلَسْتُ بِخَالِعٍ عَنِّيْ ثِيَابِيْ | إِذَا هَرَّ الْكُمَاةُ وَلَا أُرَامِيْ |
|---|---|

ترجمہ:

اور جب بہادر (جنگ کو) ناپسند کرتے ہیں تو اس وقت بھی میں اپنا اسلحہ نہیں اتارتا اور نہ ہی (دور سے) تیراندازی کرتا ہوں۔

مطلب:

جس وقت بڑے بڑے بہادر جنگ میں جانے سے گھبراجاتے ہیں تو ایسے ہولناک وقت میں بھی میں مسلح ہو کر جنگ میں گھس جاتا ہوں اور بزدلوں کی طرح دور سے تیراندازی نہیں کرتا بلکہ دشمن کے سامنے سینہ تان کر شمشیر کے جواہر دکھاتا ہوں، اس کی تائید آئندہ شعر کررہا ہے۔

حل لغات:

خَالِعٌ:فا، خلع الشیءَ(ف) خَلْعًا: اتارنا، نکالنا، کھینچنا۔فی القرآن المجید: إِنِّيْ أَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى. (۱۲/۲۰) هَرَّ: (ن)هَرًّا: ناپسند کرنا۔

5 ...... | وَلٰكِنِّيْ يَجُوْلُ الْمُهْرُ تَحْتِيْ | إِلَى الْغَارَاتِ بِالْعَضْبِ الْحُسَامِ |
|---|---|

ترجمہ:

لیکن میری سواری کا نوعمر گھوڑا، جنگوں میں کاٹنے والی تلوار کے ساتھ جاتا ہے۔

حل لغات:

يَجُوْلُ: جال،(ن) جَوْلاً: ابھرنا، بلند ہونا۔فی الارض: گھومنا، پھرنا۔من جَالَ نَالَ: جو گھومتا ہے حاصل کرلیتا ہے۔عربی مقولہ ہے:جَوْلَةُ البَاطِلِ ساعَةٌ وجولةُ الحقِّ إِلٰى قِيامِ السَّاعَةِ: باطل کا زمانہ ایک گھڑی ہوتا ہے اور حق کا زمانہ قیامت تک ہے، اَلْمُهْرُ: گھوڑے یا پالتو خچر وغیرہ کا بچہ ج: أَمْهَارٌ، مِهَارٌ، مِهَارَةٌ. اَلْعَضْبُ: تیز تلوار یا زبان۔اَلْحُسَامُ: تیز تلوار۔حُسَامُ السَّيْفِ: تلوار کی دھار۔حَسَمَهُ(ض) حَسْمًا: جڑ سے کاٹنا۔خلیل نے کہا "تلوار" کو "حسام" اس لیئے کہتے ہیں کہ یہ بھی دشمن کے برے ارادے کو کاٹ کررکھ دیتی ہے۔

وقال ابنُ زَيَّابَةَ التَّيمِيُّ (السريع)

❶ | نُبِّئْتُ عَمْرًوا غَارِزًا رَأْسَهُ | فِي سِنَةٍ يُوعِدُ أَخْوَالَهُ |
|---|---|

ترجمہ

مجھے خبر دی گئی ہے کہ عمر واونگھ میں اپنا سر ڈال کر (یعنی غافل ہوکر) اپنے ماموؤں کو دھمکی دے رہا ہے۔

مطلب:

وہ انجام سے بے خبر ہوکر دھمکیاں دے رہا ہے، یہاں غفلت کو اونگھ سے تشبیہ دی ہے نیند سے نہیں دی اور یہ بہت عمدہ تشبیہ اور ابلغ تعریض ہے کیونکہ اونگھ میں آدمی بالکل بے خبر اور غافل نہیں ہوتا جب کہ نیند میں غافل ہوجاتا ہے، نیند اور اونگھ میں نمایاں فرق ہے جیسا کہ قرآن میں ہے: لا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلاَ نَوْم. (۲/۲۵۵) عمرو اگرچہ سمجھدار ہے لیکن دوراندیش نہیں ہے۔

حل لغات:

نُبِّئْتُ: نبّأهُ الْخَبَرَ بِالْخبرِ: خبر دینا، خبر یا واقعہ تفصیل سے بتانا، خبردار کرنا، یہ ان افعال میں سے ہے جو متعدی بسہ مفاعیل ہوتے ہیں۔ غَارِزٌ: فا، غرز الشیءَ فی الشیءِ (ض) غَرْزًا: داخل کرنا، گاڑھنا، چبھونا۔ سِنَةٌ: اونگھ، غفلت۔ يُوْعِدُ: (افعال) أَوْعَدَ فلانًا: کسی سے وعدہ کرنا، دھمکی دینا۔ أَخْوَالٌ: مف: الْخَالُ: ماموں۔

❷ | وَتِلْكَ مِنْهُ غَيْرُ مَأْمُوْنَةٍ | أَنْ يَفْعَلَ الشَّيْءَ إِذَا قَالَهُ |
|---|---|

ترجمہ:

اور یہ دھمکی اس سے متوقع ہے کیونکہ وہ جو کہتا ہے کر کے دکھاتا ہے۔

مطلب:

شاعر اپنے بھانجے پر طنز کر رہا ہے، یہ منہ اور مسور کی دال، یعنی وہ ایسا نہیں کر سکتا۔

❸ | اَلرُّمْحُ لاَ أَمْلَأُ كَفِّي بِهِ | وَاللِّبْدُ لاَ أَتْبَعُ تَزْوَالَهُ |
|---|---|

ترجمہ:

میں نیزے سے اپنی ہتھیلی نہیں بھرتا اور نمدے کے گرنے سے نہیں گرتا۔

مطلب:

ناتجربہ کار شخص نیزے کو لاٹھی کی طرح پکڑتا ہے، شاعر ناتجربہ کار نہیں اسے نیزہ پکڑنے اور اس کا وار کرنے کا بہت ہی تجربہ ہے اور نمدہ کے گرنے سے ناتجربہ کار سوار گر پڑتا ہے۔

حل لغات:

اَمْلأُ: ملأالشیء(ف) مَلْأً: بھرنا، پرکرنا۔ فی القرآن المجید: فَلَن يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِم مِّلْءُ الْأَرْضِ ذَهَباً وَلَوِ افْتَدَى بِهِ أُولَـئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ. (۹۱/۳) كَفّ: ہتھیلی (انگلیوں سمیت) ہاتھ کا اندرونی حصہ۔ کف عن الامر (ن) کفًّا: رکنا، باز آنا۔ فلانًا عن الامر: روکنا۔ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم. (۲۴/۴۸) اَللِّبْدُ. نمدہ، بنی ہوئی اون یا بال، وہ اونی کپڑا جو گھوڑے کی زین کے نیچے رکھا جاتا ہے، بچھانے کا ایک فرش۔ ج: اَلْبادُ ولُبُوْدٌ. لااتبع: تبع (س) تَبَعًا: پیچھے چلنا، ساتھ چلنا، کسی کے بعد آنا۔ تزواله: مص: لَيْسَ لِسُلْطَانِ الْعِلْمِ زَوَالٌ: بادشاہِ علم کو زوال نہیں۔

❹ ...... وَالدِّرْعُ لَاأَبْغِيْ بِهَا ثَرْوَةً	كُلُّ امْرِءٍ مُسْتَوْدِعٌ مَالَهُ

ترجمہ:

میں زرہ کے بدلے مال حاصل نہیں کرتا ہر شخص اپنا مال محفوظ کرتا ہے۔

مطلب:

میں اپنا اسلحہ نہیں بیچتا بلکہ محفوظ کر کے رکھتا ہوں کیونکہ یہ میرا قیمتی سرمایہ ہے اور سب لوگ اپنا سرمایہ محفوظ رکھتے ہیں۔

حل لغات:

اَلدِّرْعُ: زرہ، مؤنث ہے کبھی مذکر بھی استعمال ہوتا ہے۔ ج: دُرُوْعٌ. اَبْغِيْ: بغی الشیءَ(ض) بَغْيًا: طلب کرنا۔ الرجلُ: حق سے ہٹ جانا، علیہ: ظلم وتعدی کرنا، ناقص واوی بغی الشیءَ(ن) بَغْوًا: سے معنی ہوگا، کسی چیز کو غور سے دیکھنا، علیہ: ظلم وزیادتی کرنا۔ ثَرْوَةٌ: مال کی زیادتی یا قوم کی کثرت۔ مُسْتَوْدِعٌ: کسی کے پاس مال بطور امانت رکھنا۔

❺ ...... اِنَّكَ يَا عَمْرُو وَتَرْكَ النَّدٰى	كَالْعَبْدِ اِذْ قَيَّدَ اَجْمَالَهُ

ترجمہ:

اے عمر بے شک تو سخاوت چھوڑ کر غلام کی طرح ہوگیا جب وہ اپنے اونٹ باندھ لے۔

مطلب:

صاحب ثروت اگر اپنی جان یا دوسروں پر سخاوت نہ کرے تو اس کے مال کا کوئی فائدہ نہیں جس طرح باندھے ہوئے اونٹوں کا کوئی فائدہ نہیں۔

حل لغات:

اَلنَّدٰی: بارش، گھاس، شبنم، ترمٹی، خوشبو، انتہا، فیاضی، فضل و بھلائی، چربی۔ ج: اَنْدَاء و اَنْدِیَة. اَلْعَبْدُ: غلام، بندہ۔ فی القرآن المجید: قُلْ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ أَسْرَفُوا عَلٰی أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللّٰه. (۵۳/۳۹) ج: عُبُدٌ و عِبَادٌ و عُبُدٌ. عربی مقولہ ہے: عَبْدٌ وَ مُوَّمٌ: غلام اور بے مہار یعنی کمینہ اور بے لگام۔ قَیَّدَہٗ: (تفعیل) پاؤں میں بیڑی ڈالنا، جانے سے روک دینا۔ اَجْمَالٌ: مف: جَمَلٌ: اونٹ۔ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ وَ کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُجْرِمِیْنَ. (۴۰/۷)

❻...... | اَلَیْتُ لَا اَدْفِنُ قَتْلَاکُمْ | فَدَخِّنُوا الْمَرْءَ وَسِرْبَالَهٗ |

ترجمہ:

میں نے قسم کھائی ہے کہ تمہارے مقتولین کو دفن نہیں کروں گا تو مرد اور اس کے لباس کو دھونی دو۔

مطلب:

میں تمہارے مقتولوں کو تمہارے سپرد نہیں کروں گا کہ تم رسوائی سے بچنے کیلئے انہیں دفن کر دو، ہاں انہیں جلد خوشبو لگاؤ تا کہ فضا میں آلودگی پیدا نہ ہو۔

حل لغات:

اَلَیْتُ: (افعال) اِیلاءٌ: قسم کھانا۔ فی القرآن المجید: لِلَّذِیْنَ یُؤْلُوْنَ مِن نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِنْ فَاءُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ. (۲/۲۲۶) قَتْلا: مف: قَتِیْلٌ: مقتول۔ یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلَی الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثٰی بِالْأُنْثٰی. (۲/۱۷۸) عربی مقولہ ہے: مَقْتَلُ رَجُلٍ بَیْنَ فَکَّیْهِ: آدمی کی قتل گاہ اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے۔ دَخِّنُوْا: (تفعیل) دخَّنَ الشیءَ: دھونی دینا۔ اَلْمَرْءُ: اَلْمَرْءُ اَلْمُرْءُ: مرد، آدمی۔ ج: رِجَالٌ (غیر لفظ سے) کُلُّ امْرِءٍ فِیْ مَایُرْمٰی بِهٖ۔ ہر شخص میں کوئی ایسی بات ہے جس کی اس پر تہمت لگائی جا سکے۔

وَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ هُمَام (السريع)

شاعر کانام:

حارث بن ہمام بن مرہ ہے یہ ابن زیابہ کا والد ہے یعنی زیابہ، حارث ہی ہے (بیروت کے نسخے میں ایسا ہی ہے) یہ جاہلی شاعر ہے۔

❶...... | أَيَا ابْنَ زَيَّابَةَ إِنْ تَلْقَنِي | لا تَلْقَنِي فِي النَّعَمِ الْعَازِبِ |

ترجمہ:

اے ابن زیابہ اگر تو مجھ سے ملے تو گھر سے دور چرنے والے اونٹوں میں نہیں ملے گا۔

مطلب:

شاعر ابن زیابہ پر طنز کر رہا ہے کہ میں تیری طرح اونٹوں کا چرواہا نہیں بلکہ تجربہ کار شہ سوار ہوں اس لئے تو مجھے اونٹوں میں نہیں بلکہ گھوڑوں میں پائے گا۔

حل لغات:

اَلنَّعَمُ : جانوروں پر مشتمل مال ودولت، چوپایہ، بطور خاص اونٹ، یہ مذکر ومؤنث دونوں طرح آتا ہے لیکن زیادہ تر مذکر ہی استعمال ہوتا ہے، یہ مفرد کی صورت میں اکثر اونٹوں کیلئے آتا ہے اور جب جمع ہو تو ازواج ثمانیہ (بھیڑ، بکری، اونٹ اور گائے نر مادہ) مراد ہوتے ہیں۔ (شرح دیوان الحماسة، لمرزوقی، دار الکتب العلمیة بیروت) ج: أَنْعَامٌ، أَنَاعِيم. فی القرآن المجید: وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشاً كُلُواْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ. (۱۴۲/۶) اَلْعَازِبُ: فا. عزب (ن، ض) الشيءُ عُزُوباً: دور ہونا، پوشیدہ ہونا۔

❷...... | وَتَلْقَنِي يَشْتَدُّ بِي أَجْرَدٌ | مُسْتَقْدِمُ الْبِرْكَةِ كَالرَّاكِبِ |

ترجمہ:

اور تو اس حال میں مجھ سے ملے گا کہ کم بالوں والا، اپنے سوار کی طرح ابھرے ہوئے سینے والا گھوڑا مجھے تیزی سے لے جا رہا ہوگا۔

مطلب:

گھڑ سواری میری فطرت ثانیہ بن چکی ہے، میں ایسے عمدہ گھوڑے کا سوار ہوں جس کا سینہ دیگر گھوڑوں کی طرح

سواری کی حالت میں جھکتا نہیں بلکہ اس کے شہسوار کی طرح ابھرا ہوا ہوتا ہے۔

حل لغات:

يَشْتَدُّ: (افتعال) اشتد: طاقتور ہونا، مضبوط ہونا، سخت ہونا۔ في السَّيْرِ: تیز دوڑنا۔ عربی مقولہ ہے: عندَ الشَّدَائِدِ تُعرَفُ الاخوانُ: مصیبتوں کے وقت بھائی پہچانے جاتے ہیں۔ عربی مقولہ ہے: عندَ الشَّدَائِدِ تَذهَبُ الأحقادُ: مصیبتوں کے وقت کینے ختم ہو جاتے ہیں۔ اَجْرَدُ: بے نبات زمین، گنجا آدمی، چھوٹے بالوں والا گھوڑا، دوڑنے والا گھوڑا۔ ج: اَجَارِدُ و جُرْدٌ. اَجْرَدُ مِنْ صَخْرَةٍ. چٹان سے زیادہ صاف، یعنی جسے کوئی بات اثر نہ کرے۔ مُسْتَقْدِمٌ: فا، (استفعال) استقدم: بہت اقدام کرنا، القومَ: آگے بڑھ جانا، سبقت لے جانا، فلان مستقدم اليَّ: فلاں میرے خلاف دشمنی کا رجحان رکھتا ہے، البِرْكَةُ: اونٹ کے بیٹھنے کی ہیئت، پانی جمع ہونے کی جگہ، حوض. ج: بِرَكٌ. البِركُ: سینہ، اونٹ کا زمین سے ملا ہوا سینہ، اونٹوں کا گلہ۔ مُسْتَقْدِمُ البِرْكَةِ: بڑے اور چوڑے سینے والا۔

فَاَجَابَهُ ابْنُ زَيَّابَةَ عَلٰى وَزْنِهَا (السريع)

❶ يَا لَهْفَ زَيَّابَةَ لِلْحَارِثِ	اَلصَّابِحِ فَالْغَانِمِ فَالْآئِبِ

ترجمہ:

اے لوگو! حارث کی وجہ سے (ابن) زیابہ کے سخت افسوس کرنے کو ذرا دیکھو جو صبح کے وقت آیا لوٹ مار کر کے واپس چلا گیا۔

حل لغات:

زیابہ: سے مراد ابن زیابہ ہے۔ اَلصَّابِحُ: فا: صبحه (ف) صَبْحا: کسی کے پاس صبح کے وقت آنا. اَلْغَانِمُ: فا: مال غنیمت پانے والا، فائدہ اٹھانے والا۔ الآئب: فا: آب اليه (ن) اَوْبًا: لوٹنا، آب الى الله. توبہ کرنا۔

❷ وَاللهِ لَوْ لَاقَيْتُهُ خَالِيًا	لَآبَ سَيْفَانَا مَعَ الْغَالِبِ

ترجمہ:

اللہ کی قسم اگر میں اس سے تنہائی میں ملتا تو ہماری تلواریں غالب آنے والے کے ساتھ لوٹتیں۔

مطلب:

اگر مجھے وہ تنہائی میں ملتا تو میں اسے قتل کرتا یا وہ مجھے قتل کرتا پھر سارا سامان قاتل لے جاتا۔ ''سیفین'' کا ذکر ان کی عظمت و رفعت کی وجہ سے کیا، مراد سارا سامان ہے۔

حل لغات:

خَـالَ:فـا:خـلابـه ومـعـه واليـه(ن) خَـلْـوَةً: کسی سے تنہائی میں ملاقات کرنا،اکٹھا ہونا۔خـلا المكانُ(ن) خُلُوًّا: خالی ہونا۔عربی مقولہ ہے:لا يَخلُو المرءُ مِن وَدُوْد يَمْدَحُ وعَدُوّ يَقْدَحُ. کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو کسی تعریف کرنے والے دوست اور برائی کرنے والے دشمن سے خالی ہو۔اَلْـغَـالِـبُ:فـا:غلبهُ وعليه (ض) غَلَبًا :غالب ہونا،زیر کرنا،فتح پانا،کسی پر اقتدار حاصل کرنا۔عربی مقولہ ہے:اِذا لـم تَـغْلِبْ فَاخْلِبْ ۔غالب نہ آسکے تو حسن تدبیر سے کام کر۔مَن غالَبَ الايّام غُلِبَ:جوزمانہ پر غالب آنے کی کوشش کرے گا وہ مغلوب ہوگا۔

❶...... | اَنَـا ابْـنُ زَيَّـابَةَ اِنْ تَـدْعُـنِـيْ | آتِكَ وَالـظَّـنُّ عَـلَـى الْـكَـاذِبِ |

ترجمه:

میں ابن زیابہ ہوں اگر تو مجھے (مقابلہ کے لئے) بلائے تو تیرے پاس آؤں گا اور بدگمانی کا وبال جھوٹے پر ہے۔

مطلب:

یہاں ابن زیابہ کا حقیقی معنی مراد نہیں کیونکہ اس کا زیابہ کا بیٹا ہونا تو ظاہر ہے، بلکہ مجازی معنی مراد ہے کہ میں قوت وشجاعت میں مشہور ہوں، اگر تو لڑائی کیلئے مجھے بلائے گا تو میں بلاتردد آؤں گا اور تیرا گمان جھوٹا ثابت ہوگا۔

وقال الْاَشتَرُ النَّخَعِيُّ (الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام:مالک بن حارث بن عبد یغوث نخعی ہے، یہ اسلامی شاعر ہیں۔اور بڑے بڑے بہادروں کے امیر اور اپنی قوم کے سردار تھے، جنگ یرموک میں شریک ہوئے اس جنگ میں ان کی ایک آنکھ ضایع ہوگئی تھی، جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ تھے ان اشعار میں اسے بیان کر رہے ہیں۔

فائدہ :

جنگ صفین: حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے ہی کوفہ پہنچے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے شامی لشکر انکے ساتھ تھا ادھر حضرت علی کوفہ سے نکلے ماہ صفر ۳۷ ہجری میں صفوان کے مقام پر دونوں میں کئی روز تک خوب جنگ ہوئی آخر حضرت عمرو بن عاص کی سوچ اور فکر کے مطابق شامیوں نے نیزوں پر قرآن شریف بلند کرلئے چنانچہ یہ صورت حال دیکھ کر لوگوں نے جنگ میں اپنے ہاتھوں کو روک لیا پھر دونوں طرف سے صلح کے لئے ایک ایک آدمی کو حکم بنایا گیا حضرت عمرو بن عاص حضرت امیر معاویہ کی طرف سے حکم تھے جب کہ حضرت ابوموسی اشعری

حضرت علی کے نمائندہ تھے دونوں نمائندوں میں ایک معاہدہ طے پایا کہ اگلے سال اصلاح امت کے لئے ازراح کے مقام پر اکٹھے ہوکر بات چیت کی جائے گی اس معاہدہ کے بعد حضرت امیر معاویہ اپنے لشکر سمیت شام کی طرف جب کہ حضرت علی اپنے لشکر کو لیکر کوفہ چلے گئے۔ (تاریخ الخلفاء ۲۵۳ ناشر ضیاء الدین پبلی کیشنز کھارادر کراچی)

❶ ...... | بَقَّيْتُ وَفْرِیْ وَانْحَرَفْتُ عَنِ الْعُلٰی | وَلَقِيْتُ اَضْيَافِیْ بِوَجْهٍ عَبُوْسٍ |

ترجمہ:

میں اپنا مال کثیر باقی رکھوں اور عادات کریمہ سے پہلو تہی کروں اور اپنے مہمانوں سے ترش روئی سے ملوں۔

مطلب:

شاعر ان اشعار میں خود کو بد دعا دے رہا ہے کہ اگر میں آئندہ شعر میں مذکور عمل نہ کروں تو مجھ میں یہ تمام برائیاں پید اہوں۔ یہ شعر جواب شرط ہے۔

حل لغات:

بَقَّيْتُ: (تفعیل) التبقية: ثابت کرنا، باقی رکھنا. وَفْرٌ: مص (ض): لہ المال: زیادہ کرنا، پورا کرنا۔ عِرضَ فلان: عزت کی حفاظت کرنا اور گالی نہ دینا. اِنْحَرَفْتُ: (انفعال) اِنْحَرَفَ: ٹیڑھا ہو جانا، اصل سے ہٹ جانا، منحرف ہونا۔ مزاجه: طبیعت کا اعتدال سے ہٹنا، طبیعت خراب ہو جانا، الی فلان: کسی کی طرف مائل ہونا، عن فلان: الگ اور بے تعلق ہونا۔ اَلْعُلٰی: بلندی، شرافت۔ اَضْيَافٌ: وضُيُوْفٌ و ضِيَافٌ وضِيْفَان واَضائِفُ. مف: اَلضَّيْفُ: مہمان (واحد وجمع) فی القرآن المجید: هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ. (۲۴/۵۱) عَبُوْس: مص: کسی کے تیور چڑھنا، پیشانی پر بل پڑنا، شکن آلود ہونا، ترش رو ہونا، منہ بگاڑنا. ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ. (۲۲/۷۴)

❷ ...... | اِنْ لَّمْ اَشُنَّ عَلٰی ابْنِ حَرْبٍ غَارَةً | لَمْ تَخْلُ يَوْمًا مِنْ نِهَابِ نُفُوْسٍ |

ترجمہ:

اگر میں ابن حرب پر ایسی غارت گری والا حملہ نہ کروں جو کسی دن جانوں کے لوٹنے سے خالی نہ ہو۔

نوٹ:

شاعر حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے سپاہی تھے اور حضرت امیر معاویہ بن حرب رضی اللہ تعالی عنہ کے لشکر سے لڑ رہے تھے۔ یہ شعر شرط ہے۔

حل لغات:

اَشُنُّ:(ن) شَنّاً الغارةَ عليهم: چاروں طرف لوٹ ڈالنا۔نهاب: مف: نَهْب (ف،ن،س) الغنيمة: مالِ غنیمت لوٹنا۔ کہا جاتا ہے. هذا زمانُ النهْبِ. یہ لوٹ کا وقت ہے. غنیمت. ہر وہ چیز جو لوٹی جائے۔

❸ ...... | خَيْلًا كَـأَمْثَـالِ السَّعَـالِىْ شُزَّبًا | تَـعْـدُوْ بِبِيْـضٍ فِـى الْكَـرِيْهَةِ شُوْسِ |

(وہ غارت گری) ایسے گھوڑوں کے ساتھ ہوگی جو جنوں کی طرح دبلے پتلے ہیں جنگ میں ترچھی نظر سے دیکھنے والے متکبر سرداروں کو تیزی سے لے جاتے ہیں۔

مطلب:

اس شعر میں شاعر نے گھوڑوں کو دبلے پن اور سبک رفتاری میں جنوں سے تشبیہ دی ہے۔

حل لغات:

اَلسَّعَالِىْ: وسِعْلِيَات. مف: اَلسِّعْلاءُ والسِّعْلاةُ وسِعْلىٰ: بھوتنی یا بھوت۔ شُزَّبٌ: مف: اَلشَّازِبُ: دبلا، سوکھا، کھردرا۔ شزب الحيوانُ (ن) شُزُّبًا: دبلا ہونا، سوکھا ہوا ہونا۔ تعدو: (ن) عَدْواً: دوڑنا۔

❹ ...... | حَمِـىَ الْحَـدِيْـدُ عَـلَيْـهِمْ فَكَـأَنَّـهُ | وَمَـضَـانُ بَـرْقٍ اَوْ شُـعَـاعُ شُمُـوْسِ |

ترجمہ:

لوہا ان پر گرم ہوا تو ایسا لگتا ہے کہ وہ بجلی کی چمک ہے یا سورج کی کرن۔

مطلب:

میدان جنگ میں زیادہ دیر تک ثابت قدم رہنے کی وجہ سے لوہے کی زرہیں اور خود گرمی کی شدت کی وجہ سے گرم ہو کر چمکنے لگے تو شاعر نے ان کی چمک کو بجلی کی چمک یا سورج کی شعاع سے تشبیہ دی ہے۔

حل لغات:

حَمِىَ: (س) حمياً النارُ: آگ کا بہت تیز گرم ہو جانا۔ عليه: کسی پر سخت ناراض ہونا۔ الحديد: لوہا، لوہے کی سلاخ۔وَاَنْزَلْـنَـا الْـحَـدِيْـدَ فِيْـهِ بَـأْسٌ شَدِيْدٌ وَ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ. (۲۵/۵۷) ج: حدائد. تیز۔ ومضان: مص ومض (ض). برقٌ: بجلی کا ہلکے سے چمکنا۔ برق: مص (ن) بَرْقاً وبَرِيْقاً: بجلی کا چمکنا، آسمان یا بادل میں بجلی چمکنا، چمکنا، جھلملانا۔يَـكَـادُ الْبَـرْقُ يَـخْـطَفُ اَبْـصَـارَهُـمْ (۲۰/۲) شُـعَـاعٌ: سورج کی کرن۔ ج: اَشِـعَّةٌ وشُـعُـعٌ وشِعَاعٌ. شُمُوْسٌ: مص. شمس اليومُ ونحوُه (ن) شُمُوساً: دن کا دھوپ والا ہونا یا تیز دھوپ والا ہونا، روشن ہونا۔

وقال مَعْدَانُ بْنُ جوّاسٍ اَلْكِنْدِيّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: معدان بن جواس کندی ہے (متوفی ۳۰ھ/۶۵۰ء) یہ مخضرمی شاعر ہیں۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں پائے ہیں، پہلے عیسائی تھے پھر دولتِ اسلام سے مشرف ہوکر دونوں جہاں کی سعادتیں حاصل کیں۔

نوٹ:

یہ اشعار اس میں باب میں اس لئے ذکر کیے کہ لفظاً ومعنیً "سختی اور شدت" پر مشتمل ہیں۔

❶...... | إِنْ كَانَ مَا بُلِّغْتَ عَنِّيْ فَلَامَنِيْ | صَدِيْقِيْ وَشَلَّتْ مِنْ يَدَيَّ الْأَنَامِلِ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر وہ بات سچی ہو جو میرے بارے میں تجھے پہنچائی گئی تو میرا دوست مجھے ملامت کرے اور میرے ہاتھ بے کار ہوں۔

حل لغات:

بُلِّغْتَ: فلانًا الشیء: کسی کو خبر پہنچانا۔ فی القرآن المجید: يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ. (۵/۶۷) لَامَ: لامه علی کذا (ن) لومًا: کسی کو ملامت کرنا۔ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ. (۵/۵۴) آڑے ہاتھوں لینا۔ شَلَّتْ: شَلَّ العضوُ (ف) شللاً: عضو کا شل ہوجانا، سوکھ کر بے حرکت ہوجانا، مفلوج ہوجانا۔ الأَنَامِلُ: مف: الأُنْمُلَةُ: انگلی کی گرہ، انگلی کا جوڑ، انگلی کا پور، انگلی کی ہڈیاں، ناخن سے ملا ہوا انگلی کا جوڑ۔ انگلی۔ وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ. (۳/۱۱۹)

❷...... | وَكَفَّنْتُ وَحْدِيْ مُنْذِرًا فِيْ رِدَائِهِ | وَصَادَفَ حَوْطًا مِنْ أَعَادِيَّ قَاتِلُ |
|---|---|

اور میں اکیلا اپنے بھائی منذر کو اس کی چادر میں کفن دوں اور میرے بیٹے حوط کو میرے دشمنوں میں سے کوئی قاتل اچانک ملے۔

حل لغات:

كَفَّنْتُ: (تفعیل) کفّن المیتَ: کفن دینا۔ رداء: چادر، کپڑوں کے اوپر پہنے جانے والی چیز جیسے جبہ وغیرہ، نصفِ اعلیٰ کو ڈھانپنے والا کپڑا، موتیوں کا ہار۔ ج: اَرْدِيَةٌ. صَادَفَ: ہٗ: سامنے آجانا، اتفاقاً یا اچانک ملنا۔

وقال عَامِرُ بْنُ الطُّفَيلِ (الطويل)

شاعر کانام:

عامر بن طفیل بن جعفر بن کلاب العامری ہے (متوفی ۱۱ھ/۶۳۲ء) یہ جاہلی شاعر ہے، زمانۂ اسلام پایا لیکن مسلمان نہیں ہوا۔

❶...... طُلِّقْتِ إنْ لَمْ تَسْأَلِي أيُّ فَارِسٍ | حَلِيلُكِ إذْ لاقَى صُدَاءَ وخَثْعَمَا

ترجمہ:

اگر تو لوگوں سے معلوم نہ کرے کہ تیرا خاوند کیسا شہسوار ہے جب اس نے قبیلہ صداء اور خثعم سے جنگ کی تو تجھے طلاق ہے۔

حل لغات:

طُلِّقْتِ: (تفعیل) طَلَّقَ الْمَرْءَ ةَ: عورت کو طلاق دینا۔ فی القرآن المجید: فَإن طَلَّقَهَا فَلا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتّٰى تَنكِحَ زَوْجاً غَيْرَه. (۲/۲۳۰) حلیل: حلیل الرجلِ: بیوی۔ حلیل المرءِ ةِ: خاوند۔

❶...... أكُرُّ عَلَيْهِمْ دَعْلَجاً ولَبَانَهُ | إذَا مَا اشْتَكىٰ وَقْعَ الرِّمَاحِ تَحَمْحَمَا

ترجمہ:

میں ان پر دعلج گھوڑے اور اس کے سینے سے بار بار حملہ کر رہا تھا، جب وہ کثرت سے لگنے والے نیزوں کی شکایت کرتا تو ہنہناتا۔

حل لغات:

أكُرُّ: كَرَّ(ن) فلانٌ كُرُوْرًا: لوٹنا۔ لَوْ أَنَّ لِيْ كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ. (۳۹/۵۸) الشيءَ: لوٹانا، علی العدو: دشمن پر حملہ کرنا، عنه: پلٹنا۔ دَعْلَجٌ: گھوڑے کا نام ہے۔ لَبَانٌ: دونوں شانوں کے درمیان سینے کا حصہ، جب گھوڑے کا ذکر کیا تو سینے کا ذکر بھی ہو گیا پھر اسے علیحدہ ذکر کرنے کی وجہ اس کی رفعتِ شان کا اظہار ہے جس طرح قرآن عظیم میں ہے: مَن كَانَ عَدُوّاً لِّلّٰهِ وَمَلآئِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِيْنَ. (۲/۹۸) اَللِّبَانُ: رضاعت۔ اِشْتَكىٰ: شکایت کرنا، شاکی ہونا۔ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْ إِلَى اللّٰهِ. (۵۸/۱) بیمار ہونا، مشکیزہ بنانا، الیہ: کسی سے فریاد کرنا، ایسے شخص سے اپنے درد و غم کی شکایت کرنا جو اسے دور کر سکے۔ تَحَمْحَمَ: الفرسُ: ہنہنانا، الشیءُ: سیاہ ہونا۔

وقال زُفَرُبْنُ الحَارِثِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: زفر بن حارث کلابی ہے (متوفی ۷۵ھ/۶۹۵ء) اور یہ جلیل القدر تابعی ہیں، جنگِ صفین میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ تھے۔

اشعار کا پس منظر:

ملک شام میں مرج راہط کے مقام پر بنوقلب اور بنوقیس کے درمیان لڑائی ہوئی، بنوقلب، تغلب بن وائل اور یمن کے تمام لوگ مروان بن حکم کے ساتھ تھے اس جنگ میں ضحاک بن قیس فہری جو کہ بنوقیس کے سردار تھے قتل ہو گئے اور یہ شاعر میدان جنگ سے فرار ہو گئے اس جنگ کو ان اشعار میں بیان کر رہے ہیں۔

❶...... | وكُنَّا حَسِبْنَا كُلَّ بَيْضَاءَ شَحْمَةً | لَيَالِيَ لاقَيْنَا جُذَامَ وحِمْيَرَا |

ترجمہ:

ہم ہر سفید چیز کو چربی سمجھے ہوئے تھے جن راتوں ہم نے قبیلہ جذام اور حمیر سے جنگ کی۔

مطلب:

ہم نے بہادروں کو کمزور سمجھ رکھا تھا لیکن معاملہ اس کے برعکس تھا کیونکہ ان کا اور ہمارا ایک ہی نسب تھا اور جس خصلت کی بنا پر ہم تمام لوگوں سے ممتاز تھے وہ خصلت ان میں بھی تھی۔ نظر آ رہا تھا۔

حل لغات:

شَحْمَةً: چربی کا ٹکڑا، یہاں کنایہ ہے کمزوری سے۔ شَحْمَةُ الْعَيْنِ: آنکھ کی پتلی۔ شَحْمَةُ الْأُذُنِ: کان کی لو۔ " لاقَيْنَا " مرزوقی کے نسخہ میں "قارعنا" ہے۔

❷...... | فَلَمَّا قَرَعْنَا النَّبْعَ بالنَّبْعِ بَعْضَهُ | بِبَعْضٍ أَبَتْ عِيدَانُهُ أَنْ تَكَسَّرَا |

ترجمہ:

جب ہم نے کمانوں کو باہم کھٹکھٹایا تو ان کی لکڑیوں نے ٹوٹنے سے انکار کر دیا۔

مطلب:

نبع ان تمام درختوں میں سب سے اعلی درخت ہے جن کی لکڑیوں سے تیر اور کمانے بنائے جاتے ہیں، اور

غَرَب ان سب میں بدترین درخت ہے، اہل عرب اعلیٰ نسب کو نبع اور گھٹیا نسب کو غَرَب سے تشبیہ دیتے ہیں۔ شاعر نے اصل کو نبع سے اور مردوں کو لکڑیوں سے تشبیہ دی ہے، یعنی قوم میں سے کوئی بھی شکست کھانے کو تیار نہ تھا۔

حل لغات:

قَرَعَ: (ف) قَرْعًا الباب: دروازہ کھٹکھٹانا۔ ضرب المثل ہے: مَنْ قَرَعَ بَابًا وَلَجَّ وَلَجَ: جو شخص دروازہ کھٹکھٹائے اور اصرار کرے وہ داخل ہو ہی جاتا ہے۔ الرجلَ: مارنا، الشيءَ: پسند کرنا، فلانا بالرمح: نیزہ مارنا۔ اَلنَّبعُ: پہاڑ کی چوٹی پر اگنے والا درخت جس کی لکڑی سے تیر اور کمانے بناتے ہیں۔ عِيْدَانٌ: وَاَعْوَادٌ. مف: العُوْدُ: ہر لکڑی (موٹی ہو یا پتلی، خشک ہو یا تر) ایک خوشبودار لکڑی جس سے دھونی دی جاتی ہے، سارنگی (ایک باجا) تکسروا: ریزہ ریزہ ہو جانا، ٹکڑے ہو جانا، شکن پڑ جانا۔

❸ ...... | وَلَمَّا لَقِيْنَا عُصْبَةً تَغْلِبِيَّةً | يَقُوْدُوْنَ جُرْدًا لِلْمَنِيَّةِ ضُمَّرَا |

ترجمہ:

اور جب ہم نے بنو تغلبیہ کی ایسی جماعت سے جنگ کی جو کم بالوں والے پتلی کمر والے گھوڑوں کو موت کی طرف ہانک کر لے جا رہی تھی۔

حل لغات:

يَقُوْدُوْنَ: قَادَ الدابةَ (ن) قَوْدًا: جانور کی نکیل یا لگام یا رسی پکڑ کر آگے آگے چلنا۔ ضُمَّرٌ: مف: الضَّامِرُ: دبلا پتلا، چھریرے بدن کا۔ في القرآن المجيد. يَأْتُوكَ رِجَالاً وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ. (۲۲/۲۷)

❹ ...... | سَقَيْنَاهُمْ كَأْسًا سَقَوْنَا بِمِثْلِهَا | وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْمَوْتِ اَصْبَرَا |

ترجمہ:

ہم نے انہیں ایسا ہی جام پلایا جیسا انہوں نے ہمیں پلایا تھا لیکن وہ موت پر زیادہ صابر تھے۔

مطلب:

جیسا انہوں نے کیا ہم نے انہیں ویسا ہی بدلہ دیا البتہ ان کا قتل زیادہ ہوا، یہاں سبب (صبر کر کے میدان میں ٹھہرنا) بول کر مسبب (قتل کی زیادتی) مراد لیا ہے جیسے قرآن میں ہے۔ فَمَا اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ. (۲/۱۷۵) بعض نے یہ مطلب بیان کیا ہے: ہم میدان جنگ سے بھاگ گئے اور وہ ثابت قدم رہے لہذا وہ ہم سے زیادہ صابر ہوئے، موت سے مراد جنگ ہے کیونکہ جنگ بھی موت کا سبب ہے۔

حل لغات:

كَأسٌ: پیالہ، گلاس، جام جو شراب سے بھرا ہوا ہو (مؤنث)، شراب۔ ج: أكْؤُسٌ.

وقال عَمْرُوبْنُ مَعْدِيْكَرِبَ الزُّبيْدِيّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: عمرو بن معدیکرب زبیدی ہے (۲۱ھ/۶۴۲ء) اور یہ ایسے بہادر تھے کہ تن تنہا ایک ہزار کے برابر سمجھے جاتے تھے اور کثیر جنگوں میں شرکت کی، یہ اسلام لائے پھر رسول اللہ (فداہ روحی وجسدی) صل اللہ تعالی علیہ آلہٖ وصحبہٖ وسلم کے وصال مبارک کے بعد اسلام سے منحرف ہو گئے لیکن پھر دولتِ اسلام سے سرفراز ہو کر دونوں جہاں کی نعمتیں حاصل کیں اور جنگِ قادسیہ میں شرکت کی سعادت حاصل اور اَرجح قول کے مطابق سیدنا عثمان غنی ذو النورین رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

اشعار کا پس منظر:

بنو جرم بن زبان بنو حارث بن کعب کے پڑوس میں رہتے تھے۔ بنو جرم نے بنو حارث کا ایک شخص جس کا نام معاذ بن یزید تھا کو قتل کر دیا قاتل فرار ہو کر عمرو کے پاس آ گیا ان کی والدہ بنو جرم سے تھی، جب بنو حارث اور بنو نہد قصاص لینے کے لئے آئے تو عمرو اور بنو جرم جنگ کے لئے تیار ہو گئے لیکن جب جنگ شروع ہوئی تو بنو جرم نے بنو نہد سے لڑنا مناسب نہیں سمجھا کیونکہ ان کی آپس میں رشتہ داری تھی لہذا وہ فرار ہو گئے اور بنو زبیر نے شکست کھائی اور اکیلے عمرو لڑ رہے تھے اس واقعہ کو ان اشعار میں بیان کر رہے ہیں۔

❶ ...... | وَلَمَّا رَأَيْتُ الْخَيْلَ زُوْرًا كَأَنَّهَا | جَدَاوِلُ زَرْعٍ أُرْسِلَتْ فَاسْبَطَرَّتِ |

ترجمہ:

اور جب میں نے گھوڑوں کو واپس ہوتے ہوئے دیکھا تو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کھیت کی چھوٹی چھوٹی نالیاں ہیں جنہیں کھول دیا گیا ہے اور پھیل گئیں ہیں۔

مطلب:

جب میدان جنگ سے سوار فرار ہوئے تو منتشر ہو کر چھوٹی چھوٹی جماعت کی صورت میں ادھر اُدھر بھاگنے لگے ایسے لگ رہا تھا جیسے کھیت کی چھوٹی چھوٹی نہروں میں پانی چھوڑ دیا جائے اور وہ ہر طرف پھیل جائے۔

حل لغات:

زُوْرٌ: مف: اَزْوَرُ: زَوِرَ(س) زَوَرًا: کج ہونا، ٹیڑھے سینے والا ہونا۔ جَدَاوِلُ: مف: جَدْوَلٌ: گول، آب پاشی کی چھوٹی نہر، نقشہ، خانوں دار چارٹ، فہرست، اخبار کالم، جَـدْوَلُ الاَعْـمَـالِ: ایجنڈا، بحث طلب امور کی فہرست۔ زَرْعٌ: زَرَعَ الـحـبَّ (ف) زَرْعًـا: بیج بونا، الارض: زمین کاشت کرنا۔ کَـزَرْعٍ أَخْـرَجَ شَـطْـأَهُ. (۲۹/۴۸) اسبطرَّت: (اقشعرار) پھیل جانا، لمبا ہونا۔ بـطـر (ن،ض) بَطْرًا: چیرنا، پھاڑنا۔ بَـطَـرًا (س) بہک جانا، اترانا۔ کَالَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِم بَطَرًا وَرِئَاء النَّاسِ. (۴۷/۸)

❷ ...... فَجَاشَتْ اِلَیَّ النَّفْسُ اَوَّلَ مَرَّةٍ | فَرُدَّتْ عَلٰی مَکْرُوْهِهَا فَاسْتَقَرَّتِ

ترجمہ:

میرا نفس پہلی بار گھبرایا اسے ناپسند چیز پر لوٹا دیا گیا تو ٹھہر گیا۔

مطلب:

جب میری قوم والے فرار ہو گئے تو میں گھبرا گیا لیکن میں نے بھاگنا معیوب سمجھا اور خود کو تسلی دی تو میری گھبراہٹ دور ہو گئی۔

حل لغات:

جَاشَتْ: (ض) جَیْشًا نفسُهُ: قے ہونا، خوف یا غم کی وجہ سے۔ فی الـحـدیـث: وکَانَّ نفسِی جاشَتْ.
اِسْتَقَرَّتْ: اِسْتَقَرَّ بالمکانِ: قرار پانا، قیام پذیر ہونا، کسی جگہ سکون سے رہنا۔ کُلُّ أَمْرٍ مُسْتَقِر. (۳/۵۴)

❸ ...... عَلَامَ تَقُوْلُ الرُّمْحُ یُثْقِلُ عَاتِقِیْ | اِذَا اَنَا لَمْ اَطْعَنْ اِذَا الْخَیْلُ کَرَّتِ

ترجمہ:

اے نفس تو کیسے کہے گا کہ نیزوں نے میرا کندھا بھاری کر دیا جب میں نیزہ زنی نہ کروں جس وقت شہسوار حملہ کر رہے ہوں۔

مطلب:

نیزوں نے میرا کندھا بھاری کر دیا، یہ کنایہ ہے تجربہ کار جنگجو اور بہادر ہونے سے، اس شعر میں شاعر خود کو ڈانٹ رہا ہے اگر تو بھاگ گیا تو پھر تو بہادر کہلانے کا مستحق نہیں ہوگا۔

حل لغات:

یُثْقِلُ: (افعال) اَثْقَلَ النومُ فلانا: نیند کا آنکھوں کو بوجھل کر دینا، نیند کا غالب آنا۔ اثـقـلـتِ الحامِلُ: حمل

ظاہر ہونا۔ فی القرآن المجید. فَلَمَّا أَثْقَلَت دَّعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا .(۷/۱۸۹) عَاتِقٌ: آزاد، مونڈھے اور گردن کے درمیان کا حصہ، کندھا، بوڑھا آدمی۔ جوان لڑکی، پرانی شراب۔ ج: عَوَاتِقُ و عُتُقٌ.

وُجُوْهَ كِلَابٍ هَارَشَتْ فَازْبَأَرَّتِ	لَحَا اللهُ جَرْمًا كُلَّمَا ذَرَّ شَارِقٌ	❹

ترجمه:

جب بھی سورج طلوع ہو اللہ بنو جرم کو ہلاک کرے جو ایسے کتوں کے چہرے ہیں جو ایک دوسرے پر حملہ کرتے اور لڑائی کے لئے تیار رہتے ہیں۔

مطلب:

کتوں کے ساتھ تشبیہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ کتے ایک دوسرے پر حملہ کرنے کے لئے فوراً تیار ہو جاتے ہیں لیکن لڑتے کبھی کبھار ہیں ہر بار نہیں، نیز اس وقت ان کا چہرہ انتہائی بدنما ہو جاتا ہے۔

حل لغات:

لَحَا اللهُ فلاناً: اللہ تعالیٰ فلاں پر لعنت کرے۔ ذَرَّ: ذَرَّتِ الشَّمسُ: (ن) ذُرُورًا: سورج طلوع ہونا، سورج کی پہلی کرن نظر آنا۔ اَلذَّرُّ: نسل، چھوٹی چیونٹیاں، سورج کی شعاع میں نظر آنے والے ذرات۔ شَارِقٌ: فا: سورج، مشرقی گوشہ ج: شُرُقٌ . شرقتِ الشمسُ (ف) شَرْقاً سورج طلوع ہونا۔ كِلَابٌ: مف: كَلْبٌ: کتا۔ فی القرآن المجید: سَادِسُهُم كَلْبُهُمْ رَجماً بِالْغَيب .(۱۸/۲۲) کاٹنے والا درندہ، ہر وہ چیز جس سے کوئی شے باندھی جائے جیسے رسی دھاگہ۔ هَارَشَتْ: (مفاعلة) هارَشَ الكلبُ الكلبَ ونحوَهُ: کتے کا کتے یا اپنے جیسے جانور سے لڑنا۔ اِزْبَأَرَّتْ: (اقشعرار) لڑنے کے لئے تیار ہونا۔

وَلٰكِنَّ جَرْمًا فِي اللِّقَاءِ ابْذَعَرَّتِ	فَلَمْ تُغْنِ جَرْمٌ نَهْدَهَا اِذْتَلَاقَتَا	❺

ترجمه:

جب ان کی لڑائی ہوئی تو بنو جرم نے بنو نہد کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا لیکن بنو جرم جنگ میں بکھر گئے۔

حل لغات:

جرم اور نہد: یہ دونوں قبیلوں کے نام ہیں۔ اِبْذَعَرَّتْ: (اقشعرار) منتشر ہونا۔

أُقَاتِلُ عَنْ أَبْنَاءِ جَرْمٍ وَفَرَّتِ	ظَلِلْتُ كَأَنِّي لِلرِّمَاحِ دَرِيَّةٌ	❶

ترجمہ:

میں نیزوں کا نشانہ بن گیا میں بنو جرم کی اولاد کی طرف سے لڑ رہا تھا اور وہ بھاگ گئے۔

حل لغات:

دَرِيَّةٌ: جس پر نیزہ زنی کی مشق کی جائے، وہ چوپایا جس کی آڑ میں شکاری شکار کرتا ہے، شکار کا جنگلی جانور۔فَرَّتْ: (س) فَرًّا: بھاگنا۔فی القرآن لمجید: فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ. (۵۱/۷۴) يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ. (۸۰/۳۴،۳۵) الیہ: پناہ لینا۔فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ إِنِّي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ. (۵۱/۵۰)

7 ...... فَلَوْ أَنَّ قَوْمِي أَنْطَقَتْنِي رِمَاحُهُمْ | نَطَقْتُ وَلٰكِنَّ الرِّمَاحَ أَجَرَّتِ

ترجمہ:

اگر میری قوم کے نیزے مجھے بولنے دیتے تو میں بولتا لیکن نیزوں نے میری زبان کھینچ لی۔

مطلب:

اگر میری قوم میدان جنگ سے فرار نہ ہوتی تو ہم فتح حاصل کر لیتے اور میں فخریہ اشعار کہتا لیکن وہ بھاگ گئی تو اب میں کس منہ سے فخریہ اشعار کہوں صرف میدان جنگ کا حال بیان کرنے پر اکتفاء کرتا ہوں۔

حل لغات:

اَنْطَقَتْ: (افعال) اَنْطَقَهُ: گویا کرنا، بلوانا، قوت گویائی دینا، زبان دینا۔فی القرآن لمجید: قَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ. (۴۱/۲۱) اَجَرَّتْ: اَجَرَّ لِسانَهُ: بات کرنے سے روکنا۔

وقال سَيَّارُ بْنُ قَصِيرٍ الطَّائِيُّ (الطويل)

1 ...... فَلَوْ شَهِدَتْ أُمُّ الْقُدَيْدِ طِعَانَنَا | بِمَرْعَشَ خَيْلَ الْأَرْمَنِيِّ أَرَنَّتِ

ترجمہ:

اگر ام قدید حاضر ہوتی مقام مرعش میں ارمنی شہسواروں کے ساتھ ہماری نیزہ زنی کے وقت تو چیخ پڑتی۔

حل لغات:

أُمُّ الْقُدَيْدِ: شاعر کی بیوی کی کنیت ہے۔مرعش: شام کے ایک شہر کا نام ہے۔ارمنی: ارمن کا رہنے والا، یہ روم کا علاقہ ہے۔اَرَنَّتْ: (افعال) اَرَنَّتِ الْمَرْءَةُ فی نوحِها: عوت کا زور سے آواز نکالنا۔رَنَّ (ض) رَنِيناً: آواز

نکالنا، آواز گونجنا، زور سے رونا، غمگین آواز سے رونا۔

❷ ...... | عَشِيَّةَ اَرْمِيْ جَمْعَهُمْ بِلَبَانِهِ | وَنَفْسِيْ وقد وَطَّنْتُها فَاطْمَأَنَّتِ |

ترجمہ:

جس شام میں دور کر رہا تھا ان کی جماعت کو اپنی جان اور اپنے گھوڑے کے سینے سے، میں نے اپنے نفس کو آمادہ کیا تو وہ مطمئن ہوگیا۔

حل لغات:

عَشِيَّةٌ: زوال آفتاب سے غروب تک کا وقت، سہ پہر، شام، نماز مغرب کے بعد سے پوری تاریکی کا وقت، وقت عشاء۔ فی القرآن المجید: لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا . (۷۹/۴۶) ج: عَشَايَا. جَمْعٌ: مجمع، ہجوم، جماعت، لشکر۔ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعاً . (۱۸/۹۹) وہ کھجور کا درخت جو ایسی گٹھلی سے اگے جس کی قسم معلوم نہ ہو، مختلف قسم کی ملی جلی کھجوریں، لاکھ جسے پگھلا کر مہر لگائی جاتی ہے، جمع تقسیم کی ضد۔ ج: جُمُوع. وطنت: وطَّنَ بالبَلَدِ: کسی ملک یا شہر کو وطن بنانا، جائے اقامت بنانا۔ نفسهٗ علی الامر و له: کسی کام کے لئے خود کو آمادہ کرنا۔ اِطْمَأَنَّتْ: مطمئن ہونا، بے خوف ہونا۔

❸ ...... | وَلَاحِقَةِ الْأَطَالِ اَسْنَدْتُ صَفَّهَا | اِلٰى صَفٍّ اُخْرٰى مِنْ عِدًى فَاقْشَعَرَّتِ |

ترجمہ:

اور کتنے ہی باریک کمر والے گھوڑے کہ میں نے ان کی ایک صف کو دشمنوں کی دوسری صف سے ملا دیا تو رونگٹے کھڑے ہوگئے۔

فائدہ:

"عـــدًی" نکرہ لاکر یہ تنبیہ کی کہ ان کے دشمن اور مخالف بہت زیادہ ہیں اور کثرتِ اعداء، کثرتِ فضائل، غلبہ، عزت، شہرت اور سرداری کی دلیل ہے کیونکہ ان خصائل کی وجہ سے حاسدین پیدا ہوتے ہیں۔ شرح مرزوقی ج ا ص ۱۲۲ بیروت)

حل لغات:

لَاحِقَةٌ: لَحِقَ الفَرَسُ وبَطْنُهٗ (ف) لُحُوقًا: دبلا اور چھریرا ہونا۔ اَلْأَطَالُ: مف: الإِطِلُ: کوکھ۔ اسندت: اَسْنَدَ اِلیه: سہارا لینا، بھروسہ کرنا۔ صَفٌّ: صفُّ القومَ (ک) صفّاً: لائن میں لگنا، صف بندی کرنا۔ اِقْشَعَرَّ

ث (اقشعرار) رونگٹے کھڑے ہونا۔ فی القرآن المجید: تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ. (۳۹/۲۳)

وقال بَعْضُ بَنِی بَوْلَانَ مِنْ طَيٍّ (المنسرح)

❶ نَحْنُ حَبَسْنَا بَنِي جَدِيْلَةَ فِيْ | نَارٍ مِنَ الْحَرْبِ جُحْمَةِ الضَّرَمِ

ترجمہ:

ہم نے بنو جدیلہ کو جنگ کی سخت بھڑکتی ہوئی آگ میں قید کیا۔

حل لغات:

اَلْجُحْمَةُ والجَحْمَةُ: بھڑکتی ہوئی آگ۔ اَلضَّرَمُ: مف: اَلضَّرَمَةُ: انگارہ، آگ، کھجور کی شاخ جس کے کنارہ پر آگ جلتی ہو۔

❷ نَسْتَوْقِدُ النَّبْلَ بِالْحَضِيْضِ وَنَصْطَا | دُ نُفُوْسًا بُنَتْ عَلَى الْكَرَمِ

ترجمہ:

ہم ہموار زمین میں تیروں کی آگ روشن کرتے تھے اور ایسی جانوں کا شکار کرتے تھے جن کی بنیاد جود وسخا پر رکھی گئی تھی۔

حل لغات:

نَسْتَوْقِدُ: (استفعال) استوقدتِ النارُ: آگ جلنا. النارَ: آگ بھڑکانا۔ فی القرآن المجید: مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَاراً. (۲/۱۷) اَلنَّبْلُ: تیر۔ نِبَالٌ، اَنْبَالٌ. اَلْحَضِيْضُ: پست زمین۔ پہاڑ کی زیریں زمین۔ بُنَتْ: یہ بنوطی کی لغت ہے اصل میں "بُنِيَتْ" تھا۔

وقال رُوَيْشِدُ بْنُ كَثِيْرٍ الطَّائِيُّ (البسيط)

شاعر کا نام:

رویشد بن کثیر طائی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

❶ يَا أَيُّهَا الرَّاكِبُ الْمُزْجِيْ مَطِيَّتَهُ | سَائِلْ بَنِيْ أَسَدٍ مَا هٰذِهِ الصَّوْتُ

ترجمہ:

اے تیزی سے اپنی سواری کو لے جانے والے اونٹ سوار! بنواسد سے پوچھ یہ آواز کیسی ہے۔

مطلب:

بنواسد سے معلوم کر کہ یہ چیخ وپکار کیا ہے؟ شاعر یہ طنز کر رہا ہے کیونکہ یہ خود ہی معاملے کو بھڑکا رہا ہے نہ کہ بنواسد۔

حل لغات:

اَلْمُزْجِيْ: فا: (افعال) اَزْجَی الشیءَ: چلانا، گزارنا، ہانکنا۔ اَلْمُزْجی: معمولی چیز، تھوڑی چیز۔ فی القرآن المجید: وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ. (۸۸/۱۲) مَطِيَّةٌ: (مذکر ومؤنث) سواری کا جانور۔ ج: مَطَايَا ومَطِيٌّ۔ اَلصَّوْتُ: آواز۔ إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ. (۱۹/۳۱) نغمہ، گیت۔ غَنّٰى صَوْتًا: اس نے ایک گیت گایا، یہ مذکر ہے لیکن بعض نے اسے مؤنث بھی کہا ہے، اچھی شہرت، ووٹ (کسی کو منتخب کرنے کی رائے جو زبانی یا پرچہ پر لکھ کر دی جائے) ج: اَصْوَاتٌ۔

❷...... | وَقُلْ لَهُمْ بَادِرُوْا بِالْعُذْرِ وَالْتَمِسُوْا | قَوْلًا يُبَرِّئُكُمْ إِنِّيْ أَنَا الْمَوْتُ |

ترجمہ:

اور ان سے کہہ دو کہ جلد عذر پیش کرو اور ایسی بات تلاش کرو جو تمہیں بری کر دے بے شک میں موت ہوں۔

حل لغات:

اَلْعُذْرُ: دلیل اعتذار، وہ دلیل جس کے ذریعے کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی مجبوری ظاہر کی جائے، بہانہ، حیلہ، حجت، غلبہ، بکارت۔ اِلْتَمِسُوْا: التمس الشیءَ: چاہنا، تلاش کرنا۔ فی القرآن المجید: قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا. (۱۳/۵۷)

❸...... | إِنْ تُذْنِبُوْا ثُمَّ تَأْتِيْنِيْ بَقِيَّتُكُمْ | فَمَا عَلَيَّ بِذَنْبٍ عِنْدَكُمْ فَوْتٌ |

ترجمہ:

اگر تم غلطی کرو پھر تمہاری اولاد میرے پاس آئے تو مجھ پر کوئی گناہ نہیں کوتاہی تمہاری طرف سے ہے۔

مطلب:

تم جرم کرو تو مجھے انتقام لینے کا اختیار ہے، اگر تم صلح صفائی چاہتے ہو تو انتقام لینے سے پہلے معقول عذر لے کر آجاؤ، نہ بعد میں اگر تمہاری قوم کے سردار یا وہ لوگ جنہوں نے جرم نہیں کیا اور نہ ہی قوم کے مجرم لوگوں کی مدد کی آکر معذرت

کریں تو میرا کوئی قصور نہیں ہوگا۔"بـقيتـكـم" کے دو مطلب ہیں: (الف) اس سے مراد قوم کے سردار اور معزز لوگ ہوں (ب) وہ لوگ جنہوں نے جرم نہیں کیا اور نہ ہی قوم کے مجرم لوگوں کی مدد کی" بَقِيَّتُكُم "مرزوقی کے نسخہ میں "يقينكم" ہے۔

حل لغات:

تُـذْنِبُوْا: (افعال) اَذْنَبَ: گناہ کرنا، جرم کرنا، غلطی کرنا، گناہ گار ہونا۔ بقية: باقی ماندہ ج: بَقَايَا۔ کہا جاتا ہے: فـلانٌ بَقِيَّةُ قَوْمِهِ. فلاں اپنی قوم کے بہتر لوگوں میں سے ہے۔ فوت: فـاتَ الامرُ (ن) فَوْتًا: کسی کام کا وقت گزر جانا اور اسے نہ کیا جانا۔

وقال أُنَيفُ بْنُ زَبَّانَ النَّبْهَانِيُّ (الطويل)

شاعر کانام:

انیف بن زبان نبہانی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے، بنواسد بن خزیمہ کو مخاطب ہو کر یہ اشعار کہتا ہے۔

❶ جَـمَـعْنَا لَكُمْ مِنْ حَيَّيْ عَوْفٍ وَمَالِكٍ	كَـتَـائِـبَ يُـرْدِى الْـمُقْـرِفِيْنَ نَكَـالُهَا

ترجمہ:

ہم نے تمہارے لئے قبیلہ عوف و مالک سے ایسے لشکر تیار کیے ہیں جن کی سزا مخلوط نسل والوں کو ہلاک کر دے گی۔

حل لغات:

حَـيَّ: ہماری ہاں جو نسخے ہیں ان میں یہ مفرد جبکہ بیروت کے نسخہ میں تثنیہ ہے اور شعر میں اسی کے مطابق لکھا گیا ہی۔ كَتَائِبُ: مف: اَلْكَتِيْبَةُ: فوج، فوج کا بڑا دستہ (بٹالین) جس کے تحت کمپنیاں ہوتی ہیں۔ يُـرْدِىْ: (افعال) اَرْدَى فلانًا: گرانا، ہلاک کرنا۔ اَلْـمُقْرِفِيْنَ: اَلْمُقْرِف: ناپسندیدہ (چہرہ) کمینہ، بدذات، وہ آدمی یا گھوڑا جس کے ماں باپ میں سے ایک عربی اور دوسرا عجمی ہو۔ اَلنَّكَال: سزا، عبرت ناک سزا، آفت و مصیبت۔ في القرآن المجيد: فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا. (۲/۶۶)

❷ لَهُـمْ عَـجُزٌ بِالرَّمْلِ فَالْحَزْنِ فَاللِّوَى	وَقَـدْ جَـاوَزَتْ حَيَّـىْ جَدِيْسٍ رِعَـالُهَا

ترجمہ:

ان کا پچھلا حصہ مقام رمل، حزن اور مقام لوی میں ہے اور ان کا اگلا حصہ جدیس کے دونوں قبیلوں سے آگے گزر چکا ہے۔

حل لغات:

عَجُزٌ: پچھلا حصہ، سرین (مذکر ومؤنث) شعر کا دوسرا مصرع۔ ج: اَعْجَاز۔ اَعْجَازُ النخل: کھجور کے درخت کی جڑیں۔ فی القرآن المجید: كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ .(۶۹/۷) رِعَالٌ: مف: اَلرَّعِيلُ تھوڑے افراد کی ٹولی، مختصر جماعت (انسانوں یا گھوڑوں کی) جانوروں کا ریوڑ، پرندوں کا جھنڈ، وہ جماعت یا دستہ جو سب سے آگے ہو۔

③...... | وتَحْتَ نُحُوْرِ الْخَيْلِ حَرْشَفُ رَجْلَةٍ | تُتَـاحُ لِـغِـرَّاتِ الْـقُـلُـوْبِ نِبَـالُهَـا |

ترجمہ:

اور گھوڑوں کے سینوں کے نیچے پیادہ فوج کے لشکر ہیں جن کے نیزے درمیانِ دل کیلئے معین کئے گئے ہیں۔

حل لغات:

نُحُوْرٌ: مف: اَلنَّحْرُ: سینہ کا بالائی حصہ گردن کا نچلا حصہ، گلا، قربانی۔ اَلْحَرْشَفُ: مچھلی کے کھپٹے (جسم پر گول گول پڑیاں) ہتھیار کو چاندی وغیرہ سے دی جانے والی زینت، چھوٹے چھوٹے بچے (چرند اور پرند کے) وہ ٹڈی جس کے پر نہ نکلے ہوں، کمزور یا بوڑھے۔ مِنَ الْجَيْشِ: پیادہ فوج۔ تُتَاحُ: تَاحَ لَهُ الشيءُ(ض) تَيْحًا: تیار ہونا، مقدر ہونا۔ اَلْغُرَّةُ: ہر چیز کا پہلا اور عمدہ حصہ، گھوڑے کے پیشانی کی سفیدی، ہر شے کی روشنی، چمک، سفیدی۔ ج: غُرَرٌ. الغِرَّةُ: غفلت (بحالت بیداری) بے خبری، بھولا پن، سیدھا پن، نا تجربہ کاری، سادہ لوحی۔ شعر میں ان تمام معانی کا احتمال ہے۔ ج: غِرَرٌ.

④...... | اَبٰى لَهُمْ اَنْ يَّعْرِفُوا الضَّيْمَ اَنَّهُمْ | بَـنُـوْ نَـاتِقٍ كَـا نَـتْ كَثِيْرًا عِيَـالُهَـا |

ترجمہ:

انہوں نے ظلم جاننے سے انکار کیا کیونکہ وہ زیادہ بچے جننے والی عورت کی اولاد ہیں جس کا عیال زیادہ تھا۔

حل لغات:

نَـاتِقٌ: وہ عورت جس کے بچے زیادہ ہوں۔ عِيَـالٌ: اولاد۔ عَيَّـلَ عِيَـالَهُ: بال بچوں کی کفالت کرنا، اخراجات برداشت کرنا۔

⑤...... | فَـلَـمَّـا اَتَيْـنَـا السَّفْحَ مِنْ بَطْنِ حَائِلٍ | بِـحَيْـثُ تَـلَاقٰى طَـلْـحُهَـا وَسَيَـالُهَـا |

ترجمہ:

جب ہم وادیٔ حائل کے درمیان ہموار زمین پر آئے جہاں طلح اور سیال کے درخت ملتے ہیں۔

مطلب:

مذکورہ بالا اشعار میں شاعر بنواسد بن خزیمہ کو دھمکی دے رہا ہے اور اپنے لشکر کی کثرت بیان کرتے ہوئے، اپنے خالص عربی النسل ہونے کا دعوی کر رہا ہے اور بنواسد کو طعنہ دے رہا ہے کہ تمہارے آباء عجمی تھے لہذا تم خالص عربی النسل نہیں ہو۔

حل لغات:

طَلْح: ببول کا درخت، کیکر کا درخت، کیلا۔ فی القرآن لمجید: وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ .(۵۶/۲۹)

شگوفہ۔ سیال: کانٹے دار درخت جس کی چھال دباغت۔ کے لئے استعمال ہوتی ہے، بہت برسنے والا بادل۔

⑥...... دَعَوْا لِنِزَارٍ وَانْتَمَيْنَا لِطَيِّءٍ	كَأُسْدِ الشَّرٰى إِقْدَامُهَا وَنِزَالُهَا

ترجمہ:

انہوں نے بنو نزار کو پکارا اور ہم نے اپنی نسبت بنوطی کی طرف کی جن کی پیش قدمی اور لڑائی شری جنگل کے شیروں کی طرح ہیں۔

حل لغات:

إِنْتَمٰى الى كذا: کسی چیز کی طرف منسوب ہونا۔ نِزَال: روبرو، لڑائی، میدان مقابلہ۔ الشرى: پتی، پہاڑ، بہت شیروں والی جگہ۔ کہتے ہیں: هم أُسُدُ الشَّرٰى: وہ بہت بہادر اور جان باز ہیں، گوشہ، کنارہ۔ ج: اَشْرَاءٌ.

⑦...... فَلَمَّا الْتَقَيْنَا بَيَّنَ السَّيْفُ بَيْنَنَا	لِسَائِلَةٍ عَنَّا حَفِيٍّ سُؤَالُهَا

ترجمہ:

جب ہم نے جنگ کی تو تلوار نے ہماری پہچان کرادی اس عورت کو جو مبالغہ سے ہمارے بارے میں پوچھ رہی تھی۔

حل لغات:

بَيَّنَ: (تفعيل) الشيءُ: ظاہر اور واضح ہونا۔ حَفِيٌّ: مکمل علم رکھنے والا۔ فی القرآن لمجید: يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا. (۷/۱۸۷) لطیف وشفیق۔ إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا .(۱۹/۴۷) سوال میں مبالغہ کرنے

والا۔ ج: خُفَوَاءُ. بیروت کے نسخہ میں "خَفِیٌّ" ہے۔

8 ...... | وسماتدانوابالرماح تَضَلَّعَتْ | صُدُوْرُ الْقَنا مِنْهُمْ وعَلَّتْ نِهالُها |

ترجمہ:

اور جب وہ (دشمن) نیزوں کے ساتھ قریب ہوئے تو نیزوں کی نوکوں نے پہلی بار سیر ہو کر ان کا خون پیا اور پہلی بار پینے والوں نے دوسری بار پیا۔

حل لغات:

تَضَلَّعَتْ: خوب سیر یا سیراب ہونا۔ تضلَّعَ مِنَ العُلُوم: علوم سے وافر حصہ پانا۔ عَلَّتْ: عَلَّ (ض) عَلًا: دوسری دفعہ یا لگاتار پینا۔ نِهالٌ: مف: اَلنَّاهِلُ: سیراب، پیاسا۔

9 ...... | ولما عَصَيْنَا بالسُّيُوفِ تَقَطَّعَتْ | وَسَائِلُ كانَتْ قَبْلُ سَلْمًا حِبالُها |

ترجمہ:

اور جب ہم نے شمشیرزنی کی تو وہ وسائل کٹ گئے جن کی رسیاں اس سے پہلے سلامتی کا سبب تھیں۔

مطلب:

جب ہم نے شمشیرزنی کی جو ہمارے باہم تعلقات وہ ختم ہوگئے اور ہم دشمن بن گئے۔

نوٹ:

"عَصَيْنَا بِالسُّيُوفِ" کا معنی ہے "ضربنا بالسیف" (شرح مرزوقی اور نسخۂ بیروت)

حل لغات:

عَصَيْنَا: عَصَاهُ (ن) عَصْوًا: کسی کو لاٹھی یا ڈنڈا مارنا، لاٹھی سے پیٹنا۔ فی القرآن لمجید: قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا. (۲۰/۱۸) فلانًا: لاٹھی کے مقابلہ میں کسی پر غالب آنا۔ تَقَطَّعَتْ: (تفعل) تَقَطَّعَ: کٹ جانا۔ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَاب. (۲/۱۶۶) سَلْمٌ: اسلامُ: يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً. (۲/۲۰۸) صلح۔ امن خلاف الحرب۔ وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ. (۸/۶۱) صلح جو، امن پسند۔ ج: اَسْلُمٌ وسِلَامٌ. حِبَال: مف: اَلْحَبْلُ: رسی، باندھنے کی چیز۔ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعًا وَلاَ تَفَرَّقُوا. (۳/۱۰۳)

⑩ ...... | فَوَلَّوْا وَأَطْرَافُ الرِّمَاحِ عَلَيْهِمُ | قَوَادِرُ مَرْبُوعَاتُهَا وَطِوَالُهَا |
|---|---|

ترجمہ:

تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے اس حال میں کہ درمیانے اور بڑے نیزوں کے کنارے ان پر قادر تھے۔

حل لغات:

مربوعات۔ المَرْبُوع: متوسط، درمیانے قد والا۔ طِوَالٌ: مف: الطَّوِيل: لمبا۔

وقال عَمْرُو بْنُ مَعْدِيكَرِبَ (الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: عمرو بن معدیکرب زبیدی ہے (۲۱ھ/۶۴۲ء) اور یہ ایسے بہادر تھے کہ تن تنہا ایک ہزار کے برابر سمجھے جاتے تھے اور کثیر جنگوں میں شرکت کی، یہ اسلام لائے پھر رسول اللہ (فداہ روحی وجسدی) صلی اللہ تعالی علیہ آلہٖ وصحبہٖ وسلم کے وصال مبارک کے بعد اسلام سے منحرف ہو گئے لیکن پھر دولتِ اسلام سے سرفراز ہو کر دونوں جہاں کی نعتیں حاصل کیں اور جنگِ قادسیہ میں شرکت کی سعادت حاصل اور اَرجح قول کے مطابق سیدنا عثمان غنی ذو النورین رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

❶ ...... | لَيْسَ الْجَمَالُ بِمِيْزَرٍ | فَاعْلَمْ وَإِنْ رُدِّيْتَ بُرْدًا |
|---|---|

ترجمہ:

تو جان لے کہ حسن و جمال لباس میں نہیں اگر چہ تجھے منقش چادر پہنا دی جائے۔

حل لغات:

اَلْجَمَالُ: مص: خوبصورتی۔ مِيْزَرٌ: اَلازار: تہبند، لنگی (مذکر ومؤنث دونوں طرح مستعمل ہے)، حاشیہ۔ ج: أُزُرٌ و آزِرَةٌ۔ بُرْدٌ: دھاری دار کپڑا۔ ج: بُرُوْدٌ وأَبْرَادٌ وأَبْرُدٌ۔ "فَاعْلَمْ" یہ جملہ معترضہ ہے، اس سے کلام کو مضبوط کیا جاتا ہے جیسے قرآن میں ہے: فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ۔ (۵۶/۷۵،۷۶،۷۷)

❷ ...... | إِنَّ الْجَمَالَ مَعَادِنٌ | وَمَنَاقِبٌ أَوْرَثْنَ مَجْدًا |
|---|---|

ترجمہ:

بیشک حسن و جمال تو اعلی حسب و نسب اور عادات کریمہ ہیں جو عظمت و شرافت پیدا کرتے ہیں

حل لغات:

مَعَادِن: ف: اَلْمَعْدَنُ: سونے وغیرہ کی کان، ہر چیز کا منبع، گرمی سردی کا رہائشی۔ کہتے ہیں: فلانٌ معدنُ الخیرِ: فلاں بھلائی کا منبع ہے، شعر میں نسب مراد ہے۔ یعنی الاُصولُ الکریمةُ. مَنَاقِبُ: مف: اَلْمَنْقَبَةُ. پہاڑی راستہ، دو مکانوں کے درمیان تنگ راستہ، دیوار، عمدہ فعل، فخر۔ مناقب الانسان. عمدہ خصائل اور شریف اخلاق، شعر میں حسب وخاندان مراد ہے۔ اورثن: اَوْرَثَ فلاناً: کسی کو وارث بنانا، اس کے ساتھ وراثت میں کسی کو شامل کرنا. فلاناً شیئاً: کسی کے لئے کوئی چیز چھوڑ دینا، کسی کے پیچھے یا نتیجے میں کوئی چیز لانا جیسے اورثهُ المرضُ ضَعْفًا: بیماری نے اسے کمزوری لاحق کر دی۔ مَجْدٌ: شرافت، عظمت، بزرگی، عزت، شان، خاندانی عظمت و ناموری، بلند جگہ۔ ج: اَمْجادٌ.

❸...... | اَعْدَدْتُ لِلْحَدَثَانِ سَابِغَةً | وَعَدَّاءَ عَلَنْدَا |

ترجمہ:

میں نے حوادث زمانہ کے لئے چوڑی زرہ اور تیز دوڑنے والا مضبوط گھوڑا تیار کیا ہے۔

حل لغات:

الحَدَثَانُ: رات دن. حَدَثَانُ الدهرِ: حوادثاتِ زمانہ۔ سابِغَةٌ: زرہ۔ ج: سَوَابِغُ۔ السابِغ: کامل، دراز، فراخ۔ دِرْعٌ سابِغٌ: مکمل زرہ۔ عَدَّاء: تیز دوڑنے والا آدمی یا گھوڑا۔ علندا: العَلَنْدىٰ من کل شيءٍ: سخت وموٹا۔ ج: عَلَانِد و عَلَادىٰ۔

❹...... | نَهْدًا وَذَا شُطَبٍ يَقُدُّ | الْبَيْضَ وَالْاَبْدَانَ قَدًّا |

ترجمہ:

موٹا طاقتور گھوڑا اور نقش ونگار والی ایسی تلوار جو خودوں اور چھوٹی زرہوں کو لمبائی میں کاٹتی ہے۔

حل لغات:

نَهْدٌ: بلند چیز، پستان۔ ج: نُهُودٌ۔ نشان دار کھمن، مضبوط ڈیل ڈول والا۔ شطب: مف: شُطْبَة: تلوار پر دکھائی دینے والی دھاریاں۔ یقد: قَدَّ القلمَ او الثوبَ و نحوهما (ن) قَدًّا: لمبائی میں پھاڑنا. فی القرآن المجید: وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِن دُبُرٍ. (۲۵/۱۲) اَلْاَبْدَانُ: مف: بَدَنٌ: سر اور اطراف کے علاوہ جسم کا حصہ، بدن، جسم۔ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً. (۹۲/۱۰) چھوٹی زرہ (بیروت کے نسخہ میں صرف یہی معنی

بیان گیا ہے)۔شعر میں یہ دونوں معانی مراد ہو سکتے ہیں، کمر اور پیٹ پر ڈالا جانے والا کپڑا۔

وعَلِمْتُ اَنِّیْ یَوْمَ ذَاکَ	مُنَازِلٌ کَعْبًا وَنَهْدًا

6

ترجمہ:

اور میں نے جان لیا کہ جنگ کے دن بنو کعب اور نہد کو مقابلہ کے لئے پکاروں گا۔

یہاں پیہم قبیلے قتل ہوں گے

یہاں شوق عزاداری بہت ہے

قَوْمٌ اِذَا لَبِسُوا الْحَدِیْدَ	تَنَمَّرُوْا حَلَقًا وَقِدًّا

8

ترجمہ:

وہ ایسی قوم ہیں کہ جب حلقہ دار اور لمبائی میں کٹے ہوئے چمڑے کی زرہیں پہنتے ہیں تو چیتے لگتے ہیں۔

نہ جانے کب لٹے گا شہر مقتل

سنا ہے اب کے تیاری بہت ہے

حل لغات:

تَنَمَّرُوْا: (تفعل) تَنَمَّرَ: رنگ یا خلق میں چیتے کی طرح ہونا۔ حَلَقًا: الحَلْقَةُ: ہر گول چیز، دائرہ، گھیرا، حلقہ، چھلا، کڑا، لوگوں کی جماعت، مجلس، مجلسِ علم، زرہ، رسی۔

کُلُّ امْرِئٍ یَجْرِیْ اِلٰی یَوْمِ	الْهِیَاجِ بِمَا اسْتَعَدَّا

7

ترجمہ:

ہر شخص جنگ کے دن وہ کچھ لے جاتا ہے جو اس نے تیار کیا۔

حل لغات:

اَلْهِیَاجُ: جنگ، لڑائی۔ اِسْتَعَدَّ: (استفعال) للامر: تیار ہونا۔

لَمَّا رَأَیْتُ نِسَاءَنَا	یَفْحَصْنَ بِالْمَعْزَاءِ شَدًّا

8

ترجمہ:

جب میں نے اپنی عورتوں کو سخت زمین میں تیز دوڑتے ہوئے دیکھا۔

یہ کس عذاب سے خائف میرا قبیلہ ہے
کہ خون مل کے بھی چہروں کا رنگ پیلا ہے

حل لغات:

یَفْحَصْنَ: فحص عنه (ف) فَحْصًا: تفتیش کرنا، کھود کرید کرنا، شعر میں تیز دوڑنے سے کنایہ ہے۔ بیروت کے نسخے میں "یَغْمَضْنَ" ہے۔ المعزاء: اَلْاَمْعَزُ: سخت پتھریلی زمین یا جگہ۔ مؤنث مَعْزَاءُ. ج: وَمُعْزَوَاتٌ وَاَمَاعِزُ.

9...... | وبَدَتْ لَمِيْسُ كَأَنَّهَا | بَدْرُ السَّمَاءِ إِذَا تَبَدّٰى |

ترجمہ:

اور لمیس (محبوبہ یا بیوی) ظاہر ہوئی گویا کہ وہ چودھویں کا چاند ہے جب وہ ظاہر ہوئی۔

مطلب:

جب جنگ سخت ہوئی تو خواتین ڈر کے مارے بھاگنے لگیں اور لمیس نے اپنا چہرہ بے نقاب کر کے چاند سا چہرہ ظاہر کر دیا، یا تو اس نے خود لونڈی ظاہر کرنے کیلئے ایسا کیا تا کہ اسے امان ملے یا دشمنوں کے رعب کی وجہ سے ایسا کیا۔

حل لغات:

بَدَتْ: بدا (ن) بُدُوًّا: ظاہر ہونا۔ فی القرآن لمجید: بَلْ بَدَا لَهُم مَّا كَانُوا يُخْفُونَ مِن قَبْل. (۶/۲۸) لَمِيْسٌ: شاعر کی محبوبہ یا بیوی کا نام ہے۔ بَدْرٌ: چودھویں رات کا چاند، مکمل لڑکا۔ ج: بُدُوْرٌ وَاَبْدَارٌ. السماء: فلک، زمین کے بالمقابل فضاء، ہر چیز کی بلندی، بلند حصہ، سر سے اوپر کی ہر چیز۔ ج: سَمَاوَاتٌ. بادل، بارش۔ يُرْسِلِ السَّمَاء عَلَيْكُم مِّدْرَارًا. (۱۱/۵۲) تَبَدّٰى: ظاہر ہونا۔

10...... | وبَدَتْ مَحَاسِنُهَا الَّتِيْ | تَخْفٰى كَانَ الْاَمْرُ جِدًّا |

ترجمہ:

اور اس کی چھپی ہوئی خوبیاں ظاہر ہوئیں تو معاملہ سخت ہو گیا۔

حل لغات:

تَخْفٰى: خفی: (س) خَفَاءً: پوشیدہ ہونا۔ فی القرآن المجید: إِذْ نَادَى رَبَّهُ نِدَاء خَفِيًّا. (۱۹/۳)
خفی: (ض) خَفْيًا الشیءَ: ظاہر کرنا۔

⑪ نَازَلْتُ كَبْشَهُمُ وَلَمْ | أَرَ مِنْ نِزَالِ الْكَبْشِ بُدًّا

ترجمہ:

میں نے ان کے سردار سے مقابلہ کیا اور سردار سے مقابلہ کے علاوہ کوئی صورت سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔

حل لغات:

نَازَلْتُ: (مفاعلة) نازلہ فی الحرب: مقابلہ میں اترنا اور جنگ کرنا۔ الکَبْشُ: مینڈھا جب کہ دو سال کا ہو۔ اور بقول بعض چار سال کا۔ ج: کِبَاشٌ واَکْبَاشٌ. اَلکَبْشُ: سردار قوم، بڑا پتھر جو دیوار پر نشانہ کرنے کے لئے لگایا جائے، شعر میں "سپہ سالار" مراد ہے۔

⑫ هُمْ يَنْذِرُوْنَ دَمِيْ وَأَنْذِ | رُ إِنْ لَقِيْتُ بِأَنْ أَشُدَّا

ترجمہ:

دشمن میرے قتل کی منت مان رہے تھے اور میں یہ منت مان رہا تھا کہ اگر جنگ کروں تو سخت حملہ کروں۔

حل لغات:

يَنْذِرُوْنَ: نذر الشيءَ: (ن،ض) نَذْرًا: کوئی چیز اپنے اوپر لازم کر لینا، نذر ماننا، منت ماننا۔ فی القرآن المجید: إِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ. (۳/۳۵) (یہ کہ اس کا فلاں کام ہو گیا تو وہ اتنا مال غریبوں کو دے گا وغیرہ) مالہ للہ: اللہ کے لئے اپنا مال وقف کرنا، اللہ کے نام پر نذر ماننا۔ اَشُدُّ: شَدَّ الشيءُ: (ض) شِدَّةً: سخت ہونا، مضبوط ہونا، طاقت ور ہونا، بھاری ہونا، علیہ فی الحرب: زوردار حملہ کرنا۔

⑬ كَمْ مِنْ أَخٍ لِيْ صَالِحٍ | بَوَّأْتُهُ بِيَدَيَّ لَحْدًا

ترجمہ:

میرے کتنے ہی نیک بھائی ہیں جنہیں میں نے اپنے ہاتھ سے قبر میں اتارا۔

حل لغات:

صالِحٌ: درست، ٹھیک، نیک۔ حقوق وذمہ داریوں کو پورا کرنے والا۔ فی القرآن المجید: وَكَانَ أَبُوْهُمَا صَالِحًا. (۱۸/۸۲) هو صَالِحٌ لِكَذَا: وہ اس کا اہل اور اس کے کرنے کی قابلیت رکھتا ہے۔ بَوَّأْتُ: (تفعیل) تَبْوِئَةً: بَوَّأَ الرجلَ: شادی کرنا۔ فلانا منزلاً: مکان میں ٹھہرانا، جگہ دینا، المنزلَ لهُ: کسی کے لئے مکان تیار

کرنا۔ وَالَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُم مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفاً. (۲۹/۵۸) لَحْدٌ: قبر کی ایک جانب میت کو رکھنے کا گھڑا، اسے بغلی قبر کہتے ہیں، بغلی قبر، قبر۔ ج: اَلْحَادٌ ولُحُوْدٌ.

⑭ ...... | ولایَـــرُدُّ بُـــكَـــائِـــيْ زَنْـــدَا | مَـــا إنْ جَـــزِعْـــتُ ولا هَـلِعْــتُ |
|---|---|

ترجمه:

میں نے بے صبری کی نہ ہی آہ و بکا اور میرا رونا کچھ بھی واپس نہیں کر سکتا۔

حل لغات:

جَزِعْتُ: جَزِعَ منه(س) جَزَعًا: کسی چیز پر صبر نہ کر کے غم کا اظہار کرنا۔ فی القرآن المجید: إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعاً. (۷۰/۲۰) علیھم: ڈرنا، خوف کرنا یا شفقت و مہربانی کرنا۔ هَلِعْتُ: هَلِعَ(ف) هَلَعًا: دل دہلنا، حواس باختہ ہو جانا، گھبرا جانا، بے قرار ہو جانا، بے صبری دکھانا۔ إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعا (۷۰/۱۹) زَنْدٌ: ہاتھ کا گٹھا، چقماق کی اوپر کی لکڑی۔ شارحین نے یہاں اس کا معنی "الشيء القليل" سے کیا ہے۔

⑮ ...... | وخُـلِـقْـتُ يَـوْمَ خُـلِـقْـتُ جَـلْـدَا | اَلْبَسْتُــــهُ اَثْـــوَابَــــهُ |
|---|---|

ترجمه:

میں نے انہیں ان کے کفن پہنائے اور میں پیدائشی طور پر طاقتور بہادر ہوں۔

⑯ ...... | اُعَـــدُّ لِلْاَعْـــدَاءِ عَـــدًّا | اُغْـــنِـــيْ غَـــنَـــاءَ الـذَّاهِبِيْـنَ |
|---|---|

ترجمه:

میں جانے والوں سے بے نیاز کر دیتا ہوں، دشمنوں کے لئے (اکیلا ہی) کافی شمار کیا جاتا ہوں۔

حل لغات:

اَغْنَى: الشيءُ: کوئی چیز کافی ہونا، الرجلُ عن فلانٍ: کسی شخص کا کسی کے لئے کافی ہونا (حفاظت و کفالت میں کسی دوسرے سے بے نیاز کرنا)

⑰ ...... | وَبَـــقِيْـــتُ مِثْـــلَ السَّيْفِ فَـــرْدَا | ذَهَـــبَ الَّـــذِيْـــنَ اُحِبُّهُـــمْ |
|---|---|

ترجمه:

جن سے میں محبت کرتا تھا وہ لوگ چلے گئے اور میں تلوار کی طرح اکیلا رہ گیا ہوں۔

حل لغات:

فَرْدٌ: ایک، تنہا، اکیلا۔فی القرآن المجید: رَبِّ لَا تَذَرْنِی فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ. (۲۱/۸۹) طاق (مقابل جفت) شخص، فرد، بے مثال آدمی وغیرہ۔ منفرد، ہر جوڑے کا ایک فرد، ریت کا الگ تھلگ ٹیلا، داڑھی کی ایک جانب، چاول وغیرہ رکھنے کی کھجور کے پتوں کی ٹوکری۔ ج: اَفْرَادٌ.

وَقَالَ عَمْرٌو أَيْضًا (الرمل)

8 ...... | وَلَقَدْ اَجْمَعُ رِجْلَيَّ بِهَا | حَذَرَ الْمَوْتِ وَاِنِّیْ لَفَرُوْرٌ |
|---|---|

ترجمہ:

تحقیق میں موت کے ڈر سے اپنے پاؤں گھوڑے پر مضبوطی سے جما کر رکھتا ہوں اور بے شک میں بہت بھاگنے والا ہوں۔

مطلب:

جب میدانِ جنگ ٹھہرنا مفید نہ ہو تو عقلندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بھاگ جاتا ہوں۔

حل لغات:

اَجْمَعُ: جَمَعَ: (ف) جَمْعًا: منتشر چیزوں کو یکجا کر کے اکٹھا کرنا۔ القومُ: دشمنوں کے مقابلہ کیلئے جمع ہونا۔فی القرآن المجید: إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا. (۳/۱۷۳) عربی مقولہ ہے: لَا يُجْمَعُ سَيْفَانِ فِي غَمْدٍ: ایک میان میں دو تلواریں جمع نہیں ہوسکتیں۔ حَذَرٌ: حذر: (س) حَذَرًا: چوکنا و چوکس ہونا۔ الشیءَ ومنه: ڈرنا اور بچنا محتاط ہونا۔ الحَذَرُ اشدُّ من الوَقِيعَةِ: خوف ہولناک واقعہ میں مبتلا ہونے سے زیادہ سخت ہے۔

9 ...... | وَلَقَدْ اَعْطِفُهَا كَارِهَةً | حِيْنَ لِلنَّفْسِ مِنَ الْمَوْتِ هَرِيْرٌ |
|---|---|

ترجمہ:

تحقیق میں گھوڑے کے ناپسند کرنے کے باوجود اسے واپس پھیرتا ہوں جب میں موت کو ناپسند کرتا ہوں۔

مطلب:

جب شدتِ جنگ کی وجہ سے نفس جنگ سے بھاگتا ہے تو میں گھوڑے کو میدان سے واپس موڑتا ہوں۔

گھوڑا جنگ میں جانا ناپسند کرتا ہے۔

حل لغات:

اعطف: عطف (ض) عَطْفًا: مائل ہونا، جھکنا، مڑنا۔ هرير: مص: هر الشيءَ (ن،ض) هريرًا: کسی شیء کو ناپسند کرنا، کراہت کرنا۔

③ ...... | كُلُّ مَــاذَالِكَ مِـنِّـيْ خُـلُـقٌ | وبِـكُـلٍّ أنَــا فِـي الـرَّوْعِ جَـدِيْـر |

ترجمہ:

یہ سب میری عادتیں ہیں اور جنگ میں ہر ایک میرے لئے مناسب ہے۔

مطلب:

شاعر یہ بتانا چاہتا ہے کہ میں بہادر وجری ہوں تو اس کے ساتھ دانا بھی ہوں جس وقت جرأت و بہادری مفید ہوتی ہے اس وقت بہادری کے جواہر دکھاتا ہوں اور جب مقابلہ مفید نہیں ہوتا تو بے مقصد کام میں نہیں لگتا بلکہ وہاں سے کھسک جاتا ہوں، یہ بزدلی نہیں بلکہ عقلمندی ہے۔

حل لغات:

خُلُقٌ: والخُلُقُ: طبعی خصلت، طبیعت، مروت، عادت۔ ج: أخْلاق. فی القرآن المجید: وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ. (۴/۶۸) اَلرَّوْعُ: جنگ، لڑائی، ڈر، خوف، حسن و جمال، شان و شوکت، آب و تاب۔ جَدِيْرٌ: صفت۔ جَدُرَ بِكذا (ک) جَدَارَةً: لائق و اہل ہونا۔

④ ...... | وَابْـنُ صُبْـحٍ سَـادِرًا يُوْعِـدُنِيْ | مَـالَـهُ فِـي الـنَّـاسِ مَاعِشْتُ مُجِيْرُ |

ترجمہ:

اور ابن صبح غافل ہو کر مجھے دھمکی دے رہا ہے جب تک میں زندہ ہوں لوگوں میں اسے کوئی پناہ دینے والا نہیں۔

مطلب:

ابن صبح سے کمزور اور ضعیف شخص مراد ہے کیونکہ عرب کا خیال تھا کہ جو خاتون صبح کو حاملہ ہوتی ہے تو اس کا بچہ کمزور وضعیف ہوتا ہے، اس سے مراد ولد الزنا بھی ہو سکتا ہے یعنی صبح کے وقت جنگجو غارت گری کرتے تو بعد میں خواتین سے زنا کرتے تھے، اس صورت میں یہ طنز و طعنہ ہوگا، شاعر یہ کہتا ہے کہ وہ اپنی اوقات کو بھول گیا اور مجھے دھمکیاں دے رہا ہے۔

حل لغات:

سَادِرٌ: فا، سَدِر (ف) سَدَرًا: گرمی کی شدت سے نگاہ کا چندھیا جانا، بے پرواہ ہونا، حیران و پریشان ہونا، خیرہ

ہوجانا، بھٹکنا۔ یُوْعِدُ: (افعال) اَوْعَدَ الفحلُ: سانڈھ کا حملہ کرنے کے لئے گرجنا، فلانا: کسی سے وعدہ کرنا، دھمکی دینا۔ عِشْتُ: عاش (ض) عِیْشًا: زندگی گزارنا، زندہ رہنا۔ مُجِیْرٌ: صفت۔ اجارَۃٌ: پناہ دینا، مدد کرنا، من فلانٍ: نجات دلانا۔ فی القرآن المجید: وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ. (۲۳/۸۸)

وقال قَيْسُ بْنُ الْخَطِيْمِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام قیس بن خطیم ہے (متوفی ۲ ق ھ/۶۲۰ء) اور یہ جاہلی شاعر ہے، اس نے زمانہ اسلام پایا اور سرورِ دو عالم شاہِ بنی آدم (فِدَاهُ رُوْحِيْ وَجَسَدِيْ) صلّی اللّٰہ تعالی علیہ و آلہ وسلّم کی زیارت کی، لیکن نعمتِ اسلام سے محروم رہا اور کفر پر مر کر واصل جہنم ہوا۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر کے باپ کو بنو عامر کے کسی شخص نے قتل کیا تھا اور اس کے دادا کو عدی بن عمرو نے قتل کیا تھا، ان دنوں شاعر چھوٹا بچہ تھا، اس کی ماں کو اندیشہ ہوا کہ اگر اس کو قاتلین کا پتہ چل گیا تو یہ قصاص لینے کے لئے چلا جائے گا اور ہلاک ہوجائے گا؛ لہٰذا اس کی ماں نے مٹی کی دو قبریں بنا کر کہا کہ یہ تیرے باپ اور دادا کی قبریں ہیں۔ اسے بنوظفر کے لڑکوں نے کہا کہ اگر تو اپنے باپ کا قصاص لے لے تو اچھا ہوگا، اسے غصہ آیا اور اپنی ماں سے کہا اگر تو مجھے ان کے قاتل نہیں بتائے گی تو میں تجھے یا خود کو قتل کردوں گا تو اس کی ماں نے بتا دیا، اس نے خداش بن زهیر کا پتا لگایا خطیم کا اس پر احسان تھا، خداش کی بیوی کھانا لے کر آئی اس نے تھوڑا سا کھایا اور خداش نے اس کے پاؤں دیکھ کر کہا اسکے پاؤں خطیم کے پاؤں سے ملتے ہیں، پھر شاعر نے اسے اپنا نسب بتایا اور پورا واقعہ سنا کر آنے کا مقصد بتایا تو خداش نے کہا: تیرے باپ کا قاتل میرے چچا کا بیٹا ہے، آج شام میں اس کے ساتھ بیٹھوں گا، جب میں اس کی ران پر ہاتھ لگاؤں تو تُو اسے قتل کر دینا اور لوگوں سے میں آپ کا دفاع کروں گا پھر اس نے ایسا ہی کیا، جب لوگ اسے قتل کرنے لگے تو خداش بچاتے ہوئے کہنے لگا اس نے اپنے باپ کے قاتل کو قتل کیا ہے۔

پھر خداش اس کے ساتھ چلا، "بحرین" کے قریب اس کے دادا کے قاتل کی بستی کے قریب ریگستان میں ریت کے گول دائرہ میں خداش روپوش ہوگیا اور شاعر اپنے دادا کے قاتل کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں یہاں آرہا تھا تو تمہاری قوم کے ایک ڈاکو نے میرا سامان لوٹ لیا، اب میں آپ کے پاس فریاد لے کر آیا ہوں۔ یہ سن کر اس نے اپنی قوم کے کچھ لوگ اس کے ساتھ کر دیے تو شاعر ہنس پڑا، تو اس نے متعجب ہو کر پوچھا: ہنسنے کی کیا وجہ ہے؟ شاعر نے جواب دیا: اگر ہماری قوم کا سردار ہوتا اور اس سے مدد طلب کی جاتی تو وہ آپ کی طرح نہ کرتا، بلکہ اکیلا ہی چل پڑتا، تو اس نے بھی

لوگوں کو اپنے ساتھ لے جانا معیوب سمجھا اور اکیلا ہی چل پڑا۔ جب وہاں پہنچے جہاں خداش چھپ کر بیٹھا ہوا تھا، اسی اثناء میں خداش اس کے سامنے کھڑا ہو گیا اور شاعر نے اس کی کوکھ میں نیزہ مار کر قتل کر دیا، پھر کئی دن دونوں ریگستان میں روپوش رہے اور جب معاملہ ٹھنڈا ہو گیا تو اپنے وطن واپس لوٹ گئے۔

❶ | طَعَنْتُ ابْنَ عَبْدِالْقَيْس طَعْنَةَ ثائِرٍ | لَهَا نَفَذٌ لولا الشُّعَاعُ اَضَاءَ هَا |

ترجمہ:

میں نے انتقام لینے والے کے نیزہ مارنے کی طرح عبدالقیس کے بیٹے کو نیزہ مارا جس سے ایسا سوراخ ہو گیا کہ اگر خون نہ پھیلتا تو وہ (سوراخ) اس (زخم کی گہرائی) کو واضح کر دیتا۔

حل لغات:

ثَائِرٌ: فا، ثَأَرَ الْقَتِيلَ وبِهٖ (ف) ثَأْرًا: انتقام لینا، مقتول کے خون کا بدلہ لینا، الـقـاتِلَ: قاتل کو مار ڈالنا، الشُّعَاعُ: خون وغیرہ کا بکھرنا، ہلکا سایہ، ہر بکھری ہوئی چیز۔ نَفَذٌ: جاری کرنا، پھٹن، نکلنے کی جگہ، رہائی کی جگہ۔ ج: اَنْفَاذ. طَعْنَةٌ لها نَفَذٌ: چیر کر نکل جانے والے نیزے کی ضرب۔ اضاءَ (افعال) اِضَاءَةً: البيتُ: روشن ہونا، البيتَ: روشن کرنا۔

❷ | مَلَكْتُ بِهَا كَفِّيْ فَانْهَرْتُ فَتْقَهَا | يَرٰى قَائِمٌ مِنْ دُوْنِهَا مَاوَرَاءَ هَا |

ترجمہ:

میں نے اپنی ہتھیلی میں مضبوطی سے نیزہ پکڑ کر اس کے زخم کو اتنا کشادہ کر دیا کہ سامنے کھڑا ہونے والا پیچھے والی اشیاء دیکھ سکتا ہے۔

حل لغات:

مَلَكْتُ: ملك الشيءَ (ض) مُلْكًا: مالک ہونا۔ (قبضہ کے ساتھ حسب منشا تنہا تصرف کرنا) یہاں مراد ہے مضبوطی سے تھامنا۔ اَنْهَرْتُ: اَنْهَرَ: دن میں داخل ہونا یا دن میں کوئی کام کرنا۔ اَلْفَتْقُ: شگاف کو چوڑا کرنا۔ اَلْفُتْقُ: مص: کشادہ جگہ۔ ج: فُتُوق. اَلْوَرَاءُ: پوتا، پوتی۔ چوری اور مضبوط ہڈیوں والا آدمی۔ آنکھوں سے اوجھل آگے ہو یا پیچھے۔ في القرآن المجيد: مِّن وَرَآئِهِ جَهَنَّمُ. (۱۶/۱۴)

❸ | يَهُوْنُ عَلَـيَّ اَنْ تَرُدَّ جِرَاحُهَا | عُيُوْنَ الْاَوَاسِيْ اِذْ حَمِدْتُ بَلاءَ هَا |

ترجمہ:

میرے لئے یہ بات آسان ہے کہ اس کے زخم علاج کرنے والیوں کی آنکھوں کو (حیران کر کے) لوٹا دیں کیونکہ

میں نے نیزہ زنی کا حق ادا کر دیا۔

مطلب:

میں نے نیزہ زنی کا حق ادا کرتے ہوئے ایسا گہرا اور خطرناک زخم کیا تھا جو کئی زخموں کے قائمقام تھا اور اتنا کشادہ تھا کہ اگر کوئی سامنے کھڑا ہوتا تو با آسانی پیچھے کی اشیاء دیکھ سکتا اور علاج کرنے والیاں حیرت سے بار بار دیکھتیں۔

حل لغات:

یَهُوْنُ: هَانَ فلانٌ(ن) هُوناً: حقیر وذلیل ہونا۔ الشیءُ علیہ هَوناً: کسی کے لئے کوئی چیز آسان ہونا۔ ہلکا ہونا۔ فی القرآن المجید: یَمْشُوْنَ عَلَی الْأَرْضِ هَوْناً. (۶۳/۲۵) بے وقعت ہونا۔ وَتَحْسَبُوْنَهُ هَيِّناً وَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمٌ. (۱۵/۲۴) ج: اَهْوِناءُ۔ جِراحٌ: مف: جِرَاحَةٌ: زخم۔ سرجری، جسم کو کاٹ تراش کر علاج کرنے کا پیشہ۔ سرجری آپریشن۔ ج: جَرَائِحُ۔ اَلْاَوَاسِيُ: مف: آسِيَةٌ۔ اَسَی بینهما(ن) اَسْواً: صلح کرانا۔ الجَرْحَ والشیءَ: درست کرنا۔ المرضَ والمَرِیضَ: علاج کرنا، دوائی تجویز کرنا۔ حمده (ف) حَمْداً: تعریف کرنا، سراہنا۔ فلاناً: بدلہ دینا، شکریہ ادا کرنا۔ بلاء: آزمائش، مصیبت۔ رنج وغم۔ زبردست کوشش۔

④ ...... | وساعَدَنِیْ فیها ابْنُ عَمْرِوبْنِ عامِرٍ | خِداشٌ فَاَدّٰی نِعْمَةً واَفَاءَ ها |

ترجمہ:

اور اس نیزہ زنی میں عمرو بن عامر کے بیٹے خداش نے میری مدد کی اور اس نے احسان کا پورا پورا حق ادا کرتے ہوئے اسے لوٹا دیا۔

حل لغات:

ساعد: ساعده علی الامرِ مُساعَدَةً: مدد کرنا۔ ادّی: الشیءَ تادِیَةً: انجام دینا۔ ادا کرنا۔ افاء الامرَ: لوٹانا۔ فی القرآن المجید: وَمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ. (۶/۵۹) شیخ مرزوقی نے کہا کہ ابوعبیدہ کا قول ہے: اَفَاءَ ها "فیء" بمعنی "غنیمة" سے ہے۔ اور پھر دوسرا احتمال بیان کرتے ہوئے کہا کہ "فیء" بمعنی "رجوع" بھی آتا ہے ترجمہ اسی کے مطابق کیا گیا ہے۔ (شرح دیوان حماسۃ ج ا ص ۱۳۸ بیروت)

⑤ ...... | وکُنْتُ امْرَءً لا اَسْمَعُ الدَّهْرَ سُبَّةً | اُسَبُّ بها اِلَّا کَشَفْتُ غِطَاءَ ها |

ترجمہ:

میں ایسا شخص ہوں کہ کبھی بھی گالی (طعنہ) نہیں سنتا جس کے ذریعے مجھے عار دلائی جائے مگر اس عار کو دور کرتا ہوں۔

مطلب:

اس سے مراد وہ طعنہ ہے جو اسے بنوظفر کے نوجوانوں میں سے کسی نے دیا تھا۔

حل لغات:

السُّبَّةُ: عار، عیب، داغ۔ وہ شخص جو لوگوں کی گالیوں کا بہت نشانہ بنتا ہو۔ اَلْغِطَاءُ: جس کو کسی چیز پر رکھ کر اسے ڈھانپ دیا جائے، چھپا دیا جائے۔ ڈھکنا، غلاف، پردہ، سرپوش، کور۔ ج: اَغْطِیَةٌ.

⑥...... فَاِنِّیْ فِی الْحَرْبِ الضَّرُوْسِ مُوَکَّلٌ	بِاِقْدَامِ نَفْسٍ مَا اُرِیْدُ بَقَاءَ هَا

ترجمہ:

کیونکہ میں سخت جنگ میں اپنی جان کی پیش قدمی پر مقرر ہوں میں اس کی بقاء نہیں چاہتا۔

حل لغات:

الضَّرُوسُ: کٹ کھنا جانور (جو قریب آنے والے کو کاٹتا ہو) حَرْبٌ ضَرُوْسٌ: تباہ کن لڑائی۔ مُوَکَّلٌ: مفع (تفعیل) وَکَّلَهُ: اعتماد کی بناء پر کسی کو اپنے معاملہ کا اختیار دے دینا۔ وکیل بنانا۔

⑦...... اِذَا مَا اصْطَبَحْتُ اَرْبَعًا خَطَّ مِیْزَرِیْ	وَاَتْبَعْتُ دَلْوِیْ فِی السَّمَاحِ رِشَاءَ هَا

ترجمہ:

جب صبح کے وقت شراب کے چار پیالے پی لیتا ہوں تو میرا تہبند زمین پر خط کھینچتا ہے اور میں سخاوت کرتے ہوئے ڈول کے پیچھے اس کی رسی بھی دے دیتا ہوں۔

حل لغات:

اصْطَبَحْتُ: اِصْطَبَحَ فلانٌ: صبح کی شراب پینا۔ چراغ روشن کرنا۔ "اصْطَبَحْتُ" شیخ مرزوقی کے نسخہ میں "شربتُ" ہے۔ اَرْبَعٌ: چار، یہاں مراد چار پیالے ہیں۔ یومُ الْاَرْبعاءِ. بدھ۔ خَطَّ (ن) الشیءَ: لکیر کھینچنا، خط کھینچنا، لائن ڈالنا۔ دلوی: دَلْو: ڈول۔ بالٹی (مذکر و مؤنث) ج: دَلاءٌ و دُلِیٌّ و اَدْلٍ. ایک آسمانی برج کا نام۔ اَلسَّمَاحُ: مص: سمح (ف) سَمَاحًا بکذا: بخشش کرنا۔ لهُ بالشيء: دینا۔ السماحُ: چشم پوشی، فراخ دلی۔ رسی یا ڈول وغیرہ میں بندھی ہوئی رسی۔ حنظل (تمبہ) اور یقطین (کدو) کا ایک دھاگا۔ چاند کی منزلوں میں سے آخری منزل۔ ج: اَرْشِیَةٌ.

8 ...... | مَتٰى يَاْتِ هٰذَا الْمَوْتُ لَا تُلْفَ حَاجَةٌ | لِنَفْسِىْ اِلَّا قَدْ قَضَيْتُ قَضَاءَهَا |

ترجمہ:

جب یہ موت آئے گی تو میری کوئی حاجت نہیں پائی جائے گی مگر میں اسے پورا کر چکا ہوں گا

حل لغات:

تُلْفَ: (افعال) اَلْفَاهُ: پانا۔ فی القرآن المجید: وَاَلْفَیَا سَیِّدَهَا لَدَی الْبَابِ. (۱۲/۲۵) اچانک ملاقات کرنا۔ الحَاجَةُ: ضرورت۔ ضرورت کی چیز۔ غرض۔ ج: حَاجَات و حَاجٌّ. حَاجَاتُ الْمَنْزِلِ. گھر کا سامان۔ قضٰی (ض) قَضَاءَ الشیءَ: مضبوطی کے ساتھ بنانا اور اندازہ کرنا۔ حاجَتَهٗ: ضرورت کو پورا کرنا اور اس سے فارغ ہونا۔

9 ...... | ثَاَرْتُ عَدِیًّا وَالْخَطِیْمَ فَلَمْ اُضِعْ | وِلَایَةَ اَشْیَاخٍ جُعِلْتُ اِزَاءَهَا |

ترجمہ:

میں نے عدی اور خطیم کا انتقام لے لیا کیونکہ بزرگوں کی جس ولایت کا مجھے نائب بنایا گیا تھا میں نے اسے ضائع نہیں کیا۔

حل لغات:

وِلَایَةٌ: رشتہ، قرابت۔ زیر اقتدار علاقہ، ریاست۔ صوبہ، اسٹیٹ۔ حکومت، امارت، سلطنت، وہ ممالک جن پر ایک حاکم قابض ہو۔ ج: وِلَایَات. اَشیاخ: وشُیُوخ: مف: اَلشَّیْخُ: عمر رسیدہ (تقریباً پچاس سال کا، اس کے بعد "هَرِمٌ" کا درجہ ہے) امیرِ جماعت، سردار قبیلہ۔ گاؤں کا چودھری۔ اِزاءٌ: مقابل، سامنے

وَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَخْزُوْمٍ (الکامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: حارث بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم ہے (۱۸ھ/۶۳۹ء) اور یہ ابوجہل کے بھائی تھے۔

اشعار کا پس منظر:

جنگ بدر میں مشرکین کی جانب سے شریک ہوئے اور میدان جنگ سے فرار ہو گئے تھے، اس پر حسان بن ثابت

نے انہیں طعنہ دیا تو اس طعنہ کو دور کرنے کیلئے انہوں نے ان اشعار میں اپنے فرار ہونے کی وجہ کو بیان کیا۔ بعد میں مشرف باسلام ہو کر ابدی سعادتیں حاصل کیں اور جلیل القدر صحابہ میں شمار ہونے لگے پھر غزوہ یرموک میں جام شہادت نوش کیا۔

❶ ...... | اَللّٰهُ يَعْلَمُ ما تَرَكْتُ قِتالَهُمْ | حَتّٰى عَلَوْا فَرَسِيْ بِاَشْقَرَ مُزْبِدِ |

ترجمہ:

اللہ جانتا ہے کہ میں نے ان سے لڑائی ترک نہیں کی یہاں تک کہ وہ جھاگ دار سرخ خون کے ساتھ میرے گھوڑے پر چھا گئے۔

حل لغات:

قِتَال: مص. (مفاعلة) قَاتَلَ: لڑنا۔ دشمنی کرنا۔ اَشْقَرَ: صفت. ج: شُقْر. شَقِرَ (س، ک) شَقَرًا: سرخ زرد رنگ کا ہونا۔ مُزْبِدُ: فا. اَزْبَدَ: جھاگ لانا، جھاگ نکالنا۔

❷ ...... | وشَمَمْتُ رِيْحَ الْمَوتِ مِنْ تِلْقاءِ هِمْ | فِيْ مَازِقٍ وَالْخَيْلُ لَمْ تَتَبَدَّدِ |

ترجمہ:

میں نے تنگ میدان جنگ میں ان کی طرف سے موت کی بو سونگھی اور گھوڑے منتشر نہیں ہو رہے تھے۔

ہوا جب مجھے سامنا موت کا
کٹھن تھا بڑا تھامنا موت کا

حل لغات:

شَمَمْتُ: شَمَّهُ (ن) شَمًّا: سونگھنا۔ (بیروت نسخہ میں وجدت ہے) تِلْقَاء: مص: لَقِيَ (س) لِقَاءً و تِلْقَاءً: ملاقات، سامنا۔ تَبَدَّدَ: منتشر ہونا۔ بکھرنا۔ برباد ہونا۔ حصہ لینا۔

❸ ...... | وعَلِمْتُ اَنِّيْ اِنْ اُقاتِلْ وَاحِدًا | اُقْتَلْ ولا يَضْرُرْ عَدُوِّيْ مَشْهَدِيْ |

ترجمہ:

اور میں نے جان لیا کہ اگر اکیلا لڑوں گا تو قتل کر دیا جاؤں گا اور میرا حاضر رہنا میرے دشمن کو کوئی نقصان نہیں دے گا۔

حل لغات:

مَشْهَد: موجودگی، اجتماع۔ منظر، آنکھوں دیکھی چیز۔ جمع ہونے کی جگہ۔ اجتماع گاہ۔ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا مِن

مَشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ. (۱۹/۳۷) ج:مَشَاهِد۔قبر۔

4 ...... فَصَدَدْتُ عَنْهُمْ وَالأَحِبَّةُ فِيهِمْ | طَمَعًا لَهُمْ بِعِقَابِ يَوْمٍ مُرْصَدِ

ترجمہ:

تو میں ان سے واپس ہوا حالانکہ میرے پیارے ان میں تھے، ان کے لئے معین دن کی سزا کی امید کرتے ہوئے۔

مطلب:

میں سمجھ گیا کہ اب میدان جنگ میں رہنے کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ جان جانے کا اندیشہ ہے لہذا میں وہاں سے لوٹ آیا یہ سوچ کر کہ پھر کبھی انتقام لے لیں گے حالانکہ میرا بھائی ابوجہل اور دیگر عزیز واقارب وہاں تھے۔

حل لغات:

صَدَّ عَنه(ن)صَدًّا: منہ پھیرنا۔رکنا، باز رہنا، ہٹنا۔منه (ض) صَدًّا: چلانا، شور مچاتے ہوئے ہٹ جانا۔فی القرآن المجید: وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلاً إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ. (۴۳/۵۷) اَلأَحِبَّةُ :مف: اَلْحبیب: عاشق۔معشوق۔طمع: مص. طمع فيه وبه (س)طَمَعًا: خواہش مند ہونا، رغبت رکھنا۔وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا۔(۷/۵۶)حریص ہونا۔عِقَاب: مص(مفاعلة)عاقبه بذنبه وعلى ذنبه: مواخذہ کرنا، کئے پر سزا دینا۔ مُرْصَدٌ:(افعال) أَرْصَدَالشيءَ لهُ: کسی کیلئے کوئی چیز تیار کرنا۔جیسے:ارصد الجيشَ للقتالِ والفرسَ للطرادِ: فوج کو لڑنے کیلئے اور گھوڑے کو مسلسل دوڑنے کیلئے تیار کرنا۔

وقال الفَرَّارُ السُّلَمِيُّ(الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: حیان بن حکم (فرار) سُلَمی ہے یہ مخضری شاعر ہیں، فتح مکۃ المکرمۃ کے دن سرورِ دوعالم شاہِ بنی آدم (فِدَاهُ رُوحِي وَجَسَدِي) صلى الله تعالى عليه وآله وسلم کے ساتھ تھے۔

1 ...... وَكَتِيبَةٍ لَبَّسْتُهَا بِكَتِيبَةٍ | حَتَّى إِذَا الْتَبَسَتْ نَفَضْتُ لَهَا يَدِي

ترجمہ:

اور کتنے ہی ایسے لشکر ہیں کہ میں نے انہیں دوسرے لشکر سے ملا دیا جب وہ گتھم گتھا ہو گئے تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔

حل لغات:

لَبَّسْتُ: (تفعیل) لَبَّسَ علیه الامرُ: خلط ملط کرنا۔ کسی پر کوئی بات مشتبہ ہونا، واضح نہ ہونا۔ الشیءَ: عیب چھپانا۔ اِلْتَبَسْتُ: (افتعال) التبس الظلامُ: تاریکی مخلوط ہونا۔ علیہ الامرُ: مشکل اور پیچیدہ ہونا۔ نَفَضْتُ: نَفَضَ (ن) نَفْضًا الثَّوبَ: کپڑا جھاڑنا۔ الشیءَ: ہٹانا، زائل کرنا، گرانا۔

❷...... | فَتَرَكْتُهُمْ تَقِصُ الرِّمَاحُ ظُهُوْرَهُمْ | مِنْ بَيْنِ مُنْعَفِرٍ وَآخَرَ مُسْنَدِ |

ترجمہ:

تو میں نے ان کو اس حال میں چھوڑا کہ نیزے ان کی کمریں توڑ رہے تھے ان میں سے کوئی تو زمین پر گرا ہوا تھا اور کوئی ٹیک لگائے ہوئے تھا۔

خزاں میں بھی کب آ سکتا تھا میں صیاد کی زد میں
میری غماز تھی شاخِ نشیمن کی کم اوراقی

حل لغات:

تَقِصُ: وَقَصْتُ عُنُقَهُ: (ض) وَقْصًا: گردن ٹوٹنا۔ الشیءَ: توڑنا۔ العُنُقَ: گردن توڑنا۔ مُنْعَفِرٌ: فا (انفعال) اِنْعَفَرَ الشیءُ: خاک آلود ہونا۔ مُسْنَدٌ: مفع (افعال) اسندَ الیہ: سہارا لینا، بھروسہ کرنا۔

❸...... | مَا كَانَ يَنْفَعُنِيْ مَقَالُ نِسَائِهِمْ | وَقُتِلْتُ دُوْنَ رِجَالِهَا لَا تَبْعَدِ |

ترجمہ:

ان کی عورتوں کا قول ''جیتے رہو'' مجھے کیا نفع دیتا اس حال میں کہ میں ان کے مردوں کے سامنے قتل کر دیا جاتا۔

حل لغات:

مَقَالٌ: قول، بات۔ لَا تَبْعَدْ: جیتے رہو۔ یہ دعا کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ علامہ مرزوقی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: ومعنی لاتَبْعَدْ: لاتَهْلِكْ. (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۱۴۲ بیروت)

وقال بعضُ بَنِيْ اَسَدٍ (الوافر)

شاعر کا نام:

معقل بن عامر اسدی ہے، یہ جاہلی شاعر ہے۔

اشعار کا پس منظر:

زمانہ جاہلیت میں بنو عامر نے بنو تمیم سے جنگ کی اس میں حسحاس بن مرہ کا بیٹا شدید زخمی حالت میں گرا پڑا تھا، شاعر نے اسے اٹھایا اور اس کا علاج کیا ان اشعار میں اپنے اس عمل کو بیان کر رہا ہے

❶ ...... | يَـدَيْتُ عَلَى ابْنِ حَسْحاسِ بْنِ وَهْب | بِـاَسْـفَـلَ ذِي الْـجِـذاةِ يَـدَالْكَـرِيْـم |

ترجمہ:

میں نے حسحاس بن وھب کے بیٹے پر مقام ذوالجذاۃ کے نشیبی حصہ میں معزز انسان کے احسان جیسا احسان کیا۔

حل لغات:

الاَسْفَل: نچلا، نیچا، پست، ج: اَسَافِل. فی القرآن المجید: ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِيْن . (۹۵/۵)
ذُوالْـجِـذاةِ: یہ مشہور وادی کا نام ہے۔ الـجـذاة: بڑے درخت کی جڑ۔ ج: جِـذَاءٌ۔ بیروت کے نسخے میں "ذُوالْجَدَاةِ" ہے۔

❷ ...... | قَـصَـرْتُ لَـهُ مِنَ الْـحَـمَّـاءِ لَـمَّـا | شَـهِـدْتُ وغـابَ عَـنْ دارِالْـحَـمِـيْـم |

ترجمہ:

جب میں حاضر ہوا تو اپنی سیاہ گھوڑی کو اس کے لئے روکا اور وہ دوست کے گھر سے دور تھا۔

حل لغات:

قـصـرت: قـصـرت عـن الامـرِ (ن) قُصُوْرًا: عاجز آنا۔ رکنا۔ الـقيـدَ: جانور کے پیر کی رسی کو تنگ کرنا۔
اَلْـحَـمَّـاء: یہ مؤنث ہے اَلاَحَمُّ کی۔ ج: حُـمٌّ. حَـمَّ الشـيءُ: کالا ہونا۔ گھڑے وغیرہ کا جل کر کالا ہو جانا۔ غـاب (ض) غَيْبًا: پوشیدہ ہونا، غائب ہونا۔ غـابَ فلانٌ: دور ہونا۔ عـن بلادهٖ: مسافر ہونا۔ حَـمِيْمٌ: قریبی عزیز و رشتہ دار۔ دوست۔ ج: اَحِمَّاءٌ. کھولتا ہوا گرم پانی۔ فی القرآن المجید: اِلَّا حَمِيْماً وَغَسَّاقا . (۷۸/۲۵) ٹھنڈا پانی۔ چنگاری جس سے دھونی دی جائے۔ ج: حَمَائِمُ. گرمی۔ پسینہ۔ سخت گرمی کے بعد بارش۔

❸ ...... | اُنَبِّـئُـهُ بِـاَنَّ الْـجُـرْحَ يُشْـوِيْ | واَنَّـكَ فَـوْقَ عِـجْـلِـزَةٍ جَـمُـوْم |

ترجمہ:

میں نے اسے بتایا کہ زخم مہلک نہیں اور بے شک تو مسلسل دوڑنے والی تیز رفتار گھوڑی پر سوار ہے

حل لغات:

یُشْوِیُ: (افعال) اَشْویٰ القومَ: قوم کو بھنا ہوا گوشت کھلانا۔ الرجلَ: ایسے حصہ پر زخم لگانا کہ اس سے موت واقع نہ ہو۔ السہمُ تیر کا نشانہ خطا کرنا۔ عِجْلِزَۃٌ: تیز رفتار گھوڑا۔ جَمُوْمٌ: بڑی مقدار والی شی۔ فرسٌ جَمُو مُ العَدْوِ: مسلسل دوڑنے والا گھوڑا، بار بار گھوڑا۔

مَـکـانَ الـفَـرْقَـدَیْـنِ مِنَ الـنُّـجُـوْم	وَلَـوْ اَنِّـیْ اَشَـاءُ لَـکُـنْـتُ مِـنْـهُ ......❹

ترجمہ:

اگر میں چاہتا تو اس سے فرقدین ستاروں کی جگہ ہوتا۔

مطلب:

"مَکانَ الْفَرْقَدَیْنِ" اس سے دوری بیان کرنا مقصود ہے جیسے کہتے ہیں: "ھو مِنِّیْ مَنَاطَ الثُّرَیَّا" وہ مجھ سے ثریا جتنا دور ہے۔ یعنی اگر میں چاہتا تو اس کے قریب نہ جاتا لیکن میں نے ایسا نہیں کیا کیونکہ لوگ طعنہ دیتے۔

حل لغات:

الفرقدین: یہ اَلْفَرْقَدُ کا تثنیہ ہے۔ اَلْفَرْقَدُ: قطب شمالی کے قریب ایک روشن ستارہ کا نام اور اسی کے پہلو میں ایک دوسرا ستارہ ہے جو اس سے کم روشن ہوتا ہے اور یہ دونوں "فرقدان" کہلاتے ہیں۔ اَلْفَرْقَدُ: نیل گائے کا بچہ۔ ج: فَرَاقِد. "مِنَ النُّجُوْم" یہ فرقدین کا بیان ہے جیسے قرآن پاک میں ہے: فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ. (۲۲/۳۰) من الاوثان" بیان ہے "الرجس" کا۔ النجوم: مف: النجم: ستارہ، کوکب، ذاتی روشنی رکھنے والے اجرام سماویہ میں سے ایک جیسے سورج۔ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ.(۷۷/۸) ستارہ ثریہ ۔ کسی کے کام یا قرض کی ادائیگی کا مقررہ وقت۔ قسط۔ بے ساق نباتات۔

وَالْـحَـاقِ الْـمَـلَامَةِ بِـالْـمُـلِیْـم	ذَکَـرْتُ تَـعِـلَّةَ الْـفِـتْـیَـانِ یَـوْمًـا ......❺

ترجمہ:

میں نے یاد کیا کہ کسی دن نوجوان قصہ کہانیاں بیان کریں گے اور کمینے کے ساتھ ملامت کے ملانے کو۔

مطلب:

اس شعر میں دور نہ ہونے کی وجہ بیان کر تو رہا ہے: کہ میں نے سوچا اگر اسے نہ اٹھاؤں گا تو میری یہ بات لوگوں میں مشہور ہو جائے گی پھر جب نوجوان محافل میں قصے کہانیاں بیان کریں گے تو میری مذمت کریں گے اور شعراء اشعار

کہیں گے تو میری ہجو کریں گے اور اس طرح ہمیشہ کی ذلت ورسوائی میرا مقدر بن جائے گی۔

حل لغات:

ذَکَرْتُ: اس کا مصدر "اَلذُّکْرُ" بضم الذال ہے کیونکہ اس کا تعلق دل سے ہے یعنی سوچنا، اور شاعر نے بھی سوچا اور خیال کیا تھا اور "اَلذِّکْرُ" بکسر الذال زبان سے ہوتا ہے۔ (شرح مرزوقی ج۱ص۱۴۴ بیروت) تَعِلَّۃٌ: جس کے ذریعے بھلایا جائے۔ مراد یہاں قصہ کہانیاں ہیں۔ اِلْحاق: مص (افعال) اَلْحَقَ: پالینا۔ آملنا۔ ہ بفلانٍ: ملا دینا۔ لاحق کردینا۔ اَلْمَلامَۃُ: مص: لامہُ فی کذا وعلی کذا (ن) مَلامَۃً: ملامت کرنا۔ اَلْمَلامَۃُ: ملامت، خوف۔ ج: اَلْمَلاوِمُ . مُلِیْمٌ: فا: اَلامَ فلانٌ: ایسی حرکت کرنا جو ملامت کا باعث ہو۔ قابل ملامت ہونا۔ فی القرآن المجید: فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ . (۳۷/۱۴۲) فلانًا: اَلْمُلِیْمُ: ملامت کرنا۔

وقال الشَّداخُ بْنُ يَعْمَرَ الْكِنانِيُّ (المنسرج)

شاعر کا نام:

شداخ بن یعمر کنانی ہے۔

اشعار کا پس منظر:

بنوکنانہ اور بنوخزاعہ آپس میں حلیف تھے (ان کا باہم معاہدہ تھا کہ اگر کسی دشمن نے ہم میں سے کسی قبیلے پر حملہ کیا تو دوسرا قبیلہ اس کی مدد کریگا) خزاعہ اور بنواسد کے درمیان جنگ ہوگئی اور بنواسد غالب آئے تو خزاعہ نے حلیف ہونے کی بناپر بنوکنانہ سے مدد طلب کی تو شداخ نے بنواسد کی رشتہ داری کا تذکرہ کرتے ہوئے بنوکنانہ کو بنوخزاعہ کی مدد نہ کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے یہ اشعار کہے۔ (حاشیہ شرح مرزوقی ج۱ص۱۴۴ بیروت)

❶ ...... قَاتِلِي الْقَوْمَ يَا خُزَاعُ وَلا	يَدْخُلْكُمْ مِنْ قِتَالِهِمْ فَشَلُ

ترجمہ:

اے خزاعہ قوم سے لڑو اور ان سے لڑنے میں تم میں بزدلی داخل نہ ہو۔

مطلب:

اے قوم خزاعہ اپنی دشمن قوم بنواسد سے لڑو بزدلی کا مظاہرہ نہ کرو اور نہ ہی کسی اور کی مدد کی امید رکھو۔ (شرح مرزوقی ج۱ص۱۴۴ بیروت)

برہنہ سر ہے تو عزم بلند پیدا کر
یہاں فقط سر شاہیں کے واسطے ہے کلاہ

حل لغات:

فَشَلَ: مص: فَشِلَ(س) فَشَلًا: ڈھیلا پڑنا۔ بزدل ہونا۔ فی القرآن المجید: وَلاَ تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا. (۸/۴۶) عن الامر: کسی کام کا ارادہ کر کے پیچھے ہٹ جانا۔

❷ ...... | اَلْقَومُ اَمْثَالُكُم لَهُمْ شَعَرٌ | فِي الرَّأْسِ لا يُنْشَرُونَ إِنْ قُتِلُوا |

ترجمہ:

وہ قوم تمہاری طرح ہے ان کے سروں میں بال ہیں اگر قتل کئے جائیں تو (دوبارہ) نہیں اٹھائے جائیں گے۔

مطلب:

اے خزاعہ تمہارے دشمن تمہاری طرح ہی انسان ہیں، تمہاری اور ان کی تخلیق ایک جیسی ہے اگر وہ قتل ہو جائیں تو فوراً زندہ ہو کر دوبارہ نہیں لڑیں گے۔ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۱۴۵ بیروت)

حل لغات:

اَلشَّعْرُ: بال۔ نبات، پودا۔ ج: اَشْعَارٌ وشُعُورٌ۔ يُنْشَرُونَ: نَشَرَتِ الارضُ (ن) نُشُورًا: زمین کا موسم بہار کے بعد سرسبز ہونا۔ الشیءَ نَشْرًا: پھیلانا، منتشر کرنا۔ اللهُ الموتی نَشْرًا ونُشُورًا: مردوں کو زندہ کر کے اٹھانا ۔ كُلُوا مِن رِّزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُور. (۶۷/۱۵) نَشِرَ الشيءُ (س) نَشَرًا: پھیلنا۔ شائع ہونا۔

❸ ...... | اَكُلَّمَا حَارَبَتْ خُزاعَةُ تَحْدُ | وُنِي كَأَنِّي لِأُمِّهِمْ جَمَلُ |

ترجمہ:

کیا جب بھی بنو خزاعہ لڑیں گے تو مجھے ہانک کر لے جائیں گے جیسے میں ان کی ماں کا اونٹ ہوں

حل لغات:

حارَبَتْ: (مفاعلة) حَارَبَهُ حِرَابًا ومُحَارَبَةً: لڑائی کرنا۔ اللهَ: نافرمانی کرنا۔ فی القرآن المجید: إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۔ (۵/۳۳) تحدو: حَدَا الابلَ وبها (ن) حُدَاءً: اونٹ کو ہکانا۔ اور حُدِی (اونٹ کو ہکانے کا گانا) کے ذریعے تیز چلنے پر اکسانا۔ فلانا علی کذا: آمادہ کرنا، اکسانا۔ الشیءَ حَدْوًا: پیچھے لگنا یا پیچھے چلنا۔

وقال الحُصَينُ بنُ الحُمامِ المُرِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: حصین بن حمام مری ہے اور یہ مخضرمی شاعر اور صحابی ہیں۔ مرزوقی اور بیروت کے نسخہ میں انہیں "جاہلی شاعر" لکھا گیا ہے (متوفی ۱۰ق، ھ/۶۱۲ء)۔

❶ ...... | تَأَخَّرْتُ أَسْتَبْقِي الْحَيَاةَ فَلَمْ أَجِدْ | لِنَفْسِي حَيَاةً مِثْلَ أَنْ أَتَقَدَّمَا |

ترجمہ:

میں زندگی کی بقاء چاہتے ہوئے پیچھے ہٹا لیکن زندگی کو پیش قدمی کی مثل نہیں پایا۔

مطلب:

پیش قدمی کرنے اور دشمن پر حملہ کرنے میں جو نشہ اور شہرت ہے وہ زندہ رہنے میں نہیں کیونکہ پیش قدمی کرنے والے اور ڈٹ کر دشمن کا مقابلہ کرنے والے کی تعریف کی جاتی ہے اور جس کا ذکرِ خیر باقی ہو وہ زندہ ہی ہے اگرچہ اس کا جسم فنا ہو جائے۔ (شرح مرزوقی ج ا ص ۱۴۶،۵ بیروت)

حل لغات:

تَأَخَّرْتُ: تَأَخَّرَ و استأخر: پیچھے رہنا۔ أَسْتَبْقِي: إِسْتَبْقَاهُ: ثابت کرنا۔ باقی رکھنا۔ منہ: کچھ حصہ چھوڑ دینا۔ أتقدم: تقدَّمَ: آگے بڑھنا۔ فی القرآن المجید: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُولِه. (۱/۴۹) بہت پیش قدمی کرنے والا ہونا۔ مقدم ہونا۔ القومَ: قوم سے سابق ہونا۔ الیہ بِکذا: حکم دینا۔

❷ ...... | فَلَسْنَا عَلَى الْأَعْقَابِ تَدْمَى كُلُومُنَا | وَلٰكِنْ عَلَى أَقْدَامِنَا تَقْطُرُ الدَّمَا |

ترجمہ:

ہم ایسے لوگ نہیں کہ ہمارے زخم ایڑیوں پر خون بہائیں لیکن ہمارے قدموں پر خون ٹپکتا ہے۔

مطلب:

ہم بہادر ہیں بہادروں کی طرح دشمن کی طرف منہ کر کے لڑتے ہیں جس کے نتیجے ہم آگے سے زخمی ہوتے ہیں، بزدلوں کی طرح پیٹھ پھیر کر بھاگتے نہیں کہ ہم پیچھے سے زخمی ہوں۔

حل لغات:

اَلْاَعْقَابُ:مف: اَلْعَقِبُ: ایڑی۔فی القرآن المجید: أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی أَعْقَابِکُم. (۳/۱۴۴) ہر چیز کا آخر۔بیٹا، اولاد۔پوتا، پوتی جو باقی رہیں۔ تدمی: دَمِیَ الجرحُ (س) دَمًی: زخم سے خون نکلنا اور نہ بہنا۔ کُلُوْمٌ: وکِلَامٌ. مف: اَلْکَلْمُ: زخم، زخم کاری۔ یقطر: قَطَرَ الماءُ والدَّمْعُ وغیرُهما(ن) قَطْرًا: قطرے ٹپکنا۔

❸...... | نُفَلِّقُ هَامًا مِنْ رِّجَالٍ اَعِزَّةٍ | عَلَيْنَا وَهُمْ كَانُوْا اَعَقَّ وَاَظْلَمَا |

ترجمہ:

ہم ایسے لوگوں کی کھوپڑیاں پھاڑتے ہیں جو ہمیں پیارے ہیں لیکن وہ زیادہ نافرمان اور زیادہ ظالم تھے۔

مطلب:

بعض لوگوں سے مجبوراً جنگ کی جاتی ہے کہ وہ ظلم وزیادتی کا آغاز کرتے ہیں پھر مجبوراً ان سے انتقام لیا جاتا ہے۔حضور اکرم نور مجسم رسول مکرم شاہ بنی آدم (فداہ روحی وجسدی) صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و صحبہٖ و سلم نے غزوہ بدر میں بطور تمثیل یہ شعر پڑھا تھا۔

حل لغات:

نفلق: فَلَّقَ الشیءَ: خوب پھاڑنا ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔فَلَقَ الشیءَ (ض) فَلْقًا: پھاڑنا۔دو ٹکڑے کرنا۔فی القرآن المجید: إِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی. (۶/۹۵) هامٌ: مف: اَلْهَامَةُ: سر۔سر کا بالائی یا درمیانی حصہ، کھوپڑی۔لوگوں کی جماعت۔ایک چھوٹا سا پرندہ جو رات میں اکثر قبرستان میں رہتا ہے۔اُلو۔زمانہ جاہلیت میں عربوں کے اعتقاد کے مطابق مقتول کے سر سے ایک پرندہ نکل کر "اسقونی اسقونی" کہتا ہے حتی کہ مقتول کا بدلہ لے لیا جائے اسے الصدیٰ بھی کہتے ہیں۔اَعِزَّةٌ: مف: عَزِیْزٌ: اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ میں سے ایک۔غالب وطاقتور جو کسی سے مغلوب نہ ہو۔طاقتور۔کمیاب۔سخت۔معزز۔محبوب و پیارا۔مصر کے حاکم کا قدیم لقب۔ عَزَّ فلانٌ(ض) عِزًّا: طاقتور ہونا۔صاحبِ عزت ہونا۔فلانٌ علی فلانٍ: کسی سے برتر ہونا۔الشیءُ: کمیاب ہونا۔الامرُ علیه: شاق ومشکل ہونا، گراں گزرنا۔عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ. (۹/۱۲۸) محبوب و پسندیدہ ہونا۔ھو عزیز. اَعَقُّ: اسم تفضیل۔اور جمع کا وزن بھی ہوسکتا ہے اس صورت میں یہ صفت ہوگا۔مف: عَقٌّ وعَاقٌّ. عَقَّ (ن) عَقًّا الثوبَ: کپڑا پھاڑنا۔ عُقُوقًا الولدُ والدَهٗ: والد کی نافرمانی کرنا، شفقت نہ کرنا، استخفاف کرنا۔

وقال رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عَقِيْلٍ (الوافر)

❶ ...... | بِكُرْهِ سَرَاتِنَا يَا آلَ عَمْرٍو | نُغَادِيْكُمْ بِمُرْهَفَةٍ صِقَالٍ |

ترجمہ:

اے آل عمرو ہم اپنے سرداروں کی ناراضگی کے باوجود صبح کے وقت پالش شدہ دھاری دار تلواروں کے ساتھ تم پر حملہ کریں گے۔

مطلب:

ہمارے سردار جنگ وجدال کو پسند نہیں کرتے وہ صلح چاہتے ہیں لیکن ہم اس کے باوجود حملہ کریں گے۔ایک مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ "سراۃ" سے قوم کے تمام افراد مراد ہوں یعنی ہم جنگ نہیں چاہتے لیکن تم نے ہمیں جنگ کرنے پر مجبور کر دیا۔

حل لغات:

کرہ :الْكُرْهُ: جسمانی یا خارجی مشقت،سختی،تکلیف۔فی القرآن المجید: وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَاناً حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهاً وَوَضَعَتْهُ كُرْهاً. (۴۶/۱۵) كُرهًا: جبرا،مجبورا،بادل نخواستہ۔ سراۃ: سراةُ كل شيء: ہر چیز کا اعلیٰ اور بالائی حصہ۔درمیانی حصہ۔بڑا حصہ۔یہاں مراد سردار ہے۔نغادی:غَادَى مُغاداةً الرجلَ : کسی پاس صبح سویرے آنا۔مرھفة: مفع:أَرْهَفَ السَّيفَ: تلوار کی دھار پتلی کرنا۔سَيفٌ مُرْهَفٌ: تیز پتلی دھار کی ہوئی تلوار۔

❷ ...... | نُعَوِّدُهُنَّ يَوْمَ الرَّوْعِ عَنْكُمْ | وَإِنْ كَانَتْ مُثَلَّمَةَ النِّصَالِ |

ترجمہ:

جنگ کے دن ہم انہیں تم سے واپس کریں گے اس حال میں کہ ان میں دندانے پڑ چکے ہوں گے۔

حل لغات:

مُثَلَّمَةٌ: مفع:الْمُثَلَّمُ: رخنا پڑا ہوا،عیب دار،شکستہ،کند کیا ہوا۔النصال: مف:النَّصْلُ: نیزے،تیر،تیز چھری کا لوہے کا پھلکا،چہرے سے کاٹا ہوا سوت۔سر اور گردن کے درمیان کا جوڑ۔جو دونوں جبڑوں کے نیچے ہوتا ہے۔

❸ ...... | لَهَا لَوْنٌ مِنَ الْهَامَاتِ كَابٍ | وَإِنْ كَانَتْ تُحَادَثُ بِالصِّقَالِ |

ترجمہ:

کھوپڑیوں سے ٹکرانے کی وجہ سے ان کا رنگ سرخ سیاہی مائل ہے اگرچہ پالش کے ذریعے نئی کی جاتی ہیں۔

حل لغات:

لَوْنٌ : رنگ۔نوع،قسم۔ج: اَلْوَان. فی القرآن المجید: قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّن لَّنَا مَا لَوْنُهَا (۶۹/۲) کاب: کَبَا الحَیَوَانُ(ن) کَبْوًا: منہ کے بل گرنا۔الرجلُ ٹھوکر کھانا۔لونُ الصبح وَالشمسِ: روشنی کم ہونا۔رنگ پھیکا ہونا۔الکابِ: سطح زمین پر نہ ٹھرنے والی مٹی۔بجھا ہوا کوئلہ۔لونٌ کابٍ: ہلکا رنگ۔(مفاعلہ) تحادث: حادثَهُ: بات چیت کرنا، مکالمہ کرنا، السَّیفَ ونحوهُ: نیا کرنا۔صاف کرنا۔

4 ...... | ونَبْکِیْ حینَ نَقْتُلُکُمْ عَلَیْکُم | ونَقْتُلُکُمْ کَأنَّا لا نُبَالِیْ |

ترجمہ:

ہم تم پر روتے ہیں جب تمہیں قتل کر لیتے ہیں اور تمہیں ایسے قتل کرتے ہیں جیسے ہمیں پرواہ ہی نہیں

مطلب:

جنگ کی آگ میں قتل تو کر دیتے ہیں لیکن قتل کرنے کے بعد رشتے داری یاد آتی ہے تو پھر کفِ افسوس ملتے ہوئے روتے ہیں۔

حل لغات:

نُبَالِیْ: (مفاعلة) بالی فلانٌ : توجہ دینا۔

وقال القَتالُ الکِلابِیُّ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عبداللہ بن مجیب بن المضرحی بن عامر ہے اور یہ مروان کے دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

یہ اپنے چچا کی بیٹی سے اس کے بھائی ''زیاد'' کی عدم موجودگی میں باتیں کر رہا تھا جب ''زیاد'' نے اسے دیکھ لیا تو اسے منع کیا اور کہا: بخدا اگر آئندہ میں نے تجھے اپنی بہن سے بات چیت کرتے ہوئے دیکھ لیا تو تجھے قتل کر دوں گا، زیاد نے پھر اسے اپنی بہن سے باتیں کرتے ہوئے دیکھ لیا تو تلوار اٹھا کر اسے قتل کرنے لگا، قتال بھاگ گیا اور یہ اس کے پیچھے

بھاگتا ہوا جا رہا تھا، جب قتال کے قریب ہوا تو اس نے اسے اللہ کا واسطہ دیا اور رشتہ داری یاد دلائی لیکن زیاد پر کوئی اثر نہیں ہوا وہ اسے قتل کرنے پر تلا ہوا تھا، قتال کو اچانک نیزہ پڑا ہوا مل گیا اسے اٹھا کر زیاد کو قتل کر دیا پھر کفِ افسوس ملتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

❶ نَشَدْتُ زِيَادًا وَالْمَقَامَةُ بَيْنَنَا	وَذَكَّرْتُهُ أَرْحَامَ سِعْرٍ وَهَيْثَمِ

ترجمہ:

میں نے اہل محفل کی موجودگی میں زیاد کو اللہ کا واسطہ دیا اور میں نے اسے سعر و ہیثم کی رشتہ داریاں یاد دلائیں۔

مطلب:

میں نے قوم کی محفل میں لوگوں کے سامنے اسے اللہ کا واسطہ دیا اور جو کچھ اس نے کیا لوگ اس کے بھی گواہ ہیں ،اور میں نے اسے رشتہ داری اس لئے یاد دلائی کی وہ مجھ سے صلح کر لے

حل لغات:

نشدت: نَشَدَ فلانٌ(ن) نَشْدًا: کسی کو بھولی ہوئی بات یاد آنا۔ فلانًا: کسی کے پاس جانا یا کسی کی طرف متوجہ ہو کر پوچھنا، سوال کرنا۔ فلانًا بِكَذا: کسی کو کوئی بات یاد دلانا اور متوجہ کرنا، کسی بات کی اپیل والتجا کرنا۔ فلانًا اللهَ وبه: کسی کو خدا کی قسم دینا۔ اللہ کا واسطہ دینا۔ المُقامَةُ: قیام گاہ، قیام، مجلس۔ ذکرت: ذَكَّرَهُ بِهٖ: یاد دلانا۔ فی القرآن المجید: وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللّٰهِ. (۵/۱۴) القومَ: وعظ و نصیحت کرنا۔ أَرْحام: مف: الرَّحِمُ والرِّحْمُ (مؤنث) بچہ دانی۔ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ. (۳/۶) رشتہ داری۔ ذوالرحم۔ قرابت والا، رشتہ دار۔

❷ فَلَمَّا رَأَيْتُ أَنَّهُ غَيْرُ مُنْتَهٍ	أَمَلْتُ لَهُ كَفِّيْ بِلَدْنٍ مُقَوَّمِ

ترجمہ:

جب میں نے دیکھا کہ وہ باز نہیں آئے گا تو میں نے اپنا ہاتھ سیدھے لچکدار نیزے کی طرف بڑھایا۔

حل لغات:

مُنْتَهٍ: فا۔ اِنْتَهى الشيءُ: مکمل ہونا، ختم ہونا۔ الشيءُ اليه: کسی کے پاس پہنچنا۔ عن الشيءِ: رکنا، باز آنا۔ نافرمانی چھوڑنا۔ فی القرآن المجید: قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا إِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ. (۸/۳۸)

لدن: لَدُنَ الشيءُ(ن) لَدَانَةً: نرم ہونا۔ لچکدار ہونا۔ هو لَدْنٌ. ج: لُدْنٌ ولِدَانٌ. مُقَوَّم: مفع. قَوَّمَ الشيءَ: سیدھا کرنا۔

③ | ولـمّـا رَأيـتُ أنّـنِـيْ قـد قَـتَـلْـتُـهُ | نَـدِمْــتُ عَـلَـيْــهِ أيَّ ســاعَـةِ مَـنْـدَم |
|---|---|

ترجمه:

جب میں نے دیکھا کہ اسے قتل کر چکا ہوں تو اس پر پشیمان ہوا پشیمانی کا کیسا عظیم (سخت) وقت تھا۔

حل لغات:

نـدمـتُ: ندِمَ(س) نَدماً: و نَدَامَةً کے پر نادم و پشیمان ہونا۔ فی القرآن المجید: وَأَسَرُّواْ النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُاْ الْعَذَابَ (۵۴/۱۰) مندم: مصدر میمی۔ ندامت، پشیمانی۔

وقال قَيْسُ بْنُ زُهَيْرِ بْنِ جَذِيمَةَ الْعَبْسِيُّ (الوافر)

شاعر کانام:

قیس بن زہیر یہ بنو عبس کے سرداروں میں سے ہے، جاہلی شاعر ہے۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر کا داحس نامی گھوڑا تھا اور حذیفہ بن بدر ذبیانی کا غبراء نامی گھوڑا تھا ان دونوں نے گھوڑوں کا مقابلہ رکھا اور بیس اونٹ انعام مقرر ہوا جب معاملہ طے ہوگیا تو حذیفہ نے اپنی قوم کے کچھ لوگ تیار کئے انہیں حدث کے قریب بیٹھنے کا حکم دیا اور کہا کہ اگر داحس، غبراء سے نکلنے لگے تو اسے تھپڑ مارنا تو جب داحس گھوڑا غبراء گھوڑے سے سبقت کرنے لگا تو عمیر بن نضلة نے اسے تھپڑ مار البذ اوہ سبقت لے جانے سے محروم رہا جب شاعر کو اس واقعہ کا پتہ چلا تو مالک بن زہیر نے غبراء کے چہرے پر طمانچہ رسید کیا ادھر سے حمل بن بدر نے انتقاماً مالک کے چہرے پر طمانچہ مارا پھر مسئلہ قتل وغارت گری تک پہنچا اور دونوں قبیلوں کے درمیان جنگ چھڑ گئی اور دونوں آپس میں رشتہ دار تھے شاعر ان اشعار میں حسرت ویاس کا اظہار کر رہا ہے۔

① | شَـفَـيْـتُ الـنَّـفْـسَ مِنْ حَمَلِ بْنِ بَدْرٍ | وسَيْـفِـيْ مِـنْ حُـذَيْـفَةَ قـد شَـفَـانِـيْ |
|---|---|

ترجمه:

میں نے اپنی جان کو حمل بن بدر سے شفاء دی اور میری تلوار نے حذیفہ سے شفاء دی۔

حل لغات:

شـفـيْـتُ: شفی الله العليل(ض) شفاءً: بیماری سے اچھا کرنا۔ شفادینا۔ فی القرآن المجید: وَشِفَاء

لَمَّا فِي الصُّدُوْرِ .(۱۰/۵۷)

② ...... | فَاِنْ اَکُ قَدْ بَرَدْتُ بِهِمْ غَلِيْلِي | فَلَمْ اَقْطَعْ بِهِمْ اِلَّا بَنَانِيْ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر میں نے ان سے (انہیں قتل کرکے) پیاس بجھائی تو میں نے انہیں قتل کرکے اپنی ہی انگلیاں کاٹیں ہیں۔

حل لغات:

بَرَدْتُ: برد: (ن) بَرْدًا: ٹھنڈا ہونا۔ فی القرآن المجید: لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا۔ (۲۴/۷۸) سست پڑ جانا۔ مرجانا۔ کام کا آسان ہوجانا۔ تلوار کا اچٹ جانا۔ ٹھنڈا کرنا۔ پانی سے تر کرنا، برف ملانا۔ لوہے وغیرہ کو ریتی سے گھسنا۔ ٹھنڈا سرمہ لگانا۔ غليل: مص . غل (ض) غِلِيلاً صدرهٗ: کینہ والا ہونا۔ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِيْنَ۔ (۱۵/۴۷) دھوکہ فریب والا ہونا۔ الغَلِيل: سخت پیاسا، سخت پیاس۔ کینہ۔ سوزش، محبت یا سوزش غم۔ البَنَان: انگلیوں کے پورے۔

وقال الْحارِثُ بْنُ وَعْلَةَ الذُّهَلِيُّ (الکامل)

شاعر کانام:

حارث بن وعلۃ ذہلی ہے یہ جاہلی شاعر ہے۔

① ...... | قَوْمِيْ هُمُ قَتَلُوْا اُمَيْمَ اَخِيْ | فَاِذَا رَمَيْتُ يُصِيْبُنِيْ سَهْمِيْ |
|---|---|

ترجمہ:

اے امیمہ! میری قوم نے ہی میرے بھائی کو قتل کیا ہے اگر میں تیر چلاؤں تو میرا تیر مجھے ہی لگے گا۔

دل کے پھپھولے جل گئے سینے کے داغ سے اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

حل لغات:

امیم: یہ شاعر کی بیوی کا نام ہے۔

② ...... | فَلَئِنْ عَفَوْتُ لَاَ عْفُوَنْ جَلَلًا | وَلَئِنْ سَطَوْتُ لَاُوْهِنَنْ عَظْمِيْ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر معاف کردوں تو یقیناً بہت بڑا جرم معاف کروں گا اور اگر حملہ کروں تو یقیناً اپنی ہی ہڈی کمزور کروں گا۔

حل لغات:

جــلــلٌ : عظیم، بڑا۔ معمولی اور چھوٹا۔ یہ حروف اضداد میں سے ہے۔ حدیث عباس میں ہے **قــال یــوم** بــدرٍ الــقَتلىٰ جَللٌ ماعَدَا مُحمَدًا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جلل بمعنی معمولی ہے۔ سطوت: سَطَا(ن) سَطْوًا به وعلیہ: کسی پر حملہ کرنا۔ مغلوب کرنا۔ مضبوط پکڑنا۔ لَاُوْهِنَنَّ :اوهَنَ: آدھی رات میں داخل ہونا۔ فلانا: کمزور کرنا۔

❸ ..... | لا تَــأمَــنَــنْ قــومًــا ظَــلَــمْتَهُــمْ | وبَــدَأتهــم بــالشَّــتْــمِ وَالــرَّغْــمِ |

ترجمہ:

اس قوم سے بے خوف نہ ہو جس پر تم نے ظلم کیا اور تو نے انہیں گالی دینے اور ذلیل کرنے کا آغاز کیا۔

حل لغات:

لاتَـامَنَنَّ: اَمِنَ(س) اَمْنًا: مطمئن ہونا۔ **فی القرآن المجید: وَإِذَا جَاءَ هُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ** (۸۳/۴) اَلشَّتم: مص. شَتَمَهُ (ض،ن) شَتْمًا : گالی دینا۔ اَلرَّغم: مص۔ رَغَمَ(ف) رَغْمًا: ذلیل ہونا۔ ناپسندیدگی کی بناء پر حقیر و ذلیل ہونا۔ رَغِمَ اَنْفُهُ: ناپسند کرنا، اظہار ناگواری کرنا۔ **فی الحدیث: وانْ رَغِمَ اَنْفُ ابی الدرداءِ** . الرُّغْمُ: نفرت، ذلت، خواری، ناگواری۔

❹ ..... | اَنْ يَــأبُــرُوْا نَــخْلَالِــغَيْــرِهِــمْ | وَالشَّــيْءُ تَــحْــقِــرُهُ وقــد يَــنْــمِــي |

ترجمہ:

کہ وہ دوسروں کی کھجور کی اصلاح کریں گے اور تو جس شی کو حقیر سمجھ رہا ہے بسا اوقات بڑی ہو جاتی ہے۔

مطلب:

کسی پر ظلم و زیادتی کر کے بے خوف ہو جانا نادانی ہے۔ **کــمــا تــديــن تــدانُ**: جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔
کمزور دیکھ کر لڑو مت موٹا دیکھ کر ڈرو مت۔

حل لغات:

يـابَرُوا: اَبـر الـنَّـخـلَ(ن،ض) اَبْرًا: کھجور کے درخت کو قلم لگانا۔ الـزرعَ: درست کرنا۔ نَخلاً: کھجور کا درخت۔ والشَّيءُ: بیروت کے نسخے میں "والامرُ" ہے۔ تـحْقِرْ: حَـقَـرَ الشيءَ(ض) حَـقْـرًا: ذلیل و حقیر سمجھنا۔ ذلیل کرنا۔ هـو مـحْـقُـورٌ: حَقُرَ(ک) حَقْرًا: ذلیل ہونا، بے قیمت ہونا اور معمولی ہونا۔ هـو حَقِيرٌ. يـنْمي: نَـمَى الحديثُ(ض) نَماءً: پھیلنا، عام ہونا۔ نَمَى الشيءُ(ن) نَماءً: بڑھنا۔ کثیر ہونا۔

5 ...... | وزَعَمْتُمْ اَنْ لَاحُلُومَ لَنَا | اِنَّ الْعَصَا قُرِعَتْ لِذِى الْحِلْمِ |
|---|---|

ترجمہ:

تم نے سمجھا کہ ہمیں عقل نہیں، بے شک عقل مند کے لئے ہی لاٹھی کھٹکھٹائی جاتی ہے۔

مطلب:

عقل مند کے لئے اشارہ کافی ہوتا ہے۔ اِنَّ الْعَصا قُرِعَتْ لِذِی الْحِلْم. یہ عربی کا مشہور مقولہ ہے، عامر بن ظرف جب بڑی عمر کے ہو گئے تو فیصلہ کرنے میں لغزش کھا جاتے تھے، انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ اگر تم دیکھو کہ میں غلط فیصلہ کر رہا ہوں تو لاٹھی بجانا اس سے میں سمجھ جاؤں گا۔

فائدہ:

کسی بھی زبان کی کہاوت یا محاورہ صدہا سال کے مشاہدات و تجربات کرنے کے بعد بنتا ہے۔

حل لغات:

قرعت: قَرَعَ الشیءَ (ف) قَرْعًا : چوٹ لگانا۔ بذریعہ قرعہ کوئی چیز لینا۔ الباب: دروازہ کھٹکھٹانا۔ لہ العصا: آگاہ کرنا، تنبیہ کرنا۔

6 ...... | وَوَطِئْتَنَا وَطْأً عَلٰى حَنَقٍ | وَطْأَالْمُقَيَّدِ نَابِتَ الْهَرِمِ |
|---|---|

ترجمہ:

اور تو نے ہمیں سخت غضبناک آدمی کی طرح روند ڈالا جیسے باندھا ہوا اونٹ تر گھاس کو روندتا ہے۔

حل لغات:

وَطِئْتَنَا: وَطِئَ الشیءَ (س) وَطْئًا: روندنا، کچلنا۔ فی القرآن المجید: اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْئًا وَّاَقْوَمُ قِيْلًا. (۶/۷۳) وَطِئْنَا العَدُوَّ: ہم نے دشمن پر چڑھائی کر دی۔ حَنَقٌ: سخت غصہ۔ کینہ۔ الحَنِق: غضب ناک۔ کینہ ور۔ اَلْمُقَيَّدُ: پیروں میں پازیب پہننے کی جگہ۔ مویشی باڑہ جہاں جانور باندھے جاتے ہیں۔ ج: مَقَايِيد. یہاں مراد باندھا ہوا اونٹ ہے اور "اَلْمُقَيَّدُ" کا ذکر اس لئے کیا کہ باندھا ہوا اونٹ کھلے ہوئے اونٹ سے زیادہ کچلتا ہے۔ نابت: نئی اگی ہوئی سبزی۔ ابھرواں۔ افزائش پذیر۔ نَبَتَ الزرعُ (ن) نَبَاتًا: کھیتی (بوئی ہوئی چیز) کا زمین سے باہر نکلنا، اگنا۔ الارض: زمین کا سبزہ زار ہونا، نباتات والی ہونا۔ الھرم: مف: هَرِمَةٌ: نمکین و ترش گھاس۔ الھَرَمُ: فرعون مصر کی تعمیر کردہ اپنی قبر کی پتھروں سے بنائی ہوئی بلند و بالا عمارت جس کی کرسی کشادہ و چہار گوشہ اور دیواریں مثلث

نما ہیں جو اوپر جا کر نوک دار چوٹی کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ ج: اَهْرَامٌ.

❼ ...... | وَتَرَكْتَنَا لَحْمًا عَلٰى وَضَمٍ | وَلَوْ كُنْتَ تَسْتَبْقِيْ مِنَ اللَّحْمِ |

ترجمہ:

اور تو نے ہمیں تختہ پر پڑے ہوئے گوشت کی طرح کر کے چھوڑا کاش کہ کچھ گوشت باقی رکھتا۔

مطلب:

شاعر اپنے مقتول بھائی کو خطاب کر رہا ہے کہ تیرے بعد ہماری طاقت اس طرح ٹوٹ گئی جیسے اونٹ گھاس کا ستیاناس کر دیتا ہے اور تیرے جانے سے ہم غیر محفوظ اور کمزور ہو گئے جس طرح بازاری گوشت ہوتا ہے کہ جو چاہے لے جائے اسی طرح اب ہماری بھی کوئی اہمیت نہیں رہی کاش کہ تو اتنی جلدی نہ جاتا۔

حل لغات:

وضم: الـوَضَمُ: قصاب کی وہ لکڑی یا چٹائی وغیرہ جس پر وہ مٹی سے بچانے کے لئے یا کاٹنے کے لئے گوشت رکھتا ہے۔ کھانے کا دستر خوان یا کھانے کی میز۔ ج: اَوْضَامٌ و اَوْضِمَةٌ. تركَهُم لحمًا على وضمٍ: اس نے ان کو مصیبتوں میں ڈال دیا اور کچل کر رکھ دیا، ذلیل کر دیا۔

وقال اَعْرَابِيٌّ

اس کے بھائی نے اس کے بیٹے کو قتل کیا جب اس کے بھائی کو پکڑ کر لایا گیا تا کہ اسے قصاصاً قتل کیا جائے تو شاعر نے تلوار پھینک کر یہ اشعار کہے۔

❶ ...... | اَقُوْلُ لِلنَّفْسِ تَاْسَاءً وَتَعْزِيَةً | اِحْدٰى يَدَيَّ اَصَابَتْنِيْ وَلَمْ تُرِدْ |

ترجمہ:

میں خود کو تسلی اور دلاسہ دیتے ہوئے کہتا ہوں کہ میرے دو ہاتھوں میں سے ایک نے نہ چاہتے ہوئے مجھے مصیبت پہنچائی۔

مطلب:

غیر اختیاری طور پر اگر میرے بھائی نے بیٹے کو قتل کر دیا تو قصاص میں اسے قتل کرنے سے میرے سینے کی آگ تو بجھ سکتی ہے لیکن فائدہ کچھ بھی نہیں جب کہ معاف کرنے میں کئی فوائد ہیں۔ جب تو شریف پر احسان کرے گا تو اسے

اپنا غلام بنالے گا۔ اس شعر میں شاعر نے اپنے بیٹے اور بھائی کو اپنے ہاتھوں سے تشبیہ دی ہے اور وجہ تشبیہ منفعت ہے۔

حل لغات:

تَـأَسَّـاءٌ: مص (تفعیل) اَسَّی بینَهُما: صلح کرانا۔ فلانا بمُصيبَتِه: تسلی دینا، دلاسہ دینا۔ تَعزِيَةٌ (تفعیل) عَزَّاهُ: صبر دلانا، تسلی دینا، ڈھارس بندھانا، غم بھلانا، تعزیت کرنا۔ التَّعْزِيَة: دلاسہ، تسلی۔ ج: تَعَازِي. خطابُ التَّعزِيَة: تعزیت نامہ۔

❷...... كِلاهُـمـا خَـلَـفٌ عَـنْ فَـقْـدِ صـاحِـبِـهِ	هـذا اَخِـي حِيـنَ اَدْعُـوْهُ وذا وَلَـدِي

ترجمہ:

دونوں اپنے ساتھی کی عدم موجودگی میں ایک دوسرے کے نائب ہیں یہ میرا بھائی ہے جب اسے بلاؤں اور وہ میرا بیٹا۔

مطلب:

جو نقصان ہونا تھا وہ تو ہوگیا، بھائی آخر بھائی ہے مشکل میں کام آئے گا۔ انتقام جان لوٹتا ہے اور عفو و درگزر دل لوٹتا ہے۔

حل لغات:

خَـلَـف: مص (ن) فلانا خَلَفاً و خِلافَةً: جانشین ہونا۔ قائم مقام ہونا۔ خلیفہ ہونا۔ فی القرآن المجید: فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا. (۱۹/۵۹) فَقْد: مص. فَقَدَ الشیءَ (ض) فَقْدًا: کسی کے پاس سے کوئی چیز گم یا ضائع ہو جانا۔ قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ. (۱۲/۷۲) فَقَدَ الصديقَ وفَقَدَتِ المرءةُ زَوجَها: دوست یا خاوند سے محروم ہو جانا، ہاتھ دھو بیٹھنا۔

وقال إياسُ بْنُ قَبِيصَةَ الطَّائِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: ایاس بن قبیصہ طائی (متوفی ۴ھ ق، ھ/۶۱۸ء) یہ بنوطی کے اشراف میں سے ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

❶...... مَـا وَلَـدَتْـنِـي حَـاصِـنٌ رَبْعِيَّةٌ	لَـئِـنْ اَنَـا مَـالأتُ الْهَوىٰ لِإتِّبَاعِهَا

ترجمہ:

قبیلہ ربعیہ کی پاک دامن عورت نے مجھے نہ جنا ہو اگر میں خواہشات کی مدد کروں اس (عورت) کی پیروی کرتے ہوئے۔

حل لغات :

حَـاصِـنٌ: الـحَـاصِـنُ والحـاصِـنَةُ: پاک دامن عورت۔شادی شدہ عورت۔فـي القـرآن المجيد: وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ .(۲۴/۴) وَبُعِيَةٌ: ربیعہ بن نذار کی طرف نسبت ہے اس سے مراد اسکی اپنی ماں ہے۔مَالَأْتُ: مَا لَأَهُ على الامرِ مُمَا لَأَةً: کسی کام میں کسی کی مدد کرنا،تعاون کرنا۔

❷...... اَلَـمْ تَـرَ اَنَّ الْاَرْضَ رَحْـبٌ فَسِيْحَةٌ	فَهَـلْ تُـعْـجِـزَنِّـيْ بُـقْـعَـةٌ مِـنْ بِـقَـاعِـهَـا

ترجمہ:

کیا تو دیکھتا نہیں کہ بے شک زمین وسیع وعریض ہے تو کیا اس کے خطوں میں سے کوئی خطہ مجھے عاجز کرسکتا ہے۔

حل لغات :

رَحْبٌ: الرَّحْبُ: کشادہ۔مَكَانٌ رَحْبٌ: کشادہ جگہ۔رَحِبَ المكانُ (س) رَحَبًا: جگہ کا کشادہ ہونا۔رَحُبَ(ک) رُحْبًا: کشادہ اور فراخ ہونا۔في القرآن المجيد: وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ .(۹/۲۵) فَسِيحَةٌ: فَسُحَ المكانُ (ک) فَسَاحَةً: کشادہ ہونا۔هوفَسِيحٌ. تُعْجِزُنَّ: أعجزَ فلانٌ: آگے نکل کر ہاتھ نہ آنا، پکڑا نہ جانا۔الشيءُ فلانٌ: کسی چیز کا کسی کے بس میں نہ آنا۔عاجز کردینا۔بُقْعَةٌ: زمین کا ٹکڑا۔في القرآن المجيد: فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ.(۲۸/۳۰) دھبہ، داغ۔ج: بُقَعٌ وبِقَاعٌ.

❸...... وَمَبْثُـوْثَةٍ بَـثُّ الـدَّبْـى مُسْبَـطِـرَّةٍ	رَدَدْتُ عَلـى بِـطَـاءِ هَـامِنْ سِـرَاعِـهَـا

ترجمہ:

اور کتنے ہی ٹڈیوں کی طرح پھیلے ہوئے مختلف لشکر ہیں جن کے سست رفتاروں پر میں نے تیز رفتاروں کو لوٹا دیا۔

مطلب:

میں نے کثیر جنگوں میں شرکت کی ہے اور دشمنوں پر ایسے حملے کئے کہ ان کے لشکر کے اگلے حصے کو بھاگنے پر مجبور کیا تو وہ لشکر کے پچھلے حصے سے جاملا۔

حل لغات :

مبثوثة: مفع.بَثَّ شیءَ (ن) بَثًّا: پھیلانا،منتشر کرنا۔في القرآن المجيد: وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ.(۸۸/۱۶) الدبی: چھوٹی ٹڈی۔جوڑنے پر قادر نہ ہو۔شہد کی مکھی،جاء وک الدَّبی: وہ بڑی تعداد میں آئے۔بِطَاءٌ: مف: بَطِيءٌ: سست،سست رفتار،کام میں دیر کرنے والا۔بَطُؤَ(ک) بُطْئًا: سستی کرنا۔سِرَاعٌ: مف:

سَرِيعٌ: السريعُ: تیز رو، تیز رفتار۔ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعاً. (۴۴/۵۰) مسواک کے درخت سے گرنے والی شاخ۔

4 ...... وَأَقْدَمْتُ وَالْخَطِّيُّ يَخْطُرُ بَيْنَنَا | لِأَعْلَمَ مَنْ جَبَانُها مِنْ شُجاعِها

ترجمہ:

اور میں اس حال میں پیش قدمی کر رہا تھا کہ خطی نیزے ہمارے درمیان حرکت کر رہے تھے تا کہ جان لوں کہ ان کے بہادروں میں سے بزدل کون ہے۔

حل لغات:

جَبَان: صفت۔ بزدل۔ هو جبانُ الوَجه بشرمیلا۔ ج: جُبَنَاءُ. شُجاع: بہادر، دلیر، باہمت، حوصلہ مند۔ ج: شُجْعَانٌ:

وقال رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ (الوافر)

شاعر کا نام:

عبیدہ بن ربیعہ بن قحطان۔

اشعار کا پس منظر:

ان کے پاس اعلیٰ نسل کی ایک عمدہ سکاب نامی گھوڑی تھی کسی بادشاہ نے اس سے وہ طلب کی تو اس نے معذرت کے طور پر یہ اشعار کہے۔

1 ...... أَبَيْتَ اللَّعْنَ إِنَّ سَكَابِ عِلْقٌ | نَفِيسٌ لاتُعارُ ولاتُباعُ

ترجمہ:

لعنت تجھ سے دور ہو بے شک سکاب گھوڑی ایک ایسی عمدہ اور ہر دل عزیز ہے جو عاریتاً دی جا سکتی ہے نہ بیچی جا سکتی ہے۔

حل لغات:

اللَّعْنَ: وَاللَّعْنَةُ: لعنت۔ عذاب۔ في القرآن المجيد: رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْناً كَبِيْرا. (۶۸/۳۳) ج: لَعَنَاتٌ ولِعَانٌ. أبيتَ اللعنَ: زمانۂ جاہلیت میں بادشاہ کا سلام تھا یعنی اے بادشاہ تو نے

ایسا کوئی کام نہیں کیا جس سے تو ملامت کا مستحق ہو۔ سَکَابِ: مبنی بر کسر، گھوڑی کا نام ہے۔ اَلعِلْقُ: ہر دل پسند نفیس چیز۔ ج: اَعْلاقٌ و عُلوقٌ. تھیلا۔ العَلَق: چمڑے کی دباغت میں کام آنے والا پودا، نفیس اور قیمتی چیز۔ تھیلا۔ ج: اَعْلاقٌ۔

یُجَاعُ لَهَا الْعِيَالُ وَلَا تُجَاعُ	مُفَدَّاةٌ مُكَرَّمَةٌ عَلَيْنَا ❷

ترجمہ:

(اس پر) ہماری جان قربان ہو ہمارے ہاں ایسی معزز ہے کہ اس کے لئے بال بچوں کو بھوکا رکھا جا سکتا ہے لیکن اسے بھوکا نہیں رکھا جا سکتا۔

حل لغات:

مُفَدَّاةٌ: مفع. فَدَّاهُ بنفسِه: کسی پر اپنی جان قربان کرنا۔ مُكَرَّمَةٌ: مفع. قابل تعظیم۔

إِذَا نُسِبَا يَضُمُّهُمَا الْكُرَاعُ	سَلِيْلَةُ سَابِقَيْنِ تَنَاجَلاهَا ❸

ترجمہ:

دو سبقت لے جانے والوں کی اولاد ہے جنہوں نے اسے جنا جب ان کا نسب بیان کیا جائے تو کراع نامی سانڈھ انہیں شامل ہوتا ہے۔

حل لغات:

سَلِيْلَةٌ: مؤنث: السَلِيلُ بمعنی المَسْلُول. نکالی ہوئی چیز۔ نومولود بچہ۔ خالص شراب۔ وادی کا آبی راستہ۔ تَنَاجَلا: تَنَاجَلَ القومُ: نسل کو فروغ دینا۔ آپس میں لڑائی جھگڑا کرنا۔ نُسِبَا: نَسَبَ (ن، ض) نَسَبًا الرجلَ: نسب بیان کرنا، نسب دریافت کرنا۔ فی القرآن المجید: فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَّصِهْرًا. (۲۵/۵۴) ہٗ الی فلانٍ: منسوب کرنا۔ اَلْكُرَاعُ: گھوڑے، خچر، گدھے، ہر چیز کا کنارہ۔ یہاں ایک مشہور نسل کا گھوڑا مراد ہے۔

وَمَنْعُكَهَا بِشَيْءٍ يُسْتَطَاعُ	فَلَا تَطْمَعْ أَبَيْتَ اللَّعْنَ فِيْهَا ❹

ترجمہ:

تو لعنت سے محفوظ ہو اس کی امید نہ رکھ تجھے اس سے روکنا ایک ایسا عمل ہے جس کی طاقت ہے۔

و۔ لِتِ امْرَأَةٌ مِنْ طَيٍّ (الطويل)

شاعرہ بہدل بن فرقہ طائی کی بیٹی ہے۔

اشعار کا پس منظر:

بہدل بن فرقہ (جو بنوطی کے چوروں میں سے ایک چور تھا) نے عون بن جعدہ بن ہبیرہ مخزومی کو قتل کیا تو اسے گرفتار کرلیا گیا اور عثمان بن حیان مری (جو عبدالملک بن مروان کی طرف سے مدینہ منورہ کے گورنر تھے) نے اسے قتل کیا تو اس کی بیٹی نے مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

1 ...... | دَعادَعْوَةً يَوْمَ الشَّرٰی يَاآلَ مالِكٍ | وَمَنْ لاَيُجَبْ عِنْدَ الْحَفِيظَةِ يُكْلَمِ |

ترجمہ:

شری کے دن اس نے مالک کو مدد کے لئے پکارا اور حفاظت کے وقت جسے جواب نہ دیا جائے تو وہ زخمی کر دیا جاتا ہے۔

مطلب:

بہدل نے اپنی قوم کو مدد کے لئے پکارا لیکن کسی نے اس کی مدد نہیں کی حالانکہ خاندانی غیرت کا تقاضا تھا کہ قوم اس کی حفاظت کے لئے سیسہ پلائی دیوار بن جاتی لیکن ایسا نہیں ہوا لہذا وہ ضائع ہوگیا۔

حل لغات:

یــآل مــالک: لام میں دو احتمال ہیں یہ لام استغاثہ ہے دوسرا یہ کہ اصل میں ''آل'' تھا پھر تخفیفاً الف کو حذف کر دیا گیا۔ اس صورت میں ترجمہ یوں ہوگا شری کے دن اس نے ال مالک کو پکارا۔

2 ...... | فَيَا ضَيْعَةَ الْفِتْيَانِ إِذْ يَعْتِلُوْنَهُ | بِبَطْنِ الشَّرٰی مِثْلَ الْفَنِيْقِ الْمُسَدَّمِ |

ترجمہ:

اے لوگو! نو جوانوں کے ضائع ہونے کو دیکھو جب دامن شری میں طاقتور سانڈھ کی طرح اسے سختی سے گھسیٹ کر لے جا رہے تھے۔

حل لغات:

يَعْتِلون: عَتَلَهُ (ض) عَتْلاً: بہت زور سے کھینچنا، سختی کے ساتھ گھسیٹنا۔ فی القرآن المجید: خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَى سَوَاءِ الْجَحِيْم. (۴۴/۴۷) الفَنِيق: من الابل: نر اونٹ، سانڈھ۔ ج: فُنُقٌ. المُسَدَّم: طاقتور سانڈھ جسے سواری اور بوجھ اٹھانے کے لئے استعمال نہ کیا جائے اور آزاد چھوڑ دیا جائے کہ چر پھر کر موٹا ہو جائے۔

③ ...... اَمَا فِيْ بَنِيْ حِصْنٍ مِنِ ابْنِ كَرِيْهَةٍ | مِنَ الْقَومِ طَلَّابِ التِّرَاتِ غَشَمْشَمِ

ترجمہ:

کیا قوم بنوحصن میں کوئی جنگجو نہیں! جو انتقام لینے والا اور پختہ ارادہ والا ہو۔

حل لغات:

طَلَّاب: مبالغہ۔ بہت زیادہ خواہش مند۔ التِّـرات: الوِتـرُ: یکتا، اکیلا، اللہ تعالی کا ایک نام۔ فرد واحد۔ طاق عدد۔ عرفہ کا دن، بدلا، انتقام، ظالمانہ بدلہ۔ شعر میں آخری دونوں معانی مراد ہوسکتے ہیں۔ غَشَمْشَمْ: دلیر اپنے ارادے سے نہ پھرنے والا۔ بہت ظالم۔

④ ...... فَيَقْتُلَ جَبْرًا بِامْرِءٍ لَم يَكُنْ لَهُ | بَوَاءً وَلٰكِنْ لاتَكَايُلَ بِالدَّمِ

ترجمہ:

جو جبرا قتل کرے ایسے شخص کے بدلے جس کا کوئی ہمسر نہیں لیکن قصاص میں برابری نہیں ہوتی۔

''جَبْرًا'' مرزوقی نے لکھا ہے کہ یہ قاتل کا نام ہے اب ترجمہ ہوگا: جو جبر کو قتل کرے۔

حل لغات:

''جَهْرًا'' بیروت کے نسخہ میں ''حُـرًّا'' ہے۔ بَوَاءً: برابر، ہم پلہ۔ فلانٌ بَوَاءُ فلان: قصاص میں برابر ہونا۔ تَكَايُلَ: تَكَايَلَ الرجُلانِ: ایک دوسرے کے لئے ناپنا۔ باہم گالی گلوچ کرنا۔ انتقام میں باہم برابری کرنا۔

وَقالَ بَعْضُ بَنِيْ فَقْعَسٍ (الطويل)

شاعر کانام:

مرہ بن عداء فقعسی ہے۔ (کذا قیل)

اشعار کا پس منظر:

شاعر کو دشمنوں نے قید کرلیا تھا اور اس کے رشتہ داروں نے اس کی کوئی مدد نہیں کی تو اس موقعہ پر یہ اشعار کہے۔

① ...... رَاَيْتُ مَوَالِيَ الْأُلٰى يَخْذُلُوْنَنِيْ | عَلٰى حَدَثَانِ الدَّهْرِ اِذْ يَتَقَلَّبُ

ترجمہ:

میں چچا کے بیٹوں کو غلطی پر سمجھتا ہوں جنہوں نے میری حوادث زمانہ پر کوئی مدد نہیں کی جب وہ پلٹا

حل لغات :

مَـوَالِـي :مف :مَوْلٰی : پرورش کرنے والا۔ مالک۔ کسی کام کا ذمہ دار اور انجام دھندہ۔ مخلص دوست۔ ساتھی۔ معاہدہ۔ مہمان۔ پڑوسی۔ شریک۔ داماد۔ باپ کی طرف سے کوئی رشتہ دار جیسے چچا وغیرہ۔ یہاں چچا کے بیٹے مراد ہیں۔ احسان کرنے والا، انعام دینے والا۔ انعام یافتہ ،احسان کیا ہوا۔ آزاد کیا ہوا۔ آزاد کرنے والا۔ غلام۔ تابع، فرمانبردار۔ یَـخْـذلون: خَذلَ (ن) خَذْلاً: جدا ہونا، بچھڑنا۔ فلانا وعنہ: مدد سے ہاتھ کھینچ لینا، دستبردار ہونا ،دست کش ہونا، بے یار ومددگار چھوڑ دینا۔ فی القرآن المجید: وَإِن يَـخْـذُلْـكُمْ فَمَن ذَا الَّذِىْ يَنصُرُكُم مِّن بَعْدِه. (۳/۱۶۰) وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنسَانِ خَذُولا . (۲۵/۲۹) فـي الـحـديث: المؤمنُ اخو المؤمنِ لايَخْذُلُهُ. بے نقاب کرنا، بھرم کھولنا، بھانڈا پھوڑنا۔ يَتَقَلَّبُ :تَقَلَّبَ الشيءُ: پلٹنا، متغیر ہونا۔

❷ ...... فَهَلَّا اَعَــدُّوْنِــیْ لِـمِثْلِیْ تَـفَـاقَـدُوْا	إِذَاالْـخَـصْـمُ اَبْـزٰی مَـائِلُ الرَّاْسِ اَنْكَب

ترجمہ:

وہ ایک دوسرے کو کھوئیں! انہوں نے مجھے میرے ہمسر کے لئے کیوں نہیں تیار کیا جب دشمن سینہ تان کر متکبرانہ چال چلا۔

حل لغات :

تَـفَـاقَـدوا :تَـفَـاقَدَ القومُ: ایک دوسرے کو کھونا۔ یہاں بددعا دے رہا ہے۔ الـخَـصْـمُ :مقابل، مخالف، حریف، فریق، جھگڑالو (تثنیہ، جمع اور مؤنث کے لئے بھی مستعمل ہے۔ فی القرآن المجید: وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ . (۳۸/۲۱) اَبْـزٰی: صفت بَزِیَ (س) بَزَاءً: سینہ باہر کو اور پیٹھ اندر کو ہونا۔ ھوائز ی۔ یہاں یہ کنایہ ہے تکبر اور غرور سے کیونکہ متکبر لوگ سینہ تان کر چلتے ہیں۔ اَنْكَبُ: جھکے ہوئے کندھے والا۔ بے کمان آدمی۔ ج :نُكُبٌ.

❸ ...... وَهَلَّا اَعَــدُّوْنِــیْ لِـمِثْلِیْ تَـفَـاقَـدُوْا	وَفِی الْاَرْضِ مَبْثُوْثٌ شُـجَاعٌ وَعَقْرَب

ترجمہ:

وہ ایک دوسرے کو کھوئیں! انہوں نے مجھے میرے ہمسر کے لئے کیوں نہیں تیار کیا اور زمین میں سانپ اور بچھو پھیلے ہوئے ہیں۔

مطلب:

شاعر چچا کے بیٹوں کو بددعا دے رہا ہے کہ جب انہوں نے میری مدد نہیں کی تو ان کا کیا فائدہ لہذا ختم ہو جائیں

انہیں چاہئے تھا کہ جس طرح دشمن تیار ہوکر آیا تھا اس طرح یہ بھی تیاری کرتے اور ہر قسم کے خطرہ سے نمٹنے کے لئے تیار رہنا چاہئے کیونکہ دشمن مختلف ہوتے ہیں۔

حل لغات :

الشُّجَاع: بہادر، دلیر، باہمت، حوصلہ مند۔ سانپ۔ ج: شُجْعَانٌ. عَقْرَب: بچھو۔ ج: عَقَارِب. عربی مقولہ ہے: اَلاقَارِب کَالعَقَارِب. قریبی بچھو کی طرح ہوتے ہیں۔

❹ فَلا تَـاْخُـذُوْا عَـقْلا مِنَ الْقَومِ اِنَّنِیْ	اَرَی الْعَـارَ یَبْـقٰـی وَالْمَعَاقِلُ تَذْهَـبُ

ترجمہ:

تم میرے دشمنوں سے دیت نہ لینا کیونکہ مال ختم ہوجاتا ہے اور طعنہ باقی رہتا ہے۔

حل لغات :

العار: ہر باعث شرم بات، عیب، طعنہ۔ ج: اَعْیَارٌ. اَلْمَعَاقِل: مف: اَلْمَعْقُلَةُ: دیت، خون بہا۔ عقلَ القَتِیلَ: مقتول کی دیت دینا۔ عن فلانٍ: کسی کی طرف سے تاوان یا دیت دینا۔ لـهُ دَمَ فلانٍ: کسی سے دیت لے کر قصاص چھوڑ دینا۔

❺ کَـاَنَّکَ لَـم تَسْبَـقْ مِنَ الدهرِ لَیْلَةٌ	اِذَا اَنْـتَ اَدْرَکْـتَ الَّـذِیْ کـنـتَ تَطْلُبُ

ترجمہ:

گویا کہ تجھ پر کوئی مصیبت نہیں آئی جب تو اپنا مقصد حاصل کرلے۔

وقال آخر (الطویل)

❶ لٰـکِـنْ اَبَـی قَـومٌ اُصِیْـبَ اخـوهـم	رِضَـا الـعـارِ فَـاخْتَارُوْا عَلَی اللَّبَنِ الدَّمَا

ترجمہ:

لیکن جس قوم کے بھائی کو قتل کیا گیا اس نے دیت پر قصاص کو ترجیح دیتے ہوئے عار پر راضی ہونے سے انکار کردیا۔

نوٹ:

شرح مرزوقی اور بیروت کے نسخہ میں اشعار کی ترتیب اس کے عکس ہے یعنی یہ شعر دوسرے نمبر پر اور دوسرا پہلے نمبر

پر ہے اور قرین قیاس بھی یہی ہے۔

حل لغات :

رِضَـا: خوشی ،مرضی ،رضامندی۔قناعت۔خوش۔رضامند۔رِضَـا: مص (س) مان لینا،قبول کرنا،پسند کرنا۔ فی القرآن المجید: وَرَضِیتُ لَکُمُ الإِسْلَامَ دِینًا . (۵/۳) اختاروا: اختارہٗ . پسند کرنا،منتخب کرنا، چننا۔ الشیءَ علی غیرہ : ترجیح دینا۔ اَللَّبَن: دودھ (انسان وجانور کا) یہ اسم جنس جمع ہے،تھوڑے یا ایک نوع یا ایک وقت کے دودھ کو لَبَنَۃ کہتے ہیں۔یہاں مرادا ونٹ اور اونٹنیاں ہیں۔فی الحدیث: دَرَّتْ لَبَنَةُ القَاسِمِ. قاسم کے پیٹے کا دودھ بڑھ گیا۔ ج: اَلْبانٌ. اَللَّبِنُ: مٹی کی پکی اینٹیں۔

② ...... | فَلَوْ اَنَّ حَيًّا يَقْبَلُ الْمَالَ فِدْيَةً | لَسُقْنَا لَهُمْ سَيْلًا مِنَ الْمَالِ مُفْعَمَا |

ترجمہ:

اگر کوئی قبیلہ بطور فدیہ مال قبول کرتا تو ہم ان کی طرف مال سے بھرا ہوا سیلاب بہادیتے۔

حل لغات :

مُفْعَمٌ: بھراہوا،لبریز۔

وقالتْ كَبْشَةُ أُخْتُ عَمْرِو بْنِ مَعْدِيْكَرَبْ (الطويل)

شاعرہ کا تعارف:

شاعرہ کا نام: کبشۃ عبداللہ بن معدیکرب یہ عمرو بن معدیکرب کی ہمشیرہ ہیں اور شاعرہ صحابیہ ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

عبداللہ بن معدیکرب جو بنوزبید کے سردار تھے ایک دن بنومازن بن ربیعہ کی محفل میں شراب پی رہے تھے تو مخزوم مازنی کا حبشی غلام ایسے اشعار گانے لگا جن میں بنوزبید کی عورت کی تشبیب تھی ،عبداللہ نے غیرت کی وجہ سے اسے طمانچہ رسید کیا تو غلام نے مدد کیلئے پکارا اور بنومازن نے عبداللہ کو قتل کر دیا، پھر بنومازن عمرو کے پاس آئے اور معذرت کرتے ہوئے کہا، نشہ کی حالت میں ہمارے ایک بندے نے آپ کے بھائی کو قتل کر دیا ہے ہم آپ سے رحم کی اپیل کرتے ہیں اور دیت قبول کرنے کی درخواست کرتے ہیں، عمرو نے دیت قبول کرنا مناسب سمجھا جب ان کی بہن کو علم ہوا تو عمرو کو قصاص پر برانگیختہ کرنے کیلئے یہ اشعار کہے۔

❶ ...... | أَرْسَلَ عَبْدُاللهِ اِذْحَانَ يَوْمُهُ | إِلَى قَوْمِهِ لَا تَعْقِلُوالَهُمْ دَمِي |
|---|---|

ترجمہ:

عبداللہ نے موت کے وقت اپنی قوم کو پیغام بھیجا کہ ان سے دیت لے کر قصاص نہ چھوڑ دینا۔

حل لغات:

حان: حَانَ الاَمرُ (ض) حَيْنًا: کسی کا وقت آجانا۔

❷ ...... | وَلَاتَاخُذُوامِنهُم اِفَالًا وَابُكُرًا | وَاُتْرَكَ فِي بَيْتٍ بِصَعْدَةَمُظْلِمِ |
|---|---|

ترجمہ:

ان سے اونٹوں کے بچے اور جوان اونٹ نہ لینا کہ میں مقام صعدہ کی تاریک قبر میں چھوڑ دیا جاؤں۔

مطلب:

عرب کا یہ خیال تھا کہ اگر مقتول کا انتقام لے لیا جائے تو اس کی قبر روشن ہوجاتی اور اگر انتقام نہ لیا جائے اور صلح کر کے دیت لے لی جائے تو اس کی قبر تاریک ہوجاتی ہے اس لئے شعر میں قبر کے تاریک ہونے کا ذکر کیا۔ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۱۵۹ بیروت)

حل لغات:

اِفَال: مف: اَلافِيل: اونٹ کا بچہ. اَبْكُر: مف: اَلْبَكْرُ: جوان اونٹ۔ بیت: سے یہاں قبر مراد ہے صعدة: یمن کا ایک علاقہ ہے یہاں مقتول کی قبر تھی۔

❸ ...... | وَدَعْ عَنكَ عَمْرًوا اِنَّ عَمْرًوا مُسَالِمٌ | وَهَلْ بَطْنُ عَمْرٍوغَيْرُ شِبْرٍ لِمَطْعَمٍ |
|---|---|

ترجمہ:

عمرو کو چھوڑ دو وہ تو صلح کرنا چاہتا ہے کیا عمرو کا پیٹ کھانے کے لئے ایک بالشت سے زیادہ ہے؟۔

حل لغات:

مُسَالِمٌ: فا: سالمه: مصالحت کرنا۔ شِبْر: بالشت۔ ج: اَشْبارٌ. مَطْعَم: طعام. اَلْمُطْعَمُ: جسے شکار کا رزق حاصل ہو۔ اَلْمِطْعَمُ: بہت کھانے والا۔

❹ ...... | فَاِنْ اَنْتُمْ لَمْ تَثْاُرُوْاوَاتَّدَيْتُمْ | فَمْشُوابِاٰذَانِ النَّعَامِ الْمُصَلَّمِ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر تم نے انتقام نہ لیا اور دیت لے لی پھر تو کان کٹے شتر مرغ کے کان لے کر چلو۔

مطلب:

جب تم مقتول کا انتقام نہ لو بلکہ مال لے کر کھا جاؤ تو ذلیل ورسوا ہو کر چلو۔

حل لغات :

اِتَّدَيْتُمْ: (افتعال) اِتَّدَى وَلِيُّ الْقَتِيلِ: مقتول کے ولی کا خون بہا لیکر قاتل کو چھوڑ دینا۔ (حروف اصلیہ :و،د،ی) آذان: اَلْاُذْنُ والاُذُنُ: کان۔ فی القرآن المجید: وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ. (۵/۴۵) اَلنَّعَام: مف: اَلنَّعَامَةُ: شتر مرغ (مذکر ومؤنث) جنگل راہ نما نشان۔ کنویں یا پہاڑ پر بنا ہوا سائبان ۔ دیوار کا بڑھا ہوا پتھر۔ دماغ کی جھلی۔ اَلْمُصَلَّم: فا: صَلْمَهُ: بالکل کاٹنا۔ بالکل جڑ سے کاٹنا۔

❺...... وَلَاتَرِدُوْا إِلَّا فُضُوْلَ نِسَائِكُمْ | إِذَا ارْتَمَلَتْ أَعْقَابُهُنَّ مِنَ الدَّمِ

ترجمہ:

(الف) اور تم حوض پر عورتوں کے پانی استعمال کر لینے کے بعد ہی آنا جب انکی ایڑیاں خون سے لت پت ہوں۔

(ب) اور تم حیض کی حالت میں ہی عورتوں کے پاس آنا جب ان کی ایڑیاں خون آلود ہوں۔

مطلب:

(الف) عرب سفر میں جب کسی حوض یا چشمہ پر پہنچتے تو پہلے مرد حضرات اس کا پانی استعمال کرتے غسل وغیرہ کرتے جب تمام مرد فارغ ہو جاتے تو بعد میں عورتیں غسل کرتیں اور کپڑے دھوتیں اور عورت کا استعمال شدہ پانی مرد کے لئے انتہائی معیوب سمجھا جاتا، ایڑیوں کے خون سے لت پت ہونے کو غیرت دلانے کیلئے ذکر کیا ہے، شاعرہ کا مقصد یہ ہے کہ جب تم قصاص لینے سے قاصر ہو تو پھر تمہیں عورت پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ مرزوقی علیہ الرحمۃ نے صرف یہی معنی اور مطلب کیا ہے۔ (شرح مرزوقی ج ا ص ۱۶۰)

(ب) عرب حالت حیض میں عورت سے جماع بلکہ میل جول کو بھی معیوب سمجھتے تھے اور جو شخص حالت حیض میں عورت کے پاس جاتا وہ ذلیل وحقیر شمار کیا جاتا، شاعرہ کہتی ہے اگر تم قصاص چھوڑ دو گے تو تم بھی ذلیل ورذیل شمار کئے جاؤ گے۔

حل لغات :

تردُوا: وَرَدَ(ض)وُرُوْدًا: آنا۔ انفَهُ: ناک کالمبا ہونا۔ فلان علی المکانِ والمکانَ: کسی جگہ پر پہنچنا خواہ اندر داخل ہو یا باہر رہے۔ الماءَ: پانی کے پاس آنا۔

وَقَالَ عَنْتَرَةُ بْنُ الْاَخْرَسِ الْمَعنی مِنْ طَيٍّ (الوافر)

شاعر کانام:

عنترۃ بن اخرس معنی ان کا تعلق بنو طی سے ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کے چچا کے بیٹے حنظلہ بن اشہب بن رمیلہ ان سے بغض رکھتے اور انہیں تکلیف دیا کرتے تھے، شاعر انہیں خطاب کرتے ہوئے یہ اشعار کہتے ہیں۔

❶ ...... اَطِلْ حَمْلَ الشَّنَاءَةِ لِيْ وَبُغْضِيْ | وَعِشْ مَاشِئْتَ فَانْظُرْ مَنْ تَضِيْرُ

ترجمہ:

میرے بغض وحسد کو دیر تک اٹھائے رکھ اور جب تک چاہے زندہ رہ پھر دیکھ کہ تو کس کا نقصان کرتا ہے۔

حل لغات :

اَطِلْ: (افعال) اَطَالَ الشیءَ وفیہ: لمبا کرنا۔ علیہ: مہربانی کرنا۔ اَلشَّنَاءَۃُ: عداوت ودشمنی۔ تَضِيْرُ: ضارہٗ کذا (ض) ضَيْرًا: نقصان پہنچانا، تکلیف دینا۔

❷ ...... فَمَا بِيَدَيْكَ نَفْعٌ اَرْتَجِيْهِ | وَغَيْرَ صُدُوْدِكَ الْخَطْبُ الْكَبِيْرُ

ترجمہ:

تیرے پاس کوئی ایسا نفع نہیں جس کی میں امید رکھوں اور تیری کنارہ کشی کے علاوہ ہر معاملہ بڑا ہے

مطلب:

شاعر اظہار کر رہا ہے کہ تیری دشمنی کی مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

حل لغات :

نَفْعٌ: نفع، ذریعہ کامیابی۔ اَرْتَجِي: اِرْتَجَاهُ: امید رکھنا، توقع رکھنا، امید قائم رکھنا، ڈرنا۔ صُدُوْدٌ: مص. صَدَّ عنهُ (ن) صُدُوْدًا: اعراض کرنا، منہ پھیرنا۔

③...... اَلَمْ تَرَ اَنَّ شِعْرِیْ سَارَ عَنِّیْ | وَشِعْرُکَ حَوْلَ بَیْتِکَ مَا یَسِیْرُ

ترجمہ:

کیا تونہیں دیکھتا کہ میرے شعر مشہور ہو گئے اور تیرے شعر تیرے گھر کے ارد گرد بھی نہیں پھیلے۔

حل لغات:

بَیْتٌ: رہائش گاہ، گھر۔ گھر کا فرش۔ کعبہ۔ قبر۔

④...... اِذَا اَبْصَرْتَنِیْ اَعْرَضْتَ عَنِّیْ | کَاَنَّ الشَّمْسَ مِنْ قِبَلِیْ تَدُوْرُ

ترجمہ:

جب تو مجھے دیکھتا ہے تو میری طرف سے منہ پھیر لیتا ہے جیسے سورج میری طرف سے طلوع ہو رہا ہو۔

مطلب:

تیرا سینہ میری عداوت و دشمنی سے اس قدر بھرا ہوا ہے کہ تو مجھے دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا دیکھتے ہی آنکھیں پھیر لیتا ہے جس طرح سورج پر آنکھیں نہیں جمتیں اسی طرح میرے اوپر بھی تیری آنکھیں نہیں ٹھہرتیں۔

حل لغات:

قِبَلٌ: طاقت، دسترس۔ فی القرآن المجید: بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا. (۳۳/۲۷) جہت، کونہ، گوشہ۔ نزد۔ قریب۔

وَقال الْاَحْوَصُ بْنُ محمدِ بنِ عاصمٍ الانصارِیُّ (الکامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن عاصم ہے (متوفی ۱۰۵ھ/۷۲۳ء) ''احوص'' چھوٹی آنکھوں والے کو کہتے ہیں۔ ان کی آنکھیں چھوٹی تھیں اس لئے اس لقب سے مشہور ہو گئے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

یہ شاعر اور شعیب دونوں ولید بن عبد الملک بن مروان کے پاس گئے، احوص ولید کے امرد غلاموں کو اپنے ساتھ برائی کرنے کے لئے ابھارنے لگا (کیونکہ یہ امرد پسندی کا مریض اور عادت سے مجبور تھا) تو شعیب اس کے غلام پر ناراض ہو کر اسے ڈانٹنے لگا، احوص کو ڈر ہوا کہ شعیب مجھے رسوا نہ کر دے کیونکہ اسے میری غلط حرکت کا علم ہو چکا ہے۔ تو

اس نے اپنے غلام سے کہا: امیر المؤمنین ولید کے پاس جا کر کہو شعیب مجھ سے برائی کرنا چاہتا ہے۔ غلام نے ولید کو شکایت کی تو ولید، شعیب کی طرف متوجہ ہو کر بولے: یہ کیا کہہ رہا ہے؟ شعیب نے کہا سختی سے تفتیش کیجئے۔ جب اس نے غلام پر سختی کی تو اس نے کہا میں نے احوص کے حکم پر ایسا کیا اور ولید کے غلاموں نے بھی اس کی تائید کی تو ولید نے احوص کو ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم انصاری کے پاس بھیجا اور حکم دیا اسے سو کوڑے مارے جائیں۔ جب کوڑے شروع ہوئے تو ابوبکر بن محمد سے مخاطب ہو کر شاعر نے یہ اشعار کہے۔

❶ ...... | اِنِّیْ عَلٰی مَاقَدْ عَلِمْتَ مُحَسَّدٌ | اَنْمِیْ عَلَی الْبَغْضَاءِ وَالشَّنَآن |

ترجمہ:

بے شک مجھ سے ان خوبیوں کی وجہ سے جو تجھے معلوم ہیں حسد کیا جاتا ہے بغض وحسد کے باوجود میں ترقی کر رہا ہوں۔

حل لغات:

مُحَسَّدٌ: مفع: (ن، ض اور تفعیل سے بھی ایک ہی معنیٰ ہے)

حسد کی تعریف:

اَلْحَسَدُ: تَمَنّٰی زَوَالِ نِعمةِ الْمَحْسُودِ اِلَی الحاسِدِ: یعنی یہ تمنی کرنا کہ صاحب نعمت کی نعمت چھن کر مجھے مل جائے۔ (التعریفات ص ۶۲ دار المنار) فی القرآن المجید: وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ. (۱۱۳/۵) فی الحدیث: ولاتحاسدوا ولاتباغضوا ولاتدابروا وکونوا عباد الله اخوانا: ایک دوسرے سے حسد کرو نہ بغض رکھو اور نہ ایک دوسرے کو پیٹھ دو اللہ کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ۔ اَلْبَغْضَاءُ: سخت دشمنی۔ الشَّنَآنُ: دشمنی کرنے والا بغض رکھنے والا، برا سمجھنے والا۔

❷ ...... | مَا تَعْتَرِیْنِیْ مِنْ خُطُوْبٍ مُلِمَّةٍ | اِلَّا تُشَرِّفُنِیْ وَتُعْظِمُ شَانِیْ |

ترجمہ:

جب بھی مجھے ناگہانی مصیبتیں پہنچتیں ہیں تو مجھے معزز ہی بناتی ہیں اور میری شان ہی بڑھاتی ہیں۔

حل لغات:

تعتری: اعتراہ الشیءُ: پیش آنا، طاری ہونا، لاحق ہونا۔ تشرف: شَرَّفَ فلانًا: عزت بخشنا، حیثیت بلند کرنا، اعزاز عطا کرنا، باعزت بنانا۔ تُعَظِّمُ: عَظَّمَهٗ: بڑا بنانا، شاندار بنانا، بڑا یا شاندار سمجھنا، بڑھانا، بڑا درجہ دینا، تعظیم

واحترام کرنا۔ "تُعظِمُ" بیروت کے نسخہ میں "ترفع" ہے۔ شَان: حالت وکیفیت۔ فی القرآن المجید: وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَّمَا تَتْلُو مِنْهُ مِن قُرْآنٍ. (۱۰/۶۱) حیثیت ومرتبہ، عزت۔ اہم معاملہ۔ لِكُلِّ امْرِءٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيْه. (۸۰/۳۷) ضرورت۔ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَن لِّمَن شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ. (۲۴/۶۲) تعلق۔ اہمیت۔ کھوپڑی کا جوڑ۔ پہاڑ کی مٹی جس پر نباتات اگے۔

❸...... | فَإِذَا تَزُوْلُ تَزُوْلُ عَنْ مُتَخَمِّطٍ | تُخْشٰى بَوَادِرُهُ لَدَى الْأَقْرَانِ |

ترجمہ:

جب وہ دور ہوتی ہیں تو ایسے متکبر شخص سے دور ہوتی ہیں جس کی جلد بازیوں سے ہمسر ڈرتے ہیں

مطلب:

جب مجھ پر مصیبتیں آتی ہیں تو اس سے میرا مزاج تبدیل ہوتا ہے نہ طبیعت نرم پڑتی ہے اور نہ ہی میں ذلیل ہوتا ہوں۔

حل لغات:

مُتَخَمِّط: مفع: تَخَمَّطَ الرجلُ: تکبر کرنا۔ سخت غضب ناک ہونا، بھڑکنا۔ غالب آنا۔ بَوَادِر: مف: البَادِرَةُ: عجلت میں نکلی ہوئی بات، غصہ کی حالت میں منہ سے نکلی ہوئی غلط بات یا لغزشِ کلام۔ ظاہر شی۔ بدیہی چیز۔ نوک۔ علامت۔ مونڈھے اور گردن کے درمیان کا گوشت۔ بَوادِرُ الغَضَبِ: غصہ میں نکلی ہوئی ناسمجھی کی باتیں۔ الاَقْرَانُ: مف: اَلْقِرْنُ لِلإنسانِ: انسان کا بہادری میں ہم پلہ، علم وہنر وغیرہ میں ہم رتبہ، ہمسر، اسی جیسا، عمر میں برابر، برابر کا، ٹکر کا، جوڑی دار، مماثل۔ عورت کے لئے بھی قِرْن ہی کہا جاتا ہے۔

❹...... | إِنِّيْ إِذَا خَفِيَ الرِّجَالُ وَجَدْتَّنِيْ | كَالشَّمْسِ لَا تَخْفٰى بِكُلِّ مَكَانِ |

ترجمہ:

جب لوگ گمنام ہو جائیں تو مجھے تو سورج کی طرح پائے گا جو کہیں بھی نہیں چھپتا۔

حل لغات:

مکان: منزلت، مقام، مرتبہ۔ هُوَ رَفِيعُ المَكَانِ. جگہ، مقام۔ ج: أَمْكِنَةٌ

وقالَ الفَضلُ بنُ عباسٍ (البسيط)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: فضل بن عباس بن عتبہ بن اَبی لہب ہے (متوفی ۹۰ھ/۷۱۴ء) یہ بنو ہاشم کے فصحاء سے ہیں، اور فرزدق اور احوص کے ہم عصر، دورِ اموی (ولید بن عبدالملک کے زمانہ کے) اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے بنو امیہ کو خطاب کرتے ہوئے یہ اشعار کہتے ہیں۔

لاتَنْبُشُوا بَيْنَنَا ماكانَ مَدْفُوْنَا	مَهْلًا بَنِيْ عَمِّنَا مَهْلًا مَوَالِيْنَا ①......

ترجمہ:

اے ہمارے چچازاد بھائیو! جلدی نہ کرو، اے ہمارے چچازاد بھائیو! ذرا نرمی سے کام لو جو معاملہ ختم ہو چکا ہے اسے نہ اچھالو۔

فائدہ:

شعر کے پہلے مصرعہ میں تکرار تاکید کیلئے ہے۔ بعض محققین کا نظریہ ہے کہ یہ ناراضگی کے اظہار کیلئے بھی ہوسکتا ہے۔

حل لغات:

لاتَنْبُشُوا: نَبَشَ الارضَ: زمین کھودنا تاکہ اس سے دفینہ نکالا جائے۔ المَسْتُورَ وعنہ: پوشیدہ چیز ظاہر کرنا۔ نَبَشَ الاَسرَارَ وعَنِ الاَسْرارِ: بھید ظاہر کرنا۔

وَاَنْ نَكُفَّ الْاَذىٰ عَنكم وتُؤْذُوْنَا	لاتَطْمَعُوا اَنْ تُهِيْنُوْنَا وَنُكْرِمَكُمْ ②......

ترجمہ:

یہ امید نہ رکھو کہ تم ہماری توہین کرو اس کے باوجود ہم تمہاری تعظیم کریں اور اس کی بھی امید نہ رکھنا کہ ہم تمہیں تکلیف نہیں دیں گے اور تم ہمیں تکلیف دیتے جاؤ۔

حل لغات:

تُهِيْنُو: اهانَ فلانٌ الامرَ او الشخصَ: کسی کام یا شخص کو معمولی و حقیر سمجھنا۔ عربی مقولہ ہے: مَنْ اَهانَ مالَهٗ

أَكْرَمَ نَفْسَهُ: جو اپنے مال کو ذلیل (خرچ) کرے گا وہ اپنے نفس کو معزز بنائے گا

3 ...... | مَهْلاً بَنِيْ عَمِّنَا عَنْ نَحْتِ أَثْلَتِنَا | سِيْرُوْا رُوَيْدًا كَمَا كُنْتُمْ تَسِيْرُوْنَا |
|---|---|

ترجمہ:

اے ہمارے چچا کے بیٹو! ہماری عزت سے کھیلنے سے باز آ جاؤ اس طرح چلو جس طرح پہلے چلا کرتے تھے۔

حل لغات:

نَحت: سنگ تراشی۔ تراش۔ فطری ساخت و بناوٹ۔ اصل۔ فطرت۔ طبعیت۔ اَثْلَةٌ: جڑ۔ گھر کا سامان۔ تیاری۔ لوگوں کا راشن۔ ج: اِثَالٌ. نحت اثلته: عیب بیان کرنا، مذمت کرنا۔

4 ...... | اَللهُ يَعْلَمُ أَنَّا لَا نُحِبُّكُمْ | وَلَا نَلُوْمُكُمْ أَلَّا تُحِبُّوْنَا |
|---|---|

ترجمہ:

اللہ جانتا ہے ہم تم سے محبت نہیں کرتے اور تمہیں ملامت نہیں کرتے اس پر کہ تم ہم سے محبت نہیں کرتے۔

5 ...... | كُلٌّ لَهُ نِيَّةٌ فِيْ بُغْضِ صَاحِبِهِ | بِنِعْمَةِ اللهِ نَقْلِيْكُمْ وَتَقْلُوْنَا |
|---|---|

ترجمہ:

اپنے ساتھی سے بغض رکھنے میں ہر ایک کی نیت ہے اللہ کا احسان ہے کہ ہم تم سے اور تم ہم سے دشمنی رکھتے ہو۔

حل لغات:

قَلِيَ (س) قِلًى: مبغوض رکھنا۔ قَلَى (ض) فلانا: کسی سے متنفر ہو کر تعلق چھوڑ دینا، کسی کو ناپسند کرتے ہوئے چھوڑ دینا. فی القرآن المجید: مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى. (۳/۹۳)

وقال الطِّرِمَّاحُ بْنُ حَكِيْمٍ (الطویل)

شاعر کا نام:

طرماح بن حکیم ہے (متوفی ۱۲۵ھ/۷۴۳ء) اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

یہ بصرہ کی مسجد میں تکبر و گھمنڈ سے چل رہا تھا کسی نے دیکھ کر کہا یہ متکبر کون ہے تو جواب میں شاعر نے یہ اشعار کہے۔

❶ لَقَدْ زَادَنِيْ حُبًّا لِنَفْسِيْ اَنَّنِيْ | بَغِيْضٌ اِلٰى كُلِّ امْرِءٍ غَيْرِ طَائِلِ

ترجمہ:

اس بات نے میری جان سے میری محبت زیادہ کردی کہ میں ہر بے کار شخص کے ہاں مبغوض ہوں۔

حل لغات:

بغیض: نفرت وکراہت کرنے والا۔قابل نفرت۔طائل: فا . طَالَ (ن) علیه طَوْلاً: مہربانی کرنا۔انعام دینا۔

❷ وَاِنِّيْ شَقِيٌّ بِاللِّئَامِ ولا تَرٰى | شَقِيًّا بِهِمْ اِلَّا كَرِيْمَ الشَّمَائِلِ

ترجمہ:

اور بے شک میں کمینوں کے ہاں بدبخت ہوں اور تُو ان کے ہاں معزز لوگوں کو ہی بدبخت دیکھے گا۔

حل لغات:

الشمائل: مف: الشِّمال: بائیں جانب، بایاں۔فی القرآن المجید: وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ. (۵۶/۴۱) نحوست، بدفعلی۔اخلاق وعادات۔

❸ اذا مارَاٰنِيْ قَطَّعَ الطَّرْفَ بَيْنَهٗ | وبَيْنِيْ فِعْلَ العَارِفِ الْمُتَجَاهِلِ

ترجمہ:

جب مجھے دیکھتا ہے تو تجاہل عارفانہ کرتے ہوئے نظر پھیر لیتا ہے۔

حل لغات:

اَلْمُتَجَاهِل: فا۔تجاہل: بناوٹی جاہل بننا۔

❹ مَلَأَتْ عَلَيْهِ الْاَرْضَ حَتّٰى كَاَنَّهَا | مِنَ الضِّيْقِ فِيْ عَيْنَيْهِ كِفَّةُ حَابِلِ

ترجمہ:

میں نے اس پر زمین تنگ کردی اس کی نظر میں وہ تنگی کی وجہ سے شکاری کے جال کی طرح ہے۔

حل لغات:

کِفَة ہر گول چیز۔گودنے کا حلقہ یا گول لکیر۔شکاری کا جال، پھندا۔پانی جمع ہونے کا گول گڑھا۔ترازو کا پلڑا۔
ج: کِفَف و کِفَاف. حابل: پھندا لگا کر شکار کرنے والا

5...... اَكُلُّ امْرِءٍ اَلْفٰى اَبَاهُ مُقَصِّرًا | مُعَادٍ لِاَهْلِ الْمَكْرُمَاتِ الْاَوَائِلِ

ترجمہ:

کیا ہر وہ شخص جس نے اپنے باپ کو کوتاہ پایا سابقہ شرفاء سے دشمنی کرتا ہے۔

حل لغات:

مقصرا: فا. قَصَّرَ فلان عن الامر: کسی کام سے عاجز و بے بس ہونا۔ عاجز ہو کر چھوڑ دینا، کسی کام کو کرنے میں ناکام رہنا۔ فی الامر: کسی کام میں سستی برتنا، کوتاہی کرنا۔

6...... اِذَاذُكِرَتْ مَسْعَدَةُ وَالِدِهِ اِضْطَنٰى | ولا يَضْطَنِيْ مِنْ شَتْمِ اَهْلِ الْفَضَائِلِ

ترجمہ:

جب اس کے باپ کے کارنامے بیان کئے جائیں تو سکڑ جاتا ہے اور اہل فضائل کو گالی دیتے ہوئے نہیں سکڑتا۔

حل لغات:

مسعاة: مص. کوشش۔ یہاں برے کارنامے مراد ہیں۔ یضطنی (افتعال) ضَنِيَ (س) ضَنًى: سخت بیمار ہونا جس سے ڈھیلا اور دبلا ہو جائے۔

7...... ومَامُنِعَتْ دارٌ ولاعَزَّ اَهْلُها | مِنَ النَّاسِ اِلَّا بِالْقَنَا وَالْقَنَابِلِ

ترجمہ:

کوئی گھر محفوظ ہو سکتا ہے نہ اسکے رہنے والے معزز ہو سکتے ہیں مگر نیزوں اور گھوڑوں سے۔

آ تجھ کو بتاؤں تقدیرِ اُمم کیا ہے
شمشیر و سنان اوّل طاؤس رباب آخر

حل لغات:

اَلْقَنابِل: مف: اَلْقَنْبَلَةُ: گھوڑوں یا لوگوں کی جماعت۔

وقال بعضُ بَنِيْ فَقْعَسٍ (الكامل)

شاعر کانام:

مرداس بن جشیش ہے۔ ابو محمد اعرابی نے ایسا ہی کہا ہے۔

❶ | وَذوِیْ ضِبابٍ مُظْهِرِیْنَ عَداوَةً | قُرْحِی الْقُلُوْبِ مُعاوِدِی الْإفْنادِ |
|---|---|

ترجمہ:

اور بہت سے کینہ وراور دشمنی کو ظاہر کرنے والے زخمی دل، فحش گوئی کے عادی ہیں۔

حل لغات:

ضِبَابٌ: مف: اَلضَّبُّ: گوہ۔ کینہ، دل میں چھپا ہوا غیظ وغضب۔ ہونٹ کی ایک بیماری جس سے ورم آجاتا ہے۔ قُرْحٰی: مف: القَرِیْحُ: زخمی۔

❷ | نَاسَیْتُهُمْ بَغْضَاءَ هُمْ وتَرَكْتُهُمْ | وهُمْ إذَا ذُكِرَ الصَّدِیْقُ أعَادِ |
|---|---|

ترجمہ:

میں نے ان کے بغض کو نظر انداز کرتے ہوئے فراموش کر دیا جب دوستوں کا ذکر ہوتا ہے تو وہ دشمن ہی شمار ہوتے ہیں۔

❸ | کَیْما اُعِدَّ هُمُ لِأبْعَدَ مِنْهُمْ | ولَقَدْ یُجاءُ إلٰی ذَوِی الْأحْقَادِ |
|---|---|

ترجمہ:

اس لئے کہ میں انہیں ان سے بڑے دشمن کے لئے تیار رکھوں اور کبھی ضرورتاً کینہ وروں کے پاس جانا پڑتا ہے۔

حل لغات:

اَلْأحْقَاد: وحُقُودٌ: مف: اَلحِقْد: کینہ وبغض۔

کینہ کی تعریف:

اَلْحِقْدُ: هُوَ طَلَبُ الاِنْتِقامِ. وَتَحْقِیقُهُ: اَنَّ الغَضَبَ إذالَزِمَ كَظْمَهُ لِعِجْزٍعَنِ التَّشَفِّی فِی الحَالِ رَجَعَ اِلَی البَاطِنِ وَاحْتَقَنَ فِیْهِ فَصَارَ حِقْدًا.

کینہ:

دل میں انتقام کی چھپی ہوئی چاہت کو کہتے ہیں۔ اس کی تحقیق یہ ہے کہ جب کوئی عجز کی وجہ سے فی الفور بدلہ نہ لے سکے اور غصہ پی جائے تو وہ اس کے دل میں بیٹھ جاتا ہے اور اس میں گھر کر لیتا ہے یہی (دل میں چھپا ہوا غصہ) کینے کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ (التعریفات للجرجانی، ص ۶۵، دار المنار)

وقال يَزِيدُ بنُ الحَكَمِ الكِلابِيُّ (الطويل)

1 ...... | دَفَعْنَاكُم بِالقَوْلِ حَتّٰى بَطِرْتُم | وَبِالرَّاحِ حَتّٰى كَانَ دَفْعُ الأَصَابِعِ |

ترجمہ:

ہم نے تمہیں بات چیت کے ذریعے دور کیا تو تم اترانے لگے اور ہتھیلیوں سے دور کیا یہاں تک کے معاملہ طمانچوں تک پہنچا۔

مطلب:

شاعر اپنے چچازاد بھائیوں کو خطاب کررہا ہے کہ ہم نے بات چیت کے ذریعے معاملہ سلجھانا چاہا تو تم اسے ہماری کمزوری سمجھنے لگے پھر ہم نے تھوڑی سختی کی جب اس سے بھی کام نہ چلا تو دھمکی اور ڈانٹ ڈپٹ سے مسئلہ حل کرنا چاہا۔

حل لغات:

بَطِرْتُم: بَطِرَ(س) بَطَرًا: اترانا، اکڑنا، پھولا نہ سمانا، آپے سے باہر ہونا۔ بہ: بوجھل ہونا۔ گھبرانا۔ کفران نعمت کرنا، نعمت کو ٹھکرانا، حقیر سمجھنا۔ الرَّاحُ: مف: الراحَةُ: ہتھیلی۔ خوشی، راحت، اطمینان۔ بیوی۔ صحن۔

2 ...... | فَلَمَّا رَأَيْنَا جَهْلَكُمْ غَيْرَ مُنْتَهٍ | وَمَا غَابَ مِنْ أَحْلامِكُمْ غَيْرَ رَاجِعِ |

ترجمہ:

جب ہم نے دیکھا کہ تمہاری جہالت ختم ہونے والی نہیں اور نہ ہی تمہاری کھوئی ہوئی عقلیں واپس آسکتی ہیں۔

حل لغات:

أَحْلَامٌ: مف: الحِلْمُ: بردباری، دوراندیشی، ضبط وتحمل۔ عقل وخرد۔ فی القرآن المجید: أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُم بِهٰذَا. (۳۲/۵۲)

3 ...... | مَسِسْنَا مِنَ الآبَاءِ شَيْئًا وَكُلُّنَا | إِلٰى حَسَبٍ فِي قَوْمِهِ غَيْرِ وَاضِعِ |

ترجمہ:

تو ہم نے اپنے باپ دادا کے بارے میں تحقیق کی (تو معلوم ہوا کہ) ہم سب اپنی قوم میں ایسے نسب سے ہیں جو گرا ہوا نہیں۔

حل لغات :

واضع:فا. گھ یا،رذیل۔

❹ فَلَمَّا بَلَغْنَا الْأُمَّهَاتِ وَجَدْتُمْ | بَنِیْ عَمِّكُمْ كَانُوْا كِرَامَ الْمَضَاجِعِ

ترجمہ:

لیکن جب ہم ماؤں تک پہنچے تو تم نے اپنے چچازاد بھائیوں کو معزز ماؤں والا پایا۔

مطلب :

جب ہماری آپس میں نہ بنی اور روز بروز اختلاف بڑھتا ہی گیا تو اختلاف کی اصل وجہ معلوم کرنے کیلئے ہم نے نسب کی جانچ پڑتال کی تو معلوم ہوا کہ ہمارے آباؤ واجداد تو ایک ہی خاندان کے ہیں لیکن ماؤں میں فرق ہے یعنی ہماری مائیں تمہاری ماؤں سے افضل ہیں اور ہر شے اپنی اصل کی طرف لوٹتی ہے۔

حل لغات :

اَلْمَضَاجِعُ:مف:اَلْمَضْجَعُ: بستر، پلنگ، چارپائی۔خواب گاہ، سونے کا کمرہ۔یہاں مراد "مائیں" ہیں۔

❺ بَنِیْ عَمِّنَا لَا تَشْتِمُوْنَا وَدَافِعُوْا | عَلٰی حَسَبٍ مَافَاتَ قِیْدَ الْاَكَارِعِ

ترجمہ:

اے ہمارے چچازاد بھائیو! ہمیں گالیاں نہ دو اور اس نسب پر صلح کرلو جو گھوڑے کی پنڈلی کے برابر بھی کم نہیں ہوا۔

حل لغات :

اَلاَكَارِعُ:مف:اَلْكُرَاعُ: آدمی کے گھٹنے سے نیچے ٹخنے تک پنڈلی کا حصہ۔گائے اور بکری کے کم گوشت پنڈلی کا حصہ (مذکر و مؤنث)

❻ وَكُنَّا بَنِیْ عَمٍّ نَزَا الْجَهْلُ بَيْنَنَا | فَكُلٌّ يُوَفّٰى حَقَّهٗ غَيْرَ وَادِعِ

ترجمہ:

ہم چچازاد بھائی تھے (مگر) جہالت ہم میں کود پڑی ہر ایک کو اس کا حق پورا پورا دیا جائے؛ کیونکہ کوئی بھی اپنا حق چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔

حل لغات :

وَادِعٌ:فا.وَدَعَ(ف)وَدْعًا: آرام و سکون پانا۔سکون پذیر ہونا، قرار پانا۔ الشیءَ: چھوڑنا۔فی القرآن

المجید:مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی. (۳/۹۳)

وقال جابرُ بْنُ رَالانَ السَّنبُسِیُّ (الطویل)

شاعر کانام :

جابر بن رالان سنبسی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔ یہ شاعر بنو جدیلہ کے کسی شخص کو خطاب کرتے ہوئے یہ اشعار کہتا ہے۔

❶ لَعَمْرُکَ مَا اُخزٰی اِذَا مَا نَسَبْتَنِی	اِذَا لَمْ تَقُلْ بُطْلاً عَلَیَّ وَمَیْنًا

ترجمہ:

تیری زندگی کی قسم! جب تو میرا نسب بیان کرے گا تو میں ذلیل نہیں ہوں گا بشرطیکہ تو میرے خلاف کوئی غلط یا جھوٹی بات نہ کہے۔

حل لغات :

نَسَبْتَ :نَسَبَ الشَّاعِرُ بِفُلانَةٍ(ض)نَسِیبًا: شاعر کا اپنے اشعار میں عورت کے ساتھ رہنے اور عشق ومحبت کا اشارۃً بیان کرنا۔الشیءَ(ن)نَسَبًا: وصف بیان کرنا۔اصل نسب بیان کرنا۔فلانا: کسی سے نسب معلوم کرنا۔الشیءَ الی فلانٍ: کسی کی طرف کوئی چیز منسوب کرنا۔بُطْلاً:مص.بَطَلَ(ن)بُطْلًا: بے کار ہونا، ضائع ہوجانا۔باطل ومنسوخ ہونا۔دلیل کا لغو ہونا۔استعمال ختم ہوجانا۔مَیْنًا: مص.مَانَ(ض)مَیْنًا: جھوٹ بولنا۔

❷ وَلٰکِنَّمَا یَخزٰی اِمْرُءٌ تَکْلِمُ اِسْتَهُ	قَنَا قَومِهٖ اِذَا الرِّمَاحُ هَوَیْنَا

ترجمہ:

لیکن وہ ذلیل ہوجائے گا جس کی سرین کو اس کی قوم کے نیزوں نے زخمی کیا جب نیزے گر رہے تھے۔

حل لغات :

اِسْتٌ: سرین۔

❸ فَاِنْ تُبْغِضُوْنَا بِغضَةً فِی صُدُورِکُمْ	فَاِنَّا جَدَعْنَا مِنْکُمْ وشَرَیْنَا

ترجمہ:

اگر تمہارے سینوں میں ہم سے بغض ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے تمہاری ناک کاٹی اور تمہیں بیچا۔

حل لغات :

جَذَعَهُ(ف) جَذْعًا: ناک کاٹنا، بدن کا کوئی حصہ کاٹنا۔ قید کرنا۔ جیل میں ڈالنا۔ شَراهُ(ض) شِرًا: بیچنا۔

④ ...... | وَنَحْنُ غَلَبْنَا بِالْجِبَالِ وعِزِّهَا | ونحن وَرِثْنَا غَيْثًا وَبُدَيْنَا |

ترجمہ:

ہم پہاڑوں اوران کی بلندیوں کی وجہ سے غالب ہوئے اور ہم ہی غیث اور بدین کے جانشین ہیں۔

حل لغات :

عِزٌّ: عزت وآبرو۔ طاقت، غلبہ۔ شدت۔ سخت بارش۔ عِزُّ الجِبَالِ: پہاڑوں کی بلندی۔

⑤ ...... | وَأَيُّ ثَنَايَا الْمَجْدِ لَمْ نَطَّلِعْ لَهَا | وأَنْتُمْ غِضَابٌ تَحْرِقُونَ عَلَيْنَا |

ترجمہ:

اور عظمت کی وہ کون سی وادی ہے جسے ہم نے سر نہ کیا اور تم غضبناک ہوکر ہم پر دانت پیستے رہے۔

حل لغات :

غِضَابٌ: مف: غَضِبٌ. غَضِبَ عليه(س) غَضَبًا: کسی پر غصہ ہونا، ناراض ہونا اور انتقام کا ارادہ کرنا۔
تَحْرِقُونَ: حَرَقَ أنْيَابَهُ: دانت پیسنا، دانتوں کو رگڑنا۔

وقال سَبْرَةُ بْنُ عَمْرِو الْفَقْعَسِيُّ (الطويل)

شاعر کا نام:

سبرۃ بن عمرو فقعسی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

اشعار کا پس منظر:

عباد تیمی اور معبد اسدی، عرب کے حاکم ضمرہ بن ضمرہ نہشلی تمیمی کے پاس مقدمہ لے گئے، ضمرہ نے عباد کو ترجیح دی تو بنو اسد ناراض ہو گئے، مسئلہ ذاتیات تک پہنچا، ضمرہ نے شاعر (اس کا تعلق بنو اسد سے ہے) کو طعنہ دیا کہ تو کنجوس ہے مہمان نوازی نہیں کرتا اسی لئے تیرے پاس اونٹ اور دودھ زیادہ ہے، اس موقع پر شاعر نے ضمرہ کو خطاب کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

❶ أتنسى دِفاعِي عنكَ إذا أنتَ مُسلَمٌ | وقد سالَ مِن ذُلٍّ عليكَ قُراقِرُ

ترجمہ:

کیا تو اپنے بارے میں میرے دفاع کو بھول گیا جب تو بے یار و مددگار تھا اور تحقیق وادی قراقر میں تجھ پر ذلت کا سیلاب بہا۔

حل لغات:

دِفَاعٌ: مص. (مفاعلة) دَافَعَ عنهُ: دِفاع کرنا، حمایت کرنا، بچاؤ کرنا، وکالت کرنا، صفائی پیش کرنا، مقدمہ کی پیروی کرنا، کسی کی کامیابی کی کوشش کرنا۔ عنهُ الأذیٰ: تکلیف دور کرنا۔ فلانًا فی حاجَتِهِ: کسی کے حق یا مطالبہ میں ٹال مٹول کرنا، ادائیگی نہ کرنا۔ مزاحمت کرنا۔

❷ ونِسوتُكُم فِي الرَّوْعِ بادٍ وُجُوهُهَا | يُخَلْنَ إماءً والإماءُ حَرائِرُ

ترجمہ:

اور جنگ میں تمہاری عورتوں کے چہرے ظاہر ہو گئے تو لونڈیاں معلوم ہو رہی تھیں؛ حالانکہ وہ لونڈیاں آزاد عورتیں تھیں۔

حل لغات:

اَلإمَاءُ: مف: اَلأمَةُ: باندی، لونڈی۔ بندی۔ یا أمَةَ اللهِ: اے خدا کی بندی۔

❸ أعَيَّرتَنا ألبانَها ولُحومَها | وذٰلِكَ عارٌ يا ابنَ رَيطةَ ظاهِرُ

ترجمہ:

اے ریطہ کے بیٹے تو ہمیں اونٹنیوں کے دودھ اور گوشت کا طعنہ دیتا ہے! یہ طعنہ تو بے بنیاد ہے۔

❹ نُحابِي بِها أكْفاءَنا ونُهِينُها | ونَشرَبُ فِي أثمانِها ونُقامِرُ

ترجمہ:

(کیونکہ) ہم وہ اونٹ اپنے اقارب و احباب کو تحفے میں پیش کرتے ہیں، اُنہیں ذبح کرتے ہیں، ان کی قیمت سے شراب پیتے اور جوا کھیلتے ہیں۔

حل لغات:

حَابٰی: حَابَی الرَّجُلَ: مدد کرنا۔ طرف داری کرنا۔ اَثْمَانٌ: مف: اَلثَّمَنُ: قیمت، نرخ، نقد مال یا سامان

جو باہمی رضامندی سے دوسری شی کے عوض دیا جائے۔ قَامِرُ: (مفاعلة) قَامَرَهُ: کسی کے ساتھ جواء کھیلنا۔ علی شیءٍ: کسی چیز کی بازی لگانا۔

وقال آخرُ مِنْ بَنِیْ فَقْعَسٍ (الوافر)

❶ | أَيَبْغِي آلُ شَدَّادٍ عَلَيْنَا | وما يُرْغِي لِشَدَّادٍ فَصِيلُ |
|---|---|

ترجمہ:

کیا آل شداد ہم پر فخر کرتے ہیں؛ حالانکہ انہیں تو اونٹنی کا بچہ بھی نہیں دیا جاتا۔

مطلب:

اگر یُرْغی ہوتو مطلب ہوگا کہ آل شداد اتنے محتاج اور تنگ دست ہیں کہ ان کے پاس اونٹنی کا بچہ بھی نہیں۔ اور اگر یُرْغي ہو جیسا کہ دیوان الحماسہ (ص ۴۳. دار الکتب العلمية .بیروت لبنان) اور شرح مرزوقی (ج ۱ ص ۱۷۵) میں ہے تو مطلب ہوگا کہ آل شداد اگر مدد طلب کرنے لئے نکلیں تو انہیں اونٹنی کا بچہ بھی کوئی نہیں دے گا۔ جب آل شداد اتنے تنگ دست اور حقیر لوگ ہیں تو ہم پر فخر کس وجہ سے کر رہے ہیں۔ عرب میں دستور تھا کہ غریب رسی لے کر نکلتا اور لوگوں سے مدد کی اپیل کرتا تو وہ اسے اونٹنی، گائے، بکری وغیرہ کا بچہ دیتے تھے۔

حل لغات:

فَصِيلُ: اونٹنی یا گائے کا وہ بچہ جس کا دودھ چھڑا کر ماں سے الگ کر دیا گیا ہو۔ شہر کی چار دیواری۔ شہر پناہ کے قریب، یہ سُور سے چھوٹی ہوتی ہے۔ ج: فِصْلَانٌ وفِصَالٌ.

❷ | فَإِنْ تَغْمِزْ مَفَاصِلَنَا تَجِدْهَا | غِلَاظًا فِي أَنَامِلِ مَنْ يَصُولُ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر تو ہمارے جوڑوں کو دبا کر دیکھے تو انہیں حملہ آور کی انگلیوں میں سخت پائے گا۔

مطلب:

اگر کوئی ہماری جرأت و بہادری کا امتحان لے تو ہم پر غالب نہیں آسکتا۔

حل لغات:

تَغْمِزْ: غَمَزَ (ض) غَمْزًا: ہاتھ سے ٹٹولنا (ہاتھ لگا کر دیکھنا کہ کیسا ہے) يَصُولُ: صَالَ عليه (ن)

صَوْلاً: حملہ کرنا، مغلوب کرنے کے لئے کسی پر جھپٹنا، کسی پر جست لگانا، کود پڑنا۔

وقَالَ جَزْءُ وبْنُ كُلَيْبِ الْفَقْعَسِيُّ (الطويل)

شاعر کانام:

جزءوبن کلیب فقعسی ہے۔

اشعار کا پس منظر:

یہ شاعر قحط کے زمانہ میں یزید بن حزیفہ بن کوزاسدی کے پاس رہنے لگا، اسی اثناء میں یزید نے اس سے بیٹی کا رشتہ طلب کیا تو شاعر نے انکار کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

تَبَغَّى ابْنُ كُوْزٍ وَالسَّفَاهَةُ كَاسْمِهَا	لِيَسْتَادَ مِنَّا اَنْ شَتَوْنَا لَيَالِيَا

1

ترجمہ:

ابن کوز نے ہم سے شہزادی کا رشتہ طلب کر کے سرکشی کی اس وجہ سے کہ ہم چند دن قحط میں مبتلا ہوئے اور بے وقوفی اپنے نام جیسی ہے۔

اٹھا لے جا یہ اپنادام ودانہ مجھے مت صید کر چالاک ہوکر

حل لغات:

یَسْتَادُ: (افتعال) اِسْتَادَ الْقَوْمُ: لوگوں کا اپنے سردار کو قتل کرنا۔ سردار سے بیٹی کا رشتہ طلب کرنا۔ شَتَوْنَا: شَتَا الْقَوْمُ (ن) شَتْوًا: موسم سرما میں داخل ہونا۔ سردی کے موسم میں خشک سالی کی مصیبت جھیلنا۔

2

فَمَا اَكْبَرُ الْاَشْيَاءِ عِنْدِيْ حَزَارَةً	بِاَنْ اُبْتَ مَزْرِيًّا عَلَيْكَ وَزَارِيَا

ترجمہ:

میرے نزدیک اس سے بڑھ کر کوئی غم نہیں کہ تو اس حال میں لوٹے کہ عیب لگایا جائے اور عیب لگانے والا ہو۔

حل لغات:

حَزَارَةٌ: غصہ وغیرہ جس کی وجہ سے دل میں درد ہو۔ کلام کی کج روی۔ ج: حَزَازَاتٌ. مَزْرِيًّا: اسم ظرف. اس میں "ی" نسبت کی ہے۔ زَارِيٌ: فا. زَرَى عليه (ض) زَرْيًا: عیب لگانا، عتاب کرنا۔ عليه عَمَلَهٗ: کسی کام میں عیب نکالنا، اظہار ناراضگی کرنا۔

3 | وَاَنَا عَلٰى عَضِّ الزَّمَانِ الَّذِىْ تَرٰى | نُعَالِجُ مِنْ كُرْهِ الْمَخَازِى الدَّوَاهِيَا |

ترجمہ:

زمانے کی اس تکلیف کے باوجود جسے تو دیکھ رہا ہے ذلتوں کو ناپسند کرتے ہوئے ہم مصیبتیں برداشت کرتے ہیں۔

حل لغات:

اَلْمَخَازِی: مف: الْمَخْزَاةُ: ذلت، رسوائی۔ الدَّوَاهِیَا: مف: اَلدَّاهِیَةُ: مصیبت وآفت۔ رَجُلٌ دَاهِیَةٌ: صاحب بصیرت۔ معاملہ فہم آدمی۔ دَوَاهِی الدَّهْرِ: مصائب زمانہ، حوادثِ زمانہ۔

4 | فَلَا تَطْلُبَنَّهَا يَا ابْنَ كُوزٍ فَاِنَّهُ | غَذَا النَّاسُ مُذْ قَامَ النَّبِيُّ الْجَوَارِيَا |

ترجمہ:

اے ابن کوز اسے طلب نہ کر؛ کیونکہ جب سے نبی (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ) تشریف لائے ہیں لوگ لڑکیوں کی پرورش کرنے لگے ہیں۔

مطلب:

سرکار مدینہ سرور قلب وسینہ صاحب معطر پسینہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری سے پہلے عرب کے لوگ بچیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ نے اس فعلِ بد سے منع فرمایا اور بچیوں کی پرورش کرنے پر اجر وانعام کا وعدہ فرمایا تو لوگ اپنی بچیوں کی پرورش کرنے لگے لہذا ہم بھی اپنی لڑکی کی پرورش خود کریں گے اسے تیرے حوالے نہیں کر سکتے۔

نوٹ:

دیوان حماسہ کے بعض نسخوں میں "غدا" ہے جب کہ شرح مرزوقی اور بیروت کے دیگر نسخوں میں "غذا" ہے اور یہی صحیح ہے اور اسی کے مطابق شعر میں لکھا گیا ہے۔

حل لغات:

اَلْجَوَارِیَا: مف: الْجَارِیَةُ: باندی۔ کم سن عورت، لڑکی۔ نوکرانی۔ آفتاب۔ کشتی۔ فی القرآن المجید: ﴿حَمَلْنٰكُمْ فِى الْجَارِيَةِ﴾ (۶۹/۱۱) ہوا۔ سانپ۔

5 | وَاِنَّ الَّتِىْ حَدَّثْتَهَا فِىْ اُنُوْفِنَا | وَاعْنَاقِهَا مِنَ اللاناء كما هي |

ترجمہ:

بے شک جس غیرت اور عصبیت کا تجھ سے ذکر کیا گیا ہے ہماری ناکوں اور گردنوں میں جیسی تھی ویسی ہی ہے۔

مطلب:

قحط سالی کے باوجود ہماری عظمت وشرافت ختم نہیں ہوئی۔ناک اور گردن کا ذکر اس لئے کیا کہ کسی بات کا انکار کرتے ہوئے اکثر لوگ ناک چڑھاتے ہیں یا گردن ہلاتے ہیں۔

حل لغات:

حُدِّثت:(تفعیل)حَدَّث: کلام کرنا،خبر دینا،بیان کرنا۔رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وآلہ وصحبہ وبارک وسلم کی حدیث بیان کرنا۔بِالنِّعمَةِ:اظہار نعمت کرنا،نعمت پر شکر ادا کرنا۔فی القرآن المجید:﴿وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾. (۱۱/۹۳) فلانًا الحديث وبه: کسی سے حدیث بیان کرنا،خبر دینا۔عن فلانٍ:روایت کرنا۔

وقالَ زِيَادَةُ الْحَارِثِيُّ (الطویل)

شاعر کانام:

زیادہ حارثی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔انہیں ہدبہ بن خشرم نے قتل کیا تھا۔

❶ لَمْ أَرَ قَوْمًا مِثْلَنَا خَيْرَ قَوْمِهِمْ	أَقَلَّ بِهِ مِنَّا عَلَى قَوْمِهِمْ فَخْرًا

ترجمہ:

میں نے کسی ایسے قبیلے کو نہیں دیکھا جو اپنی قوم میں ہماری طرح سب سے بہتر ہونے کے باوجود اپنی قوم پر ہم سے کم فخر کرتا ہو۔

حل لغات:

فَخْرًا:مص.فَخَرَ الرَّجُلُ (ف) فَخْرًا: اپنی یا اپنی قوم کی خوبیوں پر ناز کرنا،فخر کرنا،فوقیت جتانا(اپنے لئے کسی خوبی کو ذریعہ اعزاز سمجھنا)تکبر کرنا،غرور کرنا۔

❷ وَمَا تَزْدَهِينَا الْكِبْرِيَاءُ عَلَيْهِمُ	إِذَا كَلَّمُونَا أَنْ نُكَلِّمَهُمْ نَزْرًا

ترجمہ:

ان پہ ہماری عظمت کم نہیں ہوتی اس وجہ سے کہ جب وہ ہم سے بات کریں تو ہم ان سے تھوڑا کلام کریں۔

مطلب:

ہم ایسا نہیں کرتے کہ اپنی قوم کے تمام افراد کو اپنے جیسا ہی سمجھتے ہیں اور جب وہ ہم سے بات چیت کریں تو ہم ان سے بات چیت کرتے ہوئے حقارت محسوس نہیں کرتے بلکہ حسن اخلاق سے پیش آتے ہیں اور اس سے ہماری عزت کم نہیں ہوتی، چنانچہ حدیث شریف میں ہے: ((مَن تَوَاضَعَ لله رَفَعَهُ الله)) جو اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی وانکساری کرے تو اللہ تعالیٰ اسے بلند کرتا ہے۔

حل لغات:

تَزْدَهِيْ: (افتعال) إِزْدَهٰی: مغرور ومتکبر ہونا۔ الشيءُ فلان وبه: کسی چیز کا کسی کو حقیر وذلیل بنانا۔ الْكِبْرِيَاءُ: (مؤنث) تکبر، اطاعت سے بالاتری کا احساس، عزت نفس۔ اقتدار، حکومت۔ في القرآن المجيد: ﴿وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَاءُ فِي الْأَرْضِ﴾ (۱۰/۷۸) نَزْرًا: مص. نَزَرَ الشيءَ(ن)نَزْرًا: کم کرنا۔ فلانًا: کسی کو حقیر و کم درجہ سمجھنا۔ اکسانا، کسی کام میں عجلت کرانا، کسی کے پاس سے تھوڑا تھوڑا کر کے سب کچھ نکلوالینا۔ اصرار کر کے لینا۔ یہاں موصوف محذوف ہے یعنی کلامًا نَزْرًا.

❶ ...... وَنَحْنُ بَنُوْ مَاءِ السَّمَاءِ فَلا نَرٰی | لِأَنْفُسِنَا مِن دُوْنِ مَمْلَكَةٍ قَصْرًا

ترجمہ:

ہم بادشاہ کی اولاد ہیں اس لئے ہم اپنے لئے سلطنت کے علاوہ کوئی جگہ مناسب نہیں سمجھتے۔

حل لغات:

مَمْلَكَة: حکمرانی واقتدار۔ قَصْرًا: مد کی ضد، عدم کشش۔ کوتاہی۔ عجز و بے بسی۔ آخری درجہ، آخری حد۔ محل (کشادہ اور شان دار مکان) کوٹھی۔ ج: قُصُوْرٌ. رات کا ابتدائی وقت، شام

وقَالَ ابْنُهُ مِسْوَرٌ حِيْنَ عَرَضَ عَلَيْهِ سَعِيْدُ بْنُ الْعَاصِ سَبْعَ دِيَاتٍ فَأَبٰى (الطويل)

شاعر کا نام:

مسور بن زیادہ حارثی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کے باپ زیادہ کو ہدبہ بن خشرم نے قتل کیا تو زیادہ کے بھائی سعید بن عاص گورنر مدینہ منورہ کے پاس مقدمہ

لے گئے حضرت سعید نے گرفتاری کے لئے سپاہی روانہ کئے، ہدبہ فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا، اس کے چچا اور دیگر دو شخصوں کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا پھر ہدبہ نے کچھ دیکر انہیں آزاد کرالیا تو مقتول کے وارث حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس مقدمہ لے کر گئے تو فریقین نے اپنی اپنی صفائی پیش کی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے ہدبہ سے خلوت میں واقعہ کی تفتیش کی تو اس نے اقبال جرم کرلیا پھر مقتول کے وارثین سے پوچھا گیا مقتول کا کوئی بیٹا ہے؟ جواب ملا جی ہاں ابھی وہ چھوٹا ہے، تو آپ نے اس کے بالغ ہونے تک فیصلہ مؤخر کر دیا اور سعید بن عاص کو لیٹر لکھا کہ اس کے بالغ ہونے تک ہدبہ کو قید رکھو، جب مسور بڑا ہو کر قصاص طلب کرنے کیلئے مدینہ منورہ آیا تو قریش کے بہت سے معزز حضرات نے جن میں حضرت امام حسین بن علی، عبداللہ بن عمرو، عمر بن عثمان، سعید بن عاص اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہم بھی شریک تھے ہدبہ کو قصاصاً قتل نہ کرنے کی درخواست کی اور سات گنا زیادہ دیت دینے کا وعدہ کیا (کیونکہ ہدبہ بڑے فصیح وبلیغ شاعر تھے) لیکن مسور نے انکار کرتے ہوئے فی البدیہ یہ اشعار کہے۔

❶ ...... أَبَعْدَ الَّذِي بِالنَّعْفِ نَعْفِ كُوَيْكِبٍ	رَهِينَةِ رَمْسٍ ذِي تُرَابٍ وَجَنْدَلِ

ترجمہ:

کیا اس شخص کے بعد جو کویکب پہاڑ کے پہلو میں مٹی اور پتھروں والی قبر میں دفن ہے۔

حل لغات:

النَّعْفِ: نشیب وفراز والی اونچی جگہ۔ ج: نِعَاف. كُوَيْكِبٌ: پہاڑ کا نام ہے۔ رَهِينَةٌ: گروی رکھی ہوئی چیز، کسی چیز کے عوض روکی ہوئی چیز۔ فی القرآن المجید: ﴿كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ﴾ (۳۸/۷۴) پابند آدمی، یرغمال۔ ج: رَهَائِنُ. رَمْسٌ: قبر (جو زمین کے برابر ہو) قبر پر ڈالی جانے والی مٹی۔ دھیمی آواز۔ ج: رُمُوسٌ وَأَرْمَاسٌ. جَنْدَلٌ: نہر کے بہاؤ کی وہ جگہ جہاں پتھر ہوتے ہیں اور پانی زور سے بہتا ہے۔ چٹان۔ ج: جَنَادِلُ.

❷ ...... أُذَكَّرُ بِالْبُقْيَا عَلَى مَنْ أَصَابَنِي	وَبُقْيَايَ أَنِّي جَاهِدٌ غَيْرُ مُؤْتَلِ

ترجمہ:

مجھے اس شخص پر رحم کی اپیل کی جاتی ہے جس نے مجھے مصیبت پہنچائی میرا رحم تو یہ ہے کہ کوشش کروں سستی نہ کروں۔

حل لغات:

مؤتل: فا. کوتاہی کرنے والا (افتعال) اِئتَلٰی: قسم کھانا۔ الا (ن) اَلْوًا: کوشش کرنا۔ سست وکمزور ہونا۔ کوتاہی کرنا۔

③ فَـاِنْ لَـمْ اَنَـلْ ثَـارِيْ مِنَ الْيَوْمِ اَوْغَدٍ | بَـنِـي عَـمِّـنَـا فَـالـدَّهْـرُ ذُوْ مُتَطَوَّلِ

ترجمہ:

اے چچازاد بھائیو! اگر میں آج یا کل انتقام نہ لے سکا تو زمانہ طویل ہے۔

④ فَـلا يَدْعُـنِـي قَـوْمِـي لِيَـوْمِ كَـرِيْهَةٍ | لَـئِـنْ لَّـمْ اُعَـجِّـلْ ضَـرْبَـةً اَوْاُعَـجَّـلِ

ترجمہ:

میری قوم مجھے جنگ کے دن نہ بلائے اگر میں ضرب لگانے میں جلدی نہ کروں یا جلدی نہ مارا جاؤں۔

⑤ اَنَـخْـتُـمْ عَـلَـيْـنَـا كَـلْـكَـلَ الْحَرْبِ مَرَّةً | فَـنَـحْـنُ مُـنِـيْـخُـوْهَـا عَـلَـيْـكُمْ بِكَلْكَلِ

ترجمہ:

تم نے ایک بار ہم پر جنگ کا سینہ بٹھایا تو ہم بھی اسے تم پر بٹھانے والے ہیں۔

مطلب:

تم نے میرے باپ کو قتل کر کے خود ہی جنگ چھیڑ دی ہے اب ہم انتقام ضرور لیں گے۔

حل لغات:

مُـنِـيْـخُـو: (افعـال) اَنَـاخَ بِـالْـمَـكَـانِ: قیام کرنا، پڑاؤ ڈالنا، ڈیرہ ڈالنا۔ بِـهٖ البَلاءُ: کسی کو مصیبت لاحق ہونا۔ الجَمَلَ: اونٹ کو بٹھانا۔ كَلْكَل: سینہ، ہنسلی کی دو ہڈیوں کے درمیان کا حصہ۔

⑥ يَـقُـوْلُ رِجَـالٌ مَـا اُصِـيْـبَ لَهُـمْ اَبٌ | وَلا مِـنْ اَخٍ اَقْـبِـلْ عَـلَـى الْـمَـالِ تُعْقَلِ

ترجمہ:

وہ لوگ جن کے باپ اور بھائی کو قتل نہیں کیا گیا کہتے ہیں: مال قبول کر لے تجھے دیت دی جائے گی۔

⑦ كَـرِيْـمٌ اَصَـابَـتْـهُ ذِئَـابٌ كَثِيْـرَةٌ | فَـلَـمْ يَـدْرِ حَـتّٰـى جِـئْـنَ مِنْ كُلِّ مَدْخَلِ

ترجمہ:

وہ شریف تھا جسے بہت سے بھیڑیے آپہنچے تو وہ معلوم نہ کر سکا یہاں تک کہ ہر طرف سے آ گئے۔

⑧ ذَكَـرْتُ اَبَـا اَرْوٰى فَـاَسْـبَـلْـتُ عَبْرَةً | مِنَ الـدَّمْـعِ مَا كَادَتْ عَنِ الْعَيْنِ تَنْجَلِيْ

ترجمہ

میں نے ابواروی کو یاد کر کے ایسے آنسو بہائے جو آنکھ سے جدا ہونے کا نام نہیں لیتے۔

حل لغات:

ابواروی یہ شاعر کے باپ زیادہ بن زید حارثی کی کنیت ہے۔ اَسْبَلَتْ: اَسْبَلَتِ الطَّرِيقُ: راستہ کا بہت عام ہونا، بہت آمد ورفت والا ہونا۔ العَيْنُ: آنکھ سے آنسو بہنا۔ عَبْرَةٌ: ایک آنسو۔ ج: عِبَرٌ وعَبَرَاتٌ. تَنْجَلِي: (انفعال) اِنْجَلٰى: روشن ہونا، ظاہر ہونا، واضح ہونا، دور ہونا، الگ ہونا، بادل چھٹ جانا، غم یا مصیبت دور ہو جانا، تاریکی چھٹ جانا، تلوار وغیرہ کا چمک جانا، صاف ہونا، وطن سے دور ہونا۔

وَقَالَ بَعْضُ بَنِي جَرْمٍ مِنْ طَيٍّ (الوافر)

1. | إِخَالُكَ مَوْعِدِيْ بَنِيْ جُفَيْفٍ | وَهَالَةَ اَنَّنِيْ اَنْهَاكَ هَالَا |
|---|---|

ترجمہ:

میں سمجھتا ہوں تو مجھے بنو جفیف اور بنو ہالہ سے ڈرا رہا ہے، اے ہالہ میں تجھے منع کرتا ہوں۔

حل لغات:

مَوْعِدِیْ: اَوْعَدَ فلانًا: کسی سے وعدہ کرنا۔ دھمکی دینا۔

2. | فَاِلَّا تَنْتَهِيْ يَا هَالُ عَنِّيْ | اَدَعْكِ لِمَنْ يُعَادِيْنِيْ نَكَالَا |
|---|---|

ترجمہ:

اے بنو ہالہ! اگر تم باز نہیں آئے تو میں تمہیں اپنے دشمن کے لئے عبرت بنا کر چھوڑوں گا۔

3. | اِذَا اَخْصَبْتُمْ كُنْتُمْ عَدُوًّا | وَاِنْ اَجْدَبْتُمْ كُنْتُمْ عِيَالَا |
|---|---|

ترجمہ:

جب تم خوشحال ہوتے ہو تو دشمن بن جاتے ہو اور جب قحط میں مبتلا ہوتے ہو تو عیال بن جاتے ہو

حل لغات:

اَخْصَبَ: (افعال) اَخْصَبَ المَكَانُ: جگہ کا سرسبز ہونا۔ القَوْمُ: قوم کا سرسبزی پانا۔ کہتے ہیں: "اَخْصَب

جَنَابُ القومِ": قوم کا مقام سرسبز و شاداب ہے۔ اَجْدَبْتُمْ: (افعال) اَجْدَبَ المَكَانُ: بارش نہ ہونے کی وجہ سے کسی جگہ کا خشک ہو جانا. القومُ: قحط سالی کا شکار ہونا.

وقال اٰخر (البسيط)

شاعر کانام:

عویف قوانی ہے، تبریزی نے کہا اس کا نام: حکم بن زہرہ یا حکم بن مقداد بن حکم ہے۔

❶ ...... | اَللُّؤْمُ اَكْرَمُ مِنْ وَبْرٍ وَوَالِدِهِ | وَاللُّؤْمُ اَكْرَمُ مِنْ وَبْرٍ وَمَا وَلَدَا |

ترجمہ:

وبر اور اس کے والد سے کنجوسی دور ہو، وبر اور اس کی اولاد سے کنجوسی دور ہو۔

❷ ...... | قَومٌ اذا ماجَنىٰ جانِيهِمْ اَمِنُوْا | مِنْ لُؤْمِ اَحْسابِهِمْ اَنْ يُقْتَلُوْا قَوَدَا |

ترجمہ:

وہ ایسی قوم ہے کہ جب ان میں سے کوئی مجرم جرم کرتا ہے تو وہ اپنے حسب کی مذمت سے بے خوف ہوتے ہیں کہ قصاصاً قتل کئے جائیں گے۔

مطلب:

وہ ایسی طاقتور اور معزز قوم ہے کہ اگر ان کا کوئی فرد کسی کو قتل کر دے تو ان کی جرأت نہیں کہ ان کے آدمی کو قتل کریں بلکہ وہ دیت لینے پر راضی ہو جاتے ہیں لہذا یہ نسب کے عیب دار ہونے کے اندیشے سے محفوظ ہیں؛ کیونکہ یہ اپنے لئے قتل کو عار اور ذلت سمجھتے ہیں۔

❸ ...... | وَاللُّؤْمُ دَاءٌ لِوَبْرٍ يُقْتَلُوْنَ بِهِ | لايُقتَلُون بِداءٍ غيرِه اَبَدَا |

ترجمہ:

اور وبر کے لئے کنجوسی ایک ایسی بیماری ہے جس سے قتل ہو سکتے ہیں اس کے علاوہ کسی اور بیماری سے کبھی قتل نہیں ہو سکتے۔

مطلب:

وہ اپنے لئے کنجوسی کو زہر قاتل سمجھتے ہیں یعنی کنجوسی کا طعنہ سننا گوارہ نہیں کرتے اس صورت میں یہ ان کی شرافت و

عظمت کو بیان کیا جارہا ہے۔

وقال آخر (المتقارب)

① ...... | اَلاَ اَبْلِغَا خُلَّتِي رَاشِدًا | وَصِنْوِيْ قَدِيمًا إِذَا مَا اتَّصَلْ |

ترجمہ:

اے لوگو! میرے دوست اور پرانے ہم نشین راشد کو یہ پیغام پہنچاؤ جب وہ مدد کے لئے پکارے۔

حل لغات:

خُلَّةٌ: ایسی دلی دوستی جو سچی اور گہری ہو۔ دوست (اس میں مذکر مؤنث اور مفرد، تثنیہ اور جمع برابر ہیں) فی القرآن المجید: ﴿أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ﴾ (۲/۲۵۴) صِنْوِیْ: یہ یاء متکلم کی طرف مضاف ہے۔ مماثل فرد۔ مثل، مقابل۔ ایک درخت کی جڑ سے دو یکساں اگنے والی شاخوں میں سے ایک۔ ﴿وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجَاوِرَاتٌ وَّجَنَّاتٌ مِّنْ أَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَىٰ بِمَاءٍ وَاحِدٍ﴾ (۱۳/۴) سگا بھائی۔ ج: صِنْوَانٌ و اَصْنَاءٌ۔

② ...... | بِأَنَّ الدَّقِيقَ يَهِيجُ الْجَلِيلَ | وَأَنَّ الْعَزِيزَ إِذَا شَاءَ ذَلْ |

ترجمہ:

کہ چھوٹی بات بڑی کو بھڑکا دیتی ہے اور معزز جب چاہے ذلیل ہو جائے۔

حل لغات:

اَلدَّقِيْقُ: باریک، پتلا۔ نازک۔ گہرا۔ بے فیض آدمی۔ معمولی اور حقیر بات۔ آٹا۔ ج: اَدِقَّةٌ و دَقَائِقُ۔ یہیج: هَاجَ النَّبْتُ (ض) هَيْجًا: گھاس یا پودے کا سوکھ کر زرد ہو جانا، سوکھنے لگنا، کھیتی کا پکنے کے قریب ہونا، زور پر آنا۔ فی القرآن المجید: ﴿ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا﴾ (۵۷/۲۰) هَاجَ الْقَوْمُ (ض) هَيْجًا: لوگوں کا مشتعل ہونا، جوش میں آنا۔ الشَّرُّ: فتنہ کا زور پکڑنا۔ الحرب بینھم: لوگوں میں جنگ کے شعلے بھڑکنا۔

③ ...... | وَأَنَّ الْحَزَامَةَ أَنْ تَصْرِفُوا | لِحَيٍّ سِوَانَا صُدُوْرَ الْأَسَلْ |

ترجمہ:

اور یہ کہ عقل مندی اس میں ہے کہ تم نیزوں کی نوکیں ہمارے علاوہ کسی اور قبیلے کی طرف پھیر دو۔

❹...... | فَـإنْ كُـنْـتَ سَـيِّـدَنـا سُـدْتَـنَـا | وإنْ كـنـتَ لِـلْـخـالِ فَـاذْهَـبْ فَخَلِ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر تو ہمارا سردار ہے تو سردار رہ اور اگر تکبر کے لئے ہے تو جا تکبر کر۔

مطلب:

اگر آپ حقیقی سردار ہیں تو پھر قوم کی خدمت اور اصلاح کریں؛ کیونکہ سید القوم خادمھم: قوم کا سردار، قوم کی خدمت کرتا ہے۔ اور اگر صرف ناموری چاہتا ہے تو پھر ہم تجھے سردار نہیں مانتے۔ ؎

کوئی کارواں سے ٹوٹا کوئی بدگماں حرم سے کہ میر کارواں میں نہیں ہے ۔ ۔ ۔

وقال بعضُ بَنِیْ اَسَدٍ (الطویل)

اشعار کا پس منظر:

بنو اسد کے دو گروہوں کی ایک کنویں پر لڑائی ہوگئی اور ہر گروپ کا دعویٰ تھا کہ یہ کنواں ہمارا ہے، اس موقع پر شاعر نے یہ اشعار کہے۔

❶...... | كِـلا اَخَـوَيْـنَـا اِنْ يُـرَعْ يَدْعُ قَومَهُ | ذَوِیْ جـامِـلٍ دَثْرٍ وجَيْـشٍ عَرمَرَمِ |
|---|---|

ترجمہ:

دونوں ہمارے بھائی ہیں اگر ان میں سے کسی ایک کو ڈرایا جائے تو وہ ایسی قوم کو بلائے گا جو زیادہ اونٹوں والی اور بڑے لشکر والی ہے۔

حل لغات:

جَـامِلٌ: اونٹوں کا گلہ، ریوڑ (چرواہوں اور مالکوں سمیت) رَجُـلٌ جَـامِلٌ: اونٹوں والا آدمی۔ دَثْـرٌ: ہر زیادہ چیز (مصدر کی طرح بطور صفت واحد وجمع کے لئے استعمال ہوتا ہے) بہت زیادہ مال۔ فی الـحدیث: ((ذَهَبَ اَهلُ الـدُّثُـورِ بِـالاُجُورِ))۔ عَـرَمْـرَمٌ: زبردست، کثیر۔ جَـيْـشٌ عَـرَمْـرَمٌ: بھاری لشکر۔ "جَـيْـشٌ" بیروت کے نسخہ میں "جمع" ہے۔

❷...... | كِـلا اَخَـوَيْـنـا ذُو رِجـالٍ كَـاَنَّهُـمْ | اُسُـوْدُ الشَّـرٰی مِنْ كُلِّ اَغْلَبَ ضَيْغَمِ |
|---|---|

ترجمہ:

دونوں ہمارے بھائی ایسے آدمیوں والے ہیں جو شریٰ جنگل کے موٹی گردن والے کاٹنے والے شیروں جیسے ہیں۔

حل لغات :

اغلبُ: موٹی گردن والا۔ شیر۔ اکثر۔ ضیغم: بڑی باچھوں والا شیر۔ ج: ضَیَاغِمُ۔

❸ فَمَا الرُّشْدُ فِیْ اَنْ تَشْتَرُوْا بِنَعِیْمِکُم | بَئِیْسًا ولا اَنْ تَشْرَبُوا الْمَاءَ بِالدَّمِ

ترجمہ:

یہ عقل مندی نہیں کہ تم نعمت کے بدلے تختی خرید لو اور نہ یہ کہ تم پانی کے بدلے خون پیؤ۔

حل لغات :

الرُّشْدُ: عقل، ہوش، شعور، بلوغ۔ ہدایت، راست روی۔ سن بلوغ کو پہنچنا اور اپنے کاموں کو انجام دینے کے لائق ہونا۔ فی القرآن لمجید: لَاۤ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ﴾(۲/۲۵۶)

وقال حریث بْنُ عَنَّابِ اَلنَّبْهَانِیُّ (الطویل)

شاعر کانام:

حریث بن عناب نبہانی ہے (متوفی ۸۰ھ/۷۰۰ء) یہ اسلامی شاعر ہیں۔ بنو اسد بن خزیمہ کو خطاب کرتے ہوئے شاعر نے یہ اشعار کہے۔

❶ تَعَالَوْا اُفَاخِرْکُمْ اَاَعْیَا وَفَقْعَسٌ | اِلَی الْمَجْدِ اَدْنٰی اَمْ عَشِیْرَۃُ حَاتِمِ

ترجمہ:

آؤ میں تم سے فخر میں مقابلہ کرتا ہوں کیا اعیا اور فقعس عظمت کے زیادہ قریب ہیں یا حاتم کا قبیلہ۔

نوٹ:

اعیا اور فقعس دونوں طریف بن عمرو کی اولاد ہیں، اور یہ بنو اسد بن خزیمہ کے دو قبیلے ہیں، اور حاتم کے قبیلے سے مراد عمرو بن غوث کی اولاد ہیں۔

❷ اِلٰی حَکَمٍ مِنْ قَیْسِ عَیْلَانَ فَیْصَلٍ | وَآخَرَ مِنْ حَیَّیْ رَبِیْعَۃَ عَالِمِ

ترجمہ:

آؤ قیس بن عیلان کے فیصلہ کرنے والے حکم کی طرف اور دوسرے ربیعہ کے دونوں قبیلوں کے عالم کی طرف۔

حل لغات:

حَكَمٌ: اسم باری تعالی۔ حاکم۔ فی القرآن المجید: ﴿أَفَغَيْرَ اللّٰهِ أَبْتَغِيْ حَكَماً وَّهُوَ الَّذِيْ أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلاً﴾ (۱۱۴/۶) ثالث، سرپنچ۔ ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَماً مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَماً مِّنْ أَهْلِهَا﴾ (۳۵/۴)

③...... | ضَرَبْنَاكُم حَتّٰى إِذَا قَامَ مَيْلُكُم | ضَرَبْنَا الْعِدٰى عَنْكُم بِبِيْضٍ صَوَارِمِ |
|---|---|

ترجمہ:

ہم نے تمہیں مارا یہاں تک کہ جب تمہارا ٹیڑھا پن درست ہوگیا تو ہم نے دشمنوں کو تم سے کاٹنے والی سفید تلواروں کے ساتھ دور کیا۔

حل لغات:

مَيْلٌ: کجی، ٹیڑھ، جھکاؤ، توجہ، رغبت، میلان، رجحان۔ صَوَارِمُ: مف: صَارِمٌ: سَيْفٌ صَارِمٌ: تیز کاٹنے والی تلوار۔ رَجُلٌ صَارِمٌ: بہادر۔ مستقل مزاج آدمی۔ عربی مقولہ ہے: "لِكُلِّ صَارِمٍ نَبْوَةٌ وَلِكُلِّ جَوَادٍ كَبْوَةٌ وَلِكُلِّ عَالِمٍ هَفْوَةٌ": ہر تلوار کبھی اچٹ جاتی ہے، ہر گھوڑا کبھی ٹھوکر کھاتا ہے اور ہر عالم سے کبھی لغزش ہوتی ہے۔

④...... | فَحُلُّوْا بِأَكْنَافِيْ وَأَكْنَافِ مَعْشَرِيْ | أَكُنْ حِرْزَكُمْ فِي الْمَاْقِطِ الْمُتَلَاحِمِ |
|---|---|

ترجمہ:

لہذا تم میرے اور میرے قبیلے کے پہلو میں اتر آؤ میں تنگ میدان جنگ میں تمہارا محافظ بنوں گا۔

حل لغات:

حِرْزٌ: محفوظ مقام، حفاظت گاہ، قلعہ۔ ذریعہ حفاظت۔ تعویذ، بچاؤ کا ذریعہ۔ حصہ۔ ج: أَحْرَازٌ. الْمَاْقِطِ: تنگ میدان جنگ۔ ج: مَآقِطُ.

⑤...... | فَقَدْ كَانَ أَوْصَانِيْ أَبِيْ أَنْ أُضِيْفَكُمْ | إِلَيَّ وَأَنْهٰى عَنْكُمْ كُلَّ ظَالِمِ |
|---|---|

ترجمہ:

تحقیق میرے باپ نے مجھے وصیت کی تھی کہ تمہیں اپنے ساتھ ملالوں اور تم سے ہر ظالم کو دور کردوں۔

حل لغات:

اُضِيْفَ: اَضَافَ اليهِ: مائل ہونا۔ کسی کا سہارا لینا۔ الشیءَ الیهِ: ملانا، شامل کرنا، اضافہ کرنا، بڑھانا، منسوب کرنا، حوالہ دینا۔ فُلانًا: مدد کرنا، پناہ دینا۔ مہمان بنانا، ضیافت کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿هَلْ اَتَاکَ حَدِیْثُ ضَیْفِ اِبْرَاهِیْمَ الْمُکْرَمِیْنَ﴾ (۲۴/۵۱) عربی مقولہ ہے: "اِذَا ضَافَکَ مَکْرُوْهٌ فَاقْرِهٖ صَبْرًا": جب مصیبت مہمان ہو تو صبر سے اس کی ضیافت کر۔

وَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ کُنَیْفِ النَّبْهَانِیُّ (الطویل)

شاعر کا نام:

ابراہیم بن کنیف نبہانی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

❶ | تَعَزَّ فَاِنَّ الصَّبْرَ بِالْحُرِّ اَجْمَلُ | وَلَیْسَ عَلٰی رَیْبِ الزَّمَانِ مُعَوَّلُ |

ترجمہ:

اے نفس! تو صبر کر بے شک صبر معزز انسان کیلئے زیادہ مناسب ہے اور حوادث زمانہ پر کوئی اعتماد نہیں ہوتا۔

حل لغات:

مُعَوَّلُ: مفع. (تفعیل) عَوَّلَ الرَّجُلُ علیهِ: بھروسہ کرنا، اعتماد کرنا۔ کسی سے مدد چاہنا۔

❷ | فَلَوْ کَانَ یُغْنِیْ اَنْ یُرَی الْمَرْءُ جَازِعًا | لِحَادِثَةٍ اَوْ کَانَ یُغْنِیْ التَّذَلُّلُ |

ترجمہ:

اگر انسان کو مصیبت کے وقت بے صبری کرتے ہوئے دیکھا جانا یا ذلیل ہونا نفع دیتا۔

حل لغات:

جَازِعًا: فا. جَزِعَ (س) جَزَعًا: گھبرا جانا، کسی آفت و تکلیف سے گھبرانا، بے برداشت ہونا، مایوس ہونا، پریشان ہونا، بے تاب ہونا، ڈرنا۔

❸ | لَکَانَ التَّعَزِّیْ عِنْدَ کُلِّ مُلِمَّةٍ | وَنَائِبَةٍ بِالْحُرِّ اَوْلٰی وَاَجْمَلُ |

ترجمہ:

تب بھی ہر مصیبت اور مشکل کے وقت صبر کرنا معزز انسان کیلئے زیادہ مناسب اور اچھا ہوتا۔

❹ فَكَيْفَ وَكُلٌّ لَيْسَ يَعْدُو حِمَامَهُ | وما لِامْرِئٍ عَمَّا قَضَى اللهُ مَزْحَلُ

ترجمہ:

صبر کیسے اچھا نہ ہوتا جبکہ کوئی بھی اپنی موت سے بچ نہیں سکتا اور انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کے فیصلہ سے کوئی مفر نہیں۔

حل لغات:

یَعدُو: عَدَی (ن) عَدْوًا: دوڑنا۔ حِمَامٌ: موت کا فیصلہ۔ قسمت۔ موت۔ مَزْحَلٌ: الگ رہنے کی جگہ۔ کبھی یہ مصدر بھی ہوتا ہے۔ زَحَلَ عن مَکَانِہٖ (ف) زَحْلًا: اپنی جگہ چھوڑنا، ہٹنا، دور ہونا۔

❺ فَإِنْ تَكُنِ الْأَيَّامُ فِينَا تَبَدَّلَتْ | بِنُعْمَى وَبُؤْسَى وَالْحَوَادِثُ تَفْعَلُ

ترجمہ:

اگر دن ہم میں خوش حالی اور تنگ دستی کے ساتھ تبدیل ہو رہے ہیں اور حوادث وقوع پذیر ہو رہے ہیں۔

حل لغات:

نُعْمٰی: آرام۔ آسودہ حالی۔ مال۔ بُؤْسٰی: بَأَسَ (س) بُؤْسًا: سخت حاجت مند ہونا۔

❻ فَمَا لَيَّنَتْ مِنَّا قَنَاةً صَلِيبَةً | وَلَا ذَلَّلَتْنَا لِلَّتِي لَيْسَ تَجْمُلُ

ترجمہ:

تو انہوں نے ہمارے مضبوط نیزے نرم نہیں کر دیئے اور نہ ہی ہمیں نازیبا حرکت سے ذلیل کیا ہے۔

مطلب:

"قناة صلبية" کنایہ ہے عزت وطاقت سے یعنی کتنی ہی سخت مصیبتیں کیوں نہ آئیں ہماری طاقت اور شان وشوکت ماند نہیں پڑتی اور ہماری گردن کٹ تو سکتی ہے لیکن جھک نہیں سکتی.

❼ وَلٰكِنْ رَحَلْنَاهَا نُفُوسًا كَرِيمَةً | تُحَمَّلُ مَا لَا يُسْتَطَاعُ فَتَحْمِلُ

ترجمہ:

لیکن ہم نے ان مصیبتوں کو ایسے نفوسِ عظیمہ پر ڈال دیا جن پر طاقت سے زیادہ بوجھ ڈال دیا جائے تو برداشت کر لیتے ہیں۔

❽ وَقَيْنَا بِحُسْنِ الصَّبْرِ مِنَّا نُفُوسَنَا | فَصَحَّتْ لَنَا الْأَعْرَاضُ وَالنَّاسُ هُزَّلُ

ترجمہ:

ہم نے صبر جمیل سے اپنی جانوں کی حفاظت کی لہذا ہماری عزتیں صحیح ہیں اور لوگ کمزور (ذلیل) ہو گئے۔

حل لغات:

اَلاعـرَاضُ: مف: اَلْـعِـرْضُ: بدن۔ جان، نفس۔ آبرو۔ نسبی شرافت۔ کسی بھی قسم کی بُو۔ بڑا بادل، وز برو [illegible] گھنا۔ شاداب وادی۔

وقال آخر (الطويل)

اشعار کا پس منظر:

شاعر نے کسی معاملہ میں اپنی قوم سے مدد طلب کی لیکن اس کی قوم نے مدد کرنے سے انکار کر دیا شاعر [illegible] مقصود کے حصول میں کامیاب ہو گیا تو اس موقع پر یہ اشعار کہے۔

❶ ...... وَكَمْ دَهَمَتْنِيْ مِنْ خُطُوْبٍ مُلِمَّةٍ | صَبَـرْتُ عَـلَيْهَـا [illegible] لَمْ أَتَ [illegible]

ترجمہ:

اور کتنی ہی بڑی بڑی مصیبتیں اچانک مجھ پر آپڑیں میں نے ان پر صبر کیا اور پھر ڈرا بھی نہیں۔

حل لغات:

دهمتنی: دَهَمَهُ الامْرُ (ف،س) دَهْمًا: اچانک آپڑنا۔

❷ ...... فَـأَدْرَكْـتُ ثَـارِيْ وَالَّـذِيْ قَـدْ فَعَلْتُمْ | قَـلَائِـدُ فِـيْ أَعْـنَـاقِـكُـمْ لَـمْ تُـقَطَّـعِ

ترجمہ:

میں نے تو اپنا انتقام لے لیا اور جو کچھ تم نے کیا ہے وہ تمہاری گردنوں میں ایسے ہار ہیں جو ٹوٹ نہیں سکتے۔

حل لغات:

قلائد: مف: اَلْقِلَادَةُ۔ [illegible] ایک [illegible] انعامی تمغہ [illegible] پہنایا جاتا ہے۔ جانور کے گلے کا پٹہ۔ اَعْنَاقٌ: مف: اَلْعُنُقُ: گردن۔ فی القرآن المجید: ﴿كُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [illegible] يَلْقَاهُ مَنشُورًا﴾ (۱۷/۱۳) سر اور جسم کے درمیان کا جوڑ۔ (مذکر ہے اور کبھی کبھی مؤنث آتا ہے)

وقال عُوَيْفُ الْقَوَافِيُ

شاعر کا نام:

عویف بن معاویہ بن عقبہ ہے (متوفی ۱۰۰ھ/ ۷۱۸ء)، یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کی ہمشیرہ عیینہ بن اسماء بن خارجہ کی بیوی تھی، جب عیینہ نے اسے طلاق دی تو عویف قوافی اس پر ناراض ہوئے پھر کسی وجہ سے حجاج نے عیینہ کو گرفتار کروالیا، جب عویف قوافی کو گرفتاری کا علم ہوا تو اس نے حسرت وافسوس کا اظہار کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

❶ ...... | ذَهَبَ الرُّقَادُ فَمَا يُحَسُّ رُقَادُ | مِمَّا شَجَاكَ وَنَامَتِ الْعُوَّادُ |

ترجمہ:

میری رات کی نیند اڑ گئی اور نیند کا احساس تک نہ رہا اس خبر کی وجہ سے جس نے تجھے غمگین کردیا اور عیادت کرنے والے سو گئے۔

حل لغات:

الرقادُ: رات کی نیند۔ آرام۔ موت۔ سکون۔ مندا پن۔ شجاک: شَجَاهُ الامر (ن) شَجْوًا: غمگین کرنا۔ اَلعُوَّادُ: فا. مف: عَائِدٌ: عیادت کرنے والے۔

❷ ...... | خَبَرٌ أَتَانِي مِنْ عُيَيْنَةَ مُوجِعٌ | كَادَتْ عَلَيْهِ تَصَدَّعُ الْأَكْبَادُ |

ترجمہ:

عیینہ کے بارے میں مجھے ایسی دردناک خبر معلوم ہوئی قریب تھا کہ اس سے جگر پارہ پارہ ہوجائیں۔

حل لغات:

تَصَدَّعَ: پھٹنا (لیکن الگ نہ ہونا) جگہ جگہ سے پھٹنا، شگاف پڑنا، دراڑ پڑنا۔ فی القرآن المجید: ﴿لَوْ أَنزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعاً مُتَصَدِّعاً مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ﴾ (۵۹/۲۱)

❸ ...... | بَلَغَ النُّفُوسَ بَلَاءُهُ فَكَأَنَّنَا | مَوْتَى وَفِينَا الرُّوحُ وَالْأَجْسَادُ |

ترجمہ:

اس کی سختی جانوں کو پہنچی تو مردوں کی طرح ہو گئے؛ حالانکہ ہم میں روح اور خون موجود ہیں۔

4 ...... يَرْجُوْنَ عَثْرَةَ جَدِّنَا وَلَوْ أَنَّهُمْ	لَا يَدْفَعُوْنَ بِنَا الْمَكَارِهَ بَادُوْا

ترجمہ:

وہ ہماری شان وشوکت ختم ہونے کے متمنی ہیں؛ حالانکہ اگر وہ ہمارے ذریعے مصیبتیں دور نہ کریں تو ہلاک ہو جائیں۔

حل لغات:

عَثْرَةٌ: لغزش۔ بَادُوْا: بَادَ(ض) بَيْدًا: ہلاک ہو جانا، ختم ہو جانا۔ سورج غروب ہونا۔

5 ...... لَمَّا أَتَانِيْ مِنْ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ	أَمْسٰى عَلَيْهِ تَظَاهُرُ الْأَقْيَادُ

ترجمہ:

جب مجھے عیینہ کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ تہہ بہ تہہ بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہے۔

6 ...... نَخَلَتْ لَهُ نَفْسِي النَّصِيْحَةَ أَنَّهُ	عِنْدَ الشَّدَائِدِ تَذْهَبُ الْأَحْقَادُ

ترجمہ:

تو میری جان نے اس کے لئے خیر خواہی کو خالص کر دیا؛ کیونکہ تکالیف کے وقت کینے ختم ہو جاتے ہیں۔

حل لغات:

نخلت: نَخَلَ شیءَ (ن) نَخْلًا: چھاننا۔ صاف کرنا۔

7 ...... وَذَكَرْتُ أَيُّ فَتًى يَسُدُّ مَكَانَهُ	بِالرِّفْدِ حِيْنَ تَقَاصَرُ الْأَرْفَادُ

ترجمہ:

میں نے یاد کیا کہ کون سا نوجوان مدد کرنے میں اس کے قائم مقام ہوگا جب مددیں کم پڑ جائیں گی۔

حل لغات:

يَسُدُّ: سَدَّ الشَّيْءُ (ض) سَدَادًا: سیدھا اور درست ہونا۔ فلانٌ: قول وفعل کا صحیح روش پر ہونا، قول وفعل

...ت ہونا، صاحب الرائے ہونا، درست کار ہونا۔ الرفد: الرفد: عطیہ، بخشش، انعام فی القرآن المجید ﴿وَأُتْبِعُوا فِي هَذِهِ لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ﴾ (۱۱/۹۹) امداد۔ ج: أَرْفَادٌ وَرُفُوْدٌ.

وَلَنَا إِذَا عُدْنَا إِلَيْهِ مَعَادُ	...مَنْ يَهِينُ لَنَا كَرَائِمَ مَالِهِ

ترجمہ:

اور کون ہے جو ہمارے لئے اپنا عمدہ مال خرچ کرے اور کون ہے کہ جب ہم اس کے پاس جائیں تو ہمیں نفع دے۔

وقال بِشْرُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام بشر بن مغیرہ بن مہلب بن ابی صفرہ ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر کا چچا مہلب خراسان اور بحستان کا امیر تھا اور شاعر کا باپ مغیرہ اور اس کا چچازاد بھائی یزید بن مہلب کلیدی عہدوں پر فائز تھے شاعر نے ان سے اپنے لئے منصب طلب کیا لیکن انہوں نے کوئی توجہ نہیں کی تو اس موقع پر شاعر نے شکوہ کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

وَأَمْسَى يَزِيْدُ لِيْ قَدِ ازْوَرَّ جَانِبُهُ	❶ ...... جَفَانِي الْأَمِيْرُ وَالْمُغِيْرَةُ قَدْ جَفَا

ترجمہ:

امیر نے ... یا اور مغیرہ نے بھی ظلم کیا اور یزید نے بھی مجھ سے پہلوتہی کی۔

حل لغات:

جفا: جفا فلانًا وعليه: (ن) جَفَاءً: منہ پھیرنا۔ بےتعلق ہونا۔ في القرآن المجيد: ﴿فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً﴾ (۱۳/۱۷) ازورَّ عنهُ: ہٹنا، منحرف ہونا، کنارہ کش ہونا۔

وَشِبْعُ الْفَتَى لُؤْمٌ إِذَا جَاعَ صَاحِبُهُ	❷ ... وَكُلُّهُمْ قَدْ نَالَ شِبْعًا لِبَطْنِهِ

ترجمہ:

ان سب نے شکم سیری کر لی اور نوجوان کا سیر ہونا ملامت ہے جبکہ اس کا ساتھی بھوکا ہو۔

حل لغات:

شِبَعٌ: اَلشِّبَعُ مِنَ الطَّعَامِ وغَيرِهِ: شکم یا طبیعت سیر کردینے والی چیز، آسودگی۔

❸...... | فَيَا عَمِّ مَهْلًا وَاتَّخِذْنِي لِنَوْبَةٍ | تَنُوبُ فَإِنَّ الدَّهْرَ جَمٌّ عَجَائِبُهُ |
|---|---|

ترجمہ:

اے چچا! نرمی کیجئے اور آنے والی مصیبت کے لئے مجھے تیار کیجئے بے شک زمانے کے حوادث کثیر ہیں۔

نوٹ:

"تَنُوبُ" شرح مرزوقی میں ہے "تُلِمُّ" اور "عَجَائِبُهُ" کی جگہ "نوائبُهُ" ہے۔ (شرح مرزوقی، ج ا، ص ۱۹۳، بیروت)

حل لغات:

جَمٌّ: ہر چیز کی زیادتی۔ فی القرآن المجید: ﴿وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا﴾ (۲۰/۸۹) ج: جِمَامٌ وجُمُومٌ.

❹...... | أَنَا السَّيْفُ إِلَّا أَنَّ لِلسَّيْفِ نَبْوَةً | وَمِثْلِي لَا تَنْبُو عَلَيْكَ مَضَارِبُهُ |
|---|---|

ترجمہ:

میں تلوار ہوں مگر تلوار خطا کرتی ہے لیکن مجھ جیسی تلوار کی ضربیں تجھ سے خیانت نہیں کریں گی۔

حل لغات:

نَبْوَةٌ: نَبَا الشيءُ (ن) نَبْوَةً: کسی چیز کا اپنی جگہ فٹ نہ ہونا، موزوں نہ ہونا، نہ ٹھہرنا۔ السَّيفُ: تلوار کا نشانے پر نہ لگنا۔ "لِكُلِّ سيفٍ نَبْوَةٌ": ہر تلوار کبھی نہ کبھی نشانہ خطا کر جاتی ہے

وقال بعضُ بَنِي عبدِ شَمْسٍ مِنْ فَقْعَسٍ (البسيط)

❶...... | يَا أَيُّهَا الرَّاكِبَانِ السَّائِرَانِ مَعًا | قُولَا لِسِنْبِسَ فَلْتَقْطِفْ قَوَافِيهَا |
|---|---|

ترجمہ:

اے ایک ساتھ چلنے والے دو سوارو! بنو سنبس سے کہدو کہ: اپنے اشعار روک لو۔

حل لغات:

تَقْطَفَ :قَطَفَ الشيءَ(ض)قَطْفًا: کاٹنا۔

❷ ...... إنّـي امـرُءٌ مُكـرِمٌ نَـفْسِيْ وَمُتَّـئِدٌ | مِـنْ أَنْ أُقَـاذِعَهَـا حَتّـى أُجـازِيَهـا

ترجمہ:

بے شک میں صبر وتحمل والا انسان ہوں اپنے نفس کو اس سے دور رکھتا ہوں کہ اسے فحش گوئی کے لئے استعمال کر کے بدلہ چکا دوں۔

حل لغات:

مُتَّئِدٌ: فا. (افتعال)اِتَّأَدَ فلانٌ: سنجیدہ ہونا۔توقف کرنا۔آہستگی اختیار کرنا۔أُقَاذِعُ: (مفاعلة) قَاذَعَهُ: کسی کے ساتھ بدکلامی کرنا، گالی گلوچ کرنا۔

❸ ...... لَـمّـا رَأَوْهـا مِـنَ الْاَجْـزَاعِ طالِعَةً | شُـعْـثًـا فَـوَارِسُهـا شُعْثًـا نَـوَاصِيْهـا

ترجمہ:

جب انہوں (بنو عبس) نے گھوڑوں کو وادیوں کے موڑوں سے ظاہر ہوتے ہوئے دیکھا اس حال میں کہ ان کے شہسواروں کے بال بکھرے ہوئے اور پیشانیاں پراگندہ ہیں۔

حل لغات:

اَلاجـزَاعُ :مف :اَلْجَزْعُ: سنگ سلیمانی، ماربل، عقیق۔ایک قیمتی پتھر جو سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور جس پر مختلف رنگوں کی دھاریاں ہوتی ہیں۔وادی کا موڑ، وادی کا بیچ۔شُعْثًا :مف: اَشْعَثُ :شَعِثَ الشَّعْرُ(س) شَعَثًا: بالوں کا بکھرا ہوا اور غبار آلود ہونا۔

❹ ...... لَاذَتْ هُـنَـالِكَ بِـالْاَشْعَـافِ عالِمَةً | اَنْ قَـدْ اَطَـاعَـتْ بِـلَيْـلٍ اَمْـرَغاوِيْهـا

ترجمہ:

تو انہوں نے اس وقت پہاڑی چوٹیوں میں پناہ لی یہ جانتے ہوئے کہ انہوں نے گمراہ سردار کی اطاعت کی ہے۔

فائدہ:

اطـاعَ الامـر بـالليل: ''غلط فیصلہ کرنے'' سے کنایہ ہے؛ کیونکہ عرب کا خیال تھا کہ جس معاملہ کی منصوبہ بندی

رات کو کی جائے اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔

حل لغات:

لَاذَتْ: لَاذَ بِالشَّیءِ(ن) لَوْذًا: کسی چیز کی پناہ لینا، آڑ لینا، کسی چیز کو ذریعہ تحفظ بنانا، حفاظت حاصل کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ یَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ أَمْرِهٖ أَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ أَلِیْمٌ﴾ (۲۴/۶۳) بفلانٍ: کسی کی حفاظت میں ہونا، کسی سے وابستہ ہونا۔ اَلاَشْعَاف: مف: الشَّعَفَةُ: بلند حصہ، چوٹی۔ سر کے بالوں کی زلف۔ بے انتہاء محبت۔

وقال آخرُ فِی ابْنٍ لَّهُ (الطویل)

اشعار کا پس منظر:

شاعر کا بیٹا ''حُنْدُج'' شاعر کی لونڈی سے تھا اور اس کی بیوی اسے اذیت دیتی تھی تو اسے خطاب کرتے ہوئے حُنْدُج کی تعریف میں یہ اشعار کہتا ہے۔

❶ لَا تَعْذُلِیْ فِیْ حُنْدُجٍ إِنَّ حُنْدُجًا ۔۔۔ وَلَیْثُ عِفِرِّیْنٍ لَدَیَّ سَوَاءُ

ترجمہ:

اے بیوی! حندج کے بارے میں مجھے ملامت نہ کر بے شک حندج اور عفرین کے شیر میرے نزدیک برابر ہیں۔

حل لغات:

تَعْذُلِیْ: عَذَلَهٗ (ن، ض) عَذْلًا: ملامت کرنا۔

❷ حَمَیْتُ عَلَی الْعُهَّارِ اَطْهَارَ اُمِّهٖ ۔۔۔ وبعضُ الرِّجالِ الْمُدَّعِیْنَ غُثَاءُ

ترجمہ:

میں نے اس کی ماں کے طہروں کی زانیوں سے حفاظت کی اور بعض لوگ جو دعوی کرتے ہیں بے کار ہے۔

مطلب:

اس کی ماں اگرچہ لونڈی ہے لیکن اس کے باوجود پاک دامن ہے لہذا بعض لوگ جو دعوی کرتے ہیں کہ حندج کسی اور کی اولاد ہے یہ غلط ہے۔

حل لغات:

اَلْعُهَّارُ فا۔ مف:عَاهِرٌ: زانی۔ عَهَـرَ(ف)عُهُورًا: بدکار ہونا۔ اَلْـمَـرْءَ ةَ والیها: زنا کرنا۔غُثَاءٌ:کوڑا کرکٹ۔ وہ پتے، تنکے اور جھاگ وغیرہ جو سیلاب کے ساتھ بہہ کر آتے ہیں۔ ہانڈی کا جھاگ۔فی القرآن المجید: ﴿فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَى﴾ (۵/۸۷) ج: اَغْثَاءٌ.

عِـمَـامَتُـهُ بَيْـنَ الـرِّجَـالِ لِوَاءُ	❸...... فَـجَـاءَ تْ بِـهِ سَبْطُ الْبَنَانِ كَأَنَّمَا

ترجمہ:

تو اس کی ماں نے اسے طویل القامت جنا گویا کہ اس کا عمامہ لوگوں کے درمیان جھنڈا ہے۔

حل لغات:

سَبْطٌ: لمبا آدمی۔سیدھے بال۔ مسلسل بارش۔سَبْطُ الاَصَابِعِ: لمبی انگلیوں والا۔ج: سِبَاطٌ. لِوَاءٌ: جھنڈا، پرچم۔ج:اَلْوِيَةٌ وَاَلْوِيَاةٌ.

وقال آخَرُ (الطويل)

وَوَلّـى شَبَـابِيْ لَيْـسَ فِيْ بِـرِّهِ عَتْـبُ	❶...... رَأَيْـتُ رِبَـاطًـا حِيْـنَ تَـمَّ شَـبَـابُـهُ

ترجمہ:

میں نے رباط کو دیکھا جب اس کی جوانی مکمل ہوئی اور میری جوانی نے پیٹھ پھیر لی کہ اس کی فرمانبرداری میں کوئی کمی نہیں۔

حل لغات:

رباط: شاعر کے بیٹے کا نام ہے۔بِرٌّ: عطیہ، طاعت، صلاحیت، سچائی۔عَتَبٌ: سختی، تکلیف دہ بات۔

فَـأَنْـتَ الْحَلَالُ الْحُلْوُ وَالْبَارِدُ الْعَذْبُ	❷...... إِذَا كَـانَ أَوْلَادُ الـرِّجَـالِ حَـزَازَةً

ترجمہ:

جب لوگوں کی اولاد درد دل کا باعث ہوتی ہے تو تو ٹھنڈا میٹھا شیریں اچھے اخلاق والا ہوتا ہے۔
علامہ مرزوقی نے دوسرے مصرے کا ترجمہ یوں کیا ہے: تو تو میٹھے پانی میں ملائے ہوئے شہد کی طرح ہوتا ہے۔

حل لغات:

عذب: میٹھا، شیریں، خوش گوار (کھانا ہو یا پانی)

❸ ......

إِذَا رَامَهُ الْأَعْدَاءُ مُمْتَنِعٌ صَعْبٌ	لَنَا جَانِبٌ مِنْهُ دَمِيثٌ وَجَانِبٌ

ترجمہ:

ہمارے لئے اس کا ایک نرم پہلو ہے اور دوسری روکنے والی سخت جانب ہے جب دشمن اس کا اردہ کرے۔

حل لغات:

دَمِيثٌ: صفت۔ نرم مزاج، خوش اخلاق۔ ج: دِمَاثٌ. "مُمْتَنِعٌ" بیروت کے نسخے میں "مَرْ كَبُهُ" ہے۔

❹ ......

كَمَا اهْتَزَّ تَحْتَ الْبَارِحِ الْغُصْنُ الرَّطْبُ	وَتَأْخُذُهُ عِنْدَ الْمَكَارِمِ هِزَّةٌ

ترجمہ:

اور اچھے کارناموں کے وقت خوشی و شادمانی اسے اس طرح آ لیتی ہے جس طرح تر ٹہنی گرم ہوا میں ہلتی ہے۔

حل لغات:

بیروت کے نسخے میں لفظ "تَحْتَ" نہیں ہے اور یہ سہو ہے۔ اَلْبَارِح: موسم گرما کی گرم ہوا۔ گزرا ہوا وقت۔ اَلْبَارِحَةُ: گزشتہ رات۔ اَلْغُصْنُ: ٹہنی، شاخ (پتلی ہو یا باریک) ج: غُصُونٌ وَاَغْصَانٌ. اَلرَّطْبُ: نرم و نازک، ترو تازہ، تر، ج: رُطْبٌ ورِطَبٌ. اَلرُّطْبُ: تر و تازہ گھاس یا سبزی یا پودے وغیرہ۔ اَلرُّطَبُ: پکی ہوئی تازہ کھجور۔

وقال آخَرُ (الطويل)

شاعر کانام:

عبد الصمد بن معذل یا حسین بن مطیر ہے۔

❶ ......

وَاِنْ بَانَ جِيرَانٌ عَلَيَّ كِرَامُ	وفَارَقْتُ حَتَّى مَا اُبَالِيُ مِنَ النَّوىٰ

ترجمہ:

میں جدا ہوا یہاں تک کہ اب میں جدائی کی پرواہ نہیں کرتا اگرچہ مجھ پر سخاوت کرنے والے پڑوسی جدا ہو جائیں۔

❷ ......

وعَيْنِيُ علىٰ فَقْدِ الْحَبِيبِ تنامُ	فقد جَعَلَتْ نَفْسِيُ عَلَى النَّاىِ تَنْطَوِىْ

ترجمہ:

تحقیق میری جان جدائی کی عادی ہو چکی ہے اور میری آنکھ محبوب کی عدم موجودگی کے باوجود سو جاتی ہے۔

حل لغات:

تَنطَوِی: (انفعال) اِنطَوٰی: لپٹنا، طے ہونا۔ علی کذا. مشتمل ہونا، ایک شے کو اپنے اندر لئے ہوئے ہونا۔
الحَبِیب: محبوب، دوست، عاشق۔ ج: اَحِبَّاءُ واَحِبَّۃٌ۔ "فَقْدِ الْحَبِیبِ" شرح مرزوقی میں "فَقْدِ الصدیق" ہے۔

وقال آخر (البسیط)

❶ رُوِّعتُ بالبَینِ حتّیٰ ما اُراعُ لَہٗ	وبالمَصائِبِ فِیْ اَھلِیْ وجِیرانِیْ

ترجمہ:

میں جدائی اور اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں پر مصیبت سے ڈرایا گیا یہاں تک کہ میں نے ڈرنا چھوڑ دیا۔

مطلب:

اب میں مصائب کا خوگر ہو چکا ہوں لہذا اب مجھے کوئی اندیشہ نہیں۔

حل لغات:

رَوَّعَہٗ: (تفعیل) ڈرانا، گھبرا دینا۔ "رُوِّعتُ" بیروت کے نسخہ میں "فُزِّعتُ" ہے۔

❷ لم یَترُکِ الدَّھرُ لی عِلقًا اَضَنُّ بہ	اِلّا اصطَفاہُ بِنَایٍ او بِھِجرانِ

ترجمہ:

زمانے نے کوئی بھی ایسی نفیس چیز نہیں چھوڑی جس میں کنجوسی کروں مگر اسے دوری اور جدائی کے لئے منتخب کر لیا۔

حل لغات:

عِلقًا: ہر عمدہ چیز جو دل کو لگے۔ اَضَنُّ: ضَنَّ بہ وعلیہ (س) ضَنًّا: انتہائی کنجوس اور بخیل ہونا۔ اِصطَفَاہُ: (افتعال) برتری و برگزیدگی عطا کرنا۔ اپنے لئے خاص کرنا، منتخب کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿إِنَّ اللّٰہَ اصْطَفَی آدَمَ وَنُوحاً وَآلَ إِبْرَاھِیمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَی الْعَالَمِینَ﴾ (۳/۳۳) ھِجْرانٌ: مص. ھَجَرَ الشیءَ (ن) ھِجرانً: چھوڑنا، اعراض کرنا۔ ﴿وَاصْبِرْ عَلَی مَا یَقُولُونَ وَاھْجُرْھُمْ ھَجْراً جَمِیلاً﴾ (۷۳/۱۰)

وقال طُفَيلٌ الغَنَوِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام طفیل بن عوف یا طفیل بن کعب غنوی ہے (۱۳ھ/۶۱۰ء) یہ جاہلی شاعر ہے۔

1. وما أَنَا بِالْمُسْتَنْكِرِ الْبَيْنَ إِنَّنِي | بِذِي لَطَفِ الجِيرَانِ قِدْمًا مُفَجَّعُ

ترجمہ:

میں جدائی سے ناواقف نہیں؛ کیونکہ میں تو عرصۂ دراز سے مہربان پڑوسیوں کی وجہ سے درد پہنچایا جارہا ہوں۔

حل لغات:

المستنکر: فا (استفعال) اِسْتَنْكَرَ الامر: ناپسند کرنا، مذمت کرنا، اظہار نفرت کرنا، برا سمجھنا۔

2. جَدِيرٌ بِهِ مِنْ كُلِّ حَيٍّ صَحِبْتُهم | اذا أَنَسٌ عَزُّوا سَلِيٌّ تَصَدَّعُوا

ترجمہ:

میں ہر اس قبیلے سے جدائی کے لائق ہوں جس کے ساتھ میں رہا ہوں؛ کیونکہ جب وہ مانوس ہو کر مجھے پیارے ہو جاتے ہیں تو جدا ہو جاتے ہیں۔

نہ جانے کونسا آسیب دل میں بستا ہے
کہ جو بھی ٹھہرا وہ آخر مکان چھوڑ گیا

3. وإِنِّي بِالْمَوْلَى الَّذِي لَيسَ نَافِعِي | ولا ضَائِرِي فُقْدَانُهُ لَمُمَتَّعُ

ترجمہ:

اور اب مجھے چچا کے اس بیٹے سے نفع پہنچایا جارہا ہے جس کا وجود میرے لئے نافع ہے نہ ہی اس کا گم ہونا نقصان دہ ہے۔

حل لغات:

ضَائِرٌ: فا. ضَارَّهُ كذا (ض) ضَيْرًا: نقصان پہنچانا۔ فی القرآن المجید: ﴿قَالُوا لَا ضَيْرَ إِنَّا إِلَى رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ﴾ (۲۶/۵۰)

وقال الراعی (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عبید بن حصین ہے (متوفی ۹۰ھ/۷۰۹ء) اور یہ اسلامی شاعر ہیں، انہیں راعی کا لقب اس لئے ملا کہ انہوں نے اونٹوں کے بارے میں کثرت سے اشعار کہے ہیں۔

❶...... وقد قادَنِی الْجِیْرَانُ حِیْنًا وَقُدْتُهم	وفارَقْتُ حَتّی ما تَحِنُّ جِمالِیَا

ترجمہ:

تحقیق ایک وقت تک پڑوسیوں نے مجھے کھینچا اور میں نے بھی انہیں کھینچا اور میں ایسا جدا ہوا کہ میرے اونٹوں کو ملاقات کا شوق نہیں رہا۔

حل لغات:

تَحِنُّ: حَنَّ (ض) حَنِیْنًا: آواز نکالنا۔ حَنَّتِ النَّاقَةُ: اونٹنی کا اپنے بچے کے اشتیاق میں آواز نکالنا۔

❷...... رَجَاؤُکَ اَنْسانِیْ تَذَکُّرَ اِخْوَتِیْ	ومالُکَ اَنْسانِی بِوَهْبِیْنَ مالِیَا

ترجمہ:

تجھ سے وابستہ امیدوں نے مجھے میرے بھائیوں کا تذکرہ بھلا دیا اور تیرے مال نے مجھے مقام وہبین میں پڑا ہوا میرا مال بھلا دیا۔

حل لغات:

رَجَاؤُ: مص. رَجَاهُ(ن) رَجَاءً: امید کرنا، امید رکھنا، توقع رکھنا، درخواست کرنا۔ وَهْبِیْنَ: ایک مقام کا نام ہے۔

وقال آخر (المتقارب)

❶...... وَاِنّا لَتُصْبِحُ اَسْیافُنا	اِذا ما اصْطَبَحْنَ بِیَوْمٍ سَفُوْکٍ

ترجمہ:

بے شک خون بہانے کے دن جب ہماری تلواریں شراب صبح پی لیتی ہیں۔

حل لغات:

سَفُوکٌ: بہت خون گرانے والا۔

② مَنَابِرُ هُنَّ بُطُوْنُ الْاَکُفِّ | وَاَغْمَادُ هُنَّ رُؤُوْسُ الْمُلُوْکِ

ترجمہ:

تو ان کے منبر ہتھیلیوں کے اندرونی حصے ہوتے ہیں اور ان کے نیام بادشاہوں کے سر ہوتے ہیں۔

حل لغات:

مَنَابِرُ: مف: اَلْمِنْبَرُ: بلند جگہ جس پر خطیب خطبہ یا واعظ مسجد میں وعظ دے۔ اَغْمَادٌ: وغُمُودٌ: مف: اَلْغِمدُ: تلوار کی میان۔

وقال آخر (البسيط)

شاعر کا نام:

ابراہیم بن عباس الصُولیّ ہے۔

① لَا يَمْنَعَنَّكَ خَفْضَ الْعَيْشِ فِيْ دَعَةٍ | نُزُوْعُ نَفْسٍ إِلَى اَهْلٍ وَّاَوْطَانٍ

ترجمہ:

ہرگز تجھے گھر والوں اور وطن کی یاد عیش و راحت میں خوش گوار زندگی گزارنے سے نہ روکے۔

حل لغات:

خَفْضٌ: آسودہ حالی، خوش حالی۔ نشیبی زمین۔ ج: خُفُوْضٌ نحویوں کے نزدیک "جر"۔ دَعَةٌ: بسکون، راحت۔ نُزُوْعٌ: وطن کا مشتاق ہونا۔

② تَلْقٰى بِكُلِّ بِلَادٍ اِنْ حَلَلْتَ بِهَا | اَهْلًا بِاَهْلٍ وَّجِيْرَانًا بِجِيْرَانٍ

ترجمہ:

جس شہر میں بھی تو جائے گا تجھے وہاں گھر والوں کے بدلے گھر والے اور پڑوسیوں کے بدلے پڑوسی مل جائیں گے۔

نَصْرَ أنفُسِهِمْ وَلَا هُم مِّنَّا يُصْحَبُونَ﴾ (۴۳/۲۱) صاف زندگی گزارنا۔ رُبُّتُ: رَبَّ الزِّقَّ (ن) رَبًّا: مشک پر کھجور کا شیرہ ملنا تاکہ اس کی بو بہتر ہو جائے اور اس میں گھی وغیرہ رکھا جائے تو خراب نہ ہو۔ اَلْأَدَمُ: چمڑے کا اندرونی یا بیرونی حصہ۔

③ ...... | وإنْ كُنتِ تَهْوِيْنَ الْفِرَاقَ ظَعِيْنَتِيْ | فَكُونِيْ لَهُ كَالذِّئْبِ ضَاعَتْ لَهُ الْغَنَمُ |

ترجمہ:
اور اگر تُو میری جدائی چاہتی ہے تو اس کے لئے اس بھیڑیے کی طرح ہو جا جس سے بکری گم ہوگئی ہو۔

مطلب:
جب بھیڑیے سے بکری بھاگ جائے تو وہ انتہائی غضبناک ہوتا ہے۔ اس شعر میں بھیڑیا مشبہ بہ اور شاعر کی بیوی مشبہ اور وجہ تشبیہ شدید غصہ ہے۔

حل لغات:
ظَعِيْنَةٌ: ہودہ، پالکی۔ سواری کا اونٹ یا اونٹنی۔ عورت یا پالکی میں بیٹھی ہوئی عورت، بیوی۔ ج: ظَعَائِنُ.
اَلْغَنَمُ: بھیڑ بکریاں (اس لفظ سے اس کا واحد نہیں ہے) ج: اَغْنَامٌ وغُنُومٌ. فی القرآن المجید: ﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ﴾ (۶/۱۴۶)

④ ...... | وإلَّا فَسِيْرِيْ مِثْلَ مَا سَارَ رَاكِبٌ | تَجَشَّمَ خِمْسًا لَيْسَ فِيْ سَيْرِهٖ أَمَمُ |

ترجمہ:
ورنہ اس سوار کی چال چل جس نے اونٹ کو پانچویں دن پانی پلانے کی تکلیف اٹھائی ہو، اس کی چال میں میانہ روی نہیں۔

حل لغات:
تَجَشَّمَ: (تفعّل) الامرَ: کسی کام کی ادائیگی میں تکلیف اٹھانا۔ خِمْسًا: پانچواں حصہ۔ فی القرآن المجید: ﴿وَاعْلَمُوا أنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ﴾ (۸/۴۱) یمنی چادروں کی ایک قسم۔ وہ جنگل جس میں پانی دور ہو اور دشواری کی بنا پر اونٹ پانی کے لئے پانچویں دن آتے ہوں۔ پانی کی پانچویں دن کی باری (یعنی درمیان میں تین دن خالی ہوں) ج: اخماس. اَمَمٌ: مقابل۔ قرب، نزدیکی۔ معمولی چیز جو آسانی سے حاصل ہو جائے۔ واضح امر۔ درمیانی، معتدل۔

5 ...... وإنَّ عِـرَارًا إنْ يَـكُـنْ ذَا شَـكِـيـمَةٍ | تُـقَـاسِـيْـنَـهَـا مِـنْـهُ فَمَا أَمْلِكُ الشِّيَمْ

ترجمہ:

بے شک اگر تُو عرار کی سخت مزاجی سے تکلیف برداشت کرتی ہے تو میں اخلاق کا مالک نہیں۔

حل لغات:

شَكِيْمَةٌ: تکبر۔ ظلم کی دادرسی۔ عہد۔ طبیعت۔ مشابہت۔ ذُو شَكِيْمَة: خوددار۔ غیرت مند۔ تابع نہ ہونے والا۔ "تُقَاسِيْنَهَا" ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخے میں "تلاقینها" ہے۔ اَلشِّيَمُ: مف: اَلشِّيْمَةُ: عادت، طبیعت۔

6 ...... وإنَّ عِـرَارًا إنْ يَـكُـنْ غَـيْـرَ وَاضِـحٍ | فَـإِنِّـي أُحِبُّ الْجَوْنَ ذَا الْمَنْكِبِ الْعَمَمْ

ترجمہ:

اور بے شک اگر عرار کی رنگت سفید نہیں تو بے شک میں پسند کرتا ہوں ایسے کالے کو جو چوڑے کندھے والا ہے۔

حل لغات:

اَلْجَوْنُ: کالا۔ سفید۔ روشنی۔ اندھیرا۔ سرخی مائل سیاہی (یہ اضداد میں سے ہے) ج: جُوْنٌ. اَلْعَمَمُ: کثرت وہجوم۔ ہر مکمل اور عام چیز۔ جس کا فیض عام ہو۔

وقال آخرُ وهو اسحاقُ بْنُ خَلَفٍ (البسيط)

شاعر کا نام:

اسحاق بن خلف ہے اور یہ ابن طبیب سے مشہور تھے (متوفی ۲۳۰ھ/ ۸۴۵ء)۔

1 ...... لَـوْلَا أُمَـيْـمَـةُ لَمْ أَجْـزَعْ مِـنَ الْـعَـدَمِ | وَلَـمْ أُقَـاسِ الـدُّجَـى فِي حِنْدِسِ الظُّلَمِ

ترجمہ:

اگر امیمہ نہ ہوتی تو میں فقر (تنگ دستی) سے نہ ڈرتا اور رات کی سخت تاریکیوں میں اندھیروں کی مشقت نہ جھیلتا۔

حل لغات:

اَلْـعَـدَمُ: وجود کی ضد۔ مفلسی۔ الـعُـدْمُ: فقر۔ اَلـدُّجَـى: رات کی سیاہی اور تاریکی (بطور صفت بھی مستعمل ہے)۔ "لَمْ أُقَاسِ الدُّجَى" بیروت کے نسخہ میں "وَلَمْ أَجُبْ فِي اللَّيَالِي" ہے۔

❷ ...... وزَادَنِيَ رَغْبَةً فِي العَيْشِ مَعْرِفَتِيُ | ذُلَّ اليَتِيمَةِ يَجْفُوها ذُوُو الرَّحِمِ

ترجمہ:

اور میرے اس علم نے زندگی کی چاہت کو زیادہ کر دیا کہ یتیمہ ذلیل ہو جائے گی اور رشتہ دار اس پر ظلم کریں گے۔

حل لغات:

رَغْبَةٌ: خواہش، میلان، شوق۔ ج: رَغَبَاتٌ. اَلْيَتِيمَةُ: وہ بچی جس کا باپ نہ ہو۔ یتیم کی تعریف: اَلْيَتِيمُ هُوَ الْمُنْفَرِدُ عَنِ الْاَبِ؛ لِاَنَّ نَفْقَتَهُ عليهِ لا عَلَى الْاُمِّ. وفي البَهَائِمِ: هُوَ الْمُنْفَرِدُ عَنِ الاُمِّ؛ لانَّ اللَّبَنَ وَالاَطْعِمَةَ منها. "انسانوں میں "یتیم" وہ ہے جو اپنے باپ سے جدا ہو اس لئے کہ اس کا خرچہ باپ پر ہوتا ہے، ماں پر نہیں ہوتا۔ اور جانوروں میں یتیم وہ ہے جو اپنی ماں سے جدا ہو اس لئے کہ اسے دودھ اور غذا ماں سے میسر آتے ہیں۔
(التعریفات، ص ۱۷۹، دار المنار، بیروت)

❸ ...... اُحَاذِرُ الفَقْرَ يوماً اَنْ يُلِمَّ بها | فَيَهْتِكَ السِّتْرَ عَنْ لَحْمٍ عَلَى وَضَمِ

ترجمہ:

میں محتاجی سے ڈرتا ہوں کہ کسی دن اس پر آنہ پڑے اور پھٹے پر پڑے ہوئے گوشت کا پردہ چاک کر دے۔

حل لغات:

يَهْتِكُ: هَتَكَ السِّتْرَ (ض) هَتْكًا: پردہ ہٹانا۔ پردہ چاک کرنا، پردہ دری کرنا، بے نقاب کرنا، انکشاف کرنا، بدنام کرنا۔ عِرْضَهُ: بے عزتی کرنا۔

❹ ...... تَهْوَى حياتِيَ وَاَهْوَى مَوْتَها شَفَقًا | وَالموتُ اَكْرَمُ نُزَّالٍ عَلَى الْحُرَمِ

ترجمہ:

وہ میری زندگی چاہتی ہے اور میں شفقت کرتے ہوئے اس کی موت چاہتا ہوں اور عورتوں کے لئے موت سب سے معزز مہمان ہے۔

حل لغات:

اَلْحُرُمُ: مف: اَلْحُرْمَةُ: واجب الرعاية. حق صحبت یا عہدہ و ذمہ داری جس کو پامال کرنا درست نہ ہو۔ عورت۔ بیوی۔ دبدبہ، رعب۔

5 ...... | أَخْشَى فَظَاظَةَ عَمٍّ أَوْجَفَاءَ أَخٍ | وَكُنْتُ أُبْقِي عَلَيْهَا مِنْ أَذَى الْكَلِمِ |

ترجمہ:

میں چچا کی بداخلاقی یا بھائی کے ظلم سے ڈرتا ہوں؛ حالانکہ میں تو سخت کلامی سے بھی اس پر ترس کھاتا ہوں۔

حل لغات:

فَظَاظَة:مص. فَظَّ(س) فَظَاظَةً: بدخلق اور سخت مزاج ہونا۔

وقال آخر وهو حِطَّانُ بْنُ الْمُعَلّٰى (السريع)

شاعر کا نام:

حطان بن معلّٰی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

1 ...... | أَنْزَلَنِي الدَّهْرُ عَلٰى حُكْمِهٖ | مِنْ شَامِخٍ عَالٍ إِلٰى خَفْضِ |

ترجمہ:

مجھے زمانے نے اپنے فیصلے کے مطابق بلند و بالا مقام سے پستی کی طرف اتار دیا۔

حل لغات:

شَامِخ: فا. ج: شَوَامِخ. شَمَخَ الجَبَلُ ونحوُهٗ (ف) شُمُوخًا: اونچا ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ شَامِخَاتٍ وَأَسْقَيْنَاكُم مَّاءً فُرَاتًا﴾ (۲۷/۷۷)

2 ...... | وَغَالَنِي الدَّهْرُ بِوَفْرِ الْغِنٰى | فَلَيْسَ لِيْ مَالٌ سِوٰى عِرْضِي |

ترجمہ:

اور مجھے زمانے نے مال کثیر سمیت ہلاک کر دیا لہٰذا اب میرے لئے عزت کے سوا کوئی مال نہیں۔

حل لغات:

غَالَ: ہٗ(ن) غَوْلًا: ہلاک کرنا۔ کسی کو بے خبری میں ہلاک کر دینا۔

3 ...... | أَبْكَانِي الدَّهْرُ وَيَا رُبَّمَا | أَضْحَكَنِي الدَّهْرُ بِمَا يُرْضِي |

ترجمہ:

اے میری! قوم زمانے نے مجھے رُلایا اور کبھی میری پسندیدہ چیز دے کر مجھے ہنسایا۔

4 | لَـوْلَا بُـنَـيَّـاتٌ كَـزُغْـبِ الْـقَـطَـا | رُدِدْنَ مِـنْ بَـعْـضٍ إِلَـى بَـعْـضِ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر قطا پرندے کے چوزوں کی طرح میری چھوٹی چھوٹی بچیاں نہ ہوتیں جو ایک دوسرے پر لوٹادی جائیں گی۔

حل لغات:

بُنَيَّاتٌ: یہ تصغیر ہے بَنَاتٌ کی۔ زُغْبٌ: بٹ تیتر کا چوزہ۔ اَلْقَطَا: مف: اَلْقَطَاةُ: زمین میں دانہ چگنے والا ایک صحرائی پرندہ، جو اجتماعی طور پر اڑتے ہیں اور دور دراز کے سفر کرتے ہیں، اس کا انڈہ چتکبرا ہوتا ہے۔

5 | لَـكَـانَ لِـيْ مُـضْـطَـرِبٌ وَاسِـعٌ | فِـي الْأَرْضِ ذَاتِ الـطُّـوْلِ وَالْـعَـرْضِ |
|---|---|

ترجمہ:

خلکان تو میرے لئے کشادہ زمین میں وسیع و عریض سیر گاہ ہوتی تب تو میرے لئے وسیع و عریض زمین میں (سیر وسفر کیلئے) کشادہ میدان ہوتا۔

حل لغات:

مُضْطَرِب: فا (افتعال) اِضْطَرَبَ: مضطرب ہونا، تڑپنا، تھرکنا۔

6 | وَإِنَّـمَـا أَوْلَادُنَـا بَـيْـنَـنَـا | أَكْـبَـادُنَـا تَـمْـشِـيْ عَـلَـى الْأَرْضِ |
|---|---|

ترجمہ:

بے شک ہماری اولاد جگر کے ٹکڑے ہیں جو ہمارے سامنے زمین پر پھر رہے ہیں۔

4 | لَـوْهَـبَّـتِ الـرِّيْـحُ عَـلَـى بَـعْـضِـهِـمْ | لَامْـتَـنَـعَـتْ عَـيْـنِـيْ مِـنَ الْـغُـمْـضِ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر ان میں سے بعض پر سخت ہوا چلے تو میری آنکھ سونے سے انکار کر دیتی ہے۔

ایک مدت سے نہیں سوئی میری ماں دانش
میں نے ایک بار کہا تھا کہ مجھے ڈر لگتا ہے

حل لغات:

اَلْغُمْضُ: نیند۔

وقال حَيَّانُ بْنُ رَبِيْعَةَ الطَّائِيُّ (الوافر)

شاعر کا نام:

حیان بن ربیعہ طائی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

ذَوُوْ جِدٍّ إِذَا لُبِسَ الْحَدِيْدُ	❶ لَقَدْ عَلِمَ الْقَبَائِلُ أَنَّ قَوْمِي

ترجمہ:

تحقیق تمام قبائل جانتے ہیں کہ جب اسلحہ پہن لیا جائے تو میری قوم جفاکش ہے۔

حل لغات:

جِدٌّ: روئے زمین۔ نہر کا کنارہ۔ کسی شے کی کثرت و مبالغہ کو بیان کرنے کے لئے جیسے فُلَانٌ مُحسِنٌ جِدًّا: وہ بہت زیادہ احسان کرنے والا۔

إِذَا اسْتَعَرَّ التَّنَافُرُ وَالنَّشِيْدُ	❷ وَأَنَّا نِعْمَ أَحْلَاسُ الْقَوَافِي

ترجمہ:

اور یہ کہ ہم کتنے اچھے اشعار کہتے ہیں جب فخر اور اشعار کی آگ بھڑکے۔

حل لغات:

أَحْلَاسٌ: مف: اَلْحِلْسُ: وہ ٹاٹ یا دری وغیرہ جو اونٹ کے کجاوے یا گھوڑے کی زین کے نیچے کمر سے لگا ہوا ہو۔ ٹاٹ یا دری یا بوریا وغیرہ جسے زمین پر بچھانے کے بعد اس پر عمدہ فرش بچھایا جائے۔ یہ عمدہ و نفیس قالین وغیرہ کے نیچے بچھایا جاتا ہے اور اسے ضروری سمجھا جاتا ہے یعنی یہ لازم و ملزوم اور ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔ تو شعر میں اُحلاس کا معنی یہ ہے: کہ ''شعر و شاعری'' ہماری فطرتِ ثانیہ بن چکی ہے۔ اِسْتَعَرَّ: (استفعال) اِسْتَعَرَّتِ النَّارُ: آگ جلنا۔ اَلْحَرْبُ: مص۔ لڑائی کا بھڑکانا۔ اَلتَّنَافُرُ: (تفاعل) تَنَافَرَ الْقَوْمُ: باہم جھگڑنا، باہم فخر کرنا، ایک دوسرے پر بڑائی جتانا۔ اَلنَّشِيْدُ: آواز۔ ترنم خیز بلند آواز۔

تَوَلَّى وَالسُّيُوْفُ لَنَا شُهُوْدُ	❸ وَأَنَّا نَضْرِبُ الْمَلْحَاءَ حَتَّى

ترجمہ:

اور یہ کہ ہم بڑے لشکروں پر شمشیر زنی کرتے ہیں یہاں تک وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں اور تلواریں ہماری گواہ ہیں۔

حل لغات:

اَلْمُلْحَاءُ: سفید و سیاہ رنگ والا بڑا لشکر۔ ج: مُلْحَاوَاتٌ.

وقال الْاَعْرَجُ الْمَعْنِيُّ (مشطور الرجز)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عدی بن عمرو بن سوید ہے۔ اور یہ مخضرمی شاعر ہیں۔

❶...... | اَنَـا اَبُـوْ بَـرْزَةَ اِذْ جَـدَّ الْوَهَـل | خُـلِـقْـتُ غَيْـرَ زُمَّـلٍ وَلَا وَكَـلْ |
|---|---|

ترجمہ:

جب خوف بڑھ جائے تو میں ابو برزہ (مقابلے کے لیے پکارتا) ہوں اس حال میں پیدا ہوا ہوں کہ میں نہ بزدل ہوں اور نہ ہی دوسروں پر بھروسہ کرنے والا۔

دیکھ یہ حوصلہ میرا میرے بزدل دشمن
تجھ کو لشکر میں پکارا تن تنہا جا کر

حل لغات:

وَكَل: بزدل۔ کند ذہن۔ ایسا بے ہمت آدمی جو کسی کام کو خود نہ کرے بلکہ کسی اور کے ذمے لگا دے۔

❷...... | ذَا قُـوَّةٍ وَذَا شَبَـابٍ مُـقْتَبَـلْ | لَاجَـزَعَ الْيَـومَ عَـلٰـى قُرْبِ الْاَجَـلْ |
|---|---|

ترجمہ:

طاقتور، چڑھتی ہوئی جوانی والا ہوں (اسی لئے) آج موت کے قریب ہونے پر بے صبری نہیں کرتا۔

حل لغات:

ذَاقُوَّةٍ: فی القرآن المجید: ﴿إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ﴾ (۵۸/۵۱)

❸...... | اَلْـمَـوْتُ اَحْـلٰـى عِـنْـدَنـا مِنَ الْعَسَلْ | نَـحْنُ بَنِـيْ ضَبَّةَ اَصْحَـا بُ الْجَمَلْ |
|---|---|

ترجمہ:

موت ہمارے نزدیک شہد سے زیادہ میٹھی ہے ہم بنو ضبہ جنگ جمل والے ہیں۔

حل لغات:

اَلْعَسَلُ: شہد (مذکرو مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے) اس کا اطلاق اس خالص شہد پر بھی ہوتا ہے جو کھیاں اپنے پیٹ سے نکالتی ہیں اور اس پر بھی جو کھجور یا گنے سے بنایا جاتا ہے۔ ج: اَعْسَالٌ. "نَحْنُ بَنِیْ" بیروت کے نسخے میں "نَحْنُ بَنو" ہے۔

4 ...... نحن بَنُو الْمَوْتِ اِذا الْموتُ نَزَلْ	نَنْعَی ابْنَ عَفَّانَ بِاَطْرَافِ الاَسَلْ

ترجمہ:

ہم موت والے ہیں جب موت آجائے ہم ابن عفان کی موت کی خبر نیزوں کی نوکوں سے دے رہے ہیں۔

حل لغات:

اَلاَسَلُ: مف: اَسَلَةٌ: پتلی اور لمبی شاخوں والا ایک پودا۔ نیزہ اور ہر تیز اور پتلا لوہا مثلاً تلوار اور چھری وغیرہ۔

5 ...... رُدُّوْا عَلَيْنَا شَيْخَنَا	ثُمَّ بَجَلْ

ترجمہ:

ہمارے شیخ کو ہم پر لوٹا دو پھر بس

حل لغات:

بَجَلْ: حرف جواب بمعنی نعم، بمعنی حَسْبُ جیسے بَجَلِي بَجَلِي.

وقال اٰخر (الطويل)

1 ...... دَاوِ ابْنَ عَمِّ السُّوْءِ بِالنَّاْيِ وَالْغِنٰى	كَفٰى بِالْغِنٰى وَالنَّاْيِ عَنْهُ مُدَاوِيَا

ترجمہ:

چچا کے برے بیٹے کا دوری اور بے رخی سے علاج کر اس سے دوری اور بے رخی علاج کے لئے کافی ہے۔

حل لغات:

مُدَاوِی: فا. (مفاعلة) دَاوٰی: بیماری کا علاج کرنا۔

2 ...... جَزَی اللهُ عَنِّیْ مِحْصَنًا بِبَلَائِهٖ	وَاِنْ كَانَ مَوْلَایَ الْقَرِیْبَ وَخَالِیَا

ترجمہ:

اللہ تعالیٰ محصن کو مجھے اذیت دینے کا بدلہ دے اگر چہ وہ میرا قریبی چچازاد بھائی اور ماموں ہے۔

③...... يَسُلُّ الغِنىٰ وَالنَّأيُ أدْوَاءَ صَدْرِهِ	وَيُبْدِي التَّدَانِيُ غِلْظَةً وَتَقَالِيَا

ترجمہ:

بے رخی اور دوری اس کے سینے کی بیماریوں کو نکال دے گی جبکہ قربت سختی اور کینے کو ظاہر کرے گی۔

④...... أعَانَ عَلَيَّ الدَّهْرَ إذْ حَكَّ بَرْكَهُ	كَفَى الدهرُ لَوْ وَكَّلْتَهُ بِيْ كَافِيَا

ترجمہ:

جب زمانے نے اپنا سینہ رگڑا تو اس نے میرے خلاف زمانے کی مدد کی، اگر تُو اسے مجھ پر وکیل بناتا تو زمانہ ہی کافی تھا۔

حل لغات:

حَكَّ: حَكَّ الشيءَ بالشيءِ على الشيءِ(ن) حَكًّا: رگڑنا، گھسنا۔ بَرْكٌ: سینہ۔ اونٹوں کا گلہ۔

وقال رجلٌ مِنْ بني كَلْبٍ (الوافر)

①...... وَحَنَّتْ نَاقَتِيْ طَرَبًا وَشَوْقًا	إلَىٰ مَنْ بِالْحَنِيْنِ تُشَوِّقِيْنِيْ

ترجمہ:

میری اونٹنی شوق و مستی میں سخت روئی، اے اونٹنی! تُو سخت رونے سے مجھے کس کی یاد دلا رہی ہے۔

حل لغات:

طَرَبًا: مص. طَرِبَ مِنْهُ أو لَهُ(س) طَرَبًا: ہلکا ہونا۔ خوشی ومسرت سے جھومنا یا غم کی وجہ سے جھومنا۔ شَوْقًا: مص. شَاقَنِي الحُبُّ اليه (ن) شَوْقًا: شوق دلانا۔

②...... فَإنِّيْ مِثْلُ مَا تَجِدِيْنَ وَجْدِيْ	وَلٰكِنْ أصْحَبَتْ عنهم قَرُوْنِيْ

ترجمہ:

جو غمِ فراق تجھے ہے وہ مجھے بھی ہے لیکن میری جان نے ان سے پہلو تہی کر کے دوسرے دوست بنا لئے ہیں۔

کون عمر بھر کس کا ساتھ دیتا ہے وقت کے ساتھ خیالات بدل جاتے ہیں
آخر اس عشق کا آزار تو کم ہونا تھا شام تک سایہء دیوار تو کم ہونا تھا

فائدہ:

"اَصُحَبَتْ" بیروت کے نسخے میں "اَصْبَحَتْ" ہے۔

③...... | رَأَوْا عَـرْشِـيْ تَـثَـلَّـمَ جَـانِـبَـاهُ | فَـلَـمَّـا اَنْ تَـثَـلَّـمَ اَفْـرَدُوْنِـيْ |

ترجمہ:

میری قوم نے دیکھا کہ میری عزت کے دونوں کنارے کند ہو چکے ہیں جب وہ ماند پڑ گئی تو مجھے تنہا چھوڑ دیا۔

حل لغات:

عَرْشٌ: ملک، بادشاہت۔ تخت شاہی، تخت سلطنت۔ فی القرآن المجید: ﴿ وَاُوْتِيَتْ مِن كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ﴾ (۲۳/۲۷) اصل و بنیاد، باگ دوڑ۔ ثُلَّ عَرْشُهُ: ہوا اُکھڑنا، بے عزت ہونا۔ سلطنت کمزور ہونا۔

④...... | هَـنِـيْـئًـا لِابْـنِ عَـمِّ الـسُّـوْءِ اَنِّـيْ | مُـجَـاوِرَةٌ بَـنِـيْ ثُـعَـلٍ لَبُـوْنِـيْ |

ترجمہ:

میرے برے چچا زاد بھائی کو مبارک ہو کہ میری دودھ دینے والی اونٹنی بنو ثعل کی پڑوسن ہے۔

حل لغات:

لَبُوْنٌ: وہ جس کے تھنوں میں دودھ اتر آیا ہو۔ ج: لُبُنٌ و لَبَائِنُ.

وقال رجلٌ مِنْ بَنِي اَسَدٍ (الطويل)

①...... | وما اَنَـا بِـالـنِّـكْـسِ الدَّنِيِّ وَلا الَّذِيْ | اِذا صَـدَّ عَـنِّـيْ ذُو الْـمَـوَدَّةِ اَحْـرَبُ |

ترجمہ:

میں کمزور، گھٹیا نہیں اور نہ ایسا شخص ہوں کہ جب دوست مجھ سے منہ پھیر لیں تو واویلا کروں۔

حل لغات:

اَلـنِّـكْـسُ: ٹوٹے ہوئے سر والا تیر۔ کمان جس میں شاخ کے سرے کو نچلا حصہ بنائیں۔ کمزور کمینہ بے خبر

آدمی۔ پستہ قد۔ کرم وسخاوت میں کوتاہی کرنے والا۔ ج : اَنْكَاسٌ.

②...... | وَلٰكِنَّنِيْ اِنْ دَامَ دُمْتُ وَاِنْ يُكُنْ | لَهُ مَذْهَبٌ عَنِّيْ فَلِيْ عَنْهُ مَذْهَبُ |

ترجمہ:

لیکن میں ایسا شخص ہوں کہ جب تک دوست دوستی پر قائم رہے تو میں بھی قائم رہتا ہوں اور اگر وہ مجھے چھوڑ کر اپنی راہ لے تو میں بھی اسے چھوڑ کر اپنی راہ لیتا ہوں۔

عشق عمروں کی مسافت ہے کسے کیا معلوم کب تلک ہم سفری ہم قدمی رہتی ہے

③...... | اَلَااِنَّ خَيْرَ الْوُدِّ وُدٌّ تَطَوَّعَتْ | لَهُ النَّفْسُ لَا وُدٌّ اَتٰى وَهُوَ مُتْعِبُ |

ترجمہ:

سنو! بہترین دوستی تو وہ ہے جس کے لئے دل آمادہ ہو نہ وہ دوستی کہ تنگ دلی سے کی جائے۔

وقال أبو حَنبَلٍ اَلطَّائِيُّ (البسيط)

شاعر کانام:

جاریۃ بن مرّ ثعلی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

①...... | لَقَدْ بَلَانِيْ عَلٰى مَاكَانَ مِنْ حَدَثٍ | عِنْدَ اخْتِلَافِ زِجَاجِ الْقَوْمِ سَيَّارُ |

ترجمہ:

حوادث زمانہ کے باوجود سیار نے مجھے قوم کی نیزہ زنی کے وقت آزمایا۔

حل لغات:

زِجَاجٌ: مف: الزُّجُّ: نیزہ کے نچلے حصہ کا لوہا۔ کہنی کا سرا۔

②...... | حَتّٰى وَفَيْتُ بِهَا دُهْمًا مُعَلَّقَةً | كَالْقَارِ اَرْدَفَهُ مِنْ خَلْفِهٖ قَارُ |

ترجمہ:

یہاں تک کہ ان کے بدلے میں نے ایسے بندھے ہوئے سیاہ اونٹ ادا کئے جیسے تہہ بتہہ تارکول۔

حل لغات:

دُهْمًا: مف: اَلْاَدْهَمُ: سیاہ فام، کالا۔ گھر کے پرانے نشانات۔ شعر میں سیاہ اونٹ مراد ہیں۔ قَارٌ: ایک سیاہ رنگ

کامادہ جس کو کشتی وغیرہ پر ملتے ہیں۔ بعض کے نزدیک تارکول کا نام ہے۔ایک تلخ درخت۔ اَرْدَفَ: (افعال) اَرْدَفَهُ الامرُ: اچانک کوئی بات پیش آنا۔ فلانا: کسی کا تابع ہونا، پچھلا سوار بننا۔

③...... قد كانَ سَيْرٌ فَحُلُّوا عَنْ حُمُوْلَتِكم	اِنِّی لِكُلِّ امْرِءٍ مِنْ جارِهِ جارٌ

ترجمہ:
تحقیق سفر مکمل ہو چکا ہے، اب تم اپنی سواریوں سے اترو بے شک میں ہر شخص کے پڑوسی کے بدلے پڑوسی ہوں۔

وقال يزيد بن حِمارٍ اَلسَّكُوْنِی يومَ ذِیْ قَارٍ (البسيط)

①...... اِنِّی حَمِدْتُ بَنِی شَيْبانَ اِذْ خَمَدَتْ	نِيْرَانُ قومِی وَفِيْهِم شُبَّتِ النارُ

ترجمہ:
میں نے بنو شیبان کی تعریف کی جب میری قوم کی آگ بجھ گئی اور ان کی آگ روشن تھی۔

②...... وَمِنْ تَكَرُّمِهِم فِی المَحْلِ اَنَّهُمْ	لايَعْلَمُ الْجارُ فيهم اَنَّهُ الجارُ

ترجمہ:
اور ان کی خوبیوں میں سے یہ بھی ہے کہ قحط سالی میں ان کا پڑوسی خود کو پڑوسی نہیں سمجھتا۔

حل لغات:
اَلْمَحْلُ: بارش کا ناپید اور زمین کا گھاس سے خشک ہو جانا۔ دوری۔ سختی۔ ج: مُحُوْلٌ و اَمْحَالٌ. شعر میں قحط مراد ہے۔

③...... حَتّٰی يَكُوْنَ عَزِيْزًا مِنْ نُفُوْسِهِم	اَوْ اَنْ يَّبِيْنَ جَمِيْعًا وَهُوَ مُخْتارُ

ترجمہ:
یہاں تک کہ وہ انہیں اپنی جانوں سے زیادہ پیارا ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ سب سے اپنی مرضی سے جدا ہو جائے۔

④...... كَاَنَّهُ صَدَعٌ فِی رَاْسِ شَاهِقَةٍ	مِنْ دُوْنِهِ لِعِتاقِ الطَّيْرِ اَوْكارُ

ترجمہ:
گویا کہ وہ بلند پہاڑ کی چوٹی پر بکرا ہے اس کے نیچے عمدہ پرندوں کے آشیانے ہیں۔

مطلب:

مہمان انہیں اتنا عزیز اور پیارا اور ان کی پناہ میں وہ اس طرح محفوظ ہوتا ہے جس طرح پہاڑ کی بلند چوٹی پر رہنے والا شکار سے بے خوف اور محفوظ ہوتا ہے؛ کیونکہ طاقتور پرندوں کے گھونسلے بھی اس سے نیچے ہیں یعنی اس تک پرندے بھی نہیں پہنچ سکتے چہ جائیکہ شکاری پہنچے۔ اس شعر میں "صدع" مشبہ بہ اور بنوشیبان کا مہمان مشبہ اور وجہ تشبیہ حفاظت ہے۔

حل لغات:

صَدَعٌ: چھریرے بدن کا آدمی۔ مضبوط جوان۔ شعر میں پہاڑی جوان بکرا مراد ہے۔ شَاهِقَةٌ: بلند و بالا۔ عِتَاق: مف: اَلْعَتِيق: پرانا۔ آزاد کردہ غلام۔ کریم۔ عمدہ۔ اَوْكَارٌ: مف: اَلْوَكْرُ: گھونسلہ۔

وقال آخرُ (الطويل)

شاعر کانام:

اخنس طائی ہے۔ اور البیان وتبیین میں ہے کہ یہ اشعار بکیر بن اخنس کے ہیں اور یہ اموی دور کے شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

یہ شاعر قحط سالی کے زمانے میں مہلب بن ابی صفرۃ ظالم بن سراق، امیر عراق (متوفی ۸۳ھ) کے پاس گئے اور انہوں نے ان کی خوب مہمان نوازی کی اور حسن اخلاق سے پیش آئے تو شاعر نے ان کی تعریف کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

❶...... نَزَلْتُ عَلٰى آلِ الْمُهَلَّبِ شَاتِيًا | غَرِيْبًا عَنِ الْأَوْطَانِ فِيْ زَمَنٍ مَحْلٍ

ترجمہ:

میں سردیوں کے موسم میں وطن سے دور قحط سالی کے زمانے میں آل مہلب کا مہمان بنا۔

حل لغات:

بیروت کے نسخوں میں "شَاتِيًا" ہے، اسی کے مطابق شعر میں لکھا گیا ہے جبکہ ہمارے ہاں رائج نسخے میں "شَاتِيًا" ہے اور یہ سہو ہے۔

❷...... فَمَا زَالَ بِيْ إِكْرَامُهُمْ وَاقْتِفَاءُهُمْ | وَأَلْطَافُهُمْ حَتّٰى حَسِبْتُهُمْ أَهْلِيْ

ترجمہ:

ہمیشہ مجھ پر ان کی کرم نوازیاں اور خصوصی نوازشیں ہوتی رہیں یہاں تک کہ میں نے انہیں اپنا خاندان سمجھ لیا۔

وقال جابرُ بنُ ثَعلَبَ اَلطَّائِيُّ (الطويل)

1 ...... وقامَ إلىَّ العاذِلاتُ يَلُمْنَنِيْ | يَقُلْنَ الا تَنفكُّ تَرحَلُ مَرحَلا

ترجمہ:

ملامت کرنے والی عورتیں میرے پاس کھڑی ہو کر ملامت کرتے ہوئے مجھے کہنے لگیں: کیا تو ہمیشہ کجاوا کستا رہے گا؟

2 ...... فَاِنَّ الْفَتٰی ذَا الْحَزْمِ رَامَ بِنَفْسِہٖ | جَوَاشِنَ ھٰذَا اللَّیْلِ کَیْ یَتَمَوَّلَا

ترجمہ:

میں نے کہا: بے شک عقلمند نوجوان خود کو رات کے درمیان میں پھینکتا ہے تا کہ مال دار ہو جائے۔

حل لغات:

جَوَاشِنُ: مف: جَوْشَنٌ: سینہ۔ زرہ۔ شعر میں درمیان کے معنی میں ہے۔

3 ...... وَمَنْ یَفْتَقِرْ فِی قَوْمِہٖ یَحْمَدِ الْغِنٰی | وَاِنْ کَانَ فِیْھِمْ وَاسِطَ الْعَمِّ مُخْوِلَا

ترجمہ:

اور جو اپنی قوم میں تنگ دست ہو امیری کی تعریف کرتا ہے اگر چہ نجیب الطرفین ہو۔

4 ...... یُزْرِیْ بِعَقْلِ الْمَرْءِ قِلَّۃُ مَالِہٖ | وَاِنْ کَانَ اَسْرٰی مِنْ رِجَالٍ وَاَحْوَلَا

ترجمہ:

اور مال کی کمی انسان کی عقل کو عیب دار بنا دیتی ہے اگر چہ لوگوں میں وہ سب سے اچھا سردار اور سب سے زیادہ حیلہ کرنے والا ہو۔

حل لغات:

یُزْرِیْ: (افعال) اَزْرٰی علیہ: عیب نکالنا، عتاب کرنا۔

5 ...... کَاَنَّ الْفَتٰی لَمْ یَعْرَ یَوْمًا اِذَا اکْتَسٰی | وَلَمْ یَکُ صُعْلُوْکًا اِذَا مَا تَمَوَّلَا

ترجمہ:

گویا کہ کسی دن نوجوان ننگا نہیں ہوا جب لباس پہن لے اور کبھی محتاج نہیں ہوا جب مال دار ہو جائے۔

حل لغات:

صعلوكا: فقیر محتاج۔ ج: صَعَالِیکُ.

❻ ...... | ولم یَکُ فِیْ بُؤسٍ إذا باتَ لَیْلَةً | یُنَاغِیْ غَزَالًا فَاتِرَ الطَّرْفِ اَکْحَلا |
|---|---|

ترجمہ:

گویا کہ نوجوان کبھی تنگ دست نہیں رہا جب ہرنی جیسی نرم ونازک سرگیں آنکھوں والی محبوبہ سے بات چیت کرتے ہوئے رات گذارے۔

حل لغات:

بُؤسٌ: غربت، تنگ دستی۔ یُنَاغِی: (مفاعلة) نَاغی فلانًا: کسی سے مبہم بات کرنا۔ غَزَالًا: ہرنی کا بچہ۔ ج: غِزْلَةٌ وغِزْلَانٌ. فَاتِرٌ: طَرْفٌ فَاتِرٌ: خمارآلود نگاہ۔ اَکْحَلُ: سرگیں مرد۔ اَلْکَحْلَاءُ: (مؤنث) وہ عورت جس کی آنکھیں بہت سیاہ ہوں۔

❼ ...... | إذاجانِبٌ اَعْیَاکَ فَاعْمِدْ لِجانِبٍ | فَـإنَّکَ لاقٍ فِـیْ بِـلادٍ مُعَوَّلا |
|---|---|

ترجمہ:

جب کوئی طرف تجھے عاجز کردے تو دوسری طرف کا ارادہ کر لے بے شک بہت سے مقامات پر تجھے قابل اعتماد لوگ مل جائیں گے۔

وقال بعضُ بَنِیْ طَیِّءٍ (السریع)

❶ ...... | إنْ اَدَعِ الشِّعْرَ فَلَمْ اُکْدِهِ | إذْ اَزَمَ الحَقُّ عَلَی الباطِلِ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر میں شعر کہنا چھوڑ دوں تو اُس سے اُکتا نہیں گیا، جب حق نے باطل کو کاٹ کر رکھ دیا۔

حل لغات:

لم اُکْدِ: اکدی الحافرُ: کھدائی کرنے والے کا کھودتے کھودتے سخت زمین تک پہنچنا۔ فلانٌ: جنگل میں پانی جانا۔ اصرار کے ساتھ مانگنا، بھیک مانگنا۔ بخل وکنجوی کرنا۔ فی القران المجید: ﴿وَاَعْطٰی قَلِیْلًا وَّاَکْدٰی﴾ (۵۳/۳۴) خوش حالی کے بعد غریب ومفلس ہونا۔ ناکام رہنا، مقصد حاصل نہ کرسکنا۔ اَزَمَ: عَلَی الشیءِ (ض)

أَزْمًا: منہ میں لیکر زور سے کاٹنا۔

2 ...... قَدْ كُنْتُ أُجْرِيْهِ عَلٰى وَجْهِهٖ | وَأُكْثِرُ الصَّدَّ عَنِ الْجَاهِلِ

ترجمہ:

تحقیق میں اشعار ان کے اسلوب کے مطابق کہتا تھا اور اکثر جاہل سے پہلوتہی کرتا تھا۔

وقال آخرُ (الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام جُنْدَب بن عمار ہے، یہ اسلامی شاعر ہیں اور جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے۔

1 ...... زَعَمَ الْعَوَاذِلُ اَنَّ نَاقَةَ جُنْدَبٍ | بِجُنُوْبِ خَبْتٍ عُرِّيَتْ وَاُجِمَّتِ

ترجمہ:

ملامت کرنے والیوں نے سمجھا کہ جُنْدَب کی اونٹنی صحراءِ خبت کے کنارے سوار کے بغیر کھڑی ہو کر تھکاوٹ دور کر رہی ہے۔

حل لغات:

أُجِمَّتْ: (افعال) أَجَمَّ الاِنْسَانُ وَالْفَرَسُ: تھکان اتارنا، تازہ دم ہونا۔

2 ...... كَذَبَ الْعَوَاذِلُ لَوْ رَاَيْنَ مُنَاخَنَا | بِالْقَادِسِيَّةِ قُلْنَ لَجَّ وَجُنَّتِ

ترجمہ:

ملامت کرنے والیوں نے جھوٹ بولا، اگر وہ قادسیہ میں ہمارا پڑاؤ دیکھتیں تو کہتیں جُنْدَب جنگ میں شریک ہوا اور اونٹنی پاگل ہوگئی۔

حل لغات:

لَجَّ: لَجِيَ الاَمْرِ (ض) لَجًّا: کسی کام میں پڑے یا لگے رہنا۔ لَجَّ فِي الاَمْرِ (س) لَجَاجًا: کسی کام میں لگے رہنا، ہٹنے کو تیار نہ ہونا۔ ﴿مِّن ضُرٍّ لَّلَجُّوا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ﴾ (۷۵/۲۳) جُنَّتْ: جَنَّ (ض) جَنًّا: عقل زائل ہونا، دیوانہ ہوجانا۔

وقال الراعی (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام نمیر عبید بن حصین ہے (متوفی ۹۷ھ) یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

❶ ...... كَفَانِيْ عِرفَانُ الْكَرىٰ وَكَفَيْتُهُ	كُلُوْءَ النُّجُوْمِ وَالنُّعَاسُ مُعَانِقُهُ

ترجمہ:

''عرفان'' مجھے سونے سے کافی ہوا اور میں ستارے گننے کے لئے اسے کافی ہوا اس حال میں کہ نینداس سے معانقہ کررہی تھی۔

مطلب:

عرفان ساری رات سویا رہا، میرے حصے کی نیند بھی اس نے کی اور میں ساری رات بیدار رہا۔

❶ ...... فَبَاتَ يُرِيْهِ عِرْسَهُ وبَنَاتِهِ	وَبِتُّ أُرِيْهِ النَّجْمَ أَيْنَ مَخَافِقُهُ

ترجمہ:

تو اس نے رات اس حال میں گذاری کہ اس کی نینداسے بیوی اور بیٹیاں دکھارہی تھی اور میں نے رات اس حال میں گذاری کہ اسے دکھارہا تھا کہ ستارے کہاں غروب ہوتے ہیں۔

حل لغات:

عِرْسٌ: دلہن۔ ج: اَعْرَاسٌ. مَخَافِقُ: مف: مَخْفِقٌ: غروب ہونے کی جگہ۔

وقال آخرُ (الوافر)

❶ ...... فَلَسْتُ بِنَازِلٍ إِلَّا اَلَمَّتْ	بِرَحْلِيْ أَوْ خِيَالَتُهَا الْكَذُوْبُ

ترجمہ:

میں جہاں بھی قیام کرتا ہوں تو میری منزل میں محبوبہ آجاتی ہے یا اس کا جھوٹا تصور۔

مطلب:

''اَلَمَّتْ بِرَحْلِيْ'' سے مراد یہ ہے کہ بیداری کی حالت میں محبوبہ کا تصور آجاتا ہے اور '' خِيَالَتُهَا الْكَذُوْبُ''

سے مراد یہ ہے کہ خواب میں محبوبہ آ جاتی ہے۔ (شرح مرزوقی ج ا ص ۲۲۶)

فائدہ:

شاعر نے "نازِل" کا مفعول حذف کردیا ہے؛ کیونکہ مطلب واضح ہے اصل عبارت یوں ہے: "لا أنزل منزلا" جیسے قرآن مجید میں ہے: ﴿فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُم لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا﴾ (۱۴/۳۲) یہاں "العذاب" محذوف ہے۔ (شرح مرزوقی ج ا ص ۲۲۶)

2 ...... | وَقَدْ جَعَلَتْ قَلُوصُ ابْنَيْ سُهَيْلٍ | مِنَ الْأَكْوَارِ مَرْتَعُهَا قَرِيبُ |

ترجمہ:

سہیل کے دونوں بیٹوں کی اونٹنیاں کجاووں سے اپنی چراگاہ کے قریب ہوئیں۔

حل لغات:

قَلُوصٌ: گٹھے ہوئے جسم کی جوان اونٹنی (نویں سال کی عمر تک قلوص اس کے بعد ناقہ کہلاتی ہے) شترمرغ کا بچہ۔ ج: قِلَاصٌ و قَلَائِصُ. عرب نوعمر لڑکیوں کو بھی کنایۃً قلائص اور قُلُص کہتے تھے۔ اَلْأَكْوَارُ: مف: اَلْكُورُ: لوہار کی بھٹی، مٹی کی انگیٹھی۔ اونٹ کا کجاوہ۔

3 ...... | كَأَنَّ لَهَا بِرَحْلِ الْقَوْمِ بَوًّا | وَمَا إِنْ طِبُّهَا إِلَّا اللُّغُوبُ |

ترجمہ:

گویا کہ قوم کی قیام گاہ میں بھوسا بھرا اس کا بچہ ہے؛ حالانکہ تھکاوٹ کے علاوہ اسے کوئی بیماری نہیں ہے۔

حل لغات:

بَوًّا: اونٹنی کا بچہ۔ اونٹنی وغیرہ کے مردہ بچے کی کھال جس میں گھاس وغیرہ بھر کر اس کی ماں کے سامنے کردیتے ہیں تاکہ دودھ دوہنے میں آسانی ہو۔ طَبٌّ: مہارت اور ہوشیاری۔ ماہر۔ مہربان اور دانا۔ اَلطِّبُّ: جسمانی و ذہنی علاج۔ نرمی اور حسن تدبیر۔ جادو۔ عادت۔ اَللُّغُوبُ: مص. لَغَبَ (ک) لُغُوبًا: بہت تھکنا۔

بَابُ الْمَرَاثِي

مراثی: مف: اَلْمَرْثِيَةُ: نوحہ خانی۔ مرثیہ: وہ اشعار یا کلمات جن کے ذریعے مردے پر اظہارِ غم کیا جائے۔ یہ مصدر میمی بھی ہے، رَثَى الْمَيِّتَ (ض) رَثْيًا و مَرْثِيَةً: مردے پر رونا اور اس کے محاسن بیان کرنا۔

قَالَ اَبُوْ خِرَاشٍ الْهُذَلِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ابو خراش خویلد بن مرہ ہے (متوفی ۱۵ھ/۶۳۶ء) اور یہ مخضرمی شاعر ہیں، یہ حنین کے دن بڑھاپے کی حالت میں اسلام لائے، عرب کے مشہور شہسواروں میں سے ہیں، یہ ایسے سبک رفتار تھے کہ پیدل گھڑسواروں سے سبقت لے جایا کرتے تھے۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر کے بیٹے ''خراش'' اور بھائی ''عروہ'' دونوں صبح کے وقت سفر میں تھے تو بنو رزام اور بنو بلال نے انہیں کسی جرم کی پاداش میں گرفتار کر لیا پھر انہوں نے ''خراش'' اور ''عروہ'' کو قتل کرنے یا زندہ چھوڑ دینے میں اختلاف کیا، بنو بلال نے عروہ کو قتل کر دیا اور بنو رزام کے کسی شخص نے ''خراش'' پر اپنی چادر ڈال کر اسے پناہ دی اس لئے انہوں نے اسے زندہ چھوڑ دیا، جب ''خراش'' نے واپس آ کر اپنے باپ کو مذکورہ واقعہ سنایا تو اس موقعے پر شاعر نے یہ اشعار کہے۔

❶ حَمِدْتُ اِلٰهِيْ بَعْدَ عُرْوَةَ اِذْ نَجَا	خِرَاشٌ وَبَعْضُ الشَّرِّ اَهْوَنُ مِنْ بَعْضٍ

ترجمہ:

میں نے عروہ کے بعد اللہ کی حمد کی جب خراش نے نجات پائی اور بعض مصیبتیں بعض سے ہلکی ہوتی ہیں۔

حل لغات:

حَمِدْتُ: حَمِدَهُ (س) حَمْدًا: تعریف کرنا۔ فلانًا: شکریہ ادا کرنا۔ عربی مقولہ ہے: "مَنِ اشْتَرَى الْحَمْدَ لَمْ يُغْبَنْ'' جس نے تعریف خرید لی اسے خسارہ نہ رہا۔

حمد کی تعریف:

اَلْحَمْدُ هوَ الثَّنَاءُ عَلَى الْجَمِيلِ من جِهَةِ التَّعْظِيمِ من نِعْمَةٍ وغيرِها: حمد کسی اچھے وصف پر بطور تعظیم

تعریف کرنا خواہ وہ کسی نعمت کے بدلے میں ہو یا بغیر نعمت کے۔(التعريفات، ص ٦٧، دار المنار)

2 ...... | فَـوَاللهِ مَـا أَنْـسٰـى قَتِيْلًا رُزِيْتُـهٗ | بِجَانِبِ قَوْسٰى مَا مَشَيْتُ عَلَى الْأَرْضِ |
|---|---|

ترجمہ:

اللہ کی قسم! میں جب تک زندہ رہوں اس مقتول کو نہیں بھول سکتا جس کی وجہ سے مقام قوسیٰ کے پہلو میں مجھے تکلیف پہنچائی گئی۔

حل لغات:

رُزِیْتُ: رَزَأَهٗ(ف) رُزْأً: مصیبت میں ڈالنا۔رَزَأَتْهُ: اس پر مصیبت آپڑی۔قوسیٰ: جگہ کا نام ہے۔

3 ...... | عَلٰـى أَنَّهَـا تَـعْـفُـو الْـكُـلُـوْمُ وَإِنَّمَـا | نُـوَكَّـلُ بِـالْأَدْنٰـى وَإِنْ جَلَّ مَايَمْضِي |
|---|---|

ترجمہ:

اس کے باوجود کہ زخم بھر جاتے ہیں اور ہم قریبی مصیبتوں کے سپرد کئے جاتے ہیں گذشتہ مصیبتیں اگر چہ بڑی ہوں۔

مطلب:

دل کا زخم نئی نئی مصیبتوں سے ہرا بھرا رہتا ہے لہذا ایک دن اس مصیبت کو بھی بھول جاؤں گا۔

4 ...... | وَلَـمْ أَدْرِ مَـنْ أَلْـقٰـى عَلَيْـهِ رِدَائَـهٗ | عَلٰـى أَنَّـهٗ قَدْ سُلَّ عَنْ مَاجِدٍ مَحْضِ |
|---|---|

ترجمہ:

مجھے معلوم نہیں کہ کس نے اس پر اپنی چادر ڈالی (پناہ دی) اس کے باوجود کہ وہ خالص نسب والے بزرگ سے پیدا کیا گیا ہے۔

حل لغات:

سُلَّ: وُلِدَ کے معنی میں ہے۔مَـاجِدٌ: شریف ومعزز۔مَـحْض: خالص۔ج: مِـحَـاض. کہتے ہیں: عَـرَبِـيٌّ مَحْضٌ: خالص النسب عربی۔

5 ...... | وَلَـمْ يَكُ مَثْلُوجَ الْفُؤَادِ مُهَبَّجًا | أَضَاعَ الشَّبَابَ فِي الرَّبِيْلَةِ وَالْخَفْضِ |
|---|---|

ترجمہ:

اور وہ ٹھنڈے دل والا، پھولا ہوا نہیں تھا کہ اس نے عیش وراحت میں اپنی جوانی ضائع کی ہو۔

حل لغات:

مَثْلُوجٌ: برف ملایا ہوا، برف سے ڈھکا ہوا، مَثْلُوجُ الفُؤَادِ: کاہل، ست۔ مُهَبَّجٌ: ست، کند ذہن۔ الرِّبِلَةُ: موٹاپا۔ خوش حالی وفراخی۔

⑥ وَلٰكِنَّهُ قَدْ نَازَعَتْهُ مَجَاوِعٌ	عَلٰى أَنَّهُ ذُوْ مِرَّةٍ صَادِقُ النَّهْضِ

ترجمہ:

لیکن نفس کو صبر پر ابھارنے والی خصلتوں نے پسندیدہ چیز لینے میں اس سے جھگڑا کیا؛ حالانکہ وہ طاقتور اور مضبوط ارادے والا تھا۔

مطلب:

جس طرح ممدوح سابقہ شعر میں مذکور قباحتوں سے خالی تھا اسی طرح صبر وتحمل اور ایثار کی خصلت نے اسے دشمن کا نقصان کرنے سے روکا؛ حالانکہ وہ اپنے دفاع پر قادر تھا۔

حل لغات:

اَلنَّهْضُ: مص. نَهَضَ (ف) نَهْضًا: مستعدی کے ساتھ اٹھنا۔

وَقَالَ عَبْدَةُ بْنُ الطَّبِيْبِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عبدۃ بن طبیب ہے (متوفی ۲۵ھ) یہ مخضرمی شاعر ہیں، زمانہ اسلام پایا اور دولت ایمان سے سرفراز ہوکر دونوں جہاں کی سعادتیں حاصل کیں۔

① عَلَيْكَ سَلَامُ اللهِ قَيْسَ بْنَ عَاصِمٍ	وَرَحْمَتُهُ مَا شَاءَ أَنْ يَّتَرَحَّمَا

ترجمہ:

اے قیس بن عاصم! تجھ پر اللہ کی سلامتی اور اس کی رحمت ہو جب تک وہ رحم کرنا چاہے۔

مطلب:

شاعر ''قیس'' مرحوم کو دعا دے رہا ہے کہ اے مرحوم! تجھ پر اللہ تعالی کی ہمیشہ ہمیشہ رحمت اور سلامتی ہو۔

2 ...... | تَحِيَّةُ مَنْ غَادَرْتَهُ غَرَضَ الرَّدٰى | إِذَا زَارَ عَنْ شَحْطٍ بِلَادَكَ سَلَّمَا |

ترجمه:

سلام ہو اس شخص کا جسے تو نے ہلاکت کا نشانہ بنا کر رکھ دیا جب وہ دور سے تیرے شہروں کو دیکھتا ہے تو سلام کرتا ہے۔

حل لغات:

غَادَرْتَ (مفاعلة) غَادَرَهُ: کسی چیز کو چھوڑ دینا، باقی رہنے دینا۔ شَحْطٍ: مص. شَحِطَ الْمَكَانُ (س) شَحْطًا: دور ہونا۔

3 ...... | فَمَا كَانَ قَيْسٌ هُلْكُهُ هُلْكَ وَاحِدٍ | وَلٰكِنَّهُ بُنْيَانُ قَوْمٍ تَهَدَّمَا |

ترجمه:

قیس کی ہلاکت فرد واحد کی ہلاکت نہیں بلکہ وہ قوم کی بنیاد تھا جو گر پڑی۔

حل لغات:

تَهَدَّمَ: (تفعّل) الْبِنَاءُ: عمارت کا ڈھیرے ڈھیرے گرنا۔

وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عُقْبَةَ الْعَدَوِيُّ (الطويل)

شاعر کانام:

ہشام بن عقبہ ہے (متوفی ۱۲۵ھ)

3 ...... | تَعَزَّيْتُ عَنْ أَوْفَى بِغَيْلَانَ بَعْدَهُ | عَزَاءً وَجَفْنُ الْعَيْنِ مَلْآنُ مُتْرَعُ |

ترجمه:

میں نے اوفی کے بعد غیلان سے تسلی حاصل کی اس حال میں کہ آنکھ کی پلک بھری ہوئی چھلک رہی تھی۔

حل لغات:

مُتْرَعٌ: مفع. تَرَعَهُ (ف) تَرَعًا: بھر جانا۔

2 ...... | نَعَى الرَّكْبُ أَوْفَى حِينَ آبَتْ رِكَابُهُمْ | لَعَمْرِي لَقَدْ جَاؤُوا بِشَرٍّ فَأَوْجَعُوا |

ترجمه:

سواروں نے اوفی کی موت کی خبر دی جب ان کی سواریاں واپس ہوئیں میری زندگی کی قسم! وہ بری خبر لائے

اورانہوں نے دردناک کر دیا۔

❸ ...... | نَعَوْا بَاسِقَ الْأَفْعَالِ لَايَخْلُفُوْنَہٗ | تَكَادُ الْجِبَالُ الصُّمُّ مِنْهُ تَصَدَّعُ |

ترجمہ:

انہوں نے ایسے اچھے اخلاق والے کی موت کی خبر دی جس کے وہ جانشین نہیں ہو سکتے قریب ہے کہ اس خبر سے مضبوط پہاڑ بھی پھٹ جائیں۔

حل لغات:

بَاسِقًا: دراز، بلند۔ في القرآن المجید: ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيدٌ﴾ (۱۰/۵۰) اچھی شہرت والا۔ اَلصَّمّ: مف: اَلاَصَمُّ: بہرا، اونچا سننے والا۔ خواہش کا بندہ جو کسی کے روکے نہ رکے۔ ٹھوس اور سخت۔ ﴿إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ﴾ (۲۲/۸) شعر میں آخری معنی مراد ہے۔ عربی مقولہ ہے: "اَصَمُّ عَمَّا سَاءَهٗ سَمِيْعٌ": سنتا ہے مگر ان باتوں سے بہرا ہے جو اسے بری معلوم ہوں۔

❹ ...... | خَوَى الْمسجدُ الْمَعْمُوْرُ بَعْدَ ابْنِ | دَلْهَمٍ وَاَمْسٰى بِاَوْفٰى قومُهٗ قد تَضَعْضَعُوا |

ترجمہ:

ابن دلہم کے بعد آباد مسجد ویران ہو گئی اور اوفی کی موت سے اس کی قوم کمزور ہو گئی۔

حل لغات:

خَوَى: اَلْمَكَانُ (س) خَيًّا: خالی ہونا۔ خَوَى الْبَيْتُ (ض) خَوَاءً: گھر کا گرنا، منہدم ہونا۔ خالی ہونا۔ اَلْمَعْمُوْرُ: مفع. عَمَرَ قومُ الْمَكَانَ (ن) عَمْرًا: لوگوں کا کسی جگہ کو رہائش گاہ بنانا۔ في القرآن المجید: ﴿وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ﴾ (۴/۵۲) تَضَعْضَعُوا: عاجزی کرنا، ذلیل ہونا۔ کمزور ہونا۔ بیماری یا غم کی وجہ سے نحیف ہونا۔ مال کا تھوڑا ہونا۔

❺ ...... | فَلَمْ تُنْسِنِيْ اَوْفٰى الْمُصِيْبَاتُ بَعْدَهٗ | وَلٰكِنَّ نَكْأَ الْقَرْحِ بِالْقَرْحِ اَوْجَعُ |

ترجمہ:

اوفی کے بعد کی مصیبتیں مجھ سے اوفی کو نہیں بھلا سکتیں لیکن زخم کو زخم سے کریدنا زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔

حل لغات:

نَكْأً: مص. نَكَأَ الْقَرْحَةَ (ف) نَكْأً: زخم کو اچھا ہونے سے پہلے چھیل دینا۔

وقال مُتَمِّمُ بْنُ نُوَيْرَةَ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام متمم بن نویرہ ہے (متوفی ۳۰ھ/۶۵۰ء) یہ مخضرمی شاعر ہیں اور انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ یہ شاعر اپنے بھائی مالک کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہتے ہیں۔

❶ ...... | ولقد لامَنِيْ عندَ القُبُوْرِ عَلَى الْبُكا | رَفِيْقِيْ لِتَذْرَافِ الدُّمُوْعِ السَّوَافِكِ |
|---|---|

ترجمہ:

تحقیق میرے دوست نے مجھے قبروں کے پاس پے در پے آنسو بہا کر رونے پر ملامت کی۔

حل لغات:

تَذْرَاف: مص: (تفعیل) ذَرَّفَ الدَّمْعَ: آنسو بہانا۔ السوافک: مف: السَّافِكُ: سَفَكَهُ (ض) سَفْكًا: بہانا، گرانا۔ في القران المجيد: ﴿قَالُوْا أَتَجْعَلُ فِيْهَا مَن يُفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ﴾ (۲/۳۰)

❷ ...... | فَقَالَ أَتَبْكِيْ كُلَّ قَبْرٍ رَأَيْتَهُ | لِقَبْرٍ ثَوٰى بَيْنَ اللِّوٰى فَالدَّكَادِكِ |
|---|---|

ترجمہ:

دوست نے کہا: کیا تو ہر قبر کو دیکھ کر روتا ہے اس قبر کی وجہ سے جو لوی اور دکادک کے درمیان میں ہے۔

نہ پوچھو ہم نشینو تم میرے آنسو کہ دریا ہے
امڈ آتا ہے جس دم پھر کوئی روکے سے رکتا ہے

حل لغات:

ثَوٰى: بِالْمَكَانِ وفِيهِ (ض) ثَوَاءً: ٹھہرنا، قیام کرنا۔ في القرآن المجيد: ﴿وَمَا كُنتَ ثَاوِيًا فِيْ أَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا وَلَٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ﴾ (۲۸/۴۵) اللوى، الدكادك: جگہوں کے نام ہیں۔

❸ ...... | فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ الشَّجَا يَبْعَثُ الشَّجَا | فَدَعْنِيْ فَهٰذَا كُلُّهُ قَبْرُ مَالِكِ |
|---|---|

ترجمہ:

تو میں نے اس سے کہا: بے شک غم، غم کو بھڑکاتا ہے تو مجھے چھوڑ دے یہ تمام مالک (ہی) کی قبریں ہیں۔

حل لغات:

الشجا: ما س. شَجِيَ (س) شَجًا: گلے میں ہڈی وغیرہ اٹکنے سے تکلیف میں مبتلا ہونا۔ رنجیدہ وغمگین ہونا۔ کسی کی یاد میں تڑپنا۔

وقال اَبُوعطاءِ السِّندِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ابوعطاء افلح بن یسار سندھی ہے (متوفی ۱۸۰ھ/۷۹۶ء) اور یہ عمر بن سماک بن حصین کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کے والد سندھی عجمی تھے۔ اور یہ بنو امیہ و بنو عباس کے دور کے مخضرمی اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کے بیٹے ہبیرہ کو منصور نے امن دینے کے بعد مقام واسط میں قتل کر دیا تو ان کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

❶ ...... اَلاَ اِنَّ عَيْنًا لم تَجُدْ يَوْمَ وَاسِطٍ	عَلَيْكَ بِجَارِيْ دَمْعِهَا لَجُمُوْدُ

ترجمہ:

خبردار! جس آنکھ نے واسط کے دن تجھ پر اپنے آنسو بہا کر سخاوت نہیں کی یقیناً اس نے کنجوسی کی۔

حل لغات:

جُمُوْدٌ: صفت۔ جَمَدَ (ن) جَمْدًا: جم جانا۔ عَيْنُهُ: آنکھ کے آنسو کا بند ہونا۔

❷ ...... عَشِيَّةَ قَامَ النَّائِحَاتُ وشُقِّقَتْ	جُيُوْبٌ بِأَيْدِيْ مَأْتَمٍ وَخُدُوْدُ

ترجمہ:

جس شام نوحہ کرنے والی خواتین کھڑی ہوئیں اور ماتم کرنے والے ہاتھوں سے گریبان چاک کئے گئے اور رخسار پیٹے گئے۔

حل لغات:

شُقِّقَتْ: (تفعیل) شَقَّقَهُ: زیادہ پھاڑنا، زیادہ چیرنا، دراڑیں ڈالنا۔ فی القرآن المجید: ﴿إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ﴾ (۱/۸۴) جُيُوْبٌ: مف: جَيْبُ القَمِيْص: گریبان۔ ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوْبِهِنَّ﴾ (۲۴: ۳۱) مَأْتَم: لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ۔ اور اس لفظ کا اطلاق بیشتر اس مجمع پر ہوتا ہے جو اظہار غم کے لئے

ہو۔ ج: مَآتِمُ. خُدُودُ: مف: اَلْخَدُّ: گال، رخسار۔ ہر چیز کا کنارہ، پہلو، لوگوں کی جماعت۔

3 ...... | فَإِنْ تُمْسِ مَهْجُوْرَ الْفِنَاءِ فَرُبَّمَا | أَقَامَ بِهِ بَعْدَ الْوُفُوْدِ وُفُوْدُ |

ترجمہ:

اگر تیرا صحن خالی ہوگیا ہے تو بسا اوقات اس میں یکے بعد دیگرے وفد آیا کرتے تھے۔

4 ...... | فَإِنَّكَ لَمْ تَبْعُدْ عَلَى مُتَعَهِّدٍ | بَلٰى كُلُّ مَنْ تَحْتَ التُّرَابِ بَعِيْدُ |

ترجمہ:

بے شک تو عہد کرنے والے سے دور نہیں، کیوں نہیں! بلکہ ہر وہ شخص جو مٹی کے نیچے ہے دور ہے۔

مطلب:

جس نے تجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تیرا ذکر خیر اور تیری قبر کی زیارت کرتا رہے گا وہ عہد کو نہیں بھولا یعنی اس پر عمل پیرا ہے لہٰذا تو اس کے قریب ہی ہے، لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ جو فوت ہو کر دفن ہو گیا وہ دور ہی ہے۔

وقال آخرُ (البسيط)

شاعر کا نام:

سنان بن عباد یشکری ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

اشعار کا پس منظر:

ایک دن شمط بن عباد اس کے پاس آیا اور اس کا حوض پانی سے بھرا ہوا تھا، شمط نے اپنے ہاتھ سے خود پانی لیا اور اپنے اونٹوں کو بھی پلایا تو اس موقع پر شاعر نے یہ اشعار کہے۔

1 ...... | لَوْ كَانَ حَوْضَ حِمَارٍ مَاشَرِبْتَ بِهِ | إِلَّا بِإِذْنِ حِمَارٍ آخِرَ الْأَبَدِ |

ترجمہ:

اگر حوض حمار کا ہوتا تو تُو کبھی بھی اس سے حمار کی اجازت کے بغیر نہ پی سکتا۔

فائدہ:

لفظ حمار کا تکرار اس لئے ہے کہ: اہل عرب اعلام یا جوان کے قائم مقام ہو اور اسماء اجناس میں حصول تعظیم کے لئے

ان کا تکرار کرتے ہیں اسی کے مطابق اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ اللّٰهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَه﴾ (۱۲۴/۶)

حل لغات:

حَــــوْض: پانی جمع ہونے کی جگہ۔ پانی کا تالاب۔ پانی کی ٹینکی۔ بند جس میں پانی روکا جائے۔ ہاتھ دھونے کا بیسن۔ زمین یا کھیتی کا محدود حصہ۔

❷ ......

لٰكِنَّهُ حَوْضُ مَنْ أَوْدَى بِإِخْوَتِهِ	رَيْبُ الزَّمَانِ فَأَمْسَى بَيْضَةَ الْبَلَدِ

ترجمہ:

مگر (ہائے افسوس) حوض اس شخص کا ہے جس کے بھائیوں کو حوادث زمانہ نے ہلاک کر دیا تو وہ شتر مرغ کے انڈے کی طرح ہو گیا۔

مطلب:

اس شعر میں شاعر نے اس بات پر تنبیہ کی ہے کہ میرے مددگار مجھ سے جدا ہو گئے اور اب میں بے یار و مددگار رہ گیا ہوں جیسا کہ شتر مرغ کا انڈہ، کیونکہ شتر مرغ جب کسی جگہ پر انڈہ دیتا ہے تو اسے بھول جاتا ہے اس طرح وہ انڈہ ضائع ہو جاتا ہے، یعنی خود کو شتر مرغ کے انڈے سے تشبیہ دی ہے۔ اور وجہ تشبیہ ضعف و کمزوری ہے۔

حل لغات:

أَوْدَى: (افعال) أَوْدَى: ہلاک ہونا۔ بَيْضَةُ الْبَلَدِ: اس سے مراد شتر مرغ کا انڈا ہے، اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد زمین سے اگنے والی کھمبی ہے۔

❸ ......

لَوْ كَانَ يُشْكِي إِلَى الْأَمْوَاتِ مَا لَقِيَ	الْأَحْيَاءُ بَعْدَهُمْ مِنْ شِدَّةِ الْكَمَدِ

ترجمہ:

اگر فوت شدہ لوگوں سے اس سخت غم کی شکایت کی جا سکتی جو ان کے بعد زندہ لوگوں کو لاحق ہوتا ہے۔

حل لغات:

اَلْكَمَدُ: رنگ کا بدلنا اور اس کی صفائی کا جاتا رہنا۔ رنج۔ سخت غم۔

❹ ......

ثُمَّ اشْتَكَيْتُ لَأَشْكَانِيْ وَسَاكِنُهُ	قَبْرٌ بِسِنْجَارَ أَوْ قَبْرٌ عَلَى قَهَدِ

ترجمه:

پھر میں شکایت کرتا تو ضرور میری شکایت کا ازالہ کرتا وہ شخص جس کی قبر مقام سنجار یا مقام قہد میں ہے۔

فائدہ:

سنجار اور قهد: دو جگہوں کے نام ہیں۔

وقال رجلٌ مِنْ خَثْعَمٍ (الكامل)

1 نَهِلَ الزَّمانُ وعَلَّ غيرَ مُصَرِّدٍ | مِنْ آلِ عَتَّابٍ وآلِ الْأَسْوَدِ

ترجمه:

زمانے نے آل عتاب اور آل اسود کا خون پہلی بار پیا اور دوسری بار پیا کوئی کمی نہیں چھوڑی۔

حل لغات:

مُصَرِّدٌ: مفع (تفعیل) صَرَّدَ الشيءَ: کم کرنا۔

2 مِنْ كُلِّ فَيَّاضِ الْيَدَيْنِ إذا غَدَتْ | نَكْبَاءُ تَلْوِي بِالْكَنِيفِ الْمُوصَدِ

ترجمه:

زمانے نے دونوں ہاتھوں سے سخاوت کرنے والے لوگوں کا خون پیا، جب بے رخی ہوا بند باڑوں کو تھپیڑے مارتی ہوئی چلی۔

مطلب:

زمانے نے ایسے لوگوں کو بھی ہلاک کر دیا جو سخت قحط سالی میں کشادہ دلی سے سخاوت کیا کرتے تھے۔ پہلے زمانے میں جب سخت قحط سالی ہوتی اور لوگ اپنی جانوں سے مایوس ہو جاتے تو باڑے بنا کر ان میں بیٹھ جاتے اور دروازے بند کر دیتے تھے تاکہ مرنے کے بعد بھیڑیے اور دیگر درندے ان کی لاشیں نہ کھا سکیں۔

حل لغات:

فَيَّاض: بہت پانی۔ رَجُلٌ فَيَّاضٌ: بہت بخشش کرنے والا۔ مِنْ كُلِّ فَيَّاضِ الْيَدَيْنِ بدل ہے "مِنْ آلِ عَتَّابٍ" سے اس میں عامل (من جارہ) کا اعادہ کیا اور یہ مجرور میں زیادہ ہوتا ہے اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ﴿قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ﴾ (۷/۷۵) اس میں لام

جارہ کا تکرار ہے۔ تلوی: (افعال) بالشیء: کسی چیز کو لے جانا۔ فلانٌ: کسی کی کھیتی خشک ہونا۔ اپنے لئے یا مہمان کے لئے رکھی ہوئی چیز کا کھانا۔ نَکْبَاءُ: بے رخ ہوا جو شمال و مشرق کے درمیان چلے۔ ج: نُکُبٌ. اَلْکَنِیْفُ: پردہ۔ پردہ کرنے والا۔ ڈھال۔ مویشیوں کے لئے درختوں کا باڑا۔ پاخانہ۔ دروازے کے اوپر چھجا۔ ج: کُنُفٌ. اَلْمُوْصَدُ: بند۔ بَابٌ مُوْصَدٌ: بند دروازہ۔

③ ...... | فَالْیَومَ اَضْحَوْا لِلْمَنُوْنِ وَسِیْقَةً | مِنْ رَّائِحٍ عَجِلٍ وآخَرَ مُغْتَدِ |

ترجمہ:

تو آج وہ موت کی طرف ہانکے گئے، کوئی تو شام کو جلدی جا رہا ہے اور کوئی صبح کو۔

حل لغات:

وَسِیْقَةٌ: اونٹوں وغیرہ کی ڈار جسے دشمن ہانک کر لے جائے۔ حاملہ اونٹنی۔

④ ...... | خَلَتِ الدِّیَارُ فَسُدْتُ غیرَ مُسَوَّدٍ | ومِنَ الشَّقَاءِ تَفَرُّدِیْ بالسُّوْدَدِ |

ترجمہ:

شہر خالی ہو گئے میں سردار بنائے بغیر سردار بن گیا اور میرا سرداری کے لئے اکیلا رہ جانا بدبختی ہے

حل لغات:

اَلسُّوْدَدُ: واَلسُّوْدُدُ: سرداری، بڑائی، عظمت۔

وقال محمدُ بنُ بَشیرٍ اَلْخارِجِیُّ (الکامل)

شاعر کانام:

محمد بن بشیر ہے اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

① ...... | نِعْمَ الْفَتٰی فَجَعَتْ بِہٖ اِخْوَانَہٗ | یَوْمَ الْبَقِیْعِ حَوَادِثُ الایامِ |

ترجمہ:

کتنا اچھا ہے وہ نوجوان جس کی وجہ سے بقیع کے دن اس کے بھائیوں کو حوادث زمانہ نے غمگین کیا۔

حل لغات:

فَجَعَتْ: فَجَعَهٗ (ف) فَجْعًا: سخت تکلیف پہنچانا۔

❷ سَهْلُ الْفِنَاءِ إِذَا حَلَلْتَ بِبَابِهِ | طَلْقُ الْيَدَيْنِ مُؤَدِّبُ الْخُدَّامِ

ترجمہ:

جب تو اس کے ہاں مہمان بنے گا تو اسے کشادہ صحن، کشادہ دست اور خادموں کو ادب سکھانے والا پائے گا۔

حل لغات:

مُؤَدِّبٌ: مفع وفا. (تفعیل) أَدَّبَهُ: مہذب بنانا، شائستہ بنانا۔ ادب واخلاق سکھانا۔ کسی جرم پر سزا دینا۔ خُدَّام: مف: خَادِمٌ: خَدَمَهُ (ض، ن) خِدْمَةً: کسی کی ضرورت پوری کرنا

❸ وَإِذَا رَأَيْتَ صَدِيقَهُ وَشَقِيقَهُ | لَمْ تَدْرِ أَيُّهُمَا ذَوُوا الْأَرْحَامِ

ترجمہ:

اور جب تُو اس کے دوست اور حقیقی بھائی کو دیکھے گا تو فرق نہیں کر پائے گا کہ ذی رحم کون ہے۔

وقال أيضًا (الطويل)

❶ طَلَبْتُ فَلَمْ أُدْرِكْ بِوَجْهِي وَلَيْتَنِي | قَعَدْتُ فَلَمْ أَبْغِ النَّدَى بَعْدَ سَائِبِ

ترجمہ:

میں نے سائب کے بعد سفر کر کے سخاوت تلاش کی تو نہیں پائی کاش کہ میں بیٹھ جاتا اور سخاوت تلاش نہ کرتا۔

❸ وَلَوْ لَجَأَ الْعَافِي إِلَى رَحْلِ سَائِبٍ | ثَوَى غَيْرَ قَالٍ أَوْ غَدَا غَيْرَ خَائِبِ

ترجمہ:

اگر سائل سائب کے گھر پناہ لیتا تو بے خوف وخطر ٹھہرتا یا اس حال میں صبح کو چلا جاتا کہ محروم نہ ہوتا

حل لغات:

لَجَأَ: الى الشيء والمكان (ف) لَجْأً: پناہ لینا، ذریعۂ حفاظت بنانا۔ الى فلان: کسی کا سہارا لینا، کسی سے تقویت حاصل کرنا۔ العَافِي: قائد۔ پانی کے گھاٹ پر آنے والا۔ مہمان۔ ہر لب کرم۔ خَائِبٌ: فا. خَابَ (ض) خَيْبَةً: طلب میں ناکام ہونا۔ امید ٹوٹنا۔ عربی مقولہ ہے: "مَنْ هَابَ خَابَ": جو ڈرا وہ ناکام ہوا۔

❸ أَقُولُ وَمَا يَدْرِي أُنَاسٌ غَدَوْا بِهِ | إِلَى اللَّحْدِ مَاذَا أَدْرَجُوا فِي السَّبَائِبِ

ترجمہ:

میں نے کہا کیا لوگوں کو معلوم ہے کہ قبر کی طرف کیسے لے گئے اور کیسے کفن پہنایا؟

حل لغات:

اَدْرَجُوا: (افعال) أَدْرَجَ الشيءَ في الشيءِ: ایک چیز کو دوسری میں داخل کرنا، کسی چیز میں لپیٹنا۔

4 ...... | وَكُلُّ امْرِءٍ يَوْمًا سَيَرْكَبُ كَارِهًا | عَلَى النَّعْشِ أَعْنَاقَ الْعِدَىٰ وَالْأَقَارِبِ |
|---|---|

ترجمہ:

اور ہر شخص ایک دن میت کی چارپائی پر سوار ہوگا دشمنوں اور دوستوں کی گردنوں کو ناپسند کرتے ہوئے۔

حل لغات:

النَّعْشُ: مردہ یا بیمار کو اٹھانے کی چارپائی، مردے کا تابوت۔ الْعِدَىٰ: مرزوقی نے اس کا معنی کیا ہے "الغُرَبَاءُ" خلیل نے کہا: قومٌ عِدًى: تجھ سے دور اور اجنبی لوگ اور اسی معنی میں کہا جاتا ہے: قومٌ أعداءٌ.

وقال دُرَيْدُ بْنُ الصِّمَّةِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام درید بن صمہ ہے اور یہ مُعَمَّر جاہلی شاعر ہے، تقریباً سو (۱۰۰) جنگوں میں شرکت کی اور کبھی شکست نہیں کھائی، غزوہ حنین میں اپنی قوم بنو جشم کے ساتھ مشرکوں کی مدد کے لئے نکلا اور حالت کفر میں قتل ہو کر واصل جہنم ہوا (۸ھ/۶۳۰ء)۔

1 ...... | نَصَحْتُ لِعَارِضٍ وَأَصْحَابِ عَارِضٍ | وَرَهْطِ بَنِي السَّوْدَاءِ وَالْقَوْمُ شُهَّدِي |
|---|---|

ترجمہ:

قوم میری گواہ ہے کہ میں نے "عارض" اور "عارض" کے ساتھیوں اور بنو سوداء کی جماعت کو نصیحت کی۔

2 ...... | فَقُلْتُ لَهُمْ ظُنُّوا بِأَلْفَيْ مُدَجَّجٍ | سَرَاتُهُمْ فِي الْفَارِسِيِّ الْمُسَرَّدِ |
|---|---|

ترجمہ:

میں نے ان سے کہا: دو ہزار مسلح بہادروں کا یقین رکھو جن کے سردار فارس کی بنی ہوئی نقش و نگار والی زر ہیں پہنے

ہوئے ہوں گے۔

حل لغات:

ظَنُّوْا : یہاں یہ یقین کے معنی میں بھی ہوسکتا ہے کیونکہ ظن یقین کے معنی میں بھی آتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:﴿الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُم مُّلاقُوا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾ (۲/۴۶) مُدَجَّجٌ: مکمل طور پر ہتھیار بند، تمام ہتھیاروں سے لیس، مسلح۔ الفَارِسِيُّ: فارس کی طرف منسوب۔ المُسَرَّدُ: مفع (تفعیل) سَرَّدَهُ: سوراخ کرنا۔ سینا۔ الدِّرْعَ: زرہ بننا۔

3 ...... | فَلَمَّا عَصَوْنِيْ كُنْتُ مِنهم وقد اَرٰى | غَوَايَتَهم واَنَّنِيْ غَيرُ مُهْتَدِ |

ترجمہ:

جب انہوں نے میری بات نہ مانی تو میں ان کے ساتھ ہوگیا حالانکہ میں ان کی گمراہی دیکھ رہا تھا اور میں بھی راہ راست پر نہیں تھا۔

4 ...... | اَمَرْتُهم اَمْرِيْ بِمُنْعَرَجِ اللِّوٰى | فلم يَسْتَبِيْنُوا الرُّشْدَ اِلَّا ضُحَى الْغَدِ |

ترجمہ:

میں نے انہیں مقام لوی کے موڑ پر مشورہ دیا لیکن وہ صحیح بات نہ سمجھ سکے مگر دوسرے دن چاشت کے وقت۔

حل لغات:

يَسْتَبِيْنُوا: (افتعال) اِسْتَبَانَ الشيءُ: واضح ہونا۔ الشيءَ: کسی شے کی وضاحت چاہنا۔

5 ...... | وهل اَنَا اِلَّا مِنْ غَزِيَّةَ اِنْ غَوَتْ | غَوَيْتُ واِنْ تَرْشُدْ غَزِيَّةُ اَرْشُدِ |

ترجمہ:

میں بنو غزیہ ہی کا ایک فرد ہوں اگر وہ بھٹک جائیں تو میں بھی بھٹک جاؤں گا اور اگر بنو غزیہ ہدایت پا جائیں تو میں بھی ہدایت پا جاؤں گا۔

6 ...... | تَنَادَوْا فقالوا اَرْدَتِ الْخيلُ فارسًا | فقلتُ اَعبدُ اللهِ ذٰلِكُمُ الرَّدِي |

ترجمہ:

انہوں نے پکار کر کہا: شہسواروں نے شہسوار کو ہلاک کردیا۔ تو میں نے کہا: کیا ہلاک ہونے والا عبداللہ ہے؟۔

حل لغات:

اَرْدَتْ: (اِفْعال) اَرْدٰی فلانٌ: گرانا۔ ہلاک کرنا۔ اَلرَّدِی: ہلاک ہونے والا۔

7 ...... فَجِئْتُ اِلَیْہِ وَالرِّمَاحُ تَنُوْشُہٗ | کَوَقْعِ الصَّیَاصِیْ فِی النَّسِیْجِ الْمُمَدَّدِ

ترجمہ:

میں اس کے پاس آیا تو نیزے اسے ایسے لگ رہے تھے جیسے بنے ہوئے کپڑے میں جولاہے کا کانٹا لگتا ہے۔

حل لغات:

تَنُوْشُ: نَاشَ الشیءَ (ن) نَوشًا: پکڑنا، ڈھونڈنا۔ لینا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَاَنّٰی لَھُمُ التَّنَاوُشُ مِن مَکَانٍ بَعِیْدٍ﴾ (۵۲/۳۴) اَلصَّیَاصِی: مف: اَلصِّیْصَۃُ: کاتنے کا تکلا۔ تانا بانا وغیرہ صاف کرنے کا برش۔ اَلنَّسِیْجُ: بُنا ہوا۔

8 ...... وکُنْتُ کَذَاتِ الْبَوِّ رِیْعَتْ فَاَقْبَلَتْ | اِلٰی جِلْدٍ مِنْ مَسْکِ سَقْبٍ مُقَدَّدٍ

ترجمہ:

اور میں اس اونٹنی کی طرح ہوگیا جس کے بچے کی کھال میں بھوسہ بھر دیا گیا ہو وہ ڈرائی گئی تو اپنے بچے کی کٹی ہوئی کھال کی طرف متوجہ ہوئی۔

مطلب:

جب میں مقتول کے پاس آیا تو میری حالت اس اونٹنی کی طرح ہوگئی جو اپنے بچے سے دور چراگاہ میں چر رہی ہو پھر اسے اپنے بچے کا اندیشہ ہوا اور اس کی طرف بھاگی تو اسے ٹکڑے ٹکڑے کی ہوئی کھال پایا۔

فائدہ:

مادہ جانور کو چرتے ہوئے اچانک اپنے بچے کا خیال آتا ہے اور وہ اس کی طرف دوڑتی ہے۔

حل لغات:

اَلْبَوُّ: اونٹنی کا بچہ۔ اونٹنی وغیرہ کے مردہ بچے کی کھال جس میں گھاس وغیرہ بھر کر اس کی ماں کے سامنے کر دیتے ہیں تاکہ دودھ دوہنے میں آسانی ہو۔ مَسْکٌ: کھال۔ ج: مُسُکٌ. سَقْبٌ: اونٹنی کا نوزائیدہ نر بچہ۔ لمبا اور بھرپور جسم والا یا کوئی شئ۔ خیمے کا ستون۔ ج: اَسْقُبٌ.

⑨ ...... فطاعنتُ عنه الخيلَ حتّي تنفّستْ | وحتّي عَلانِي حَالِكُ اللّوْنِ اَسْوَدِي

ترجمہ:

تو میں نے اس کی حفاظت کرتے ہوئے شہسواروں سے نیزہ زنی کی یہاں تک کہ وہ دور ہو گئے اور یہاں تک کہ مجھ پر گہرا سیاہ رنگ چھا گیا۔

حل لغات:

"تنفّستْ" مرزوقی کے نسخے میں "تبددت" ہے: حَالِکٌ: بے حد سیاہ۔

⑩ ...... قِتالَ امْرِئٍ اَسٰی اَخاهُ بِنَفْسِهِ | ويعلَمُ اَنَّ الْمَرْءَ غيرُ مُخَلَّدِ

ترجمہ:

میں اس شخص کی طرح لڑا جس نے اپنی جان کے ساتھ اپنے بھائی سے خیر خواہی کی ہو یہ جانتے ہوئے کہ انسان ہمیشہ نہیں رہے گا۔

⑪ ...... فَاِنْ يَكُ عبدُ اللهِ خَلّٰى مَكانَهُ | فما كان وَقّافًا ولا طائِشَ الْيَدِ

ترجمہ:

اگر عبداللہ نے اپنی جگہ خالی کر دی تو وہ جنگ میں پسپا ہونے والا اور کمزور نہیں تھا۔

حل لغات:

طَائِشٌ: خفیف الحرکت، بے ہودہ، کم عقل و نا سمجھ۔ بہکی بہکی باتیں کرنے والا۔ جس کا نشانہ نہ لگتا ہو۔ ج: طَيَّاشٌ و طَائِشَةٌ. طَائِشُ الید: جس کا ہاتھ کانپتا ہو، ایک جگہ نہ جمتا ہو۔

⑫ ...... كَمِيشُ الْاِزَارِ خارِجٌ نصفُ ساقِهِ | بعيدٌ مِنَ الآفاتِ طَلَّاعُ اَنْجُدِ

ترجمہ:

تہبند اونچی رکھنے والا آدمی پنڈلی باہر رکھنے (مستعد رہنے) والا مصیبتوں سے دور عظمت کے مقام پر چڑھنے والا تھا۔

حل لغات:

كَمِيشُ الْاِزَارِ: ازار سمیٹنے والا یعنی پھرتیلا۔ مضبوط ارادے والا۔

⑬ قليلُ التَّشَكِّي لِلْمُصِيباتِ حافظ | مِنَ اليومِ أعقابَ الأحاديثِ فِي غدِ

ترجمه:

مصائب کی شکایت نہیں کرتا تھا آج ہی کل کے انجام کی حفاظت کرنے والا تھا۔

⑭ تَراهُ خَمِيصَ البَطْنِ وَالزادُ حاضِرٌ | عَتِيدٌ ويغدُو فِي القميصِ المُقَدَّدِ

ترجمه:

تُو اسے خالی پیٹ دیکھے گا؛ حالانکہ کھانا تیار موجود ہوتا اور پھٹی ہوئی قمیص میں صبح کرتا تھا۔

حل لغات:

خَمِيصٌ: خالی پیٹ، دبلے پیٹ والا۔ ج: خِمَاصٌ. عَتِيدٌ: موجود، تیار۔ في القرآن المجيد: ﴿مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ (۵۰/۱۸)

⑮ وإنْ مَسَّهُ الإقواءُ وَالجَهْدُ زادَهُ | سَماحًا وإتلافًا لِما كانَ في اليدِ

ترجمه:

اگر مصیبت اور تنگ دستی اسے لاحق ہوتی تو یہ اسے سخاوت کرنے اور جو کچھ اس کے ہاتھوں میں ہوتا اس کے خرچ کرنے کو بڑھا دیتی۔

حل لغات:

اَلاِقْوَاءُ: محتاج ہونا۔

⑯ صَبا ما صَبا حتّى عَلا الشَّيْبُ رأسَهُ | فلمّا علاهُ قالَ لِلباطِلِ ابْعُدِ

ترجمه:

کھیل کود میں مصروف رہا یہاں تک کہ سفیدی اس کے سر پر چھا گئی جب وہ غالب آ گئی تو باطل سے کہا دور ہو جا۔

⑰ وطَيَّبَ نفسي أنَّنِي لم أقل لهُ | كَذَبْتَ ولم أبْخَلْ بما ملكتْ يَدِي

ترجمه:

مجھے اس بات نے خوش کیا کہ میں نے اس سے نہیں کہا کہ تو نے جھوٹ بولا ہے اور میں نے اپنا مال خرچ کرنے میں کنجوسی نہیں کی۔

فائدہ:

"لم اقل له كَذَبْتَ" اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے اسے کبھی بھی کسی لفظ سے تکلیف نہیں دی جس طرح اللہ تعالی کے اس فرمان میں مطلقاً تکلیف نہ دینا مراد ہے۔ في القرآن المجيد: فَلاَ تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلاَ تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلاً كَرِيماً. (۱۷/۲۳)

وقال أيضًا (الطويل)

❶ تَقُولُ اَلا تَبْكِيْ اَخَاكَ وقد اَرٰى	مَكَانَ الْبُكَا لٰكِنْ بُنِيْتُ عَلَى الصَّبْرِ

ترجمہ:

میری بیوی کہتی ہے: اپنے بھائی پر کیوں نہیں روتا اور تحقیق میں بھی سمجھتا ہوں کہ رونے کا موقع ہے لیکن میری بنیاد صبر پر رکھی گئی ہے۔

❷ فَقُلْتُ اَعَبْدَاللهِ اَبْكِيْ اَمِ الَّذِیْ	لَهُ الْجَدَثُ الْاَعْلٰى قَتِيْلَ اَبِي بَكْرِ

ترجمہ:

میں نے کہا: کیا عبداللہ پر روؤں یا اس پر جس کی قبر عظمت والی ہے جسے آل ابوبکر نے قتل کیا۔

حل لغات:

اَلْجَدَثُ: قبر۔ج: اَجْدَاثٌ. في القرآن المجيد: وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَى رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ. (۳۶/۵۱)

❸ وَعَبْدَ يَغُوْثٍ تَحْجُلُ الطَّيرُ حَوْلَهُ	وعَزَّ الْمُصَابُ حَثْوَ قبرٍ على قَبْرِ

ترجمہ:

یا عبدیغوث پر روؤں جس کے اردگرد پرندے چھلانگ لگا رہے ہیں اور یکے بعد دیگرے قبر کھودنا بڑی مصیبت ہے۔

حل لغات:

"عَبْدَ يَغُوْثٍ" شاعر کے بھائی کا نام ہے اور ضرورت شعری کی وجہ سے تنوین آئی ہے۔ تَحْجُلُ:

حَجَلَ (ض، ن) حَجْلًا: ایک پاؤں اٹھا کر دوسرے پر چلنا۔ حَشْوٌ: حَشَا التُّرَابَ (ن) حَشْوًا: مٹی ڈالنا۔ ابوعلی احمد مرزوقی اور بیروت کے نسخہ میں "جَشْو" ہے۔

❹ | أَبَى الْقَتْلُ إِلَّا آلَ صِمَّةَ إِنَّهُم | أَبَوْا غَيْرَهُ وَالْقَدْرُ يَجْرِيْ إِلَى الْقَدْرِ |
|---|---|

ترجمہ:

قتل نے آل صمہ کے علاوہ کسی اور کو قتل کرنے سے انکار کیا کیوں کہ انہوں نے قتل کے علاوہ کسی اور صورت میں مرنے سے انکار کیا اور تقدیر تقدیر کی طرف جاری ہے۔

فائدہ:

انهم: اگر ہمزہ مفتوح ہو تو لام تعلیل محذوف ہوگا۔ شعر کا ترجمہ اس کے مطابق کیا گیا ہے۔ اگر ہمزہ مکسور ہو تو جملہ "مستانفہ" ہوگا۔

❺ | فَإِمَّا تَرَيْنَا لَا تَزَالُ دِمَاؤُنَا | لَدَى وَاتِرٍ يَسْعَى بِهَا آخِرَ الدَّهْرِ |
|---|---|

ترجمہ:

اے بیوی: اگر تو دیکھتی ہے کہ ہمیشہ ہمارے خون ایسے انتقام لینے والے کے پاس ہوتے ہیں جو ہمیشہ اس کی کوشش کرتا ہے۔

❻ | فَإِنَّا لَلَحْمُ السَّيْفِ غَيْرَ نَكِيْرَةٍ | وَنُلْحِمُهُ حِيْنًا وَلَيْسَ بِذِيْ نُكْرٍ |
|---|---|

ترجمہ:

تو اس کی وجہ یہ ہے کہ بلاشبہ ہم تلوار کی خوراک ہیں اور ہم بھی اسے (دشمنوں کا) گوشت کھلاتے ہیں اور یہ کوئی نئی بات نہیں۔

حل لغات:

نُلْحِمُ (افعال) أَلْحَمَ الرَّجُلُ: آدمی کا فربہ ہونا، گوشت چڑھا ہوا ہونا۔ کسی کے گھر میں بہت گوشت ہونا۔ القَوْمَ: گوشت کھلانا۔

❼ | يُغَارُ عَلَيْنَا وَاتِرِيْنَ فَيُشْتَفَى | بِنَا إِنْ أُصِبْنَا أَوْ نُغِيْرُ عَلَى وِتْرٍ |
|---|---|

ترجمہ:

ہم پر حملہ کیا جاتا ہے اس حال میں کہ وہ (حملہ آور) انتقام لینے والے ہوتے ہیں اگر ہم قتل ہو جائیں تو وہ ہم سے شفا

پاتے ہیں یا ہم انتقام لینے کے لئے حملہ کرتے ہیں۔

③ ...... | قَسَمْنا بِذاكَ الدَّهْرَ شَطْرَيْنِ بَيْنَنا | فما يَنْقَضِي إلّا ونحنُ على شَطْر |

ترجمہ:

ہم نے اس زمانے کو دو حصوں میں تقسیم کرلیا ہے لہذا وہ نہیں گزرتا مگر ہم کسی ایک حصہ پر ہوتے ہیں۔

حل لغات:

شَطْرَيْنِ: یہ تثنیہ ہے شَطْرٌ کا۔ جز، نصف۔ دوری۔ کنارہ، طرف۔ فی القرآن المجید: فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ. (۲/۱۴۴)

وقال تأبّط شرًّا (المديد)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ثابت بن جابر بن سفیان ہے (متوفی ۸۰ ق۔ھ/۵۴۰ء) اور یہ جاہلی شاعر ہے۔ "تَأَبَّطَ شَرًّا" کی دو وجہ تسمیہ بیان کی گئی ہیں۔ پہلی یہ ہے کہ یہ بغل میں تلوار چھپائے نکل گیا اس کی ماں سے پوچھا گیا کہ وہ (ثابت) کہاں ہے؟ تو اس نے کہا: لَا اَدْرِیْ! تَأَبَّطَ شَرًّا وَخَرَجَ: مجھے معلوم نہیں! وہ بغل میں برائی کو دبا کر چلا گیا۔ دوسری یہ ہے کہ یہ ایک دن بغل میں چھری چھپا کر اپنی قوم کی محفل میں چلا گیا اور کسی کو چھری ماردی تو اس وقت "تَأَبَّطَ شَرًّا" کہا گیا۔

① ...... | إنَّ بِالشِّعْبِ الَّذِيْ دُوْنَ سَلْعٍ | لَقَتِيْلًا دَمُهُ مَا يُطَلُّ |

ترجمہ:

بے شک وہ گھاٹی جو کوہِ سلع کی اس جانب ہے وہاں ایک ایسا مقتول ہے جس کا خون رائیگاں نہیں جاسکتا۔

حل لغات:

الشِّعْبُ: دو پہاڑوں کے درمیان کی کھلی جگہ۔ ج: شِعَابٌ. راستہ۔ زمین کے نیچے پانی کی گذرگاہ۔

② ...... | خَلَّفَ الْعِبْءَ عَلَيَّ وَوَلَّى | أنَا بِالْعِبْءِ لَهُ مُسْتَقِلُّ |

ترجمہ:

اس نے مجھ پر بوجھ ڈال کر پیٹھ پھیرلی، یقیناً میں اس کے بوجھ کو اٹھاؤں گا۔

حل لغات:

خَلَّفَ (تفعیل) فلانًا: پیچھے چھوڑنا۔ جانشین بنانا، وارث چھوڑنا۔ مؤخر کرنا، پیچھے کرنا۔ الشیءَ: وراثت چھوڑنا۔ العِبأُ: بوجھ، گٹھری۔ بوری۔ ج: اَعْبَاءٌ۔

❸ | وَوَرَاءَ الثَّارِ مِنِّي ابْنُ اُخْتٍ | مَصِعٌ عُقْدَتُهُ مَا تُحَلُّ |

ترجمہ:

اور میرے انتقام کے پیچھے ایسا سخت جنگجو بھانجا ہے جس کی گرہ کو کھولا نہیں جا سکتا۔

مطلب:

میں مقتول کا انتقام لوں گا اگر میں قتل ہو گیا تو میرا بدلہ لینے کے لئے پر عزم، ہر وقت انتقام کے لئے مستعد رہنے والا، سخت جنگجو میرا بھانجا ہے۔

''عُقْدَتُهُ ما تُحَلُّ'' اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔

(الف) اس کے ارادہ وعزم اور جس بات کا فیصلہ کر لیتا ہے اسے کوئی توڑ نہیں سکتا۔

(ب) اس کی طاقت وسختی کو کوئی ختم نہیں کر سکتا یعنی پیدائشی طور پر انتہائی مضبوط ہے اور تکالیف پر صبر کرنے میں مستحکم ہے۔ اگلے شعر میں اس کی مزید خوبیاں بیان کر رہا ہے۔

حل لغات:

مَصِعٌ: کپڑے کا گولا بنا کر کھیلنے والا۔ ج: مُصُعٌ۔ رَجُلٌ مَصِعٌ: بہادر۔

❹ | مُطْرِقٌ يَرْشَحُ سَمًّا كَمَا اَطْرَقَ | اَفْعَى يَنْفِثُ السَّمَّ صِلُّ |

ترجمہ:

سر جھکا کر ایسے زہر اگلتا ہے جیسے زہریلا سانپ سر جھکا کر چھوٹے زرد منہ سے زہر اگلتا ہے۔

حل لغات:

مُطْرِقٌ: فا (افعال) اَطْرَقَ: اپنے سر کو سینے کی طرف جھکانا اور خاموش رہنا، بات نہ کرنا۔ يَرْشَحُ: رَشَحَ الاِنَاءُ (ف) رَشْحًا: برتن کا ٹپکنا، رسنا۔ السُّمُّ، والسِّمُّ، والسَّمُّ: زہر، زہریلا مادہ۔ ہر باریک سوراخ جیسے سوئی کا ناکہ، کان اور ناک کا سوراخ۔ فی القرآن المجید: ﴿حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ﴾. (۴۰/۷)

ج: سُمُومٌ وسِمَامٌ۔ اَفْعٰی: بڑا سانپ، خبیث قسم کا سانپ۔ اس کی بہت سی قسمیں ہیں اور ہر ایک زہریلا ہوتا ہے۔

ج: اَفَاعٍ. يَنفُثُ: نَفَثَ البُصَاقَ مِن فيه (ن، ض) نَفثًا: منہ سے تھوک پھینکنا۔ صِلٌّ: ایک موذی سانپ۔ ج: اَصْلَالٌ.

5 ...... خَبَرٌ مَا نَابَنَا مُصْمَئِلٌّ	جَلَّ حَتَّى دَقَّ فِيهِ الأَجَلُّ

ترجمہ:

ہمیں ایسی عظیم وشدید خبر ملی کہ بڑی خبر بھی اس کے سامنے حقیر ہے۔

حل لغات:

مُصْمَئِلٌّ: فا. اِصْمَألَّ: سخت ہونا۔ المُصْمَئِلُّ: غصے سے پھولنے والا۔

6 ...... بَزَّنِي الدهرُ وكان غَشُومًا	بِأَبِيَّ جَارُهُ مَا يُذَلُّ

ترجمہ:

ظالم زمانے نے مجھے سختی سے پکڑا ایسے سخت متکبر جوان سے جس کے پڑوسی کو ذلیل نہیں کیا جا سکتا۔

حل لغات:

بَز: بَزَّ قَرِينَهُ(ن) بَزًّا: غالب آنا۔ چھیننا۔ من عَزَّ بَزَّ: جو غالب آئے گا چھینی ہوئی چیز لے لے گا۔ غَشُومًا: صفت۔ غَشَمَ الرَّجُل(ن) غَشْمًا: بے سوچے کام کرنا۔ ظلم ڈھانا۔

7 ...... شَامِسٌ فِي القُرِّ حتى اذا ما	ذَكَتِ الشِّعْرَى فَبَرْدٌ وَظِلُّ

ترجمہ:

وہ سردی میں دھوپ دیتا ہے یہاں تک کہ جب شِعْرٰی ستارہ طلوع ہوتا ہے تو ٹھنڈا اور سایہ دار ہوتا ہے۔

مطلب:

اس شعر میں ممدوح کی تین صفات بیان کی گئی ہیں۔ یہ تینوں صفات مشبہ اور ممدوح مشبہ بہ اور وجہ تشبیہ منفعت ہے۔ یعنی وہ انتہائی نفع بخش ہے کہ جس طرح سردیوں میں دھوپ سے اور سخت گرمی میں ٹھنڈے پانی اور ٹھنڈے سائے سے راحت ملتی ہے اسی طرح ممدوح سے بھی راحت ملتی ہے۔

حل لغات:

شَامِسٌ: فا. دھوپ دینے والا۔ اَلْقُرُّ: ٹھنڈک۔ لیلةٌ قُرَّةٌ: ٹھنڈی رات۔ ذَكَت: ذَكَتِ النَّارُ(ن) ذُكُوًّا: آگ جلنا، بھڑکنا، تیز ہونا۔ الشِّعْرٰی: سخت گرمی میں طلوع ہونے والا ایک ستارہ۔ فی القران

المجید: ﴿وَاَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرَى﴾ (۴۹/۵۳)

8 ...... | يَابِسُ الْجَنْبَيْنِ مِنْ غَيْرِ بُؤْسٍ | وَنَدِيُّ الْكَفَّيْنِ شَهْمٌ مُدِلٌّ |
|---|---|

ترجمہ:

وہ مفلسی کے بغیر خالی پیٹ رہنے والا اور دونوں ہاتھوں سے سخاوت کرنے والا، روشن ضمیر اور خود پر اعتماد کرنے والا ہے۔

حل لغات:

شَهْمٌ: ذہین، صاحبِ رائے، شریف و روشن ضمیر، جفاکش۔ مُدِلٌّ: اپنے اوپر بھروسہ کرنے والا۔

9 ...... | ظَاعِنٌ بِالْحَزْمِ حَتّٰى اِذَامَا | حَلَّ حَلَّ الْحَزْمُ حَيْثُ يَحُلُّ |
|---|---|

ترجمہ:

وہ عقل مندی سے سفر کرتا ہے یہاں تک کہ جب پڑاؤ کرتا ہے تو جس جگہ پڑاؤ کرتا ہے وہیں عقل مندی بھی پڑاؤ کر لیتی ہے۔

حل لغات:

ظَاعِنٌ: فا. ظَعَنَ (ف) ظَعْنًا: کوچ کرنا، روانہ ہونا۔

10 ...... | غَيْثُ مُزْنٍ غَامِرٌ حَيْثُ يُجْدِي | وَاِذَا يَسْطُوْ فَلَيْثٌ اَبَلُّ |
|---|---|

ترجمہ:

جب وہ عطا کرتا ہے تو ڈھانپنے والے بادل کی بارش ہے اور جب حملہ کرتا ہے تو پختہ ارادے والا شیر ہے۔

حل لغات:

يُجْدِيْ: (افعال) اَجْدَى فلانًا: کسی کو عطیہ دینا۔ يَسْطُوْ: سَطَا عليه وبه (ن) سَطْوًا: حملہ کرنا اور مغلوب کرنا۔ اَبَلّ: چالاک، بدکار، کنجوس۔ ج: بُلٌّ۔

11 ...... | مُسْبِلٌ فِي الْحَيِّ اَحْوٰى رِفَلٌّ | وَاِذَا يَغْزُوْ فَسِمْعٌ اَزَلُّ |
|---|---|

ترجمہ:

وہ قبیلے میں تہبند لٹکانے والا، صحت مند موٹا، کشادہ کپڑوں والا اور جب حملہ کرتا ہے تو تیز دوڑنے والا بجو ہے۔

حل لغات:

مُسْبِلٌ: فا. (افعال) أَسْبَلَ السِّتْرَ: پردہ لٹکانا، چھوڑنا۔ أَحْوىٰ: صفت۔ حَوِيَ النَّبَاتُ (س) حَوًى: گہرے سبز کی وجہ سے سیاہ ہوجانا۔ في القرآن المجيد: ﴿فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَىٰ﴾ (۵/۸۷) شعر میں موٹا تازہ ہونے سے کنایہ ہے۔ رِفَــــــلٌّ: لمبی دم والا چوپایہ۔ لمبے دامن والا کپڑا۔ کشادہ کپڑا۔ ڈھیلی کھال والا۔ آسودہ اور پرکیف زندگی۔ بہت گوشت والا۔ سِمْعٌ: بجو سے بھیڑیے کا بچہ۔ أَزَلُّ: تیز رفتار۔

⑫...... وَلَــــهُ طَــعْــمَـــانِ أَرْيٌ وَشَــرْيٌ	وَكِلَا الـطَّـعْـمَـيْـنِ قَـدْ ذَاقَ كُـلُّ

ترجمہ:

اس کے دو ذائقے ہیں میٹھا اور کڑوا اور دونوں کو ہر ایک نے چکھا ہے۔

حل لغات:

أَرْيٌ: شہد۔ شبنم۔ دیگچی کے کناروں میں چپٹا ہوا کھانا۔ شَرْيٌ: کڑوا۔

⑬...... يَـرْكَـبُ الْـهَـوْلَ وَحِـيْـدًا وَلَا يَـصْـحَـبُـهُ	إِلَّا الْـيَــمَـــانِــيُّ الْأَفَــلُّ

ترجمہ:

وہ تنہا مصیبتوں پر سوار ہوتا ہے اور دندانے پڑی ہوئی یمنی تلوار کے علاوہ اس کا کوئی ساتھی نہیں۔

⑭...... وَفُتُــوٍّ هَــجَّــرُوْا ثُــمَّ أَسْــرَوْا	لَيْـلَـهُـمْ حَتّـــى إِذَا انْـجَـابَ حَـلُّوْا

ترجمہ:

اور کتنے ہی نوجوان ہیں جو دوپہر کو سفر کرتے رہے پھر رات بھر چلتے رہے یہاں تک کہ جب صبح ہوئی تو منزلِ مقصود پر اترے۔

حل لغات:

إِنْجَابَ: (انفعال) پھٹنا، کٹنا، چرنا۔ اَلظَّلَامُ: تاریکی کا دور ہو جانا۔

⑮...... كُـلُّ مَـاضٍ قَـدْ تَـرَدّٰى بِـمَـاضٍ	كَـسَـنَــا الْـبَـرْقِ إِذَا مَــا يُـسَـلُّ

ترجمہ:

ارادے کو پورا کرنے والا ہر وہ نوجوان اترا جس نے ایسی تلوار لٹکا رکھی تھی جو گوشت اور ہڈی کو کاٹنے والی ہے جب

وہ سوتی جائے تو اس کی چمک بجلی جیسی ہے۔

⑯ فَـادْرَكْـنَـا الثَّـأْرَ منهم ولَـمَّـا | يَـنْـجُ مِـلْـحَيَّيْـنِ إِلَّا الْأَقَـلُّ

ترجمہ:

ہم نے ان سے انتقام لے لیا اور دونوں قبیلوں سے تھوڑے ہی زندہ بچے۔

حل لغات:

مِلْحَيَّيْنِ: ہمارے ہاں دیوانِ حماسہ کے جو نسخے ہیں ان میں "مل حيين" منفصل لکھا ہوا ہے جب کہ بیروت کے نسخے اور شرح مرزوقی کے حاشیے میں متصل لکھا ہوا ہے، اسی کے مطابق شعر میں متصل لکھا گیا ہے۔ "مِلْ" "مِنْ" کے معنی میں ہے۔

⑰ فَـاحْتَسَـوْا أَنْـفَـاسَ نَـوْمٍ فَـلَـمَّـا | هَـوَّمُـوْا رُعْتُهُـمْ فَـاشْـمَعَـلُّـوا

ترجمہ:

ان تھوڑے لوگوں نے نیند کے گھونٹ پئے جب انہوں نے اونگھ میں سر ہلائے تو میں نے انہیں ڈرایا تو تیز چلنے لگے۔

حل لغات:

هَـوَّمُـوْا: (تـفـعـيـل) هَـوْمٌ: اونگھنا، تھوڑا سونا۔ "هَـوَّمُـوْا" ابو علی احمد مرزوقی کے نسخے میں "ثَـمِـلُـوا" ہے۔ رُعْـتُ: ہمارے ہاں دیوانِ حماسہ کے جو نسخے ہیں ان میں اور ابو علی احمد مرزوقی کے نسخے میں یہ واحد حاضر کا صیغہ ہے جب کہ بیروت کے نسخے میں واحد متکلم کا صیغہ ہے اور شعر کا ترجمہ اسی کے مطابق کیا گیا ہے۔ اِشْمَعَلُّوا: اِشْمَعَلَّ الرَّجُلُ: بلند و عالی رتبہ ہونا۔ جھومنا، تھرکنا۔

⑱ فَـلَـئِـنْ فَـلَّـتْ هُـذَيْـلٌ شَـبَـاهُ | لَـبِـمَـا كَـانَ هُـذَيْلاً يَـفُـلُّ

ترجمہ:

بخدا! اگر بنو ہذیل نے اس کی دھار کو کند کر دیا تو اس وجہ سے کہ وہ ہذیل کو کند کیا کرتا تھا۔

⑲ وبِـمَـا أَبْـرَكَـهَـا فـي مُـنَـاخٍ | جَـعْـجَـعٍ يَـنْـقَـبُ فِـيـهِ الْأَظَـلُّ

ترجمہ:

اور اس وجہ سے بھی کہ وہ بنو ہذیل کو ایسی سخت جگہ میں بٹھاتا تھا جس میں پاؤں پھٹ جاتے ہیں۔

حل لغات:

اَبْرَکَ:اَلبَعِیرَ: اونٹ بٹھانا۔ جَعْجَعٌ: تنگ، سخت اور کھردری جگہ۔ نشیبی جگہ۔ یَنْقَب: نَقِبَ الخُفُّ المَلْبُوسُ (س) نَقَبًا: پہنے ہوئے موزے کا پھٹا ہوا ہونا۔ اَلاَظَلُّ: انگلی کی اندرونی سطح۔ ج: ظُلٌّ۔

⑳...... وبِــمــا صَبَّــحَهــا فــی ذَرَاهــا | مِــنْــهُ بــعــدَ الــقــتــلِ نَهْــبٌ وشَــلٌّ

ترجمہ:

اور اس وجہ سے بھی کہ وہ صبح کو ان کے گھروں پر حملہ کرتا تھا، قتل کے بعد مال لوٹتا اور اونٹ ہانکتا تھا

حل لغات:

نَهْبٌ: لوٹ مار۔ نشانہ۔ شَلٌّ: الدَّابَّة (ن) شَلًّا: جانور کو دھتکارنا یا ہانکنا، بھگانا۔

㉑...... صَــلِــيَــتْ مِــنّــی هــذیــلٌ بِــخِــرْقٍ | لا یَــمَــلُّ الــشــرَّ حــتــی یَــمَــلُّــوا

ترجمہ:

بنو ہذیل مجھ جیسے نوجوان سے آزمائش میں پڑ گئے جو ایسا سخی، بہادر ہے کہ جنگ سے نہیں اکتاتا یہاں تک کہ وہ اکتا جائیں۔

حل لغات:

خِرْقٌ: ہوشیار اور سخی نوجوان۔ ج: اَخْرَاقٌ۔

㉒...... یُــنْــهِــلُ الــصَّــعْــدَةَ حــتــی اذامــا | نَهِــلَــتْ کــان لهــا مِــنْــه عَــلُّ

ترجمہ:

وہ سیدھے نیزوں کو پہلی بار خون پلاتا تھا جب وہ پہلی بار پی لیتے تھے تو انہیں دشمن کا خون دوسری بار پلاتا تھا۔

حل لغات:

اَلصَّعْدَةُ: سیدھا نیزہ۔ ج: صِعَادٌ۔

㉓...... حَــلَّــتِ الْــخَــمْــرُ وکــانــت حــرامًــا | وبِــلَأْیٍ مَــا اَلَــمَّــتْ تَــحِــلُّ

ترجمہ:

شراب حلال ہوگئی اور وہ حرام تھی اور بڑی مدت کے بعد حلال ہوئی ہے۔

مطلب:

ماموں کے قتل کے بعد قسم کھائی تھی کہ جب تک انتقام نہیں لوں گا اس وقت تک شراب نہیں پیوں گا تو جو شراب قسم کی وجہ سے حرام ہوگئی تھی اب قسم پوری ہوچکی لہذا شراب حلال ہوگئی۔

㉔...... | فَـاسْـقِنِيهَـا يَـا سَـوَادَ بْـنَ عـمْـرٍو | اِنَّ جِسْـمِـيْ بَـعْـدَ خَـالِـيْ لَـخَـلٌّ |

ترجمہ:

اے سواد بن عمرو! مجھے شراب پلا؛ کیونکہ ماموں کے بعد میرا جسم کمزور ہوگیا ہے۔

لا پھر اک بار وہی بادہ و جام اے ساقی ہاتھ آجائے مجھے میرا مقام اے ساقی

㉕...... | تَـضْـحَـكُ الـضَّـبُعُ لِـقَتْـلَـى هُـذَيْـلٍ | وَتَــرَى الــذِّئْــبَ لَهَــا يَسْتَهِــلُّ |

ترجمہ:

بنو ہذیل کے مقتولین پر بجو ہنس رہے ہیں اور تو بھیڑیے کو چلا تا ہوا دیکھ رہا ہے۔

مطلب:

دشمن کے لاشوں کی اتنی کثرت ہے کہ پرندوں اور درندوں کی عید ہوگئی ہے اور خوشی کے مارے ہنس رہے ہیں اور چلا رہے ہیں۔

حل لغات:

اَلضَّبُعُ: لکڑ بھگا۔ بھیڑیے جیسا ایک خونخوار جانور۔ بجو۔ ج: اَضْبُعٌ. يَسْتَهِلُ: استَهَلَّ الصَّبِيُّ: بچے کا ولادت کے وقت رونا اور آواز نکالنا۔

㉖...... | وعِتَـاقُ الـطَّيْـرِ تَـغْـدُوْ بِطَـانًـا | تَتَــخَــطَّــاهُــم فَـمَـا تَسْتَـقِـلُّ |

ترجمہ:

اور بڑے پرندے صبح کو سیر ہو کر کھاتے ہیں ان پر پاؤں رکھ کر چلتے ہیں اڑ نہیں سکتے۔

مطلب:

دشمن کے لاشوں کی اتنی کثرت ہے کہ بڑے بڑے پرندے صبح خالی پیٹ آتے ہیں اور اتنا پیٹ بھر کر کھاتے ہیں کہ کثرت خوری کی وجہ سے اڑ نہیں سکتے۔

حل لغات:

"تَغدُو" ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخے میں "تَهفُو" ہے۔ تَتَخَطًّا: چلنا، قدم اٹھانا۔

وقال سُوَيْدُ الْمَرَاثِدِ الْحارِثِيُّ (الطويل)

1..... | لَعَمْرِیْ لقد نادٰی بِاَرْفَعِ صوتِهٖ | نَعِيُّ سُوَيْدٍ اَنَّ فارِسَکم هَوٰی |

ترجمہ:

میری زندگی کی قسم! سوید کی موت کی خبر لانے والا بلند آواز سے پکارنے لگا کہ بے شک تمہارا شہسوار ہلاک ہو گیا۔

2..... | اَجَلْ صادِقًا والقائلَ الفاعلَ الَّذِی | اذا قال قولًا اَنْبَطَ الماءَ فِی الثَّرٰی |

ترجمہ:

میں نے کہا: جی ہاں! تو سچا ہے اور تو نے ایسے شخص کی موت کی خبر دی کہ جب وہ کوئی بات کہے تو اس کی تہہ تک پہنچ جاتا ہے۔

علم کی سنجیدہ گفتاری بڑھاپے کا شعور   دنیوی اعزاز کی شوکت جوانی کا غرور

حل لغات:

اَنْبَطَ: الشیءَ (افعال) ظاہر کرنا۔ اَنْبَطَ الماء فی الثری: کنایہ ہے انتہاء تک پہنچنے اور مہم سر کرنے سے۔

3..... | فَتًی قَبْلَ لم تُعْنِسِ السِّنُّ وَجْهَهٗ | سِوٰی خُلْسَةٍ فی الراسِ کالبَرْقِ فِی الدُّجٰی |

ترجمہ:

وہ بھری جوانی والا نوجوان تھا عمر نے اس کے چہرے کو تبدیل نہیں کیا تھا سوائے سر میں چھپے ہوئے چند بالوں کے جو ایسے چمک رہے تھے جیسے تاریکی میں بجلی۔

حل لغات:

تُعنس: اَعْنَسَتِ السِّنُّ وجهَ فلانٍ: عمر نے فلاں کا چہرہ بدل ڈالا۔ خُلْسَة: چھپی ہوئی چیز۔ موقع، مناسب موقع۔

4..... | اَشَارَتْ لَهُ الْحَرْبُ الْعَوَانُ فجاءَ ها | يُقَعْقِعُ بِالْاَقْرَابِ اَوَّلَ مَنْ اَتٰی |

ترجمہ:

سخت جنگ نے اسے اشارہ کیا تو سب سے پہلے تلواروں کو ٹکراتا ہوا آیا۔

حل لغات:

العَوَانُ: وہ جنگ جو بار بار ہو۔ الحَربُ العَوَانُ: سخت لڑائی۔ یُقَعْقِع: قَعْقَعَ الشیءُ: کسی چیز میں حرکت کی بناء پر زوردار آواز ہونا۔

❻ ...... | ولم یَجْنِها لٰکِنْ جَنَاها وَلِیُّہٗ | فَآسٰی وَآداہُ فکانَ کَمَنْ جَنٰی |
|---|---|

ترجمہ:

اس نے جنگ شروع نہیں کی لیکن اس کے دوست نے شروع کی اور اس نے اس کی مدد کی تو دوست نے لڑائی کو اس تک پہنچا دیا لہٰذا یہ جنگ چھیڑنے والے کی طرح ہوگیا۔

وقال رجلٌ من بنی نَصرِ بْنِ قُعَیْنٍ (الکامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ربیعۃ بن سعد بن جَذِیْمَۃ بن مالک بن نصر بن مُعَین ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔ عرب میں ان کے علاوہ کسی اور کا نام "ربیعۃ" نہیں ہے۔ (حاشیہ شرح مرزوقی ج ا ص ۵۹۷ ونسخہ بیروت ص ۱۴۹)

❶ ...... | اَبْلِغْ قَبَائِلَ جَعْفَرٍ اِنْ جِئْتَھا | ما اِنْ اُحَاوِلُ جَعْفَرَ بْنَ کِلابِ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر تو قبائل جعفر کے پاس جائے تو انہیں پیغام پہنچا دے۔ میری مراد جعفر بن کلاب نہیں۔

مطلب:

پیغام آئندہ اشعار میں مذکور ہے۔ قبائل جعفر سے مراد جعفر بن ثعلبہ بن یربوع بن حنظلہ بن مالک تمیمی ہیں۔ جعفر بن کلاب بن ربیعہ جن کا تعلق بنو ہوازن سے ہے وہ مراد نہیں۔

❷ ...... | اَنَّ الْھَوَادَۃَ وَالْمَوَدَّۃَ بَیْنَنَا | خَلَقٌ کَسَحْقِ الْیُمْنَۃِ الْمُنْجَابِ |
|---|---|

ترجمہ:

کہ ہمارے درمیان صلح اور دوستی اس طرح پرانی ہو چکی ہے جس طرح یمنی چادر بوسیدہ ہو کر پارہ پارہ ہو جاتی ہے۔

حل لغات:

اَلْھَوَادَۃُ: نرمی وسہولت۔ سکون۔ رخصت۔ باہمی تعلق ومحبت۔ عہد وپیمان، رشتہ وتعلق۔ سُحُقٌ: بوسیدہ کپڑا۔

3 ...... | أذُؤَابُ إنِّي لم اَهَبْكَ ولم اَقُم | لِلبَيْعِ عِندَ تَحَضُّرِ اَجْلاب |

ترجمہ:
اے "ذؤاب"! میں نے تیرا خون معاف نہیں کیا اور نہ ہی دیت کا مال لے کر اسے بیچنے کیلئے تیار ہوا ہوں جب تاجر آئیں۔

4 ...... | اِنْ يَقْتُلُوكَ فقد ثَلَلْتَ عُرُوْشَهم | بِعُتَيْبَةَ بْنِ الحارِثِ بْنِ شِهاب |

ترجمہ:
اگر تجھے بنو یربوع نے قتل کیا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ تو نے عتیبہ بن حارث بن شہاب کو قتل کر کے ان کی عزت کو خاک میں ملا دیا۔

5 ...... | بِاَشَدِّهِم كَلَبًا عَلٰى اَعْدَائِهِم | واَعَزِّهِم فَقْدًا عَلَى الاَصْحاب |

ترجمہ:
ایسے شخص کو قتل کر کے جو ان کے دشمنوں پر سب سے زیادہ سخت تھا ان کی عزت کو خاک میں ملا دیا اور اس کا گم ہونا اس کے دوستوں پر سب سے زیادہ گراں تھا۔

حل لغات:
كَلَبٌ: کتے کی دیوانگی۔شرارت۔کہتے ہیں:"دَفَعْتُ عَنْكَ كَلَبَ فُلانٍ": میں نے تم سے فلاں کا شر دور کر دیا ۔سردی کی شدت۔

وقال الحُرَيْثُ بْنُ زَيْدِ الْخَيْلُ (الطويل)

شاعر کا تعارف:
شاعر کا نام حریث بن زید خیل ہے اور یہ مخضرمی شاعر ہیں، یہ شاعر اور ان کے بھائی منکف رسول اکرم شاہ بنی آدم (فداہ روحی وجسدی) صلی اللہ تعالی علیہ و سلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور نعمت اسلام سے سرفراز ہوئے ، خالد بن ولید کے ساتھ مرتدوں سے جہاد کرتے ہوئے جام شہادت نوش کر کے واصل بہ جنت ہوئے (۶۰ھ/۶۸۰ء)۔

❶ | اَلا بَكَرَ النَّاعِيْ بِاَوْسِ بْنِ خَالِدٍ | اَخِي الشَّتْوَةِ الْغَبْرَاءِ وَالزَّمَنِ الْمَحْلِ |

ترجمہ:

سنو! موت کی خبر پہنچانے والے نے صبح سویرے اس اوس بن خالد کی موت کی خبر پہنچائی جو سخت قحط سالی اور خشک سالی کے زمانے میں سخاوت کرتا تھا۔

❷ | فَاِنْ يقتلوا بِالْغَدْرِ اَوْسًا فَاِنَّنِيْ | تَرَكْتُ اَبَا سُفْيَانَ مُلْتَزِمَ الرَّحْلِ |

ترجمہ:

اگر انہوں نے اوس کو دھوکے سے قتل کر دیا تو بے شک میں نے ابوسفیان کو ایسا کر کے چھوڑا کہ وہ زین سے جدا نہیں ہوسکتا۔

مطلب:

مقتول پر نوحہ کرنے کی ضرورت نہیں؛ کیونکہ میں نے قاتل کو اترنے سے پہلے زین پر ہی قتل کر کے انتقام لے لیا ہے۔

❸ | فَلا تَجْزَعِيْ يَا اُمَّ اَوْسٍ فَاِنَّهُ | تُصِيْبُ الْمَنَايَا كُلَّ حافٍ وَذِيْ نَعْلٍ |

ترجمہ:

اے اوس کی ماں! تُو بے صبری نہ کر؛ کیونکہ موت ہر ننگے پاؤں والے اور جوتے پہنے ہوئے کو پہنچتی ہے۔

❹ | قَتَلْنَا بِقَتْلانَا مِنَ الْقَوْمِ عُصْبَةً | كِرَامًا ولَمْ نَاْكُلْ بهم حَشَفَ النَّخْلِ |

ترجمہ:

ہم نے اپنے مقتولین کے بدلے قوم کے معزز لوگ قتل کر ڈالے اور ان کے عوض ہم نے بے کار کھجوریں نہیں کھائیں۔

مطلب:

ہم نے انتقاماً دشمن کے رذیل لوگ قتل نہیں کئے اور نہ ہی دیت لی ہے بلکہ ہم پلہ لوگ قتل کر کے اپنے سینہ کی آگ بجھائی۔

حل لغات:

حَشَفَ:مِنَ التَّمْرِ: خراب کھجوریں جو پکنے سے پہلے سوکھ جاتی ہیں ان میں نہ گٹھلی ہوتی ہے اور نہ گودہ نہ چھلی نہ

مثال۔ عربی مقولہ ہے: "اَحَشَفًا وَسُوْءُ كَيْلَةٍ": کھجور بھی ردی اور پیمانہ بھی کم۔ یعنی نکما اور تھوڑا، دو بری خصلتوں والا، دو طرف سے ظلم کرنے والا۔

5 ...... ولولا الاَسٰی ما عِشْتُ في الناسِ ساعةً | ولٰكنْ اذا ما شِئْتُ جاوَبَنِي مِثْلِي

ترجمہ:

اگر غم نہ ہوتا تو میں لوگوں میں ایک لمحہ بھی زندہ نہ رہ سکتا لیکن جب میں پوچھتا ہوں تو مجھ جیسا غمگین مجھے جواب دیتا ہے۔

مطلب:

اگر دنیا میں میں اکیلا ہی غمگین ہوتا پھر تو جینا مشکل ہو جاتا لیکن جب بھی میں کسی سے اظہارِ غم کرتا ہوں تو وہ بھی اپنا دکھڑا سناتا ہے یعنی کوئی بھی غم سے خالی نہیں۔

وقال أبو حِبالٍ اَلبَّراءُ بْنُ رِبْعِيٍّ اَلْفَقْعَسِيُّ (الطويل)

ابو ہلال نے کہا: اصل نسخے میں ابو حبال ہی ہے لیکن یہ غلطی ہے اور صحیح نام "ابو حناک" ہے۔

(حاشیہ شرح مرزوقی ج ۱ ص ۶۰۱ بیروت)

1 ...... اَبَعْدَ بَنِي اُمِّي الَّذِيْنَ تَتَابَعُوْا | اُرَجِّي الْحَيٰوةَ اَمْ مِنَ الْمَوتِ اَجْزَعُ

ترجمہ:

کیا؟ اپنے ان بھائیوں کے بعد جو یکے بعد دیگرے رخصت ہو گئے لذتِ زندگی کی امید رکھوں یا موت سے گھبراؤں۔

2 ...... ثَمَانِيَةٌ كَانُوا ذُؤَابَةَ قَومِهِم | بِهِمْ كُنْتُ اُعْطِي مَا اَشَاءُ وَاَمْنَعُ

ترجمہ:

وہ آٹھ اپنی قوم کے سردار تھے ان کی وجہ سے ہی میں جو چاہتا وہ دیتا اور چاہتا تو نہ دیتا۔

مطلب:

وہ میری شان و شوکت تھے اور میں ان میں سب سے زیادہ معزز تھا مجھے ان کے معاملات میں اختیار حاصل تھا۔

اپنی مرضی کے مطابق جسے چاہتا دیتا اور جسے چاہتا نہ دیتا مجھ سے کوئی پوچھنے والا نہیں تھا۔

❸ ...... | اُولٰئکَ اِخْوانُ الصَّفاءِ رُزِئتُهم | ومَا الكَفُّ اِلَّا اِصْبَعٌ ثُمَّ اِصْبَعُ |

ترجمہ:
وہ عمدہ اور طاقتور بھائی تھے جن کی وجہ سے مجھے مصیبت پہنچائی گئی اور ہتھیلی نہیں مگر ایک انگلی پھر دوسری انگلی ہے۔

مطلب:
انگلیوں کے بغیر ہتھیلی کام کی نہیں، وہ انگلیوں کی طرح تھے ان کے جانے سے میں اس طرح بے یارومددگار ہوگیا جیسے انگلیوں کے بغیر ہتھیلی۔

❹ ...... | لَعَمْرُکَ اِنّی بالخلیلِ الَّذِیْ لَهُ | عَلَیَّ دَلالٌ وَاجِبٌ لَمُفَجَّعُ |

ترجمہ:
میری زندگی کی قسم مجھے اپنے ایسے دوست کا غم پہنچایا گیا جس کیلئے مجھ پر ناز کرنا واجب تھا۔

حل لغات:
دَلالٌ: ناز ونخرہ۔ وقار۔

❺ ...... | وانّی بالمَوْلَی الَّذِیْ لیسَ نافِعِیْ | ولاضائِرِیْ فُقْدَانُهُ لَمُمَتَّعُ |

ترجمہ:
اور بے شک میں نفع پہنچایا جارہا ہوں چچا کے ایسے بیٹے سے جو نہ میرے لئے نفع مند ہے اور نہ اس کی موت میرے لئے نقصان دہ ہے۔

وقال مُطِیعُ بنُ اِیاسٍ فی یَحییٰ بنِ زِیادٍ (المنسرح)

شاعر کا تعارف:
شاعر کا نام مطیع بن ایاس ہے (متوفی ۱۶۶ھ/۷۸۳ء) اور یہ اموی اور عباسی دور کے مخضرمی شاعر ہیں۔

❶ ...... | یااَهْلِ بَکُّوْا لِقَلْبِیَ القَرِحِ | وَلِلدُّمُوْعِ السَّوَاکِبِ السُّفُحِ |

ترجمہ:
اے میرے گھر والو! میرے زخمی دل اور بہت بہنے والے آنسو کے لئے روؤ۔

مطلب:

میرے غم میں شریک ہو جاؤ کیونکہ جب کوئی شریکِ غم ہوتا ہے تو غم کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔

حل لغات:

بَكُّوا: (تفعيل) بَكَى الْمَيِّتَ وعليه ولهُ: مردے پر رونا۔

❷ ...... رَاحُوْا بِيَحْيٰى وَلَوْ تُطَاوِعُنِي الْاَ	قْدَارُ لَمْ تَبْتَكِرْ وَلَمْ تَرُحِ

ترجمه:

لوگ یحیی کو لے گئے اگر احکام میری بات مانتے تو وہ نہ صبح کو آتے نہ شام کو۔

مطلب:

اگر احکام اور تقدیریں میرے بس میں ہوتیں تو ممدوح کو کبھی بھی موت نہ آتی اور نہ ہی لوگ اسے دفن کر کے آتے۔

❸ ...... يا خيرَ مَنْ يُحْسَنُ الْبُكَاءُ له اليومَ	ومن كان اَمْسِ لِلْمِدَحِ

ترجمه:

اے وہ بہترین کہ آج اس پر رونا اچھا ہے اور کل تعریف کے لائق تھا۔

❹ ...... قد ظَفِرَ الْحُزْنُ بِالسُّرُوْرِ وقد	اُدِيْلَ مَكْرُوْهُنَا مِنَ الْفَرَحِ

ترجمه:

یقیناً غم خوشی پر غالب آ گیا اور ہمارے غم کو خوشی پر فتح دی گئی۔

وقال أيضًا (البسيط)

❶ ...... قُلْتُ لِحَنَّانَةٍ دَلُوْحٍ	تَسُحُّ مِنْ وَّابِلٍ سَحُوْحٍ

ترجمه:

میں نے گرجنے والے، بہت پانی والے اور بہت بارش برسانے والے بادل سے کہا۔

حل لغات:

دَلُوحٌ: پانی سے بہت بھرا ہوا بادل۔ ج: دُلُحٌ. تَسُحُّ: سَحَّ الماءُ ونحوَهُ (ض) سَحًّا: پانی وغیرہ کا اوپر سے

پیچ کی طرف بہنا۔

ثُمَّ اسْتَهِلِّي عَلَى الضَّرِيْحِ	أَمَّى الضَّرِيْحَ الَّذِيْ أُسَمِّيْ	❷

ترجمہ:

جس قبر کا میں نام لوں اس کا ارادہ کر پھر اس قبر پر خوب برس۔

حل لغات:

الضَّرِيْحُ: قبر۔ قبر کے بیچ کی تنگ جگہ، مزار۔ ج: ضَرَائِحُ.

عَلَى فَتًى لَيْسَ بِالشَّحِيْحِ	لَيْسَ مِنَ الْعَدْلِ اَنْ تَشِحِّيْ	❸

ترجمہ:

یہ انصاف نہیں ہے کہ تو ایسے جوان پر کنجوسی کرے جو کنجوس نہیں تھا۔

وقال اَشْجَعُ بْنُ عمرٍ و السُّلَمِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام اشجع بن عمرو ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔ یہ شاعر یمامہ میں پیدا ہوئے اور بصرہ میں پرورش پائی پھر بغداد میں رہائش اختیار کی اور وہیں فوت ہوئے (۱۹۵ھ/۸۱۱ء)۔

وَلَا مَغْرِبٌ اِلَّا لَهُ فِيْهِ مَادِحُ	مَضَى ابْنُ سَعِيْدٍ حِيْنَ لَمْ يَبْقَ مَشْرِقٌ	❶

ترجمہ:

ابن سعید اس وقت فوت ہوا جب مشرق و مغرب کے کونے کونے میں اس کی تعریف کرنے والا موجود تھا۔

عَلَى النَّاسِ حَتَّى غَيَّبَتْهُ الصَّفَائِحُ	وَمَا كُنْتُ اَدْرِيْ مَا فَوَاضِلُ كَفِّهٖ	❷

ترجمہ:

مجھے معلوم نہیں تھا کہ لوگوں پر اس کی کس قدر سخاوت تھی یہاں تک کہ پتھر کی سلاوں نے اسے چھپالیا۔

مطلب:

اس کے احسانات، نوازشیں اور مہربانیاں لوگوں پر کس قدر تھیں جب تک وہ زندہ رہا مجھے معلوم نہ ہوسکیں؛ کیونکہ وہ

مختلف مقامات پر احسانات کیا کرتا تھا اور اکثر احسانات تو چھپ کر کیا کرتا تھا مگر جب وہ فوت ہوا تو چاروں طرف کے لوگ اس کے احسانات یاد کر کے رونے لگے پھر مجھے اس کی سخاوت اور احسانات کی حقیقت معلوم ہوئی۔ سچ ہے: نعمت کا احساس زوالِ نعمت کے بعد ہوتا ہے۔

حل لغات:

الصَّفَائِحُ: و صِفَاحٌ. مف: الصَّفِيحَةُ: لوہے یا دھات وغیرہ کی چادر۔ چوڑی تلوار۔ پتھر وغیرہ کی سِل۔

3 ...... | فَـأَصْبَـحَ فِـي لَـحْدٍ مِنَ الارضِ مَيِّتًا | وكـانـتْ بـه حَيًّـا تَضِيقُ الصَّحـاصِحُ |

ترجمہ:

وہ مر کر زمین کی لحد میں چلا گیا اور جب زندہ تھا تو بڑے بڑے میدان بھی اس کے لئے تنگ تھے۔

مطلب:

فوت ہونے کے بعد چھوٹی سی قبر میں سما گیا؛ حالانکہ جب وہ زندہ تھا تو کشادہ زمین بھی اس کے سامنے تنگ تھی یا مراد یہ ہے کہ اس کے بڑے بڑے لشکر تھے جن کی وجہ سے بڑے بڑے میدان بھی چھوٹے معلوم ہوتے تھے یا مراد یہ ہے کہ اس کے احسانات وانعامات اس قدر زیادہ تھے کہ اگر تمام زمین پر پھیلا دیئے جاتے تو زمین تنگ پڑ جاتی۔

حل لغات:

الصَّحَاصِحُ: مف: الصَّحْصَحُ: نباتات سے خالی ہموار زمین۔

4 ...... | سَأَبْكِيكَ مافاضتْ دُمُوعِي فَإنْ تَغِضْ | فَـحَسْبُـكَ مِـنِّـي مـا تُـجِـنُّ الْجَوَانِحُ |

ترجمہ:

جب تک میرے آنسو بہتے رہیں گے میں تجھ پر روتا رہوں گا اگر وہ کم پڑ گئے تو میری طرف سے تیرے لئے وہ غم کافی ہے جسے پسلیوں نے چھپایا ہوا ہے۔

5 ...... | فَـمَـا أنَا مِـنْ رُزْءٍ وَإنْ جَـلَّ جـازِعٌ | ولا بِـسُــرُوْرٍ بَـعْـدَ مـوتِـكَ فـارِحُ |

ترجمہ:

اب میں کسی بھی مصیبت سے نہیں گھبراؤں گا اگر چہ وہ بڑی ہو اور نہ ہی تیری موت کے بعد کسی خوشی پر خوش ہوں گا۔

مطلب:

جب اتنا بڑا صدمہ برداشت کر لیا ہے تو اب کوئی دوسری مصیبت برداشت کرنا مشکل نہیں رہا لیکن خوشیوں پر راحت

کا احساس بھی ختم ہو گیا ہے۔

❻...... كَأَنْ لَمْ يَمُتْ حَيٌّ سِوَاكَ ولم تَقُمْ	عَلَى أَحَدٍ إِلَّا عَلَيْكَ النَّوَائِحُ

ترجمہ:

گویا کہ تیرے علاوہ کوئی زندہ مرا ہی نہیں اور نہ تیرے علاوہ کسی پر نوحہ کرنے والی عورتیں کھڑی ہوئیں۔

❼...... لَئِنْ حَسُنَتْ فِيكَ الْمَرَاثِي وَذِكْرُهَا	لَقَدْ حَسُنَتْ مِنْ قَبْلُ فِيكَ الْمَدَائِحُ

ترجمہ:

اب اگر تیرا مرثیہ اور اس کا ذکر اچھا لگتا ہے تو یقیناً اس سے پہلے تیری تعریفیں اچھی لگتی تھیں۔

وقال يحيى بن زياد الحارثي (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ابوالفضل یحیٰ بن زیاد حارثی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں اور یہ ابوالعباس سفاح کے ماموں کے بیٹے ہیں (۱٦۰ھ/٧٧٦ء) میں فوت ہوئے۔ (شرح مرزوقی ج ا ص ٦١۰)

❶...... نَعَى نَاعِيَا عَمْرٍو بِلَيْلٍ فَأَسْمَعَا	فَرَاعَا فُؤَادًا لَا يَزَالُ مُرَوَّعَا

ترجمہ:

دو شخصوں نے رات کے وقت عمرو کی موت کی خبر سنا کر میرے اس دل کو (مزید) خوف زدہ کر دیا جو پہلے سے ہی خوف زدہ رہتا تھا۔

❷...... وما دَنِسَ الثَّوْبُ الَّذِي زَوَّدُوكَهُ	وَإِنْ خَانَهُ رَيْبُ الْبِلَى فَتَقَطَّعَا

ترجمہ:

اور جو کفن لوگوں نے تجھے پہنایا میلا نہیں تھا اگرچہ بوسیدگی کی تاثیر نے کفن سے خیانت کی تو وہ پارہ پارہ ہو گیا۔

مطلب:

شیخ الادباء نے کہا اس شعر میں شاعر نے صنعتِ استخدام سے کام لیا ہے کیونکہ "وما دَنِسَ الثَّوْبُ" میں ثوب سے مراد لوگوں کی تعریفیں اور شعراء کے وہ قصائد ہیں جو انہوں نے ممدوح کی تعریف میں کہے اور "وَإِنْ خَانَهُ" کی ضمیر

منصوب جو "الشوب" کی طرف لوٹ رہی ہے، سے مراد "میت" کو دیا جانے والا کفن ہے یعنی سب نے اچھی تعریف کی کسی نے کوئی برائی یا عیب بیان نہیں کیا اور ممدوح کی عزت و تعظیم کبھی پرانی ہوگی نہ ختم ہوگی اگر چہ اس کا کفن بوسیدہ ہو کر ختم ہو جائے گا۔

3...... | دَفَعْنَا بِکَ الْاَیامَ حَتّٰی اِذَا اَتَتْ | تُرِیْدُکَ لَمْ نَسْطِعْ لَهَا عَنْکَ مَدْفَعًا |
|---|---|

ترجمہ:

ہم نے تیری مدد سے حوادث زمانہ کو دور کیا لیکن جب انہوں نے تیرا (تیری موت کا) ارادہ کیا تو ہم انہیں روک نہ سکے۔

فائدہ:

"لم نَسْطِعْ" ابو علی احمد مرزوقی اور بیروت کے نسخے میں "لم تَسْطِعْ" ہے۔

4...... | مَضٰی فَمَضَتْ عَنِّیْ بِهٖ کُلُّ لَذَّةٍ | تَقَرُّ بِهَا عَیْنَایَ فَانْقَطَعَا مَعًا |
|---|---|

ترجمہ:

وہ چلا گیا تو اس کی وجہ سے میری ہر وہ لذت جس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی تھیں چلی گئی یعنی وہ دونوں ایک ساتھ کٹ گئے۔

5...... | مَضٰی صَاحِبِیْ وَاسْتَقْبَلَ الدَّهْرُ مَصْرَعِیْ | وَلَا بُدَّ اَنْ اَلْقٰی حِمَامِیْ فَاُصْرَعَا |
|---|---|

ترجمہ:

میرا دوست چلا گیا اور زمانہ میرے مقتل میں سامنے آیا اور ضروری ہے کہ میں اپنی موت سے کشتی کروں پھر پچھاڑا جاؤں۔

مطلب:

جس شخص کی مدد سے سب مصیبتیں ٹالی جاتیں تھیں وہ بھی موت کو نہ ٹال سکا تو اب ضروری ہے کہ میں بھی اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دوں؛ کیونکہ موت سے بچنا کسی کے بس کی بات نہیں۔

حل لغات:

مَصْرَعْ: پچھاڑنے کی جگہ، کشتی کا اکھاڑا۔ دنگل، کشتی گاہ۔ موت، ہلاکت، قتل وخون۔ ج: مَصَارِعْ. عربی مقولہ ہے: "مَنْ صَارَعَ الْحَقَّ صَرَعَهٗ": جو حق سے کشتی لڑیگا، حق اس کو پچھاڑ دے گا۔

وقال ابنُ المُقَفَّعِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عبداللہ ابن مُقَفَّع ہے (متوفی ۱۴۲ھ/۷۵۹ء) اور یہ اسلامی شاعر ہیں، یہ بڑے فصیح و بلیغ اور اچھے کاتب تھے خلیل سے ان کے بارے میں پوچھا گیا تو جواب دیا میں نے ان کی مثل کوئی نہیں دیکھا ان کا علم ان کی عقل سے زیادہ تھا۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر نے عمرو بن علا بصری جو مشہور قول کے مطابق قراءِ سبعہ میں سے ایک تھے ان کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے ہیں اور ایک قول یہ ہے۔ یحیٰ بن زیاد اور ایک قول کے مطابق ابو عوجاء عبد کریم کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے ہیں۔

❶...... رُزِیْنَا اَبَا عَمرٍو وَلَا حَیَّ مِثْلَهٗ | فَلِلّٰهِ رَیْبُ الْحَادِثَاتِ بِمَنْ وَقَعْ

ترجمہ:

ہمیں ابوعمرو کی (موت کی) مصیبت پہنچائی گئی اور کوئی زندہ اس کی مثل نہیں اللہ سے ہی حوادث زمانہ کی شکایت ہے کہ حوادثِ زمانہ نے کیسے عظیم کو ہلاک کر دیا۔

❷...... فَاِنْ تَکُ قَدْ فَارَقْتَنَا وَتَرَکْتَنَا | ذَوِیْ خَلَّةٍ مَا فِیْ انْسِدَادٍ لَّهَا طَمَعْ

ترجمہ:

اگر تو ہمیں داغ مفارقت دے گیا اور ہمیں ایسی سخت حاجت میں چھوڑ کر چلا گیا کہ جس کے پورے ہونے کی اب کوئی امید نہیں۔

❸...... فَقَدْ جَرَّ نَفْعًا فَقْدُنَا لَکَ اَنَّنَا | اَمِنَّا عَلٰی کُلِّ الرَّزَایَا مِنَ الْجَزَعْ

ترجمہ:

تو تیرے جدا ہونے نے ہمیں ایک نفع ضرور پہنچایا ہے وہ یہ کہ ہم تمام مصیبتوں پر بے صبری کرنے سے بے خوف ہو گئے۔

مطلب:

تیری وفات ہمارے لئے سب سے بڑا صدمہ ہے تو جب اسے برداشت کر لیا تو اب اس کے سامنے تمام مصیبتیں ہیچ ہیں۔

وقال بعض بني أسد (الكامل)

1 ...... بَكِّي عَلٰى قَتْلٰى الْعَدَانِ فَإِنَّهم	طَالَتْ إِقَامَتُهم بِبَطْنِ بَرَام

ترجمہ:

اے خاتون! توعدان کے مقتولین پر بکثرت رو؛ کیونکہ وہ عرصہ دراز سے کوہ برام کے پہلو میں آرام کر رہے ہیں۔

2 ...... كَانُوا عَلَى الْأَعْدَاءِ نَارَ مُحَرِّق	وِلِقَومِهِم حَرَمًا مِنَ الْأَحْرَام

ترجمہ:

وہ مقتولین دشمنوں کے لئے جلانے والی آگ تھے اور اپنی قوم کے لئے حرمت والے مہینوں میں سے ایک ماہ حرمت تھے۔

فائدہ:

مُحرِّق ُ سے مراد عمر بن ہند ہے؛ کیونکہ اس نے بنودارم کے سو (۱۰۰) افراد کو آگ میں جلا دیا تھا یا حارث بن عمرو شام کا بادشاہ مراد ہے کیونکہ یہ پہلا شخص ہے جس نے عرب کو ان کے شہروں میں جلا دیا تھا اور حرم سے مراد بہت زیادہ سخاوت کرنے والا سخی ہے۔

3 ...... لَاتَهْلِكِيْ جَزَعًا فَإِنِّي وَاثِقٌ	بِرِمَاحِنَا وَعَوَاقِبِ الْأَيَّام

ترجمہ:

رو کر اپنی جان ہلاک نہ کر؛ کیونکہ مجھے اپنے نیزوں اور حوادث زمانہ پر اعتماد ہے۔

مطلب:

تو انتقام کے لئے اتنی نہ تڑپ کہ ہلاک ہو جائے؛ کیونکہ حالات بدلتے ہوئے دیر نہیں لگتی لہذا میں انتقام لے لوں گا۔

4 ...... عَادَاتُ طَيٍّ فِي بَنِيْ أَسَدٍ لَهم	رِيُّ الْقَنَا وَخِضَابُ كُلِّ حُسَام

ترجمہ:

بنوطی کی عادتیں بنو اسد میں سرایت کر گئی ہیں، ان کی عادت نیزوں کو سیراب کرنا اور ہر تلوار کو رنگنا ہے۔

مطلب:

بنوطی ایک بہت ہی جنگجو قوم ہے وہ ہمیشہ دشمنوں کا قتل کرتے اور ان کے خون سے اپنی تلواریں رنگتے ہیں تو ان کی

حلیف توم ہنواسد کی بھی یہی عادت بن گئی ہے لہذا میں انتقام لوں گا۔ سچ ہے: صحبت سے رنگ نہیں بدلتا لیکن عادت ضرور بدلتی ہے۔

حل لغات:

رِئٌ: خوش منظر۔ خِضَابٌ: رنگ۔ رنگ کرنے کی جگہ۔

وقال آخر (الطویل)

❶ ...... | نُعِيَ لِيَ أَبُو الْمِقْدَامِ فَاسْوَدَّ مَنْظَرِيْ | مِنَ الْأَرْضِ وَاسْتَكَّتْ عَلَيَّ الْمَسَامِعُ |

ترجمہ:

مجھے ابومقدام کی موت کی خبر دی گئی تو مجھے دکھائی دینے والی زمین سیاہ ہوگئی اور میرے کان بہرے ہوگئے۔

مطلب:

ابومقدام کی موت کی خبر کے بعد مجھے ہر طرف سیاہی نظر آنے لگی، میرے پاؤں تلے زمین نکل گئی اور یہ خبر اتنی سخت تھی کہ اس سے کانوں کے پردے پھٹ گئے اب میں کچھ نہیں سن سکتا۔

حل لغات:

اِسْتَكَّتْ: (افتعال) اِسْتَكَّ: بند ہونا۔

❷ ...... | وَأَقْبَلَ مَاءُ الْعَيْنِ مِنْ كُلِّ زَفْرَةٍ | إِذَا وَرَدَتْ لَمْ تَسْتَطِعْهَا الْأَضَالِعُ |

ترجمہ:

ہر لمبی سانس کے سبب آنسو بہنے لگا جب وہ نکلتا ہے تو پسلیاں اسے برداشت نہیں کرسکتیں۔

مطلب:

شدت غم کی وجہ سے ٹھنڈی سانس (آہ) نکلتی ہے اور اس کا اثر پسلیوں پر پڑتا ہے تو ممدوح کے غم کی وجہ سے ایسی آہِ سرد دل پردرد سے نکلتی ہے کہ قوتِ برداشت جواب دے جاتی ہے اور بے اختیار آنکھوں سے سیل اشک رواں ہوجاتا ہے۔

حل لغات:

زَفْرَةٌ: لمبی سانس۔ گرم سانس۔

وقال آخر (البسيط)

1 ...... | قد كان قَبلَكَ أقوامٌ فُجِعتُ بهم | خَلّى لنا فَقدُهم سَمعًا وأبصارًا |
|---|---|

ترجمہ:
اے متوفی! تجھ سے پہلے مجھے ایک گروہ عظیم کا غم پہنچایا گیا تو ان کی موت نے ہمارے کان اور آنکھیں باقی چھوڑیں۔

حل لغات:
فَقدُهم "ابوعلی احمد مرزقی کے نسخہ میں "هُلْكُهم" ہے۔

2 ...... | أنتَ الّذِي لم تَدَعْ سمعًا ولابصرًا | إلّا شَفَا فَأمَرَّ العَيشُ إمرَارًا |
|---|---|

ترجمہ:
لیکن تو نے نہ کان چھوڑے نہ آنکھ مگر برائے نام لہذا زندگی تلخ ہوگئی۔

مطلب:
اے متوفی تیری موت ہمارے لئے پہلا حادثہ نہیں بلکہ تجھ سے پہلے دوسرے معزز سردار بھی داغِ مفارقت دے گئے مگر قوت سماعت وبصارت باقی تھی لیکن تیری رحلت کے صدمے نے اس نعمت سے بھی محروم کردیا۔

حل لغات:
أمَرَّ: الشيء: چیز کو کڑوا کرنا۔ عربی مقولہ ہے: اَلْحَقُّ مُرٌّ: حق کڑوا ہوتا ہے۔

وقال الشَّمَرْدَلُ بنُ شَرِيكٍ أوْ نَهْشَلُ بنُ حَرِّيٍ (الطويل)

شاعر کا تعارف:
شاعر کا نام: نہشل بن حری ہے، یا شمردل بن شریک ہے (۸۰ھ/۷۰۰ء) یہ بنو ثعلبہ بن یربوع سے ہیں اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔ اپنے بھائی وائل کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

1 ...... | بِنَفسِيَ خَلِيلَايَ اللّذان تَبرَّضا | دُمُوعِي حَتّى أسرَعَ الحُزنُ فِي عَقلِي |
|---|---|

ترجمہ:

میری جان قربان میرے ان دو دوستوں پر جنہوں نے تھوڑے تھوڑے کرکے میرے آنسو لے لئے یہاں تک کہ غم جلد ہی میری عقل میں سرایت کر گیا۔

حل لغات:

تَبَرُّضًا: (تفعّل) تَبَرَّضَ فلانٌ: تھوڑی چیز پر گذر بسر کرنا۔ صاحِبَهُ او مَالَهُ: تھوڑا تھوڑا لیکر زندگی بسر کرنا۔

❷...... | ولولا الأسٰى ماعِشْتُ فِي النَّاسِ ساعَةً | ولٰكِنْ اذا ماشِئْتُ جَاوَبَنِي مثلي |

ترجمہ:

اگر غم نہ ہوتا تو میں لوگوں میں ایک لمحہ بھی زندہ نہ رہتا لیکن جب میں پوچھتا ہوں تو مجھ جیسا غمگین مجھے جواب دیتا ہے۔

مطلب:

اگر میں دنیا میں اکیلا ہی غمگین ہوتا پھر تو جینا مشکل ہو جاتا لیکن جب میں کسی سے اظہار غم کرتا ہوں تو وہ بھی اپنا دکھڑا سناتا ہے یعنی کوئی بھی غم سے خالی نہیں۔

بَابُ الْأَدَب

قال مِسْكِينُ الدَّارِمِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ربیعہ بن عامر بن اُنیف (بیروت کے نسخے میں نام: ربیعہ بن انیف) دارمی ہے، مسکین ان کا لقب ہے (متوفی ۸۹ھ/ ۷۰۸ء) اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

❶ ...... | وَفِتْيَانِ صِدْقٍ لَسْتُ مُطْلِعَ بَعْضِهِمْ | عَلٰى سِرِّ بَعْضٍ غَيْرَ اَنِّيْ جِمَاعُهَا |

ترجمہ:

کتنے ہی مخلص جوان ہیں کہ میں ان کے بعض کو بعض کے رازوں پر مطلع نہیں کرتا لیکن میں انہیں جمع کرتا ہوں۔

مطلب:

مخلص دوست آکر جب اپنے راز بتاتے ہیں تو میں انہیں فاش نہیں کرتا۔ "انی جماعُها" سے مراد یہ ہے کہ جب میں ایسا رازدان ہوں تو وہ میرے پاس آتے ہیں بلاخوف وخطر مجھے اپنے احوال سے باخبر کرتے ہیں یا مراد یہ ہے کہ ان کا کوئی راز مجھ سے مخفی نہیں۔

کسی سے راز نہ کہنا اگر دنیا میں رہنا ہے یہ دنیا اک نقارہ ہے تمہیں بدنام کردے گی
بَشَر رازِ دلی کہہ کر ذلیل و خوار ہوتا ہے نکل جاتی ہے جب خوشبو تو گل بے کار ہوتا ہے

❷ ...... | لِكُلِّ امْرِئٍ شِعْبٌ مِنَ الْقَلْبِ فَارِغٌ | وَمَوْضِعُ نَجْوٰى لَا يُرَامُ اِطِّلَاعُهَا |

ترجمہ:

ہر شخص کے دل میں ایک خالی جگہ اور جائے سرگوشی ہوتی ہے جس پر اطلاع پانے کا قصد نہیں کیا جاسکتا۔

❸ ...... | يَظَلُّوْنَ شَتّٰى فِي الْبِلَادِ وَسِرُّهُمْ | اِلٰى صَخْرَةٍ اَعْيَى الرِّجَالَ انْصِدَاعُهَا |

ترجمہ:

وہ (خود اگرچہ) شہروں میں بکھرے ہوئے ہوتے ہیں مگر ان کے راز ایک ایسی چٹان میں محفوظ ہوتے ہیں جس

کوتوڑنے سے لوگ عاجز ہیں۔

حل لغات:

اِنْصِدَاعٌ: مص (انفعال) پھٹ جانا۔ اَلصُّبْحُ: صبح روشن ہوجانا۔

وقال يحيى بن زياد الحارثي (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: ابوالفضل یحیٰ بن زیاد حارثی ہے (متوفی ۱۶۰ھ/۷۷۶ء) اور یہ اسلامی شاعر ہیں اور ابوالعباس سفاح کے ماموں کے بیٹے ہیں۔

❶ | وَلَمَّا رَأَيْتُ الشَّيْبَ لَاحَ بَيَاضُهُ | بِمَفْرِقِ رَأْسِيْ قُلْتُ لِلشَّيْبِ مَرْحَبَا |

ترجمہ:

اور جب میں نے بڑھاپے کو دیکھا کہ اس کی سفیدی میرے سر کی مانگ میں چمکی ہے تو میں نے بڑھاپے کو خوش آمدید کہا۔

کل آئینے نے بڑے دکھ کی بات مجھ سے کہی فراز تو بھی ہے گزرے گئے زمانوں میں

حل لغات:

مَفْرِقٌ: من الرَّأْسِ: سر میں بالوں کی مانگ، مانگ نکالنے کی جگہ۔

❷ | وَلَوْ خِفْتُ اَنِّيْ اِنْ كَفَفْتُ تَحِيَّتِيْ | تَنَكَّبَ عَنِّيْ رُمْتُ اَنْ يَتَنَكَّبَا |

ترجمہ:

اور اگر مجھے امید ہوتی کہ اگر میں نے اسے خوش آمدید نہ کہا تو وہ مجھ سے منہ پھیر لے گا تو میں ارادہ کرتا کہ وہ پہلوتہی کرلے۔

فائدہ:

"خِفْتُ" سے مراد علم یا رجاء ہے اور عرب رجاء اور خوف کو ایک دوسرے کی جگہ پر استعمال کرتے رہتے ہیں چنانچہ قرآن پاک میں ہے: ﴿إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا﴾ (۷۸/۲۷) اي: لا يخافون. بیروت کے نسخے میں خفت کے بجائے خِلْتُ ہے۔

③ وَلٰكِنْ إِذَا مَا حَلَّ كُرْهٌ فَسَامَحَتْ	بِهِ النَّفْسُ يَوْمًا كَانَ لِلْكُرْهِ أَذْهَبَا

ترجمہ:

مگر جب کوئی ناگوار شے کسی دن آ پڑے پھر طبیعت اسے قبول کر لے تو طبیعت کا اسے قبول کر لینا اس ناگوار شے کو دور کر دیتا ہے۔

فائدہ:

أَذْهَبَا: اس میں الف اشباع کا ہے اصل میں "أَذْهَب" صیغہ اسم تفضیل ہے، اس کا حق یہ تھا کہ اشد إذهابا کہا جاتا؛ کیونکہ اس کا فعل ثلاثی نہیں ہے۔ اس کا جواب یوں ہو سکتا ہے کہ "أَذْهَبَ" بحذف زوائد ہے۔

پی جا ایام کی تلخی کو بھی ہنس کے ناصر   غم کے سہنے میں بھی قدرت نے مزہ رکھا ہے

وَقَالَ الْمَرَّارُ بْنُ سَعِيدٍ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام مرار بن سعید فقعسی ہے اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔ مسور بن ہند کی ہجو کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

① إِذَا شِئْتَ يَوْمًا أَنْ تَسُودَ عَشِيرَةً	فَبِالْحِلْمِ سُدْ لَا بِالتَّسَرُّعِ وَالشَّتْمِ

ترجمہ:

جب تو کسی دن قبیلے کا سردار بننا چاہے تو صبر و تحمل سے سردار بن نہ کہ جلد بازی اور گالی گلوچ سے۔

② وَلَلْحِلْمُ خَيْرٌ فَاعْلَمَنَّ مَغَبَّةً	مِّنَ الْجَهْلِ إِلَّا أَنْ تُشَمَّسَ مِنْ ظُلْمٍ

ترجمہ:

تو جان لے کہ بردباری کا انجام جلد بازی سے بہتر ہوتا ہے مگر یہ کہ ظلماً تجھے دھوپ میں بٹھا دیا جائے۔

مطلب:

سردار بننے کے بہت سے اسباب ہیں جیسے جلد بازی کو ترک کر دینا، غصے کو پی جانا، نرمی اختیار کرنا، اپنی جان، مال وغیرہ کے معاملے میں صبر و تحمل سے کام لینا وغیرہ تو جس نے طلب ریاست وحصول سیادت میں ان اوصاف کو اپنایا وہی سردار بننے کے لائق ہوتا ہے لہٰذا تو بھی اگر سردار بننا چاہتا ہے تو حلم و بردباری اختیار کر۔ ہاں! اگر تجھ پر ظلم کو سوار کر دیا

جائے تو ایسی صورت میں جہالت کا مظاہرہ ہی احلم ہے: "فَإِنَّ صَدْمَ الشَّرِّ بِالشَّرِّ أَقْرَبُ وَدَفْعَ الْجَهْلِ بِالْجَهْلِ أَحْلَمُ".

ہے فلاح وکامرانی نرمی وآسانی میں ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

حل لغات:

مَغَبَّةٌ: انجام، خاتمہ، نتیجہ۔ کہتے ہیں لِهٰذا الأمرِ مَغَبَّةٌ طَيِّبَةٌ: اس کام کا انجام اچھا ہے۔ تُشَمُّس: (تفعّل) دھوپ میں بیٹھنا یا کھڑا ہونا۔

وقال عِصَامُ بْنُ عُبَيْدِ الزِّمَانِيُّ (البسيط)

شاعر کانام:

عصام بن عبید زمانی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔ شاعر نے ابو مسمع کو عتاب کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

❶ أَبْلِغْ أَبَا مِسْمَعٍ عَنِّيْ مُغَلْغَلَةً | وَفِي الْعِتَابِ حَيَاةٌ بَيْنَ أَقْوَامِ

ترجمہ:

میری طرف سے ابو مسمع کو خط پہنچاؤ اور قوموں کے درمیان عتاب میں زندگی ہے۔

نوٹ:

اس شعر میں دوسرا مصرعہ جملہ معترضہ ہے اور خط کا مضمون دوسرے شعر سے آخری شعر تک ہے۔

حل لغات:

مُغَلْغَلَةٌ: ایک شہر سے دوسرے شہر میں جانے والا پیغام یا خط۔ العتاب: مص. عَتَبَ عليه(ن) عِتَابًا: ملامت کرنا۔ کسی سے اظہار ناراضگی کرنا۔ فہمائش کرنا، سرزنش کرنا، کسی سے تعلق یا کسی پر ناز کرتے ہوئے اس لئے اظہار ناگواری کرنا تاکہ وہ اپنے اس فعل کی اصلاح کرلے جو باعث ناگواری ہوا۔ خلیل کا قول ہے: عتاب اظہار ناراضگی اور تنبیہ ہے۔ عربی مقولہ ہے: "اَلْعِتَابُ خيرٌ مِنْ مَكْتُوْمِ الْحِقْدِ": چھپے ہوئے کینے سے عتاب بہتر ہے۔ "مَنْ عَتَبَ عَلَى الدَّهْرِ طَالَتْ مَعْتَبَتُهُ": جو زمانے پر عتاب کرے گا اس کا عتاب طویل ہو جائے گا یعنی زمانہ کبھی تکلیف سے خالی نہیں ہوتا اس لئے اس پر عتاب سے کبھی فراغت نہیں مل سکتی۔

❷ أَدْخَلْتَ قَبْلِيْ قَوْمًا لَمْ يَكُنْ لَهُمْ | فِي الْحَقِّ أَنْ يَدْخُلُوا الْأَبْوَابَ قُدَّامِي

ترجمہ:

کہ تو نے مجھ سے پہلے ایسی قوم کو داخل کردیا جنہیں مجھ سے پہلے دروازوں میں داخل ہونے کا کوئی حق نہیں تھا۔

3 ...... لو عُدَّ قبرٌ وقبرٌ كنتُ أكرمَهم | ميتًا وأبعدَهم من منزلِ الذام

ترجمہ:

اگر یکے بعد دیگرے قبریں شمار کی جائیں تو مرنے والوں میں سب سے زیادہ میں معزز ہوں گا اور ان میں مذمت کے مقام سے سب زیادہ دور رہوں گا۔

4 ...... فقد جعلتُ إذا ما حاجتي نزلتْ | ببابِ دارِكَ أدلوها بأقوامِ

ترجمہ:

تحقیق میں نے طے کرلیا ہے کہ جب تیرے دروازے پر کوئی حاجت ہوگی تو اسے دوسرے لوگوں سے طلب کروں گا۔

احساس مر نہ جائے تو انسان کیلئے کافی ہے اک راہ کی ٹھوکر لگی ہوئی

حل لغات:

أدلو: دَلاَ حَاجَتَهُ (ن) دَلْوًا: حاجت طلب کرنا۔

وقال شَبِيبُ بْنُ الْبَرْصَاءِ الْمُرِّيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام شبیب بن یزید بن جمرہ مری ہے (متوفی ۱۰۰ھ) اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔ برصاء ان کی والدہ تھیں، کہتے ہیں کہ رسول اللہ (فداہ روحی وجسدی) صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اسے نکاح کا پیغام بھیجا اس وقت یہ صحیح سالم تھیں، ان کے والد حارث بن عوف نے کہا: وہ آپ کے شایان شان نہیں؛ کیونکہ اسے برص کا عارضہ ہے ، پھر جب یہ گھر واپس آئے تو دیکھا کہ ان کی بیٹی برص کی بیماری میں مبتلا ہو چکی ہیں۔ شاعر نے عقیل بن علفہ کی ہجو کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

1 ...... وإنّي لتراكُ الضغينةِ قد بدا | ثراها من المولى فلا أستثيرُها

ترجمہ:

بے شک میں اس کینے کو جس کا اثر میرے چچازاد بھائی میں ظاہر ہوا چھوڑ دیتا ہوں اسے اچھالتا نہیں۔

حل لغات:

اَلضَّغِينَةُ: کینہ۔ ج: ضَغَائِنُ. اَسْتَثِيرُ: (استفعال) اِسْتَثَارَ: جوش دلانا، بھڑکانا، مشتعل کرنا، گردوغبار اڑانا۔ اس کے حروفِ اصلیہ (ث، و، ر) ہیں۔

❷ مَخَافَةَ اَنْ تَجْنِيْ عَلَيَّ وَاِنَّمَا	يَهِيْجُ كَبِيْرَاتِ الْاُمُوْرِ صَغِيْرُهَا

ترجمہ:

اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ کینہ مجھ پر ظلم کرے بے شک چھوٹے معاملات بڑے معاملات کو بھڑکا دیتے ہیں۔

❸ لَعَمْرِيْ لقد اَشْرَفَتْ يومَ عُنَيْزَةٍ	عَلٰى رَغْبَةٍ لَوْ شَدَّ نَفْسِيْ مَرِيْرُهَا

ترجمہ:

میری زندگی کی قسم! عنیزہ کے دن میرا نفس ایک پسندیدہ چیز کی طرف مائل ہوا کاش کہ مجھے میرے نفس کی رسی (عزتِ نفس) باندھ دیتی۔

حل لغات:

عُنَيْزَة: جگہ کا نام ہے۔ مَرِيْر: عزتِ نفس اور پختہ ارادہ۔ مضبوط بٹی ہوئی رسی۔

❹ تَبَيَّنُ اَعْقَابُ الْاُمُوْرِ اِذَا مَضَتْ	وَتُقْبِلُ اَشْبَاهًا عَلَيْكَ صُدُوْرُهَا

ترجمہ:

جب معاملات گزر جاتے ہیں تو ان کے انجام ظاہر ہوتے ہیں اور ان کے اوائل تجھ پر مشتبہ ہو کر آتے ہیں۔

بات جو بھی کیجئے بہت سوچ سمجھ کر کیجئے بات تو ہے بات بہت دور نکل جاتی ہے

❺ اِذَا افْتَخَرَتْ سَعْدُ بْنُ ذُبْيَانَ لم تَجِد	سِوٰى مَا ابْتَنَيْنَا مَا يَعُدُّ فُخُوْرُهَا

ترجمہ:

جب سعد بن ذبیان فخر کریں تو کوئی قابل فخر چیز نہیں پائیں گے سوائے اس کے جس کی بنیاد ہم نے رکھی۔

❻ فَلَا خَيْرَ فِي الْعِيْدَانِ اِلَّا صِلَابُهَا	وَلَا نَاهِضَاتُ الطَّيْرِ اِلَّا صُقُوْرُهَا

ترجمہ:

لکڑیوں میں کوئی بھلائی نہیں مگر سخت لکڑیوں میں اور اڑنے والے پرندوں میں کوئی بھلائی نہیں مگر شکاری پرندوں میں۔

حل لغات:

صُقُورٌ: مف: الصَّقر: شکرا۔

7 ...... | اَلَم تَرَ اَنَّا نُورُ قَومٍ وَاِنَّمَا | يُبَيِّنُ فِي الظَّلْمَاءِ لِلنَّاسِ نُورُهَا |

ترجمه:

کیا تو دیکھتا نہیں کہ بے شک ہم قوم کی روشنی ہیں تاریکیوں میں لوگوں کے لئے ان کی روشنی ظاہر ہوتی ہے۔

وقال معن بن أوس المزني (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام معن بن اوس مزنی ہے (متوفی ۶۴ھ/۶۸۳ء) اور یہ مخضرمی شاعر ہیں، انہیں صحابی ہونے کی سعادت بھی حاصل ہے۔

اشعار کا پس منظر:

ان کے ایک دوست کی ہمشیرہ ان کے نکاح میں تھی، انہوں نے اسے طلاق دینے کا ارادہ کیا تو ان کے دوست نے قسم کھائی کہ میں کبھی بھی ان سے کلام نہیں کروں گا، اس موقع پر شاعر نے ان سے عفوودرگزر کی درخواست کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

1 ...... | لَعَمْرُکَ مَا اَدْرِیْ وَاِنِّی لَاَوْجَلُ | عَلٰی اَیِّنَا تَغْدُو الْمَنِیَّةُ اَوَّلُ |

ترجمه:

تیری زندگی کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ ہم میں سے صبح کے وقت کسے پہلے موت آئے گی اور بے شک میں ڈرتا ہوں۔

2 ...... | وَاِنِّی اَخُوکَ الدَّائِمُ الْعَهْدِ لم اَخُنْ | اِنْ اَبْزَاکَ خَصْمٌ اَوْ نَبَا بِکَ مَنْزِلُ |

ترجمه:

بے شک میں عہد کی پاسداری کرنے والا تیرا بھائی ہوں اگر دشمن تجھے سخت پکڑے یا کوئی جگہ تیرے موافق نہ آئے تو میں خیانت نہیں کروں گا۔

حل لغات:

نَبَا: نَبَا الشَّیءُ (ن) نُبُوًّا: کسی چیز کا اپنی جگہ فٹ نہ ہونا، موزوں نہ ہونا، نہ ٹھہرنا یا نہ جمنا۔

3 اُحَارِبُ مَنْ حَارَبْتَ مِنْ ذِیْ عَدَاوَۃٍ | وَاَحْبِسُ مَالِی اِنْ غَرِمْتَ فَاَعْقِلُ

ترجمہ:

میں بھی ان دشمنوں سے لڑتا ہوں جن سے تیری لڑائی ہے اور میں اپنا مال محفوظ رکھتا ہوں کہ اگر تو جرم کرے تو میں دیت ادا کروں۔

4 واِنْ سُوْتَنِیْ یومًا صَفَحْتُ اِلٰی غد | لِیُعْقِبَ یومًا مِنْکَ آخَرُ مُقْبِلُ

ترجمہ:

اگر کسی دن تو مجھ سے برائی کرے تو کل تک میں درگزر کرتا ہوں تا کہ کسی دن تجھ سے دوسرا اچھا کام ظہور پذیر ہو۔

5 کَاَنَّکَ تَشْفِیْ مِنْکَ دَاءَ مَسَاءَ تِیْ | وَسُخْطِیْ وما فِی رَیْبَتِیْ ما تَعَجَّلُ

ترجمہ:

گویا کہ تیری بیماری مجھے تکلیف دینے اور ناراض کرنے سے شفاء پاتی ہے؛ حالانکہ میری تکلیف میں وہ نہیں جس کی تو جلدی کرتا ہے۔

مطلب:

میں نے کسی مجبوری سے آپ کی ہمشیرہ کو طلاق دی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں تمہارا خیرخواہ نہیں اور آپ جو میری دل آزاری کرر ہے ہیں اس میں آپ کا کوئی فائدہ نہیں۔

1 واِنِّی علی اَشْیَاءَ مِنْکَ تُرِیْبُنِیْ | قدیمًا لَذُوْ صَفْحٍ علی ذاکَ مُجْمِلُ

ترجمہ:

بے شک میں تیری ان باتوں کے باوجود جو مجھے شک میں ڈالتی ہیں ہمیشہ درگزر کرتا آرہا ہوں اس کے باوجود میں تجھ سے حسن سلوک کرتا آرہا ہوں۔

مجھے تعلیم یہ دی ہے فطرت نے بچپن سے — کوئی روئے تو آنسوں پونچھ دوں اپنے دامن سے

7 سَتَقْطَعُ فِی الدنیا اِذَامَا قَطَعْتَنِیْ | یَمِیْنَکَ فَانْظُرْ اَیَّ کَفٍّ تَبَدَّلُ

ترجمہ:

جب تو مجھ سے تعلق توڑے گا تو دنیا میں اپنا ہی دایاں بازو کاٹے گا پھر دیکھ کہ کسے بدل بناتا ہے۔

مطلب:

سوچ سمجھ کر تعلقات توڑنے چاہئیں؛ کیونکہ شاخیں ٹوٹ کر ہری نہیں رہتیں۔

7 ...... وفِی النـاسِ اِنْ رَثَّتْ حِبالُکَ واصِل | وفی الأرضِ عَنْ دَارِ القِلٰی مُتَحَوَّلُ

ترجمہ:

اگر تیرے تعلقات کمزور ہوگئے تو لوگوں میں تعلقات جوڑنے والے بہت ہیں اور زمین میں کینے کے گھر سے پھرا ہی جاتا ہے۔

حل لغات:

رَثَّت: رَثَّ الثَّوبُ (ن، ض، س) رَثَاثَۃً: کپڑے کا بوسیدہ اور پرانا ہونا۔

9 ...... اِذَا اَنْتَ لم تُنْصِفُ اَخَاکَ وَجَدْتَّهُ | عَلٰی طَرَفِ الْهِجْرانِ اِنْ کانَ یَعْقِلُ

ترجمہ:

جب تو اپنے بھائی سے انصاف نہ کرے اگر وہ سمجھدار ہوا تو اسے جدائی کے کنارے پر پائے گا۔

10 ...... ویَرْکَبُ حَدَّ السَّیْفِ مِنْ اَنْ تَضِیْمَهُ | اِذَا لم یَکُنْ عَنْ شَفْرَۃِ السَّیْفِ مَزْحَلُ

ترجمہ:

اور تیرے ظلم سے بچنے کے لئے تلوار کی دھار پر سوار ہوگا جب تلوار کی دھار سے بچنے کی کوئی صورت نہ ہو۔

حل لغات:

مَزْحَلُ: بیروت کے نسخے میں مَعْدِلُ کا لفظ ہے۔

11 ...... وکُنْتُ اذا ما صاحِبٌ رَامَ ظِنَّتِی | وَبَدَّلَ سُوْءً بِالَّذِیْ کُنْتُ اَفْعَلُ

ترجمہ:

اور میں ایسا شخص ہوں کہ جب میرا دوست مجھ سے برائی کا ارادہ کرے اور جو میں حسن سلوک کرتا تھا اسے برائی سے بدل دے۔

۱۲ قُلْتُ لَهُ ظَهْرَ الْمِجَنِّ فَلَمْ أَدُمْ | عَلَى ذَاكَ إِلَّا رَيْثَ مَا أَتَحَوَّلُ

ترجمہ:

تو میں اس کے لئے ڈھال کی پیٹھ پھیر دیتا ہوں میں سابقہ دوستی پر نہیں رہتا مگر اتنی دیر کہ پھروں۔

حل لغات:

رَيْث: دیر، تاخیر، سستی۔ عربی مقولہ ہے: "رُبَّ عُجْلَةٍ تَهَبُ رَيْثَم": کبھی جلد بازی دیر کا باعث ہوتی ہے۔ وقت کی تعداد۔ کبھی اس پر "ما" داخل ہوتا ہے۔

۱۳ إِذَا انْصَرَفَتْ نَفْسِي عَنِ الشَّيْءِ لَمْ تَكَدْ | إِلَيْهِ بِوَجْهٍ آخِرَ الدَّهْرِ تُقْبِلُ

ترجمہ:

جب میرا نفس کسی چیز سے پہلو تہی کرے تو کبھی بھی اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔

وقال عمرو بن قَمِيئَةَ (المنسرح)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عمرو بن قمیئہ بن ذریح بن سعد بن مالک ہے (متوفی ۸۵ق، ھ/۵۴۰ء) اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

❶ يَا لَهْفَ نَفْسِي عَلَى الشَّبَابِ وَلَمْ | أُفْقَدْ بِهِ إِذْ فَقَدْتُهُ أَمَمَا

ترجمہ:

ہائے میری حسرت جوانی پر! جب میں نے اسے کھویا تو کوئی درمیانی چیز نہیں کھوئی۔

حل لغات:

أَمَم: مقابل۔ نزدیکی۔ معمولی چیز جو آسانی سے حاصل ہو جائے۔ واضح بات۔ درمیانی۔

❷ إِذْ أَسْحَبُ الرَّيْطَ وَالْمُرُوطَ إِلَى | أَدْنَى تِجَارِي وَأَنْفُضُ اللِّمَمَا

ترجمہ:

جب میں ریشمی نرم چادر کھینچتا ہوا اور گھنے بالوں کو جھاڑتا ہوا قریبی شراب خانے کی طرف جاتا تھا۔

حل لغات:

الرَّيْط: مف: الرَّيْطَةُ: ایک پاٹ کی چادر۔ ہر چادر نما کپڑا۔ کفن۔ الْمُرُوْط: مف: المِرْط: اون کا ریشم یا تسر کی

چادر جو کرتے کی جگہ اوڑھی جاتی ہے، خاص طور پر عورتیں استعمال کرتی ہیں۔ تِجَارٌ: وتَجرٌ وتُجّارٌ: مف: التَّاجِر: تجارت پیشہ۔ کسی کام کا ماہر۔ شراب فروش۔ اَللِّمَمُ: مف: اَللِّمَّةُ: کانوں سے بڑھی ہوئی بالوں کی زلف۔ اَللَّمَمُ: چھوٹے گناہ جیسے بوسۂ شہوت، نظرِ شہوت۔ گناہوں سے آلودگی فی القرانِ المجید: ﴿الَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ﴾ (۵۳/۳۲)

3 ...... | لا تَغْبِطِ الْمَرْءَ أَنْ يُقَالَ لَهُ | أَمْسَى فُلَانٌ لِسِنِّهٖ حَكَمَا |

ترجمہ:

کسی ایسے مرد پر رشک نہ کر جس کے بارے میں کہا جائے کہ وہ بڑی عمر کی وجہ سے سردار بن گیا۔

فائدہ:

"اَمْسَى فُلَانٌ لِسِنِّهٖ" ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخے میں "اضحى فلان لعمره" اور بیروت کے نسخے میں "اضحى" ہے۔

4 ...... | إِنْ سَرَّهٗ طُوْلُ عُمْرِهٖ فَلَقَدْ | أَضْحَى عَلَى الْوَجْهِ طُوْلُ مَا سَلِمَا |

ترجمہ:

اگر لمبی عمر نے اسے خوش کیا تو یقیناً اس کے چہرے پر طویل زندگی نے (موت کے) آثار کو ظاہر کر دیا۔

وقال اياس بن القائف (الطويل)

1 ...... | تُقِيْمُ الرِّجَالُ الْأَغْنِيَاءُ بِأَرْضِهِمْ | وَتَرْمِي النَّوٰى بِالْمُقْتَرِيْنَ الْمَرَامِيَا |

ترجمہ:

امیر لوگ اپنے وطن میں رہتے ہیں اور محتاجوں کو دوری جنگلوں میں پھینک دیتی ہے۔

مطلب:

امیری غربت سے بہتر ہے۔

1 ...... | فَأَكْرِمْ أَخَاكَ الدَّهْرَ مَا دُمْتُمَا مَعًا | كَفٰى بِالْمَمَاتِ فُرْقَةً وَتَنَائِيَا |

ترجمہ:

جب تک ایک ساتھ رہو ہمیشہ اپنے بھائی کی تعظیم کرتے رہو جدائی اور دوری کے لئے موت کافی ہے۔

❶	إِذَا زُرْتُ أرضًا بعدَ طولِ اجْتِنَابِهَا	فَقَدْتُ صَدِيْقِي والبلادُ كماهِيَا

ترجمہ:

جب میں اپنے وطن واپس آتا ہوں تو اپنے دوست کو نہیں پاتا جب کہ شہر ویسے ہی ہوتے ہیں۔

وقال ربيعة بن مقروم (الوافر)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ربیعہ بن مقروم ہے اور یہ مخضرمی شاعر ہے انہوں نے زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں پائے اور دولتِ ایمان سے مشرف ہو کر دونوں جہاں کی سعادتیں حاصل کیں۔

اشعار کا پس منظر:

انہوں نے اپنی اونٹنی عمرو نہشلی کو بیچی، نہشلی کو صابی بن حارث نے ثمن ادا کرنے سے منع کیا تھا جب شاعر نے نہشلی کے ہاں صابی کو دیکھا تو اس پر تعریض کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

❶	وَكَمْ مَنْ حَامِلٍ لِي ضَبَّ ضِغْنٍ	بَعِيْدٍ قَلْبُهُ حُلْوِ اللِّسَانِ

ترجمہ:

اور کتنے ہی میرے کینہ ور ہیں جن کا دل (محبت سے) دور ہے اور شیریں زباں ہیں۔

حل لغات:

ضَبَّ: الرَّجُلُ (ض) ضَبًّا: غصہ ہونا، کینہ رکھنا۔ علی مافی نفسه: دل کی بات چھپانا۔ ضِغْن: سخت چھپی ہوئی دشمنی، زبردست کینہ۔ فی القرآن المجید: ﴿أن لَّن يُخْرِجَ اللّٰهُ أَضْغَانَهُم﴾ (۳۱/۴۷) جھکاؤ۔ بغل، گود۔ جانب، پہاڑ کا پہلو۔ ج: اَضْغَانٌ. بَعِيْدٍ: بیروت کے نسخے میں "طَوِيْلٍ" ہے۔

❷	ولو أنِّي أشاءُ نَقَمْتُ مِنْهُ	بِشَغْبٍ مِنْ لِسَانٍ تَيَّحَانِ

ترجمہ:

اگر میں چاہوں تو اس سے فتنہ فساد کر کے یا زبان استعمال کر کے انتقام لوں۔

حل لغات:

"مِنْ" "ابوعلی احمد مرزوقی اور بیروت کے نسخے میں "او" ہے۔ ترجمہ اسی کے مطابق کیا ہے۔

③ وَلٰكِنِّي وَصَلْتُ الْحَبْلَ مِنْهُ | مُوَاصَلَةً بِحَبْلِ أَبِي بَيَانِ

ترجمہ:
لیکن میں اس سے تعلق قائم رکھتا ہوں ابو بیان کے تعلق کو باقی رکھتے ہوئے۔

④ وَضَمْرَةَ إِنَّ ضَمْرَةَ خَيْرُ جَارٍ | عَلِقْتُ لَهُ بِأَسْبَابٍ مِتَانِ

ترجمہ:
اور ضمرہ کے تعلقات کو باقی رکھتے ہوئے بے شک ضمرہ بہترین پڑوسی ہے میں نے اس سے مضبوط اسباب کے ساتھ تعلقات قائم کیے ہیں۔

① هِجَانُ الْحَيِّ كَالذَّهَبِ الْمُصَفَّى | صَبِيحَةَ دِيمَةٍ يَجْنِيهِ جَانِ

ترجمہ:
ضمرہ قوم کا خالص النسب سردار ہے اس خالص سونے کی طرح جسے بارش کی صبح چننے والا چنتا ہے۔

مطلب:
رات کو سونے کی کان پر بارش برسے تو صبح کو وہ چمکنے لگتا ہے اور سونے کا متلاشی اسے بآسانی پالیتا ہے۔

حل لغات:
هِجَانٌ: وہ چیزیں جو اصل کے اعتبار عمدہ اور اعلیٰ ہوں۔ اعلیٰ نسل کے سفید اونٹ۔ دِيمَةٌ: تیز برسنے والی بارش جس میں بجلی اور گرج نہ ہو۔ ج: دِيَمٌ و دُيُومٌ۔

وقال سُلْمِيُّ بن ربيعة (المتدارك)

① إِنَّ شِوَاءً وَنَشْوَةً | وَخَبَبَ الْبَازِلِ الْأَمُونِ

ترجمہ:
بے شک بھنا ہوا گوشت اور نشہ دینے والی شراب اور عمدہ اونٹنی کی پر امن چال۔

فائدہ:
چار اشعار میں "إِنَّ" کا اسم ہے اور خبر پانچویں شعر میں ہے۔

حل لغات:

شِوَاءٌ: بھنا ہوا گوشت، بھنے ہوئے گوشت کا ٹکڑا۔ روسٹ۔ نَشْوَةً: (اسم مرۃ) شراب کی بدمستی یا ابتدائی مستی۔ خَبَبٌ: ایک قسم کی چال۔ الْبَازِلُ: پورے نو سال کی نہایت قوی اونٹنی۔ الْأَمُوْنُ: مضبوط خلقت والی۔

❷ ...... | يُجَشِّمُهَا الْمَرْءُ فِي الْهَوٰى | مَسَافَةَ الْغَائِطِ الْبَطِيْنِ |

ترجمہ:

جس اونٹنی کو انسان اپنے مقاصد کے حصول کے لئے پست وکشادہ راستوں کے سفر کی تکلیف دیتا ہے۔

حل لغات:

الْغَائِطُ: کشادہ نشیبی زمین۔ پاخانہ۔ کنایۃً پاخانہ کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ﴾ (۴/۴۳) ج: غُوْطٌ وغِياطٌ.

❸ ...... | وَالْبِيْضَ يَرْفُلْنَ كَالدُّمٰى | فِي الرَّيْطِ وَالْمُذْهَبِ الْمَصُوْنِ |

ترجمہ:

اور مورتیوں کی طرح خوبصورت گوری عورتیں ریشمی زربفت لباس میں مٹک مٹک کر چل رہی ہوں۔

حل لغات:

يَرْفُلْنَ: رَفَلَ (ن) رَفْلاً: دامن گھسیٹے ہوئے تکبر سے چلنا، ہاتھ ہلاتے ہوئے چلنا۔ اَلدُّمٰی: مف: الدُّمْيَةُ: ہاتھی کے دانت وغیرہ کی بنی ہوئی تصویر۔ اس سے حسن میں تشبیہ دی جاتی ہے۔ تراشا ہوا بت۔ گڑیا۔

❹ ...... | وَالْكُثْرَ وَالْخَفْضَ آمِنًا | وشِرْعَي الْمِزْهَرِ الْحَنُوْنِ |

ترجمہ:

اور مال کثیر اور امن کی حالت میں عیش وراحت اور دل سوز سارنگی کی آواز۔

حل لغات:

شِرْعَ: مف: الشِّرْعُ: مانند، مثل۔ کمان سارنگی کا تانت۔ اَلْمِزْهَرُ: آلہ طرب، سارنگی (ایک قسم کا باجہ) مہمانوں کے لئے آگ جلانے والا، مہمان نواز۔ ج: مَزَاهِرُ. اَلْحَنُوْنُ: مہربان، بے حد مشفق۔ وہ عورت جو اپنے چھوٹے بچوں کی پرورش کی خاطر دوسرا نکاح کرے۔ وہ ہوا جس کے چلنے کی آواز اونٹ کی آواز کی سے مشابہ ہو۔ آواز

نکالنے والی کمان۔شوق کی وجہ سے غمگین۔

5...... | مِنْ لَذَّةِ الْعَيْشِ وَالْفَتىٰ | لِلدَّهْرِ وَالدَّهرُ ذُوْ فُنُوْن |
|---|---|

ترجمہ:
یہ سب کچھ زندگی کی لذتیں ہیں اور نوجوان زمانے کے لئے ہے اور زمانے کے کئی رنگ ہیں۔

6...... | وَالْعُسْرُ كَالْيُسْرِ وَالْغِنىٰ | كَالْعُدْمِ وَالْحَيُّ لِلْمَنُوْن |
|---|---|

ترجمہ:
تنگ دستی خوشحالی کی طرح ہے اور مال داری فقر کی طرح ہے اور زندہ موت کے لئے ہے۔

7...... | اَهْلَكْنَ طَسْمًا وَبَعْدَهٗ | غَذِيَّ بَهْمٍ وَذَا جُدُوْن |
|---|---|

ترجمہ:
حوادث زمانہ نے طسم کو ہلاک کیا اس کے بعد بھیڑ بکری، گائے کے بچوں اور جدون والوں کو ہلاک کیا۔

مطلب:
ذا جدون: احاطہ کیا ہوا یعنی جس نے حفاظت کے لئے ہتھیار جمع کئے اور یہ علس بن یشرح بن حارث بن صیفی بن سبأ، بلقیس کا دادا ہے اور یہ پہلا شخص ہے جس نے یمن میں گایا۔

حل لغات:
غَذِي: حاملہ جانوروں کے شکم میں جو کچھ ہو یا مخصوص بکریوں کے شکم میں، چھوٹے چوپاؤں پر بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے۔بَهْمٌ: وبِهَامٌ: مف: اَلْبَهْمَةُ: بکری یا بھیڑ کا بچہ (مذکر و مؤنث)۔اَلْبَهِيْمَةُ: چوپایہ (درندے کے علاوہ) ج: بَهَائِمُ. فى القرآن المجيد: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيْمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ﴾ (۱/۵)

8...... | واَهلَ جَاشٍ وَمَارِبٍ | وَحَيَّ لُقْمَانَ وَالتُّقُوْن |
|---|---|

ترجمہ:
اور جاش اور مارب والوں کو ہلاک کیا اور لقمان اور تقون کے قبیلوں کو۔

مطلب:
موت نے کسی کو نہیں چھوڑا۔

بَابُ النَّسِيبِ

نسیب:

عورت کے حسن و جمال کو ذکر کرنا اور عورت کی محبت کی وجہ سے ''عاشق'' پر جو بیتی اس کی خبر دینا۔ نسیب کہلاتا ہے۔

غزل:

عورتوں کے ساتھ محبت کے قصوں کو اور ان کی طرف دل میں پیدا ہونے والے میلان کو بیان کرنا۔ غزل کہلاتا ہے۔

وقال الصِّمَّةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْقُشَيْرِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام صمہ بن عبداللہ بن طفیل قشیری ہے (متوفی ۹۵ھ/۷۱۴ء) اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر کو اپنے چچا کی بیٹی سے محبت تھی انہوں نے اپنے چچا سے رشتہ طلب کیا تو ان کے چچا نے کہا: ''۱۰۰'' اونٹ دو تو تمہیں رشتہ دوں گا ورنہ نہیں۔ جب یہ چچا کے پاس اونٹ ہانک کر لائے، چچا نے اونٹ گنے تو ''۱۰۰'' اونٹ پورے نہیں تھے اس پر اس نے کہا: میں تو پورے ''۱۰۰'' اونٹ لوں گا، چچا کے اس رویے پر شاعر کے باپ نے اپنے بھائی پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے قسم کھائی کہ میں تو اس سے زیادہ کچھ نہیں دوں گا، جب ضد بازی میں مسئلہ حل نہیں ہوا تو شاعر مایوس ہو کر اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر پہاڑوں میں چلا گیا اور اپنی باقی زندگی وہیں گذار دی ۔

حسرت ان غنچوں پر جو بن کھلے مرجھا گئے

❶ ...... حَنَنْتَ اِلَى رَيَّا وَنَفْسُكَ بَاعَدَتْ	مَزَارَكَ مِنْ رَيَّا وَشَعْبَا كُمَا مَعَا

ترجمہ:

تو ''ریا'' کا مشتاق ہوا مگر تیرے نفس نے ہی تجھے ریا کی زیارت کے مقام سے دور کر دیا: حالانکہ تمہارے قبیلے ایک ہی جگہ رہ رہے تھے۔

زعم چاہت کا تھا دونوں کو مگر آخر کار آ گئی بیچ میں دیوار من و تو والی

فائدہ:

بَاعَدَتْ: بَعَّدَتْ کے معنی میں ہے۔ اور باب مفاعلۃ تفعیل کے معنی استعمال ہوتا ہے جیسے کہتے ہیں: ضَاعَفْتُ

وَضَعُفَتْ، اس کی مثال قرآن میں ہے: ﴿فَقَالُوا رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا﴾ (۱۹/۳۴)

2 ...... | فَمَا حَسَنٌ أَنْ تَأْتِيَ الْأَمْرَ طَائِعًا | وَتَجْزَعَ أَنْ دَاعِي الصَّبَابَةِ أَسْمَعَا |

ترجمہ:

تو یہ اچھی بات نہیں کہ تُو بخوشی کوئی کام کرے اور گھبرا جائے اس سے کہ محبت کو بلانے والا اپنی بات سنائے۔

مطلب:

تُو بخوشی محبوبہ سے دور ہوا اب اگر آتش عشق تجھے بے تاب کر رہی ہے تو صبر کر۔

اگر کھو گیا اک نشیمن تو کیا غم مقامات آہ وفغاں اور بھی ہیں

3 ...... | قِفَا وَدِّعَا نَجْدًا وَمَنْ حَلَّ بِالْحِمٰى | وَقَلَّ لِنَجْدٍ عِنْدَنَا أَنْ يُوَدَّعَا |

ترجمہ:

ٹھہرو! نجد اور مقام حمی میں رہنے والے کو الوداع کہلو اور ہمارے ہاں نجد کو کم ہی الوداع کہا جاتا ہے۔

4 ...... | بِنَفْسِي تِلْكَ الْأَرْضُ مَا أَطْيَبَ الرُّبَا | وَمَا أَحْسَنَ الْمُصْطَافَ وَالْمُتَرَبَّعَا |

ترجمہ:

میری جان قربان! اس زمین پر کتنے اچھے ہیں اس کے ٹیلے اور کتنی پیاری ہے موسم گرما اور موسم بہار گزارنے کی جگہ۔

حل لغات:

الرُّبَا: مف: اَلرُّبْوَةُ وَالرُّبْوَةُ والرِّبْوَةُ: ٹیلہ۔ فی القران المجید: ﴿كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ﴾ (۲/۲۶۵) الْمُصْطَافُ: گرمی کا موسم گزارنے کی جگہ۔ اَلصَّيْفُ: گرمی کا موسم۔ ﴿لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ﴾ (۱۰۶/۱،۲) ج: أَصْيَافٌ وَصُيُوفٌ.

5 ...... | فَلَيْسَتْ عَشِيَّاتُ الْحِمٰى بِرَوَاجِعٍ | إِلَيْكَ وَلٰكِنْ خَلِّ عَيْنَكَ تَدْمَعَا |

ترجمہ:

مقام حمی کی شامیں تیرے پاس لوٹ کر نہیں آئیں گی لیکن اپنی آنکھوں کو آنسو بہانے دے (تا کہ غم دل ہلکا ہو)

وہ پھول سے لمحے بھاری ہیں یادوں کی نازک شاخوں پر جو پیار میں میں نے سونپے تھے آغاز میں اک دیوانے کو

❶ ...... | وَلَمَّا رَأَيْتُ الْبِشْرَ اَعْرَضَ دُوْنَنَا | وَجَالَتْ بَنَاتُ الشَّوْقِ يَحْنِنُ نُزَّعَا |

ترجمہ:

اور جب میں نے دیکھا کہ بشر پہاڑ ہمارے سامنے آگیا (آڑ بن گیا) اور شوق کی بیٹیاں (شوق واشتیاق سے پیدا ہونے والی حالت) بے چین ہو کر رونے لگیں۔

حل لغات:

"وَجَالَتْ" ابوعلی احمد مرزوقی اور بیروت کے نسخے میں "وحالت" ہے۔

❼ ...... | بَكَتْ عَيْنِيَ الْيُسْرٰى فَلَمَّا زَجَرْتُها | عَنِ الْجَهْلِ بعدَ الْحِلْمِ اَسْبَلَتَا مَعًا |

ترجمہ:

میری بائیں آنکھ نادانی کے سبب روئی اور صبر وتحمل کے بعد جب میں نے اسے ڈانٹا تو دونوں آنکھیں ایک ساتھ بہنے لگیں۔

سر پہ آجاتی ہے جب کوئی مصیبت ناگہاں اشک پیہاں دیدۂ انساں سے ہوتے ہیں رواں

❽ ...... | تَلَفَّتُّ نَحْوَ الْحَيِّ حَتّٰى وَجَدْتُنِيْ | وَجِعْتُ مِنَ الْاَصْغَاءِ لِيْتًا وَاَخْدَعَا |

ترجمہ:

تو میں نے مڑ مڑ کر اپنی قوم کو دیکھا یہاں تک کہ میں نے محسوس کیا کہ بار بار مڑنے کی وجہ سے گردن کے کنارے اور گردن کی رگ درد کرنے لگی ہے۔

حل لغات:

لِيْتًا: گردن کا پہلو۔ ج: اَلْيَاتٌ. اَخْدَعْ: گردن کی ہر دو جانب دو پوشیدہ رگوں میں سے ایک۔ فی الحدیث: ((اَنَّهُ اِحْتَجَمَ علی الاَخْدَعِينَ و الكاهِلِ)).

❾ ...... | وَاَذْكُرُ اَيَّامَ الْحِمٰى ثُمَّ اَنْثَنِيْ | عَلٰى كَبِدِيْ مِنْ خَشْيَةٍ اَنْ تَصَدَّعَا |

ترجمہ:

میں مقام حمی کے دنوں کو یاد کرنے لگا پھر اپنے جگر کی طرف متوجہ ہوا ڈرتے ہوئے کہ کہیں وہ ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو جائے۔

مطلب:

میں محبوبہ کے ساتھ گزارے ہوئے پر مسرت لمحات یاد کرنے لگا تو خیال آیا کہ کہیں سابقہ خوشی اور آج کی مایوسی کے

تصور سے کلیجہ پھٹ نہ جائے لہذا پرانی یادیں چھوڑ دو۔

پڑے ہیں سوزِ محبت سے دل پہ جتنے داغ ستارے اتنے نہ ہوویں گے آسماں کے لئے

وقال آخر (الطویل)

إِلَـيَّ فهَلَّا نَـفْــسُ ليـلـى شَـفِيْعُهـا	❶ ونُبِّــئْــتُ لَيْـلٰـى اَرْسَلَـتْ بِشَـفَـاعَةٍ

ترجمہ:

مجھے خبر دی گئی ہے کہ لیلی نے میرے پاس سفارشی بھیجا ہے لیلی خود سفارشی بن کر کیوں نہیں آئی۔

اپنے بیمار محبت کی عیادت کے لئے تو جو آتا تو نہ آتا تیری کچھ شان میں فرق

بِـهِ الْـجـاهَ اَمْ كـنــتُ امْرَءً لا اُطِيْعُها	❷ أأكْـرَمُ مِـنْ ليـلـىٰ عـلـيَّ فَتَبْتَغِـي

ترجمہ:

کیا وہ میرے ہاں لیلی سے زیادہ معزز ہے کہ لیلی اس کے ذریعے مقام و مرتبہ چاہتی ہے یا میں ایسا شخص ہوں کہ لیلی کی بات نہیں مانوں گا۔

مطلب:

میری محبوبہ لیلی نے اپنی کوتاہیوں کی تلافی کے لئے دوسرے شخص کو میرے ہاں سفارشی بنا کر بھیجا ہے اگر لیلی خود چل کر آتی تو مجھے زیادہ خوشی ہوتی۔

حل لغات:

اَلجاهُ: مرتبہ، حیثیت، پوزیشن۔

وقالَ ابْنُ الدُّمَيْنَةِ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عبداللہ بن عبیداللہ بن دمینہ ہے (متوفی ۱۳۰ھ/ ۷۴۷ء) اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

تَـوَهُّـمُ صَيْفٍ مِـنْ سُـعــادَ وَمَـرْبَـعِ	❶ اَفَـما يَسْتَفِيْقُ الـقـلـبُ اِلَّا انْبَرٰى لـه

ترجمہ:

دل کو آرام صرف اسی وقت ملتا ہے جب "سعاد" کے ساتھ موسم گرما اور موسم بہار گزارنے کا تصور آتا ہے۔

مجھے تنہائی میں تنہا نہیں رہنے دیتے چند لمحے جو کبھی ساتھ گذارے تیرے
وہ قرب کے لمحات اگر بھول بھی جائیں برسوں ہمیں تڑپائے گی احساس کی خوشبو

حل لغات:

اِنبَرىٰ: (انفعال) لهٔ: پیش آنا۔ صَیفٌ: گرمی کا موسم۔فی القرآن المجید: ﴿لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ﴾ (۱۰۶/۱،۲) ج: اَصْیاف وَصُیُوف. "سعادؔ" شاعر کی محبوبہ کا نام ہے۔

مَتیٰ تَعرِفِ الْاَطلالَ عَینُکَ تَدمَعِ	اُخادِعُ عن اَطلالِها العَینَ اِنَّهُ

❷

ترجمہ:

میں آنکھ کو اس کے کھنڈرات دیکھنے سے روکتا ہوں؛ کیونکہ جب تیری آنکھ کھنڈرات دیکھ لے گی تو آنسو بہائے گی۔
جہاں ویرانہ ہے پہلے کبھی آباد گھریاں تھے کبھی یاں قصر وایواں تھے چمن تھے اور شجریاں تھے

حل لغات:

اُخادِعُ: (مفاعلة) خادعهٔ: دھوکہ دینا، دھوکہ دینے کی کوشش کرنا۔ العینَ: آنکھ کو دھوکہ دینا، آنکھوں دیکھی بات میں شک ڈالنا۔فی القران المجید: ﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ﴾ (۴/۱۴۲)
اَطلالٌ: مف: اَلطَّلَلُ: کھنڈر، مکانات کے بچے کھچے آثار ونشانات۔پانی کی سطح۔

وَهٰذِی وُحُوشٌ اَصبَحَتْ لم تُبَرْقَعِ	عَهِدْتُ بها وَحْشًا علیها بَرَاقِعٌ

❸

ترجمہ:

میں نے وہاں پردہ نشین حسیناؤں سے ملاقات کی اور یہ ایسے جنگلی جانور ہیں جو پردہ نہیں کرتے۔

مطلب:

یعنی ان کھنڈرات میں میں نے حسین وجمیل محبوبہ سے ملاقات کی تھی اور اب یہاں صرف جنگلی جانور نظر آرہے ہیں۔اس شعر میں شاعر نے محبوبہ کو جنگلی جانوروں سے تشبیہ دی ہے اور وجہ تشبیہ شوخی طبع ہے۔
جہاں اب خاک پر ہیں نقش پائے آہوئے صحراء کبھی محو تماشہ دیدۂ اہل نظریاں تھے

حل لغات:

وَحشٌ: ووُحُوش: مف: وَحشِیٌّ: جنگلی جانور، درندے (مذکر ومؤنث) فی القرآن المجید: ﴿وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ﴾. (۸۱/۵) بَرَاقِعُ: مف: اَلبُرقُعُ: نقاب، برقع۔چوپائے کا منہ بند۔

وقال آخر (الطويل)

1 ...... فَيَارَبِّ اِنْ اَهْلِكْ وَلَمْ تُرْوِ هَامَتِي | بِلَيْلٰى اَمُتْ لَا قَبْرَ اَعْطَشُ مِنْ قَبْرِي

ترجمہ:

اے میرے رب! اگر میں اس حال میں مرگیا کہ تو نے آپ لیلی سے مجھے سیراب نہ کیا تو میں اس حال میں مروں گا کہ میری قبر سے زیادہ کوئی قبر پیاسی نہیں ہوگی۔

پکارتے ہیں یہ لب خشک ساحلوں کی طرح کب آئے گا کوئی برکھا بادلوں کی طرح

2 ...... وَاِنْ اَكُ عَنْ لَيْلٰى سَلَوْتُ فَاِنَّمَا | تَسَلَّيْتُ عَنْ يَاْسٍ وَلَمْ اَسْلُ عَنْ صَبْرٍ

ترجمہ:

اگر میں نے لیلی سے بے رخی کی ہے تو مایوسی کی وجہ سے بے رخی کی ہے نہ کہ صبر کرتے ہوئے۔

اب بجز ترکِ وفا کوئی خیال آتا نہیں اب کوئی حیلہ نہیں شاید دلِ ناداں کے پاس

حل لغات:

سَلَوْتُ: سَلَا الشيء وعنهُ (ن) سَلْوًا: بھول جانا۔ تسلی پانا۔ بے غم ہونا۔

3 ...... وَاِنْ يَّكُ عَنْ لَيْلٰى غِنًى وَتَجَلُّدٌ | فَرُبَّ غِنًى نَفْسٍ قَرِيْبٌ مِنَ الْفَقْرِ

ترجمہ:

اگر میں نے لیلی سے بے نیازی اور صبر واستقامت اختیار کیا ہے تو کبھی نفس کی بے نیازی محتاجی کے قریب ہوتی ہے۔ (شرح مرزوقی ج:۲، ص ۸۵۹ بیروت)

مطلب:

جب میں مایوس ہوگیا تو بے رخی کرنے لگا ورنہ بخوشی محبوبہ کو نہیں چھوڑا۔

حل لغات:

تَجَلُّدٌ: اظہار صبر کرنا، مضبوطی دکھانا۔

وقال آخر (البسيط)

❶ | يومَ ارْتَحَلْتُ بِرَحْلِي قبلَ بَرْذَعَتِيْ | وَالعقلُ مُتَّلِهٌ وَالقلبُ مَشْغُوْلُ |
|---|---|

ترجمہ:
جس دن میں نے اپنے اونٹ پر عرق گیر سے پہلے کجاوا کسا اس حال میں کہ شدت غم کی وجہ سے عقل ختم ہونے کے قریب اور دل مشغول تھا۔

حل لغات:
بَرْذَعَةٌ وَالبرذعةُ: جانور کی پیٹھ پر ڈالا جانے والا کپڑا، عرق گیر۔ مُتَّلِهٌ: فا (افتعال) اِتَّلَهَ: بہت زیادہ غمگین ہونا یہاں تک کہ عقل زائل ہونے کے قریب ہو جائے، شدت غم کی وجہ سے متحیر ہونا۔

❷ | ثم انصَرَفْتُ إِلى نِضْوِيْ لِأَبْعَثَهُ | إِثْرَ الحُدُوْجِ الغَوادِيْ وَهو مَعْقُوْلُ |
|---|---|

ترجمہ:
پھر میں اپنے لاغر اونٹ کی طرف پھرا تا کہ اسے صبح کے وقت جانے والی سواریوں کے پیچھے چلنے پر ابھاروں؛ حالانکہ وہ بندھا ہوا تھا۔

مطلب:
ان اشعار میں شاعر اپنی مدہوشی کو بیان کر رہا ہے کہ محبوبہ کے ساتھ جانے کے شوق میں معاملات کی ترتیب ہی بھول گیا یعنی پہلے عرق گیر رکھنا تھا لیکن وہ یاد ہی نہیں رہا اور شوق و عجلت میں اونٹ کو کھولنا بھول گیا اور بندھے ہوئے اونٹ کو ہانکنا شروع کر دیا۔

حل لغات:
نِضْوٌ: دبلا، تھکا ماندہ جانور۔ اَلحُدُوْجُ: مف: اَلحِدْجُ: بوجھ۔ عورتوں کی سواری کی ہودج۔

وقال جِرَانُ العَوْدِ (الطويل)

❶ | أَيَا كَبِدًا كَادَتْ عَشِيَّةَ غُرَّبٍ | مِنَ الشَّوْقِ إِثْرَ الظَّاعِنِيْنَ تَصَدَّعُ |
|---|---|

ترجمہ:
اے لوگو! مقام غرب کی شام کوچ کرنے والوں کے پیچھے شوق سے میرا جگر ٹکڑے ٹکڑے ہونے کے قریب ہے۔

حل لغات:

الظَّاعِنِيْنَ :فا. ظَعَنَ (ف) ظَعْنًا: روانہ ہونا، چلنا۔

❷...... عشيةَ مــا فِيْمَــنْ اَقَــامَ بِغــرَّب | مُـقــامٌ وَلا فـيــمَنْ مَضَــى مُتَسَــرَّعُ

ترجمہ:

اس شام کہ مقام غرب میں جو ٹھہرے ان میں کوئی بھی مستقل طور پر ٹھہرنے والا نہیں اور نہ ہی چلے جانے والوں میں کوئی جلد باز ہے۔

وقال الحسين بْنُ مُطَيْرٍ الْاَسَدِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام حسین بن مطیر اسدی ہے (متوفی ۱۶۹ھ/ ۷۸۵ء) اور یہ اموی اور عباسی دور کے مخضرمی شاعر ہیں۔

❶...... لقـد كنتُ جَلْدًا قَبْلَ اَنْ تُوْقِدَ النَّوى | عَـلـى كَبِدِيْ جَـمْـرًا بَـطِيًّا خُمُوْدُهـا

ترجمہ:

میں طاقتور نوجوان تھا میرے جگر پر ایسی آگ بھڑکنے سے پہلے جو دیر سے بجھتی ہے۔

اس درد کے موسم نے عجب آگ لگائی جسموں میں دہکتے ہیں گلاب اور طرح کے

حل لغات:

جَـمْرٌ: وجِـمَـارٌ وجَمَرَاتٌ: انگارہ۔ چھوٹی کنکری۔ سخت اندھیرا۔ "جَـمْرًا" ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخے میں "نارًا" ہے۔

❷...... وَقـد كـنتُ اَرْجُوْا اَنْ تَمُوْتَ صَبَابَتِيْ | اِذَا قَـدُمَـتْ اَيَّــامُهــا وعُهُـوْدُهــا

ترجمہ:

میں امید کرتا تھا کہ جب محبت کے دن اور زمانہ پرانا ہو جائے گا تو میری سخت محبت ختم ہو جائے گی۔

❸...... فَـقـد جَعَلَتْ فِي حَبَّةِ القلبِ وَالْحَشَا | عِهَـادَ الْهَـوىٰ تُـوْلَـى بِشَـوْقٍ يُـعِيـدُهـا

ترجمہ:

لیکن عشق نے دل اور پیٹ کے درمیان محبت کی پہلی بارش برسائی جس کی ایسے شوق سے مدد کی گئی جو اسے اوتارا ہے۔

احوالِ محبت میں کچھ فرق نہیں ایسا سوز وتب وتاب اول سوز وتب وتاب آخر

حل لغات:

الحَشَا: جو کچھ پسلیوں کے اندر ہے، پیٹ کی اندرونی چیزیں۔ ج: اَحْشَاء. جِهَادٌ: مف: عَهْدَةٌ: موسم کی پہلی بارش۔ اس بارش کی جگہ۔

❺ ..... | بِسُوْدِ نَوَاصِيْهَا وَحُمْرِ اَكُفِّهَا | وَصُفْرِ تَرَاقِيْهَا وَبِيْضِ خُدُوْدِهَا |

ترجمہ:

ایسی عورتوں کے ساتھ جن کے بال سیاہ، ہتھیلیاں سرخ، پستان زرد اور رخسار گورے چٹے ہیں۔

❻ ..... | مُخَصَّرَةِ الْاَوْسَاطِ زَانَتْ عُقُوْدَهَا | بِاَحْسَنَ مِمَّا زَيَّنَتْهَا عُقُوْدُهَا |

ترجمہ:

پتلی کمر والیاں جنہوں نے اپنے زیورات کو خوبصورت کیا اس سے زیادہ جو زیورات نے انہیں خوبصورت کیا۔

حل لغات:

مُخَصَّرَةٌ: مذکر: المُخَصَّرُ: باریک کمر والا۔

❼ ..... | يُمَنِّيْنَنَا حَتّٰى تَرِفَّ قُلُوْبُنَا | رَفِيْفَ الْخُزَامٰى بَاتَ طَلٌّ يَجُوْدُهَا |

ترجمہ:

وہ ہمیں امیدیں دلاتی ہیں یہاں تک کہ ہمارے دل خزامی کی طرح جھومنے لگتے ہیں جس پر رات کو شبنم نے سخاوت کی ہو۔

حل لغات:

ترف: رَفَّ (ض) رَفًّا: جھومنا۔ الخُزَامٰى: لیوڈر، ایک خوشبودار پودا جس کے پھول اور شاخیں انتہائی خوشبودار ہوتی ہیں۔

وقال أبو صَخرٍ اَلھُذَلِیُّ (الطویل)

شاعر کاتعارف:

شاعر کا نام ابو صخر عبداللہ بن سلمہ ہذلی ہے (متوفی ۸۰ھ/۷۰۰ء) یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

❶...... اَمَا وَالَّذِیْ اَبْکٰی واَضْحَکَ وَالَّذِیْ | اَمَاتَ واَحْیَا وَالَّذِیْ اَمْرُہُ الْاَمْرِ

ترجمہ:

سنو! قسم ہے اس کی جو رلاتا اور ہنساتا ہے اور جو مارتا اور زندہ کرتا ہے اور حقیقت میں جس کا حکم ہی حکم ہے۔

❶...... لَقَدْ تَرَکَتْنِیْ اَحْسُدُ الْوَحْشَ اَنْ اَرٰی | اَلِیْفَیْنِ مِنْھَا لَا یَرُوْعُھُمَا الذُّعْرُ

ترجمہ:

محبوبہ نے میرا یہ حال کر دیا کہ میں جنگلی جانوروں پر رشک کرتا ہوں جب ان میں سے دو محبت کرنے والوں کو دیکھتا ہوں کہ خوف انہیں نہیں ڈراتا۔

حل لغات:

اَلذُّعْرُ: خوف و گھبراہٹ۔

❸...... فَیَا حُبَّھَا زِدْنِیْ جَوًی کُلَّ لَیْلَۃٍ | وَیَا سَلْوَۃَ الْاَیَّامِ مَوْعِدُکِ الْحَشْرُ

ترجمہ:

اے محبوبہ کی محبت! ہر رات آتش عشق بڑھا اور اے زمانے کی بے رخی! تجھ سے حشر میں ملاقات ہوگی۔

حل لغات:

جَوًی: غم و عشق کے باعث پیدا ہونے والی سوزش و جلن، سینہ کی ایک بیماری، بیماری کا کھنچ جانا۔

❹...... عُجِبْتُ لِسَعْیِ الدَّھْرَ بَیْنِیْ وَبَیْنَھَا | فَلَمَّا انْقَضٰی مَا بَیْنَنَا سَکَنَ الدَّھْرُ

ترجمہ:

مجھے تعجب ہوا میرے اور محبوبہ کے درمیان زمانے کی کوشش پر جب ہماری جدائی ہوگئی تو زمانہ خاموش ہوگیا۔

❺ وما هـو إلّا انْ أراهـا فـجـاءَةً | فـأبْهَـتَ لا عُـرْفَ لَدَىَّ ولا نُكْـرُ

ترجمہ:
اور میرا مطلوب تو صرف یہی ہے کہ اچانک محبوبہ کو دیکھوں اور حیران و ششدر ہو جاؤں نہ کوئی اعتراض کروں اور نہ ہی انکار۔

سب دیکھتے ہیں آپ کو کچھ منہ سے بولئے ایسا بھی کیا سکوت کہ تصویر بن گئے

ابہت: بَهِتَ: (س) بَهْتًا: ہکا بکا رہ جانا، چونک پڑنا، متحیر ہو کر خاموش ہو جانا، دلیل سے مغلوب ہو کر رنگ پھیکا پڑ جانا۔

وقال أيضًا (الكامل)

❶ بِيَدِ الَّـذِىْ شَـغَفَ الْـفُـؤَادَ بِـكم | تَـفْـرِيْـجُ مَـا اَلْـقٰـى مِنَ الْهَمِّ

ترجمہ:
جس نے تمہاری محبت میں میرے دل کو گرفتار کیا ہے اس غم کو دور کرنا اسی کے ہاتھ میں ہے۔

❷ يُـقِـرُّ عـيـنـى وهـى نـازِحَةٌ | مـا لا يُـقِرُّ بـعـينِ ذِى الْـحِـلْـمِ

ترجمہ:
میری آنکھ ٹھنڈی ہوتی ہے اس چیز سے جس سے عقل مند کی آنکھ ٹھنڈی نہیں ہوتی اور یہ تھوڑے آنسو بہا رہی ہے۔

❸ اِنِّـى أرى وأظُـنُّ أنْ سَتَـرى | وَضَـحَ الـنَّـهـارِ وعـالِـىَ الـنَّجْمِ

ترجمہ:
میں دیکھ رہا ہوں اور میرا خیال ہے کہ عنقریب محبوبہ بھی دیکھے گی دن کی روشنی اور بلند ستارے۔

❹ وَلَيْـلَةٌ مـنـهـا تَـعُـوْدُ لَـنـا | مِـنْ غيـرِ مـا رَفَـثٍ ولا إِثْـمِ

ترجمہ:
اور محبوبہ کے ساتھ مجھے ایک ایسی رات کا واپس ملنا جس میں نہ فحش گوئی ہو اور نہ گناہ۔

حل لغات:
رَفَث: مص. فحش کلامی۔ فی القرآن المجید: ﴿فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا

جِدَالَ فِيْ الْحَجِّ﴾ (۲/۱۹۷) اَلرَّفَثُ: جماع، عورت کے ساتھ صحبت خواہی۔ ﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ﴾ (۲/۱۸۷)

5 | اَشْهٰى اِلٰى نفسى ولو نُزِحْتُ | مِمَّا مَلَكْتُ وَمِنْ بَنِي سَهْم |
|---|---|

ترجمہ:

مجھے سب سے زیادہ پسند ہے پھر اگر چہ مجھے ساری جائیداد اور بنوسہم سے نکال دیا جائے۔

حل لغات:

نُزِحْتُ: نَزَحَ (ف، ض) نَزْحًا: دور ہونا۔ گھر دور ہونا۔

6 | قد كان صُرْمٌ فِي الْمَمَاتِ لَنَا | فَعَجِلْتِ قبلَ الموتِ بالصُّرْمِ |
|---|---|

ترجمہ:

ہماری جدائی موت کی صورت میں مقدر تھی لیکن محبوبہ تو نے موت سے پہلے جدائی کرنے میں جلدی کی۔

حل لغات:

صُرْمٌ: مص. قطع تعلق۔

7 | ولَمَّا بَقِيْتُ لَيَبْقَيَنَّ جَوًى | بَيْنَ الْجَوَانِحِ مُضْرِعٌ جِسْمِي |
|---|---|

ترجمہ:

جب تک میں زندہ رہوں گا یقیناً میری پسلیوں کے درمیان سوزش عشق باقی رہے گی جو میرے جسم کو کمزور کردے گی۔

نہ قلم میں طاقت ہے نہ کاغذ کام دیتا ہے اک سانس باقی ہے جو تیرا نام لیتا ہے

حل لغات:

مُضْرِعٌ: فا. (افعال) اَضْرَعَ الرَّجُلَ: ذلیل کرنا۔

8 | فَتَعَلَّمِيْ اَنْ قد كَلِفْتُ بِكم | ثُمَّ افْعَلِيْ ماشِئْتِ عَنْ عِلْمِ |
|---|---|

ترجمہ:

تو جان لے کہ میں تیرا عاشقِ زار ہوں پھر علم کے باوجود جو مرضی کر۔

حل لغات:

كَلِفتُ: كَلِفَ به (س) كَلَفًا: کسی سے بہت زیادہ محبت کرنا۔

وقال ابنُ اُذَينَةَ (الکامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عروہ بن یحییٰ بن مالک بن حارث لیثی ہے (متوفی ۱۳۰ھ/ ۷۴۷ء) یہ مدینہ منورہ کے شعراء میں سے اسلامی شاعر ہیں، ان کا شمار فقہاء و محدثین میں ہوتا ہے نیز امام مالک بن انس رحمہ اللہ تعالی نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

❶ اِنَّ الَّتِیْ زَعَمَتْ فُؤَادَکَ مَلَّهَا	خُلِقَتْ هَوَاکَ کَمَا خُلِقْتَ هَوًی لَهَا

ترجمہ:

بے شک جس محبوبہ نے خیال کیا کہ تیرا دل اس سے اکتا گیا ہے وہ تیری محبوبہ پیدا کی گئی ہے جس طرح تو اس کا محبوب پیدا کیا گیا ہے۔

❷ بَیْضَاءُ بَاکَرَهَا النَّعِیْمُ فَصَاغَهَا	بِلَبَاقَةٍ فَاَدَقَّهَا وَاَجَلَّهَا

ترجمہ:

وہ گوری، جس کے پاس صبح کے وقت نعمتیں آئیں تو انہوں نے بڑی مہارت سے اسے ڈھالا یعنی باریک اور موٹا بنایا۔

مطلب:

جن اعضاء میں باریکی اور پتلا پن اچھا لگتا ہے مثلاً کمر، ناک وغیرہ انہیں پتلا بنایا اور جن اعضاء میں چوڑائی وکشادگی اچھی لگتی ہے مثلاً سینہ، آنکھیں وغیرہ انہیں کشادہ بنایا۔

❶ حَجَبَتْ تَحِیَّتَهَا فَقُلْتُ لِصَاحِبِیْ	مَا کَانَ اَکْثَرَهَا لَنَا وَاَقَلَّهَا

ترجمہ:

محبوبہ نے اپنا سلام بند کر دیا تو میں نے اپنے دوست سے کہا: ہم سے کس قدر اس کا سلام زیادہ تھا اور اب کتنا کم کر دیا۔

❶ واذا وَجَدْتُ لَهَا وَسَاوِسَ سَلْوَةٍ	شَفَعَ الضَّمِیْرُ اِلَی الْفُؤَادِ فَسَلَّهَا

ترجمہ:

جب اس کے بارے میں خفیہ وسوسے آنے لگے تو دل میں پوشیدہ محبت نے دل سے سفارش کی تو اس نے وسوسوں کو نکال دیا۔

حل لغات:

وَسَاوِس: مف: الوَسْوَسَۃُ: خیال بد، اس کے لغوی معنی محسوس نہ ہونے والی حرکت یا پوشیدہ آواز کے ہیں جیسے زیور وغیرہ کی ہلکی جھنکار، اصطلاح شریعت میں شیطان کے انسان کو ورغلانے، بھکانے اور نیکی سے ہٹا کر بدی پر ابھارنے کا نام ہے یعنی وسوسہ شیطان کی طرف سے انسان کے دل میں خدا کی طرف سے اسے دی گئی قدرت کے تحت پیدا کردہ شر اور معصیت کا خیال وارادہ ہے جو شیطان کی مسلسل جدوجہد کے باعث صرف ارادہ ہی نہیں رہتا قصد محکم اور عزیمت جازمہ بن جاتا ہے اس لئے تمام معصیتوں اور گناہوں کی جڑ یہی وسوسہ ہے جس سے سورہ ناس میں پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ الضَّمِیْرُ: راز، پوشیدہ خیال۔ مرجھایا ہوا انگور۔ نحویوں کے نزدیک وہ کلمہ جو متکلم، مخاطب اور غائب پر دلالت کرے جیسے انت، انا وغیرہ۔ ج: ضَمَائِرُ۔

وقال آخر (الطویل)

1. أَمَا وَالَّذِیْ حَجَّتْ لَهُ الْعِیْسُ تَرْتَمِیْ ۔۔۔ لِمَرْضَاتِهٖ شُعْثٌ طَوِیْلٌ ذَمِیْلُهَا

ترجمہ:

سنو! اس ذات کی قسم جس کا ارادہ کرتے ہوئے سفید اونٹ اس کی خوشنودی کے لئے پراگندہ بال تیز رفتاری سے طویل سفر کرتے ہیں۔

حل لغات:

ذَمِیْلُ: مص. ذَمَلَ الْبَعِیْرُ (ن) ذَمِیْلاً: اونٹ کا تیز وسبک چلنا۔

2. لَئِنْ نَائِبَاتُ الدَّهْرِ یومًا اَدَلْنَ لِیْ ۔۔۔ عَلٰی اُمِّ عَمْرٍو دَوْلَةً لَا اُقِیْلُهَا

ترجمہ:

اگر کسی دن حوادث زمانہ نے مجھے ام عمرو پر قدرت دی تو میں اسے معاف نہیں کروں گا۔

مطلب:

بخدا! اگر مجھے کسی دن ام عمرو پر دسترس حاصل ہوئی تو جس قدر ایام فراق میں تکالیف برداشت کی ہیں، ایام وصال

میں اسی قدر راحت وسرور حاصل کروں گا۔

حل لغات:

اُقِیْلُ: اَقَالَهُ البَیعُ: بیع فسخ کرنا۔ اللهُ عَثْرَتَکَ: گر پڑنے کے بعد خدا کا اٹھا دینا۔ غلطی سے درگزر کرنا۔

وقال آخر (الطویل)

❶ ...... | وکُنتَ اِذَا اَرْسَلْتَ طَرْفَکَ رَائِدًا | لِقَلْبِکَ یَومًا اَتْعَبَتْکَ الْمَنَاظِرُ |

ترجمہ:

جب تو اپنی آنکھ کو دل کی خوراک معلوم کرنے کے لئے بھیجے تو مناظر تجھے تھکا دیں گے۔

مطلب:

آنکھ دل کا دروازہ ہے، تو آنکھ جسے دیکھتی ہے دل اس کی تمنا کرتا ہے تو اگر تو من پسند اشیاء مثلاً حسن وجمال عمدہ مکان و پارک اور گاڑی کے لئے آنکھیں پھرائے تو نظر تو بہت کچھ آئے گا لیکن تو ان کے حصول سے عاجز ہوگا۔

ہر طرف ایک صنم خانۂ حیرت ہے فراز تم ابھی تک ہو اُسی شخص کے جادو میں پڑے

حل لغات:

رَائِدًا: قائد، رہبر (قافلے کے آگے چارہ پانی کی جگہ بتانے کے لئے چلنے والا) میجر۔ رائِدُ العَینِ: آنکھ کی کنک۔ ج: رَوَائِد۔

❶ ...... | رَاَیتَ الَّذِیْ لا کُلُّهُ اَنْتَ قَادِرٌ | عَلَیهِ ولا عَنْ بَعْضِهٖ اَنْتَ صَابِرُ |

ترجمہ:

تو تو ایسی چیزیں دیکھے گا کہ ان تمام چیزوں (کے حصول) پر تجھے قدرت نہیں ہوگی اور بعض چیزوں پر تو صبر نہیں کر سکے گا۔

وقال آخر (الوافر)

❶ ...... | اَقُولُ لِصَاحِبِیْ وَالْعِیْسُ تَهْوِیْ | بِنَا بَیْنَ الْمُنِیْفَةِ فَالضِّمَارِ |

ترجمہ:

میں نے اپنے دوست سے کہا جب سفید اونٹ ہمیں منیفہ اور ضمار کے درمیان لے جا رہے تھے۔

2 ...... تَمَتَّعْ مِنْ شَمِيمِ عَرَارِ نَجْدٍ | فَمَا بَعْدَ الْعَشِيَّةِ مِنْ عَرَارِ

ترجمہ:
کہ نجد کی عرار بوٹی کی خوشبو سے لطف اندوز ہولو؛ کیونکہ آج شام کے بعد عرار نہیں ملے گی۔

3 ...... اَلَا يَا حَبَّذَا نَفَحَاتُ نَجْدٍ | وَرَيَّا رَوْضِهِ بَعْدَ الْقِطَارِ

ترجمہ:
سنو! بارش کے بعد نجد کی ہوا کے جھونکے اور باغوں کی ہوا کتنی اچھی ہے۔

حل لغات:
نَفَحَاتٌ: مف: نَفْحَةٌ: مہک، خوشبو کا جھونکا، بھڑک، خوشگوار مہک۔ جھونکا، گرم لپیٹ۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ﴾ (۲۱/۴۶) عطیہ۔ رَوْضٌ: وَرِيَاضٌ: مف: الرَّوْضَةُ: باغ۔

1 ...... وَاَهْلُكَ اِذْ يَحُلُّ الْحَيُّ نَجْدًا | وَاَنْتَ عَلٰى زَمَانِكَ غَيْرُ زَارِ

ترجمہ:
اور کتنا اچھا تھا تیرا اہل، جب قوم نے نجد میں پڑاؤ کیا اس حال میں کہ تو زمانے پر عیب نہیں لگاتا تھا۔

1 ...... شُهُوْرٌ يَنْقَضِيْنَ وَمَا شَعَرْنَا | بِاَنْصَافٍ لَهُنَّ وَلَا سِرَارِ

ترجمہ:
مہینے گزر گئے ہمیں ان کے نصف کا پتہ چلا نہ ہی آخر کا۔
مہینے وصل کے گھڑیوں کی صورت اڑ جاتے ہیں مگر گھڑیاں جدائی کی گذرتی ہیں مہینوں میں

وقال آخر (الطويل)

1 ...... وَمِمَّا شَجَانِيْ اَنَّهَا يَوْمَ اَعْرَضَتْ | تَوَلَّتْ وَمَاءُ الْعَيْنِ فِي الْجَفْنِ حَائِرُ

ترجمہ:
جن باتوں نے مجھے غمگین کیا ان میں سے یہ بھی ہے کہ جس دن محبوبہ آئی پھر واپس ہوئی اس حال میں کہ آنسو پلک

میں چھلکنے کے قریب تھے۔

❷ فلما اَعَادَتْ مِنْ بَعِیْدٍ بِنَظْرَة | إلَیَّ الْتِفَاتًا اَسْلَمَتْهُ الْمَحَاجِرُ

ترجمہ:

جب دور سے محبوبہ نے مڑکر مجھے دیکھا تو آنکھوں نے رکے ہوئے آنسو بہادیے۔

وقت رخصت عجب منظر تھا تیری دید کا ہمیں تو یاد ہے آج بھی وہ اک لمحہ جدائی کا

حل لغات:

الْمَحاجِرُ: مف: المَحْجِرُ فی العینِ: آنکھ کا خانہ۔

وقال آخر (الطویل)

❶ ولما رایتُ الْکاشِحِیْنَ تَتَبَّعُوْا | هَوانا وأبْدَوْا دُوْنَنا نَظَرًا شَزْرًا

ترجمہ:

اور جب میں نے دشمنی چھپانے والوں کو دیکھا کہ ہماری محبت کا پیچھا کررہے ہیں اور ہمارے پیچھے ترچھی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

حل لغات:

الْکاشِحِیْنَ: فا. مف: اَلْکَاشِحُ: شدید دشمن۔ شَزْرٌ: نفرت کی نگاہ، نگاہِ حقارت۔ غضب آلود نگاہ۔

❷ جَعَلْتُ وَمَابِیْ مِنْ جَفاءٍ ولا قِلًی | اَزُوْرُکُمْ یومًا واَهْجُرُکم شَهْرًا

ترجمہ:

تو میں ایک دن تم سے ملاقات کرتا اور ایک ماہ ملاقات نہ کرتا حالانکہ میں بداخلاق اور کینے والا نہیں تھا۔

والحمد لله المنّان الحنّان الفتّاح العلّام الوهّاب السّتّار الغفّار وصلوٰتُهُ علی سیّدنا وسندنا ومأوانا وملجانا نبیّنا محمّد وأصحابه وآله الطّیّبین الطاهرین الأبرار الأخیار.

ابو الحسن قادری بن محمد صادق علیه رحمة الله الخالق

یوم الخمیس، بعد الظهر الساعة الثالثة والنصف

۱۰ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ، ۱۷ ابریل ۲۰۰۸م

اُصولِ تکفیر

تکفیر کے شرعی معیار پر ایک معرکۃ الآراء تحریر

●

تصنیف

پیر طریقت، رہبر شریعت، شیخ الحدیث والتفسیر
حضرت مولانا پیر محمد چشتی مدظلہ

●

نظامیہ کتاب گھر لاہور

تعلموا النحو فانه جمال للوضيع وتركه هجنة للشريف

موسوعه قواعد النحو

تبصیر

اردو شرح

نحو میر

سردار احمد حسن سعیدی

جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

نظامیہ کتاب گھر

زبیدہ سنٹر 40۔ اردو بازار، لاہور

0301 4377868

ہماری مطبوعات

حسن التجوید

تیسیر مصطلح الحدیث

توضیح العقائد

احکام شریعت

اصول تکفیر

نظامیہ کتاب گھر
زبیدہ سنٹر 40- اردو بازار لاہور
0301-4377868